

صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
۱۰۱۱	سوال کرنے کی برائی۔	۱۰۶۵	پہر شہر میں زمین کی رویت معتبر ہے
۱۰۱۲	جبکو سوال جائز ہے اور اسکا بیان	۱۰۶۶	چاند کے چوٹے بڑے ہونیکا اعتبار نہیں
۱۰۱۳	بے مانگے جو چیز آجائے اسکا لینا کیسا	۱۰۶۷	عید کے دو مہینہ ناقص نہیں ہوتے
۱۰۱۴	حرص دنیا کی مذمت	۱۰۶۸	روزہ طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے
۱۰۱۵	قناعت کی فضیلت	۱۰۶۹	سحر کی فضیلت
۱۰۱۶	دنیا کی زینت پر مغرور نہ ہونے کے	۱۰۷۰	روزہ تمام ہونے کا وقت
۱۰۱۷	بیان میں۔	۱۰۷۱	صوم وصال کی غفلت
۱۰۱۸	صبر و قناعت کی فضیلت	۱۰۷۲	روزے میں بوسہ لینا کیسا ہے۔
۱۰۱۹	باب دل پر چانے والوں کا اور	۱۰۷۳	روزے میں جب تک کہ صبح ہو جاوے تو
۱۰۲۰	خوارج کا بیان۔	۱۰۷۴	روزہ صحیح ہے اسکا بیان
۱۰۲۱	باب زکوٰۃ حرام ہونے کا رسول امیر	۱۰۷۵	روزہ میں جماع کی حرمت
۱۰۲۲	امیر علیہ وسلم اور آپ کے اولاد پر اور وہ بنی	۱۰۷۶	مسافر کے صوم اور افطار کا بیان۔
۱۰۲۳	ہاشم اور بنی عبدالمطلب میں۔	۱۰۷۷	حاجی کو عرفات میں افطار کرنا
۱۰۲۴	باب بدیہ حلال ہونے کا رسول امیر صلی	۱۰۷۸	صوم عاشور کا بیان
۱۰۲۵	امیر علیہ وسلم کے لیے ادب بنی ہاشم اور	۱۰۷۹	عیدین میں روزہ حرام ہے
۱۰۲۶	بنی عبدالمطلب کے لیے اگرچہ بدیہ دینے	۱۰۸۰	ایام تشریق میں روزہ حرام ہے۔
۱۰۲۷	والا اسکا صدقہ لیکر مالک ہوا ہو۔	۱۰۸۱	اکیل جمعہ کو روزہ رکھنے کی گراہت
۱۰۲۸	باب صدقہ لانیوالے کو وعادینے کا	۱۰۸۲	وعلی الذین کا لیطیقونہ کا نسخ
۱۰۲۹	باب زکوٰۃ لینے والے کو رضی رکھنے کا	۱۰۸۳	ایک رمضان کی قضا دوسرے رمضان
۱۰۳۰	جب تک وہ مال حرام طلب نہ کرے	۱۰۸۴	تک جائز ہے۔
۱۰۳۱	روزہ کی کتاب	۱۰۸۵	میت کی طہارت سے روزہ رکھنے کا بیان
۱۰۳۲	روزہ اور افطار چاند دیکھ کر کرین	۱۰۸۶	جب صائم کو کوئی کہانے کو بلاوے تو کیا

صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
۱۱۱۴	روزے کی فضیلت کا بیان	۱۱۶۷	تسک حرام ہونا محرم کے لیے
۱۱۱۷	جہاد میں روزے کی فضیلت	۱۱۷۴	جن جانوروں کا مارنا محرم کو درست ہے
۱۱۱۸	نیت کا بیان نفل روزے میں		ادون کا بیان
۱۱۱۹	روزے میں بھولے سے کہنا یا پینا	۱۱۷۶	محرم کو عذر کی وجہ سے سرسٹا نا جائز ہے
۱۱۲۰	سوار رمضان کے اور روزوں کا بیان	۱۱۷۹	محرم کو عذر کی وجہ سے پچھنی لگانا جائز ہے
۱۱۲۲	صوم ذہر کی ممانعت اور صوم داؤدی کی فضیلت	۱۱۸۰	محرم کو آنکھوں کا علاج جائز ہے
۱۱۲۳	ہر ماہ میں تین روزوں کا استحباب	۱۱۸۱	محرم کو بدن اور سر نہ ہونا جائز ہے
۱۱۲۴	شعبان کے روزوں کا بیان	۱۱۸۲	محرم مر جائے تو کیا کریں
۱۱۲۵	محرم کے روزے کا بیان	۱۱۸۴	محرم بیماری میں احرام کھولنے کی شرط کر سکتا ہے
۱۱۲۶	ستہ مثوال کا بیان	۱۱۸۶	حائضہ اور نفسا کا احرام
۱۱۲۷	شب قدر کی فضیلت	۱۱۸۸	بقیہ کیفیت حج رسول صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی قسموں کا بیان
۱۱۲۸	کتاب اعتمکات کی	۱۲۰۰	حج کے مہینوں کے نام
۱۱۲۹	رمضان کے اخیر درمیان بادہ کوشش کرنا بیان	۱۲۰۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا بیان
۱۱۳۰	عشرہ ذیحجہ کے روزوں کا بیان	۱۲۵۵	احرام میں پریت کرنا کہ جو دو سرے کی وہی سیری نیت ہے
۱۱۳۱	کتاب الحج	۱۲۵۸	تثقیق کا جواز
۱۱۳۲	محرم کو کون سا لباس پہننا چاہیے	۱۲۶۳	تثقیق میں قربانی واجب ہے
۱۱۳۳	حج کے سقانون کا بیان	۱۲۶۶	قرآن میں احرام نہ کھولنے کی شرط
۱۱۳۴	لبیک کا بیان		تمام نہ ہو
۱۱۳۵	کیفیت حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۶۷	حاجی راہ میں معذور ہو جاو تو وہ کمینہ کر
۱۱۳۶	مدینہ والوں کا میقات ذوالحلیفہ ہے		
۱۱۳۷	احرام باندھنا اونٹ کے اوٹھتی وقت		
۱۱۳۸	احرام سے پہلے خوشبو لگانا		

صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
۱۲۷۰	احرام کھولے	۱۳۰۷	سعی دوبارہ نہیں ہوتی
۱۲۷۱	افراد اور قرآن کا بیان	۱۳۰۸	حاجی لبیک کب موقوف کرے
۱۲۷۲	طواف قدوم اور سعی کا بیان	۱۳۱۱	لبیک اور تکبیر جب مناسبت سے عرفات کو جاوے۔
۱۲۷۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے ہونے والے کسی کے قول پر عمل نہ کرنا چاہیے۔	۱۳۱۲	عرفات سے مزدلفہ لوٹنے کا بیان
۱۲۷۴	عمر کے والے کا احرام سے سہیل نہیں کہتا۔	۱۳۱۳	مزدلفہ میں نماز صبح کی سویرے پڑھنا
۱۲۷۵	حج کے مہینوں میں عمرہ کا جائز ہونا	۱۳۱۴	ضعیفوں اور عورتوں کو مزدلفہ سے سویرے روانہ نہ کر دینا۔
۱۲۷۶	قربانی کا اشعار اور تقلید	۱۳۱۵	حجرہ عقبہ کی کنکریاں مارنے کا بیان
۱۲۷۷	احلال کے باب میں ابن عباس کا فتویٰ	۱۳۱۶	حجرہ عقبہ کی رمی سوار ہو کر کرنا
۱۲۷۸	بال کمتر تا ہی جائز ہے اور حلق واجب نہیں	۱۳۱۷	کنکری مٹر کے برابر ہونا۔
۱۲۷۹	تمتع اور قرآن کا جائز ہونا	۱۳۱۸	کون سہل سے رمی مستحب ہے
۱۲۸۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے	۱۳۱۹	کنکریوں کے عدد کا بیان
۱۲۸۱	رمضان میں عمرے کی فضیلت	۱۳۲۰	حلق قصر سے افضل ہے
۱۲۸۲	مکہ میں کہاں سے داخل ہو۔	۱۳۲۱	پہلے رمی کرے پھر قربانی پھر حلق
۱۲۸۳	ذی طوی میں اترنے کا بیان	۱۳۲۲	رمی سے پہلے ذکر کر دے یا حلق تو درست ہے جاوے گا
۱۲۸۴	رمل کا مستحب ہونا طواف میں	۱۳۲۳	طواف ناصہ دوم الخمر کو کرے
۱۲۸۵	رکن یمام کا بدینہ طواف میں	۱۳۲۴	محبوب میں اترنے کا بیان
۱۲۸۶	حجر اسود کے بوسہ کا بیان	۱۳۲۵	ایام تشریق میں بوسہ کرنا نہیں ہے۔
۱۳۰۱	سواری پر طواف کرنا	۱۳۲۶	حج میں پانی پلانے کی فضیلت
۱۳۰۲	سعی کا رکن ہونا۔	۱۳۲۷	قرآن میں کہ کہاں وغیرہ صدقہ دینا

صفحہ	مطالعہ کتاب	صفحہ	مطالعہ کتاب
۱۳۴۰	قربانی میں شرکت کا بیان	۱۳۸۱	مہاجر کا مکہ میں رہنے کا بیان
۱۳۴۲	ادب کو کھڑے کر کے سخر کرنا	۱۳۸۱	مکہ میں شکار کی حرمت
۱۳۴۳	قربانی کو حرم میں پہنچنے کا بیان	۱۳۸۴	تیار رہنا مکہ میں بے ضرورت منع ہو
۱۳۴۵	قربانی کی ادب پر سواری کا بیان	۱۳۸۸	مکہ میں بے احرام کے جاننا واجب ہے۔
۱۳۴۶	حب قربانی کا جانور راہ میں چلے نہ گیا کرے	۱۳۹۲	مدینہ منورہ کی فضیلت
۱۳۴۸	طواف وداع کا بیان	۱۳۹۳	مدینہ کی سکونت کی فضیلت
۱۳۵۱	مکہ کے اندر جاننا مستحب ہو	۱۳۹۳	طاعون سے مدینہ کا محفوظ ہونا
۱۳۵۴	مکہ کو توڑ کر بنانے کا بیان	۱۳۹۵	مدینہ کا طابہ اور طیبہ نام ہونا
۱۳۵۳	بڑھو اور میت کی طرف سے حج کرنے کا بیان	۱۳۹۵	مدینہ والوں کی جو بد خواہی کرے اس کا بیان
۱۳۵۵	حج ساری عمر میں ایک بار فرض ہے۔	۱۳۹۶	مدینہ میں رہنے کی ترغیب
۱۳۵۶	عشرت بے محرم کے حج کے لیے سفر نہ کرے۔	۱۳۹۷	مدینہ کا چوڑا دینا احسب رزاق میں
۱۳۵۷	حب جانور پر سوار ہو کر کیا ذکر کرے	۱۳۹۸	قبر اور منبر کے درمیان جنت کی کیاری
۱۳۵۸	سفر حج وغیرہ کوٹنے کا بیان	۱۳۹۹	کوہ احد کی فضیلت
۱۳۵۹	بطحار و ذوالکلیفہ میں اترنے کا بیان	۱۴۰۰	مکہ کی مسجد اور مدینہ کی مسجد میں نماز کی فضیلت
۱۳۶۰	منبر کے حج اور برہنہ طواف کرنے کی نہی۔	۱۴۰۱	تین مسجدوں کے سوا اور کہیں سفر نہ کرنا
۱۳۶۱	حج اور عمرے کی فضیلت کا بیان	۱۴۰۲	تقویٰ پر کس مسجد کی بنا ہے
۱۳۶۲	حاجیوں کے اترنے کا مکہ میں بیان	۱۴۰۳	مسجد قبا کی فضیلت

فرمایا کہ اوقیہ شریعہ اجماع محدثین و فقہاء اہل لغت کے چالیس درہم ہے اور یہی اوقیہ حجاز کا ہے اور
اصحاب شافعیہ نے اجماع کہا ہے کہ ہر درہم چھ دانے ہیں اور دس درہم کے سات مثقال ہوتے ہیں اور
مثقال جاہلیت اور اسلام میں یکساں رہا ہے مگر حجم کہتا ہے اور پانچ اوقیہ کے دوسو درہم ہوتے ہیں
اور ثلثون کے حساب سے دوسو درہم ساڑھے باون تو لے سکتے ہیں اور یہ نصاب جاہلی کی ہے کہ اس کے
کم میں زکوٰۃ واجب نہیں **حکم** ابن عباسی رضی اللہ عنہما کہ سنا دینا مثلاً ترجمہ عمرو بن یحییٰ نے
اس سند سے مثل اسکی روایت کی **حکم** یحییٰ بن عمار کہ قال سمعت ابا سعید الخدریؓ یقول
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول **وَأَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفِّهِ**
بِثَمَنَيْنِ صَلَوَاتُهُمْ ذِكْرٌ مِثْلُ حَدِيثَيْنِ عَيْنُهُ ترجمہ یحییٰ نے ابو سعید خدریؓ سے روایت کی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ پانچ انگلیوں سے اشارہ فرما کے وہی حدیث فرماتے تھے جو اوپر گزری
حکم ابن سعید الخدریؓ کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکیر فی ما دون خمس
أو سق صدقة ولا کیر فی ما دون خمس ذود صدقة ولا کیر فی ما دون خمس أواق صدقة
ترجمہ ابی سعید خدریؓ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ دس سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں
اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں اور نہ پانچ اوقیہ سے کم میں **حکم** ابن سعید الخدریؓ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکیر فی ما دون خمسة أوساق ثمین ولا حب صدقة ترجمہ ابی
سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ دس اینٹوں کا یا گونی اسے کم میں کھجور میں زکوٰۃ
نہیں اور نہ غلام میں اس سے کم میں زکوٰۃ ہے **حکم** ابن سعید الخدریؓ أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم
قال لکیر فی حبة ولا تمس صدقة حتى یبکم خمسة أوسق ولا یما دون خمس ذود
ولا یما دون خمس أواق صدقة ترجمہ ابو سعید نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
غلہ اور کھجور میں زکوٰۃ نہیں جب تک کہ پانچ دس تک نہ ہو اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں اور نہ پانچ اوقیہ
سے کم جاہلی میں **ف** ہر اوقیہ چالیس درہم کا ہے پانچ اوقیہ کے دوسو درہم ہوتے ہیں اور اس مانہ
میں کہ سن ایک ہزار تین سو چار رہے پانچ اوقیہ کے ساڑھے باون سو پچہ کھارہ ہوتے ہیں اور رئیس
ریال فرانسہ کے میں جو تاسے اور مغربی ریال ساڑھے بائیس ہوتے ہیں اور سونے کی نصاب میں
دو چار رہے اور چار ساڑھے تین سو پچہ کا ہوتا ہے اور درہم پانچ ٹمکہ کے زیادہ کا ہوتا ہے اور دھن

فائدہ تحقیق اوقیہ اور درہم کی

ساتھ صلح کا اور چار روپے کا اور درود رکھ اور رطل آدھ سیر آدھ پاؤ کا اور سیر سی روپے کھلا کر تفصیل روپہ
کی مولنا اسحاق صاحب ہے اور باقی عبدالمصطفیٰ صاحب محدث کہ زوائد العبرہ شرعاً و تنظیماً سے خبر دی
اسکی ترجمہ کو مولوی محمد صاحب ہمارے پوری مہاجر کہ نے عبد رحمت کر سے اپنی وقت قرات مسلم کے
حکم **الْمُعْتَمِلُ بِزُكَاةٍ يَوْمَئِذٍ كَالْمُسْتَدِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي تَرْجُمَةِ سَمْعِيلِ بْنِ**
مَثَلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي تَرْجُمَةِ سَمْعِيلِ بْنِ مَثَلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي تَرْجُمَةِ سَمْعِيلِ بْنِ
الْمُسْتَدِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي تَرْجُمَةِ سَمْعِيلِ بْنِ مَثَلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي تَرْجُمَةِ سَمْعِيلِ بْنِ
دہی ہے جو اوپر گذرا کہ اس میں ترقی جگہ شرکاً لفظاً یعنی پہلوں میں زکوۃ نہیں جب تک باپ پنج ورق نہ
ہوں **حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ**
دُونَ خَمْسٍ دُونَ خَمْسٍ دُونَ خَمْسٍ دُونَ خَمْسٍ دُونَ خَمْسٍ دُونَ خَمْسٍ دُونَ خَمْسٍ دُونَ خَمْسٍ
دہی ہے جو اوپر گذرا اور اس میں باپ پنج ورقہ درق کے میں آجائے فرمایا کہ زکوۃ نہیں **فَإِنْ**
بکسر اربعہ جابری کہ کہی ہیں مغرب ہو خواہ غیر مغرب اور اہل لغت کا اس میں اختلاف ہے کہ
اصل اسکی کیا ہے بعضوں نے کہا ہر چاندی پر استعمال کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا درق اسکی
بولنگو چسپ کہ ہو اور بے سکہ کی چاندی پر مجاز اہل سکتی ہیں اور اکثر اہل لغت کا یہی قول ہے اور
نصاب سونے کی کسی روایت صحیح میں وارد نہ ہوئی مگر بعض احادیث میں میں متقال مروی ہو ہے
اگرچہ وہ روایتیں ضعیف ہیں مگر اوسپر اجماع ہو گیا ہے اور امت نے ان روایتوں کو قبول کر لیا ہے
اور یہ سب اتفاق ہو گیا ہے کہ چاندیوں میں اور سونے چاندی میں جب تک پور سال نہ گزرنے زکوۃ
واجب نہیں ہوتی سوائے ان چیزوں کے جنہیں عشر یا جائز ہے اور اس حدیث کی استدلال کیا ہے شافعی نے
کہ چاندی دو سو درہم سے کم ہو اس میں زکوۃ نہیں اور حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے مگر مذہب کا
بے دلیل ہے اور یہ احادیث اپنی حجت ہیں اور شافعی کا یہی قول ہے کہ درہم موقوفہ بغیر کہوٹے
روپیوں میں بھی زکوۃ واجب نہیں جب تک اون سے ساڑھے باون لڑہ کو نہ پہنچے جو نصاب ہر
چاندی کی اور یہ حدیث اون کی سید ہے (نووی) **حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ**
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيمَا اسْقَبْتُ الْكَلْبَ وَأَوَّلَ الْكَلْبِ الْفَسْلُ دُونَ فِيمَا اسْقَبْتُ الْكَلْبَ
بِفَضْلِ الْعَشْرِ تَرْجُمَةُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ فِي تَرْجُمَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

ما رواه ابن ماسويه

اور مینہ سے پانی دیا جاوے اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور جو اونٹ لگا کو بیچی جاوے اس میں بیسواں
 حصہ **ف** یہ حکم ہے زراعتیوں کا اگر وہ آسمان کے یا ندی کے پانی سے پیدا ہون جس میں محنت
 کم ہوتی ہے تو دسواں حصہ زکوٰۃ ہے ورنہ بیسواں حصہ اور اس پر اتفاق ہے مگر اس میں اختلاف ہے کہ جتنی
 چیزیں زمین سے نکلتی ہیں جیسے پھل اور غلہ اور پہول وغیرہ سب میں زکوٰۃ ہے سو اگہاںس اور کھجور
 کے یا خاص چیزوں میں ہے غرض ابو حنیفہ کے نزدیک ان سب میں ہے اور جہہور نے بعض میں زکوٰۃ
 خاص کی ہے جیسے گہیون اور جوار اور جو ار اور کھجور اور انگوڑ ہے اور حضرت عمر اور علی اور عائشہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہم کا قول ہے کہ سبز ترکاریوں میں زکوٰۃ نہیں اور زمین عشری (شے کے ساتھ) اسکا بھی حکم میں
 کے سینیچی ہوئی کا ہے نیز اس میں بھی عشر دینا ہوتا ہے اور عشری وہ زمین ہے جس میں اد پر سے
 پانی دینے کی حاجت نہ ہو بلکہ اس کے دخت اپنی جڑوں سے رطوبت زمین کی جذبہ کرین اور تروتازہ
 رہیں **ع** ابو یوسف رحمہ اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لکین علی المسلم فی عبدہ وکذا
 ذکرہ صدقہ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے غلام اور گھوڑے
 میں زکوٰۃ نہیں **ف** نووی نے کہا ہے کہ یہ حدیث اصل ہے اس بات کی کہ ضروری چیزوں میں
 زکوٰۃ نہیں جیسے گھوڑے غلام ہیں اور یہی قول ہے تمام علما کا سلف سے خلافت تک مگر ابو حنیفہ اور
 ان کے شیخ حماد بن سلیمان اور امام زفر نے اس میں بھی زکوٰۃ واجب کہی ہے اور کہا ہے کہ جب گھوڑے
 زیادہ ملے ہوں یا صرف مادہ ہوں تو ہر ایک میں ایک دینار زکوٰۃ دے یا نہیں اس کی قیمت کر کے
 ہر دوسو درہم میں پانچ درہم دے مگر اون کی کوئی محبت نہیں اور یہ حدیث صحیح اور ان کے مذہب کے
 رو کرنے والی ہے **ع** ابن ہشام رحمہ اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکیر علی المسلم فی عبدہ
 وکذا ذکرہ صدقہ ترجمہ وہی ہے جو ابو یوسف رحمہ اللہ نے **ع** ابن ہشام رحمہ اللہ عن رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم قال لکیر فی العبد صدقہ الا صدقہ الفطی ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کی زکوٰۃ نہیں مگر صدقہ فطر ہے **ف** نووی نے کہا اس سے ثابت ہوا
 کہ صدقہ فطر غلام کی طرف سے مالک کو دینا ضرور ہے حواہ غلام اپنی خدمت کے لیے ہو خواہ تجارت کے لیے
 اور امام مالک اور شافعی اور جہہور کا یہی مذہب ہے اور اہل کوفہ نے کہا ہے کہ تجارت کر غلاموں میں
 صدقہ فطر واجب نہیں اور داؤد ظاہری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مالک پر صدقہ غلام کا واجب نہیں بلکہ

غلام اپنی مزدوری میں سے باجارت مال کے ادا کرے اور قاضی نے ابی ثور سے بھی یہی قتل کیا ہے اور
 شافعی اور جہمور علماء کا مذہب کتاب کے لیے یہ ہے کہ نہ اوپر فطرہ واجب ہو نہ مالک پر اور عطا اور مالک اور
 ابی ثور کے نزدیک سید پر واجب ہے اور بعض اصحاب شافعی بھی اسی کے قائل ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم نے فرمایا ہے کہ کتاب غلام ہے جب تک کہ اوپر ایک درہم بھی باقی ہے اور کتاب وہ غلام ہے کہ جس
 اس کی مالک کہا ہو کہ تارویہ مثلاً سو دوسو ہجو کہ کر دیدے تو تو آرا ہے **عَلَىٰ أَهْلِ ذِي قَعْدَةٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَّمُ ابْنُ جُمَيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ
عَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَمَا يَكْفِيكُمْ ابْنُ جُمَيْلٍ
إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَدِيرًا فَاعْنَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَطْلُبُونَ خَالِدًا أَقْبَلَ اخْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ
وَأَعْنَادَكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَخُجِعَ عَلَيْهِ وَمِنْهَا مَعْهَا شَمٌ قَالَ يَا عُمَرُ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّكَ تَحْرُكُ
أَنْ عَمَّ الرَّحْلُ صَبْرًا أَيْبَهُ ترجمہ ابو ہریرہؓ کہہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو زکوٰۃ وصول
 کرنے کو بھیجا اور انہوں نے انکر کہا کہ ابن جمیل اور خالد بن ولید اور عباسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے چچا ان صاحبوں نے زکوٰۃ نہیں دی تو آپ نے فرمایا کہ ابن جمیل تو اس کا بدلہ لیتا ہے کہ وہ محتاج تھا
 اللہ نے اس کو امیر کر دیا اور خالد پر تم زیادتی کرتے ہو سلیم کہ اس نے تو زہرین اور ہتھیار کا سارا سہرا ہیرہ
 دیدیے ہیں (یعنی پھر زکوٰۃ کیوں نہ لگے گا) اور ہر عباسؓ سو انکی زکوٰۃ اور اتنی ہی اور میرے ذمہ ہر آپ نے فرمایا
 اے عمر چچا تو آدمی کے برابر ہے **ف** نووی نے فرمایا ہے کہ انہوں خالد سے زکوٰۃ مانگی اس خیال سے
 کہ شاید وہ تجارت کے لیے ہیں اور زکوٰۃ اس میں واجب ہو اور حضرت نے فرمایا کہ وہ توجہ دے کے لیے ہیں اور ابھی مال
 حمل نہیں ہوا اور تاہم مراد ہے کہ حبیب اوس نے مال سارا اللہ کی راہ میں کر دیا ہے تو زکوٰۃ واجب کیوں نہ ادا
 کرے گا اور بعضوں نے اس حدیث کو استدلال کیا ہے کہ مال تجارت پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور جہمور کا مذہب
 یہی ہے کہ مال تجارت میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور داؤد ظاہری نے کہا ہے کہ مال تجارت میں زکوٰۃ واجب
 نہیں ہے اور جناب مولینا مولوی صدیق حسن صاحب نے روضۃ الندیہ اسکی تفسیر میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اگرچہ تجارت جاری تھی مگر کوئی دلیل جو تجارت کو مال میں زکوٰۃ واجب
 کرے وارد نہیں ہوئی اور وہ جو ابوداؤد اور دارقطنی اور بزار نے جابر بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجو حکم فرماتے تھے کہ ہم زکوٰۃ دیتے رہیں اون مالوں کی جو بچھو کے لیے رکھیں ہیرہ

تمام ہوا قبل پڑھو اور شہر کا زکوٰۃ کی راہ میں کہا کہ اس مال کا
 ساتھ میں

تو ہک ابن حجر نے تلخیص میں کہا ہے کہ اس کی اسناد میں جہالت ہے اور جو حاکم اور دارقطنی نے عمران سے
 مرفوعاً روایت کی ہے کہ اونٹ میں صدقہ ہے اور بکری میں صدقہ ہے اور بزمین صدقہ ہے اور بزنائی نقطہ
 دارسہ ضعیف ہے حافظ ابن حجر نے اسکو فتح الباری میں ضعیف کہا ہے اور کہا ہے کہ اوس کے سب طرق
 ضعیف ہیں اور ایک سند کو اسکو کہا ہے کہ کچھ معائنہ نہیں (یہ کہنا بھی ضعیف ہے اس سے خالی نہیں)
 اور ایسی روایتوں سے محبت قائم نہیں ہوتی اور فرضیت قطعی ثابت نہیں ہو سکتی علی الخصوص ایسے
 امور میں جو نہایت کثرت سے جاری نہیں اور ابن وثیق العید نے کہا ہے کہ متبرک میں جو یہ حدیث آئی ہے
 تو اس میں یہ لفظ ہے کہ بزمین صدقہ ہے اور بزمین صدقہ ہے اس کے گہون کے معنی میں ہے اور کہا ہے کہ اگر
 دارقطنی نے اسکو نقطہ دارنای سے روایت کیا ہے مگر طرق اوس کے ضعیف ہیں اور حاکم نے اگرچہ اس حدیث
 کی اسناد کی تصحیح کی ہے مگر اسکی شرح منہاج میں ہے مگر جب اوس میں احتمال ہو گیا کہ وہ لفظ اس کے
 یا نہ لفظ دارسہ تو استدلال کے قابل نہ ہوگا اور حاکم کے مقابلہ میں حافظ ابن حجر اوس کے ضعیف رکھ رہے
 ہیں اور ابو ہریرہ سے اوپر مروی ہو چکا کہ حضرت فرمایا مسلمان کے غلام اور گھوڑے میں صدقہ نہیں اس
 سے معلوم ہوا کہ کسی حال میں صدقہ نہیں اور ابن منذر نے اگرچہ نقل کیا ہے کہ مال تجارت میں نہ کوہ جب
 ہونے پر اجناس ہوں مگر یہ نقل اون کی صحیح نہیں اسلیو کہ اول تو ظاہر یہ جو ایک فقہ محدثین اسلام کا
 ہے اس کے وجوب کا انکار کر رہے ہیں اجماع اس کے وجوب پر یکہ نہ کر سکتا ہے اور یہ جو خالہ کی روایت
 سے استدلال کیا ہے کہ اون بے تجارت کا مال خیال کر کے نہ کوہ طلب کی (یعنی جیسے ابھی انوی کی کلام میں
 اسی فائدہ کے ابتداء میں گذرا) اس سے معلوم ہوا کہ مال تجارت میں نہ کوہ وجوب ہے یہ استدلال بھی صحیح نہیں
 اسلیو کہ اول تو یہ ثابت نہیں کہ وہ تجارت کا تھا دوسرے رحل خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمادیا کہ اوس نے
 خدا کی راہ میں وقف کر دیا ہے اور بعد وقف نہ کوہ نہیں بیٹھے یہی ہو سکتا ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب
 وہ ایسا بنی اور ولہ الا ہے کہ سب مال پنا خدا کی راہ میں ہے چکا ہے تو نہ کوہ کیوں رکھیں گے غرض اس سے
 اموال تجارت میں نہ کوہ کا وجوب نہیں ثابت ہوتا غرض وجوب نہ کوہ پر تجارت کے مال میں کوئی دلیل قطعی
 موجود نہیں اور اصل اشیا میں بابت ہر جب تک دلیل وجوب کی ثابت نہ ہو اور اجماع کا محبت ہونا اس کے دینا
 خود اختلاف ہے کہ حصول المامول اور بارش والفقہی میں نہ کوہ رہے تمام ہوا کلام مولین صدیق حسن صاحب
 کا مفسر حکم کہتا ہے غرض یہ ہے کہ مال تجارت میں نہ کوہ کی فرضیت قطعی نہیں ہے اسلیو کہ اگر بے نتیجہ کی

ہے اس قول کی کہ شکر اس کا کہ فرہین اور موافقت چہرہ اگر کوئی ادا کرے اور اب وہ خالی نہیں مگر امام کو چہرہ
 وصل کرنا نہیں پہنچتا کہ اخذ مال مسلم غیر حق لازم نہ آوے **باب** ذکر فی الفطر باب صدقہ فطر کے
 بیان میں **عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** **قَالَ** **فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ الْفِطْرَ مِنْ**
تَمْرِ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرَ أَوْ أُنْثَى
مِنْ الْمُسْلِمِينَ ترجمہ عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ہر مسلمان کے بعد اگر کوئی
 ہر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جوہر میں کیا ہے ہر آزاد اور غلام مرد و عورت پر جو مسلمان ہو **ف**
 صدقہ فطر جوہر سلف و خلف اگر نزدیک فرض ہے اس حدیث کو ظاہر ہے کہ رو سے اور بعض اہل عراقر
 اور صحابہ مالک اور بعض اصحاب شافعی نے کہا ہے کہ سنت جو جب نہیں اور امام ابو حنیفہ نے فرمایا
 ہے کہ واجب ہر فرض نہیں اس لیے کہ اون کے مذہب میں واجب اور فرض میں فسخ ہے اور
 قاضی عیاض نے کہا ہے کہ وہ منسوخ ہو گیا جب تک کہ وہ فرض ہوئی اور یہ غلط ہے اور ثواب یہ ہے کہ وہ فطر
 رو جب کہ ذوال النہدی نے شرح اور حدیث میں اشارہ ہے کہ وقت وجوب اور کار رمضان کے
 بعد ہے چنانچہ شافعی کا قول ہے کہ غروب شمس جب ہو پچھلی تاریخ میں رمضان کے اور رات شروع
 ہو عید الفطر کی جب واجب ہوتا ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک طلوع فجر ہے عید کے واجب ہوتا ہے۔
عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **قَالَ** **فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ الْفِطْرَ صَاعًا مِنْ**
تَمْرِ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ حُرٍّ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ ترجمہ ابن عمر نے کہا مقرر کیا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جوہر غلام اور آزاد پر جوڑے
 اور بچے پر **عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** **قَالَ** **فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ الْفِطْرَ صَاعًا مِنْ**
تَمْرِ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ حُرٍّ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ ترجمہ ابن عمر نے کہا مقرر کیا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صدقہ فطر کا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جوہر کا ابن
 عمر نے کہا کہ پھر لوگ ان سے تجویز کیا کہ وہ دیکھوں گے قیمت میں اس کو اگر اب ہوتے ہیں **ف**

جمہور کا مذہب یہی ہے کہ صدقہ فطر کے کی طرف سے یہی دینا واجب ہے جس پر اس کے اوپر کی حدیث میں ہو چکا اور ان
 روایتوں پر ثابت ہو کہ جب کسی شہر والوں پر اسکا وجوب ہو ویسے ہی گاؤں والوں پر اور جنگلیوں پر اور یہی مذہب ہے ہنگ
 اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جماہیر علماء کا اور عطاء اور زہری اور ربیعہ اور لیث کا قول ہے کہ سوائے
 شہر والوں کے اور دن پر نہیں واجب ہوتا اور ان روایتوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو اپنے اہل و عیال
 کی قوت سے عید کے دن زیادہ رکھتا ہو اس پر صدقہ واجب ہو اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور ابو حنیفہ کا
 قول ہے کہ جس کو زکوٰۃ لینا روا ہے اس پر صدقہ واجب نہیں اور امام مالک اور ان کے اصحاب میں اختلاف
 ہے اور ان روایتوں سے یہ بھی ثابت ہو کہ زوجہ پر بھی واجب ہوتا ہے کہ وہ صدقہ اپنے مال سے ادا کرے
 اور یہی مذہب ابو حنیفہ کا اور امام مالک اور شافعی اور جمہور کا قول ہے کہ شوہر کی طہارت سے دیوے
 جیسے عورت کو نفقہ دیتا ہے اور معلوم ہوا کہ یہ جو فرمایا باب کی پہلی روایت میں کہ جو مسلمان ہو اس کے کافر
 تکل گئے غرض کسی کا غلام یا بیوی یا لڑکا یا باپ اگر کافر ہو تو اس کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب نہیں
 اگرچہ نفقہ ان کا واجب ہو اور یہی مذہب ہو امام مالک اور شافعی اور جماہیر علماء کا اور کوفیوں اور سحاب
 اور بعض سلف کا قول یہ ہے کہ غلام کافر سے بھی دینا واجب ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر آدمی کی طرف
 سے ایک صاع واجب ہو پھر اگر لوگ گھوٹوں کے اور انگوڑ خشک کر ہو تو بالاجماع ایک صاع واجب ہو اور اگر
 گھوٹوں اور انگوڑ ہو تو مالک اور شافعی اور جمہور کے نزدیک جب بھی صاع عینے واجب ہو اور ابو حنیفہ اور
 امام احمد حنبل کے نزدیک نصف صاع واجب ہو اور جمہور کی حجت ابو سعید کی روایت ہو جو آگے آئے
 ہے کہ اوسمیں ایک صاع انگوڑ کا مذکور ہے اور اسی طرح ایک صاع طعام کا اور طعام اہل حجاز کی اصطلاح
 میں گھوٹوں کو کہتے ہیں اور صاع کا بیان اس کے اوپر کے باب میں ہو چکا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَيْعٍ**
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا
مِّنَ الشَّعِيرِ أَوْ صَاعًا مِّنَ الْبُرِّ أَوْ صَاعًا مِّنَ التَّمْرِ أَوْ صَاعًا مِّنَ التَّجْرِ أَوْ صَاعًا مِّنَ التَّحِيْلِ أَوْ صَاعًا
مِّنَ التَّحِيْلِ أَوْ صَاعًا مِّنَ التَّحِيْلِ أَوْ صَاعًا مِّنَ التَّحِيْلِ أَوْ صَاعًا مِّنَ التَّحِيْلِ أَوْ صَاعًا مِّنَ التَّحِيْلِ
 کے بعد ہر ایک مسلمان پر آزاد ہو یا غلام مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا ایک صاع کھجور کا یا جو کا -
عَنْ ابْنِ سَعْدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ كُنَّا نَخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا
مِّنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِّنْ تَحِيْلٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ تَحِيْلٍ ترجمہ ابو سعید کہتے

ہر کچھ صد و فطر نکالتے تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک صاع طعام کا (یعنی کھجور
 کا) یا ایک صاع جبکہ کچھ کپڑے یا انگور کا **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا**
نُخْرِجُ إِفْطَارَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَعْبٍ سَبْعِينَ
كَيْلِبِيرُجًا أَوْ مَمْلُوكًا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ
زَبِيبٍ فَلَمْ نَزَلْ خُزْرَجًا حَتَّى قُلِدَ عَلَيْنَا مَعَارِيضُهُ بَرَاءَتِي سَفِيَانِ حَاطَا أَوْ مَعْتَمِرًا فَكُنَّا النَّاسَ عَلَى الْبَرَاءَةِ
فَكَانَ قِيَمًا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَدَى أَنْ مُدْرِكِينَ مِنْ زَكَاةٍ تَامَتْ سَمَاءُ السَّامِ تَمْدُلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ
أَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَمَّا أَنَا فَلَا زَالَ خُزْرَجًا كَمَا كُنْتُ لَخُزْرَجٍ أَبَا لَكَيْشَةَ مَرْجُمَةً أَبُو سَعِيدٍ كَثَرَتْ
 بین کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے آزاد و غلام کی طرہ سے ایک
 صاع کھجور یا ایک صاع بھیر یا جو یا کھجور یا انگور نکالتے تھے پھر جب حضرت معویہ حج کو یا عمر کے کوٹہ
 تو لوگوں میں منبر پر وعظ کیا اور اس میں کھا کہ میں جاتا ہوں کہ دو رو (یعنی نصف صاع) اشام کے سر
 کھوں کا برابر ہوتا ہے ایک صاع کھجور کے (یعنی قیمت میں) سو لوگوں نے اسی کو لیا اور ابو سعید
 کہا میں تو وہی نکالی جاؤں گا جو نکالتا تھا (یعنی ایک صاع) جب تک حیون کا (سبحان اللہ) اتباع تہا
 کا اور نفرت تھی رابے اور قیاس **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ كُنَّا نَخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَمًا عَنْ كُلِّ صَعْبٍ سَبْعِينَ كَيْلِبِيرُجًا أَوْ مَمْلُوكًا مِنْ ثَلَاثَةِ
أَصْنَافٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَلَمْ نَزَلْ خُزْرَجًا كُنَّا نَكَلَّ حَتَّى كَانَ
مُعَاوِيَةُ قَبْرًا أَيْ مَدْرِكِينَ مِنْ زَكَاةٍ تَمْدُلُ صَاعًا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَمَّا أَنَا فَلَا زَالَ
أَخْرَجَهُ كَذَا لِكَ مَرْجُمَةً مَعْنُونِ اس کا وہی ہے جو اور گزر اگر اس میں انگور کا ذکر نہیں **عَنْ أَبِي**
سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نَخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ الْأَقِطِ وَالْثَمِيرِ وَالشَّعِيرِ مَرْجُمَةً
 ابو سعید نے کہا صدقہ فطر ہم دیتے تھے پھر اور کھجور اور جو سے **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ**
أَنْ مُعَاوِيَةَ لَمْ يَجْعَلْ يَصْفَ الصَّاعَ مِنْ أَقِطٍ عَدَلَ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ أَنْكَ ذَلِكَ أَبُو سَعِيدٍ
وَقَالَ لَا أَخْرِجُ فِيهَا إِلَّا الْإِدَى كُنْتُ أَخْرِجُ وَخُذْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ مَرْجُمَةً أَبُو سَعِيدٍ
 کہا جب حضرت معاویہ نے نصف صاع کھجور یا ایک صاع کھجور کے برابر تو ابو سعید نے کہا

کیا اور کہا کہ میں تو وہی دون کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دنیا تھا ایک صاع کھجور یا کھجور
 یا جو یا پیر حکیم ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ فطر دوا
 خدا ہے اللہ کے لئے القلندر ترجمہ عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیا کہ صدقہ فطر دوا
 کیا جاوے نماز رکھنے سے پہلے **ف** اور ہر ایک روایتوں پر اعتماد کیا ہے حنفیہ نے کہ صدقہ فطر
 حفظہ صدقہ فطر میں دینا ان کے آگے کافی ہے حسب تجزیہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور مجبوراً
 کے خلاف میں ہر دو فرماتے ہیں کہ یہ قول صحابی ہے اور ابو سعید وغیرہ نے جو حدیث تک کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم بخیرت میں ہے حضرت معاویہ کا خلاف کیا اور حضرت کو زمانہ کا جو معمول تھا اسکو سند
 لائے پھر حضرت معاویہ کے قول کو کیوں کر ترجیح ہو سکتی ہے آپ کے زمانہ مبارک کے معمولی بات
 پر دوسری یہ کہ حضرت معاویہ نے تصریح کر دی کہ یہ میری رائے ہے اور یہ اصول کا قاعدہ ہے کہ
 جب صحابہ کا اختلاف ہو تو کسی کا قول اولے نہیں ہو سکتا لہذا اب حدیث اور قیاس دون کو دیکھنا
 چاہیے تو دونوں سے ثابت ہوا ایک صاع کا مشروط ہونا حدیث میں تو اتنی جگہ ہے اور قیاس میں
 چاہتا ہے کہ انکو کھجور کے برابر گہیون بھی رہی اور تہمت ہی ہے کہ عید گاہ جانے سے پہلے
 اور اگر دیا جاوے جیسا حدیث میں آچکا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَأَمَرَ بِالْخَبْزِ زَكَاةَ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى تَبْلُ خُلُودٍ النَّاسِ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ترجمہ عبد اللہ نے
 کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ صدقہ فطر ادا کر دیا جاوے تو گون کے نماز کے جانے سے
 پہلے **بَابُ مَا يَجِزُ الزَّكَاةُ زَكَاةً وَنَيْسَ كَذَا** **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ نَفْسَةٍ لَا فِصَّةَ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقًّا إِلَّا إِذَا
كَانَ يَوْمُ الْحَيَاةِ مُمِيتٍ لَهُ صَفَاحٌ مَوْثِقٌ فَأُخْرِجَ عَلَيْهِ قِنْطَارٌ أَوْ رَجُلٌ مَوْثِقٌ يَكُونُ بِرِجَالِهِ
وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كَمَا رَدَّتْ أَعْيُنُكَ لَدَى يَوْمٍ كَانَ مَقْدَرُكَ خَمْسِينَ أَلْفَ سَبْعَةٍ
حَتَّى يُقْبَضَ بَيْنَ أَيْدِيكَ تَبْلُورٌ أَوْ مَاءٌ أَوْ لَبَنٌ أَوْ زَيْتٌ أَوْ نَارٌ تَبْلُورٌ أَوْ نَارٌ تَبْلُورٌ أَوْ نَارٌ تَبْلُورٌ
قَالَ وَلَا صَاحِبَ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقًّا وَلَا يَوْمٌ وَرَدَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ
الْحَيَاةِ مَوْثِقٌ لَهُ صَفَاحٌ مَوْثِقٌ أَوْ فَرَسٌ أَوْ مَكَاكِنُ لَا يَقْبَلُ مِنْهَا فِصَّةٌ وَلَا إِحْدَاكُهَا يَأْخُذُ بِهَا
بِغَمَضَةٍ يَأْخُذُ بِهَا كَمَا مَرَّ عَلَيْهِ وَأُولَئِكَ مَرَّ عَلَيْهِ الْخُرُوفُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِنْهُ لَوْ خَمْسِينَ

اَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يَفْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُدْخِلُ سَبِيلَهُ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ فَيَقِيلُ بِأَرْسُولِ اللَّهِ
 فَالْبَقَرُ وَالْعَزْمُ قَالَ وَكَأَصْحَابِ بَقْرَةٍ لَا عَظْمَ لَا يُودَعُونَ مِنْهَا حَقُّهَا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ
 يُطْمَأَنَّ بِقَاعٍ قَدْ قُدِّرَ لَا يَفْقَدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَقَصٌ وَلَا جُلُجْلُ وَلَا عَصَبٌ وَلَا تَنْطَلُجُ وَلَا تُفْرَقُ
 وَتَطْلَأُ بِأَعْيُنِهَا كَمَا مَرَّ عَلَيْهَا اَوْ لَمَّا رَدَّ عَلَيْهَا اُخْرَاهَا فَيَوْمَ كَانَ مِقْدَارُ خَمْسِينَ
 اَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يَفْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُدْخِلُ سَبِيلَهُ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ فَيَقِيلُ بِأَرْسُولِ اللَّهِ
 فَالْحَيْلُ قَالَ الْحَيْلُ ثَلَاثَةٌ لِحَيْلٍ وَتَزْوَرُّهُ لِحَيْلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِحَيْلٍ اُخْرَى كَأَمَّا اَلْحَيُّ هِيَ لَهُ رُزْدٌ
 فَجَبَلٌ رَجَلُهَا رِيَاءٌ وَتَغْدَرٌ وَتَوَادُّ عَلَى اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ رُزْدٌ كَأَمَّا اَلْحَيُّ هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَجَبَلٌ
 رَجَلُهَا وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ لَمْ يَنْسُ حَقَّ اللَّهِ فِي ظُهُورِهَا وَرِجَالِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَكَأَمَّا اَلْحَيُّ هِيَ لَهُ اُخْرَى
 فَجَبَلٌ رَجَلُهَا وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَفِي مَرْجٍ وَرُكُوضَةٍ فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذَلِكَ الْمَرْجِ
 وَالرُّكُوضَةِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا كَتَبَ لَهُ عَدُوٌّ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٍ وَكَتَبَ لَهُ عَدُوٌّ اَوْثَانًا وَاقْبَالَهَا
 حَسَنَاتٍ وَلَا تَقْطَعُ يَدَايَا نَسْتَنْتِ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ اِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَدُوٌّ اَنْثَارَهَا وَاقْبَالَهَا
 حَسَنَاتٍ وَلَا مَرْجًا صَاحِبُهَا عَلَى نَحْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيدُ اَنْ يَشْرِبَ اِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَدُوٌّ
 مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ فَيَقِيلُ بِأَرْسُولِ اللَّهِ فَالْحُمُّ قَالَ مَا اُتْرِلَ عَلَى سِرْفَةِ الْحُمِّ شَيْءٌ اِلَّا هَدَرَ اَلَا يَتِي
 الْفَادَةُ الْجَامِعَةُ مَنْ يَعْمَلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ثُمَّ رَحِمَهُ الرَّحْمَنُ
 کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چاندی سونے کا ٹکڑا ایسا نہیں کہ مذکورہ اس کی ندرت
 ہو مگر وہ قیامت کو دن ایسا ہوگا کہ اس کی چاندی سونے کو حق تعالیٰ بنا کے جاوینگے آگ کے اور وہ جہنم کی آگ
 میں گرم کیے جاوینگے ہر اسکا ماتھا اور کمر وٹین اس سے دہنی جاوینگی اور اس کی پیٹھ اور جب رہ ٹھنڈی ہو جاوے
 گے پھر گرم کیے جاوینگے پچاس ہزار برس کے دن پھر اسکو یہی عذاب ہوگا یہاں تک کہ فیصلہ نہ ہو اور بندہ دن
 کا اور اس کی کچھ راہ نکلے جنت یا دوزخ کی طرف اور اس سے عرض کیا کہ اے رسول اللہ کے پیراؤنٹوں کا
 کیا حال ہوگا آپ تو فرمایا جو اوٹ والا اپنے اوٹوں کا حق نہیں دیتا اس کو حق میں سے ایک یہ بھی ہے
 کہ دودھ دوتے ہیں جس دن انکو پانی پلاوے (عرب کا معمول تھا کہ تیسری یا چوتھی دن اوٹوں کو پانی پلا
 لے جانے وہاں مسکین جمع ہوتے تاکہ اوٹوں کے انکو دودھ دو کر پلاتے حالانکہ یہ واجب نہیں ہے
 مگر آپ نے اوٹوں کا ایک حق اسکو بھی قرار دیا ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ انکو دودھ پلا دے گا

ایک بار زمین پر اترے اور وہ اونٹ نہایت فریب ہو کر آدین گئے کہ ان میں سے کوئی کچھ بھی باقی نہ رہے گا اور اسکو اپنے کہرون سے روندینگے اور موندھ کر کاٹیں گے پھر جب ان میں سے پہلا جانور روندنا چلا جاوے گا پھر چھٹا آجیو گا یون ہی عذاب ہوتا رہے گا سارے دن کہ پچاس ہزار برس کا ہوگا پھر ہاتھ کی فیصلہ ہو جاوے گی بندوں کا پھر اس کی کچھ راہ نکلے جنت یا دوزخ کی طرف پھر عرض کی اسے رسول اللہ کے اندر گئے مگر یہی کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا کہ کوئی لگاؤ سے مگر یہی والا اب نہیں جو اس کی مذکورہ دنیا ہو مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اونٹنا یا جاوے گا ایک پتھر صاف زمین پر اور ان گائے مگروں میں سب آدین کی کوئی باقی نہ رہے گی اور ایسے ہوں گی کہ کوئی اون میں سینکڑی ہوئی نہ ہوگی نہ بے سینکڑی کی نہ سینکڑی توڑی اور اگر اسکو ماریں گی اپنے سینکڑوں سے اور روندینگے اپنے کہروں جب انکو دوسرے گنہ جاوے گا پھر پہلی پھر آوے گی یہی عذاب ہوگا اس پر پچاس ہزار برس کے دن پھر ہاتھ کی فیصلہ ہو جاوے گی بندوں کا پھر اس کی راہ کی جاوے جنت یا دوزخ کی طرف پھر عرض کی کہ اسے رسول اللہ کے اور گھر سے اپنے فرمایا گھر سے تین خرچہ زمین ایک اپنے ہاتھ پر بارہو لینے وہاں ہے دوسرا اپنے ہاتھ کیسے ہاتھ والا ہر تیسرا اپنے ہاتھ کے خواب کا سامان ہے اب اس وہاں والے گھر سے کا حال سنو جو باندھا ہے اس لیے کہ لوگوں کو دکھاوے اور لوگوں میں برابرے اور مسلمانوں سے عداوت کرے سو یہ اپنے ہاتھ کے حق میں وہاں ہے اور وہ جو عیب ڈالنے والا ہے وہ گھر ہے کہ اسکو اندکی راہ میں باندھا ہے (یعنی جہاد کر لے) اور اسکی سواری میں اسکا حق نہیں پہنچتا اور اسکو کہاں چارے میں کمی ہوتا ہے تو وہ اسکو نہیں دیکھنے والا ہے اور جو خواب کا سامان ہے اسکا کیا کہنا وہ وہ گھر ہے کہ باندھا اسکی راہ میں اہل اسلام کی مدد اور حمایت کر لیے کسی چراگاہ یا باغ میں پھر اس نے جو کہا یا اس چراگاہ یا باغ سے اسکی گنتی کے موافق نیکیاں اس کے ہاتھ کے لیے لکھی گئیں اور اس کی لید اور پیشاب تک نیکیوں میں کہہ لیا اور جب اپنی نبی رسی توڑ کر ایک دیکھ کر چڑھ جاتا ہے تو اس کے قدموں اور اسکی لید کی گنتی کے موافق نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب اسکا مالک کسی بندے سے لے جاوے اور وہ گھر اس میں سے پانی پی لیتا ہے لکھچہ ہاتھ کو ہلانے کا اور وہی نہ ہوتا ہے اس کے لیے اسکو قطروں کے موافق نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو اسکو بچ کر ہر روز یہ خواب تو سبے ارادہ پانی پی لینے میں ہے پھر جب پانی پلانے کے ارادہ سے لے جاوے تو کیا کچھ خواب نہ پاوے گا پھر عرض کی کہ اسے رسول اللہ کے اور گھر سے کا حال فرمائیے آپ نے

فرمایا کہ ہون کے واسطے میرے اوپر کوئی حکم نہیں اور ترجمہ اس آیت کہ جو بے مثل اور جم کر نے والی ہے مگر
بے مثل آخر آیت تک نہیں جس نے ذرہ کے برابر نیکی کی وہ اسے دیکھ کر گالیٹے قیامت کے دن اور جس کو ذرہ برابر
کی وہ بھی اسے دیکھ کر گالتا ہے حدیث میں کوئی نام نہ معلوم ہوئے اول یہ کہ ستر اجنبی گناہ سے ہے
دوسرے یہ کہ جو جنت خدا کا حق نہ ادا کیا جاوے وہ باعث وبال ہے تیسرے وہ جب ہونا زکوۃ کا گائے
بیل میں اور یہ روایت اس کے وجوب کی روایتوں میں سب زیادہ صحیح ہے چوتھے استدلال کیا ہے اسی حدیث
سے حنفیہ نے کہ گھوڑوں میں بھی زکوۃ واجب ہے اور مذہب اورن کا یہ ہے کہ اگر سب گھوڑے نہ ہوں تو
زکوۃ نہیں اور اگر زکوۃ ملے ہوئے ہوں یا صرف مادہ ہوں تو اون میں زکوۃ ہے اور مالک کہ اختیار
ہے چاہے ہر گھوڑے کے بدلے ایک دینا دے چاہے انکی قیمت جوتہ کر چالے یا ان حصہ قیمت کا او اگر سے اور
امام مالک اور شافعی اور حجازیہ علماء کے نزدیک گھوڑوں میں زکوۃ نہیں انکی حدیث کو مضاف کہ آپ نے فرمایا
مسلمان پر اس کے گھوڑے کی زکوۃ پھین اور جو حق ہے حدیث میں مذکور ہے اس سے اسکی خبر گیری مراد ہے
اور کسی دوست کو مال دینا یا جو پیش فنیلت مجاہد کہ گھوڑے کی کہ مرد عابد زہاد کو شرفین چاہے کس سے ہر
درجہ اسکا گھوڑا افضل ہے چہٹی استدلال کیا ہے حدیث میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
اجتہاد روا نہیں آپ جو حکم فرماتے تھے وہی سے فرماتے تھے اسلیئے کہ ہون کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ
مجھ پر کچھ وحی نہیں ہوئی مگر جہوہ کا مذہب ہے کہ آپ کو اجتہاد جائز تھا مگر کہ ہون کے بارے میں آپ کا
اجتہاد وہی ہے کہ ان میں زکوۃ فرض الکی جاوے ممکن ہے کہ **رَدِّیْنِ اسْمُ بَطْنِ الْاَسْتَدِ بِمَعْنٰی حَدِّیْثِ**
حَدَّثَنَا بِرْمَسَدُ الرَّاحِیْنِ عَنِ اَنَّهُ قَالَ لَمِنْ صَاحِبِیْلِ لَا یُؤَدِّیْ حَقَّہَا وَلَا یُؤَدِّیْ مِنْہَا حَقَّہَا
وَدَّ کَفَّیْہِ لَا یَقْتَدِ مِنْہَا فَصِیْلًا وَادَّحَا وَ قَالَ یُکَلِّوْہَا جَنَابًا وَ جَبَّحَتْہُ وَ ظَهَرَ کَرَمِہِ زَیْدُ
بْنِ اسْمٰی اِی اسناد صحیحی روایت بیان کی کہ اس میں کچھ لفظوں کا فرق ہے طلب وہی ہے
عَنْ اَبِیْہِ رَکَہُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَوَّلَ اللہُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ کَنْزٍ
لَا یُؤَدِّیْ زَکَۃً اَوْ اَحْمٰی عَلَیْہِ فَا رَیْجَہُمْ لَیْجَعْلَ صَفَاحٌ تَتَبَعُوْیْ بِہَا جَنَابًا وَ رَضِیْہُ
حَقَّیْ کَمَ اللہُ بِہِ عِبَادَہُ فِی یَوْمٍ کَانَ مَقْدَارُہُ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃً ثُمَّ بَرِیْ سَیِّدَہُ اَمَّا
اَلْجَنَابَہُ وَ اَمَّا اَلْاَشْرَارُ وَ مَا مِنْ صَاحِبِیْلِ لَا یُؤَدِّیْ زَکَۃً اَوْ لَیْطِلَّ لَہَا بَقَاعٌ فَرَفَرَا کَ اَرْضَہَا
مَا کَانَ تَبَسُّمٌ عَلَیْہِ کَلَّمَا مَضَتْ عَلَیْہِ اَخْرَجَ اُذُنَتْ عَلَیْہِ اَوَّلَہَا حَتّٰی یُکَلِّمَ اللہُ بِہِ عِبَادَہُ

اپنے بندوں کا ساتھ ترے دن میں جیسا اندازہ بچا پس ہزار برس سے پہلے اسکی راہ بھلے جنت میں جا
 کی یا دفرخ میں اور جو بکری والا ان کی زکوٰۃ نہیں دیتا وہ لٹا یا جاوے گا ایک پٹیرا بر زمین میں اس
 وہ آدین کی بہت ہوئی ہو کر جیسے دنیا میں تھیں اور اسکو روندین کی اپنے کھردن سے اور کو بچنے گی
 اپنے سینکڑن سے کہ ان میں کوئی سینکڑی ہوئی اور بے سینکڑی الی نہ ہوگی جیسے اوپر سے پچھلی
 گھڑ جاوے گی اگلی پہلے چاٹے گی یہی عذاب ہوتا ہے جیسا کہ افسوس ہے اپنے بندوں کا بے دن ہر
 جیسا اندازہ بچا پس ہزار برس سے تمہاری گنتی کے حساب سے پہلے اسکی راہ نکالی جاوے گی جنت کی طرف یا
 دفرخ کی طرف سہیل نے کہا اور میں نہیں جانتا کہ بیل کا یہی ذکر آپ فرمایا نہیں پھر عرض کی اور گھوڑے
 اے رسول اللہ کے آپ فرمایا گھوڑوں کی پیشانی بہتری یا فرمایا گھوڑے کی پیشانی میں بہتری بندہ ہی ہے
 سہیل نے کہا مجھے اس میں شک ہے کہ آپ نے فرمایا ۔ ان میں بہتری ہے قیامت کے دن تک (یعنی
 جہاد کا بڑا سامان گھوڑا ہے اور بہتری دین دنیا کی جہاد میں ہے) پھر فرمایا گھوڑے میں قسم میں ایک تو
 آدمی کے لیے ثواب ہو دوسرا پردہ ہے (اسکو عبیدن کا) تیسرا وبال عذاب ہو سو جو ثواب ہو وہ اسکا
 کا جس نے گھوڑا باندھا اللہ کی راہ میں اور طیار رکھا اوسیکے واسطے جہاد کو) سو وہ توجو غائب کرتا
 ہے اپنے پیٹ میں اسکو مالک کر لیے ثواب لکھتا ہے دینے اسکا اندازہ چارہ سب موجب ثواب ہو اور
 اگر اسکو کسی چہرہ لگا دین چرایا توجو کچھ اوس نے کہا یا اللہ نے اوس کو ثواب میں لکھا یا جس نہر سے اس نے
 پانی پلایا اوس کے ہر قطرہ پر جو اوس نے پیٹ میں اٹھایا ایک ثواب ہو بہا شک کہ اوسکو پیٹاب اور لید
 میں ثواب کا ذکر فرمایا اور اگر ایک دو ٹیکر پر دو گیا تو ہر قدم پر جو اوس نے دھرا ایک ثواب لکھا گیا اور جو مالک
 کا پردہ ہے وہ ہکا گھوڑا ہے جس نے حسان کھائے کو اور اپنی خبی کے لیے باندھا اور اسکو ساری کا حق
 نہ ہو لارینے دوسرے کو مانگو دیا کہی کہی عز کو چڑھا لیا اور نہ اوس کے پیٹ کا (یعنی دانے
 چارے بانی مصالح کی خبر رکھے اوسکی تخلیف اور آرام میں اور جو وبال عذاب ہو وہ ہکا گھوڑا ہے
 جس سے اتارنے اور سرکشی اور شرارت کر لیے اور لوگوں کو دکھانے کے لیے باندھا سو وہ اوس پر وبال
 ہے پھر عرض کی کہ گدے کا حال فرمائیے اے رسول کے فرمایا اللہ نے مجھ پر اسکو لیے کوئی حکم نہیں اوتارا
 مگر یہ آیت جامع ہے مثل فَمَنْ رَكَبَ الْكَلْبَ لَا يَرَىٰ سَعْيَ الْكَاسِي وَلَا يَرَىٰ سَعْيَ الْكَاسِي وَلَا يَرَىٰ سَعْيَ الْكَاسِي
 ترجمہ سہیل پر دوسری سند سے بھی روایت آئی ہے سَعْيَ الْكَاسِي وَلَا يَرَىٰ سَعْيَ الْكَاسِي وَلَا يَرَىٰ سَعْيَ الْكَاسِي

عَفْصًا عَضْبًا وَقَالَ فَيَكُونُ يَعْجَلُ بِكَ وَخَفَرًا وَكَرِيمًا كَرِيمًا تَرْجُمُهُ سَبِيلَ سَبِيلِ سَبِيلِ
 سند یہی روایت آئی اور اس میں عسبا کا لفظ ہے اور پیشانی کے دماغ کا ذکر نہیں عسبن ابی ہریرہ سے
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا لَمْ يُوَدَّ الْمَرْءُ حَقَّ اللَّهِ أَوْ الصَّدَقَةَ فَرَأَيْتَهُ وَ
 سَأَوُ الْخَلَاءِثَ بِمَجْزُئِيَّةٍ حَدِيثِ سَمْعِيلَ بْنِ أَبِيهِ تَرْجُمُهُ ابی ہریرہ سے روایت مروی ہے سبیل
 اپنے باپ کو اور روایت کی عسبن جابر بن عبد اللہ اللہ الا نضاری یقول سمعت رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یقول ما من صاحب بیل لا یفعل فیها حقها الا اجازت یوم القیامت اکثر
 ما کانت قط و تعد لها بیاع فترکت عن علیہ یتوارثوها و اخافوا ولا صاحب یفعل الا یفعل
 فیها حقها الا اجازت یوم القیامت اکثر ما کانت و تعد لها بیاع فترکت عن علیہ یتوارثوها
 و تطوؤہ یتوارثوها ولا صاحب یفعل الا یفعل فیها حقها الا اجازت یوم القیامت اکثر ما کانت
 و تعد لها بیاع فترکت عن علیہ یتوارثوها و تطوؤہ یا خلا فیها لیس فیها جماع و لا تمسک فی قوتها و لا صاحب
 کمن لا یفعل فیہ حقہ الا اجازت یوم القیامت شیعاء افرع یتبعہ فانیحاکہ
 فاذا اناک فترمتہ فیناد یدہ حنن کذلک الذی یخباتہ فاذا لعنه عوف فاذا رای انک
 بُد منہ سکت یدک فیہ فی بعضہا فظم الغل قال ابو الزبیری سمعت عبید بن عیینہ یقول
 هذا القول ثم سألنا جابر بن عبد اللہ عن ذلک فقال یقول قول عبید و قال ابو الزبیری یقول
 عبید بن عیینہ یقول قال رجل یا رسول اللہ ما حق الایل قال جلیکما علی المائد و اجازت
 دلوها و اعدارہ فلیکما و منعتکما و حمل علیکما فی سبیل اللہ ترجمہ جابر نے کہا سنا میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو اونٹ والا اس کا حق ادا کرے وہ قیامت کروں آوے گا اور وہ اونٹ
 ہی بہت سربہت ہو کر آوین گے اور مالک ان کا ایک پٹیر زمین پر بیٹھایا جاوے گا اور وہ اس پر اپنے پر دن
 اور کہرون سے کو دین گے اور جو گائے والا اس کا حق ادا کرے گا وہ قیامت کروں آوین گی بہت سی
 بہت اور اس کو ہٹھا کر ایک پٹیر زمین میں اپنے سینگوں سے کو پھین گے اور یہی روں گے روں گے اور جو بکری
 والا اس کا حق ادا نہیں کرتا وہ بھی قیامت کروں بہت سربہت ہو کر آوین گی اور اس کو ایک پٹیر زمین میں
 ہٹھا کر اپنے سینگوں سے کو پھین گے اور اپنے کہرون سے روں گے اور ان میں سے بے سنگ کی کوئی نہ ہوگی
 اور نہ کوئی سنگ لڑی اور جو خزانہ والا اس سے کہ اس کا حق ادا نہیں کرتا وہ قیامت کروں آوے گا

ایک گنجائز دہان کر (یعنی جس کی نہر کی تیزی سے اوس کو دھال جیڑ جاتے ہیں اور اپنی دم پر تانکا کھڑا ہوتا ہے کسوار کے ستر تک اور اس کا مونہ پہنچ جاتا ہے) اور اس کو پیچھے گئے کا مونہ کھوکھو جب اوس کے پاس آوے گا تو تاک ان سے بہا گئے گا اور وہ پکارے گا کہ لے اپنا خزانہ جو تو نے چہا پکار کھا تھا کہ مجھے اوس کی حاجت نہیں ہے (شاہدینہ لاء کہ طرف سے ہونگی) پھر جب وہ دیکھے گا کہ مجھے نہیں چھوڑتا تو اوس کے منہ میں ہاتھ ڈال دے گا اور وہ اسے ایسا چبا کر گھسیٹے اونٹ چاتا ہے اور الزبیر نے کہا ہم نے سنا عبید بن عمیر سے کہ وہ ہم سے بات کھتر تھے پھر عینے جابر سے پوچھا تو وہ یہی بولے مثل عبید بن عمیر کی اور ابو الزبیر نے کہا سنا میں نے عبید بن عمیر سے کہ ایک شخص نے عرض کی اسے رسول اللہ کے اونٹ کا حق کیا ہے فرمایا اس کو پانی پر دوہ لینا کہ اس میں جانور کو آراہم ہوتا ہے اور فقیر کو کچھ دودھ مل جاتا ہے) اور اس کا دل مانگے کو دینا (یعنی پانی بلانے کا) اور اس کو زکوہ لطفہ لینے کے لیے مانگے دینا اور اس کو اللہ کی راہ میں ساری میں دینا (یعنی چاد میں) **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبٍ لِبَلٍ قِيْلَ لَا تَقْرَ وَلَا تَعْلَمُ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا اِلَّا اَقْعَدَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ بَقَاعٍ قَرَرٍ زَكَاةً اَنْتَ الظَّلْفُ بِظِلْفِهَا وَنَظْفُءُ اَنْتَ الْقَرَارُ بِقَرَارِهَا اَلَيْسَ فَيُجَابِئُكَ مِنْ جَمَاةٍ مِنْكُمْ سَوْدَةٌ الْقَرْنِ ثَلَاثَا يَارَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَقُّهَا تَالِ اطْرَافُ ثَلَاثَا وَاعَارَةٌ دُلُوهَا وَمِنْغِيَّتُهَا وَحَلْبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَحَصْلُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا مِنْ صَاحِبٍ مِلٍّ لَا يُؤَدِّي زَكَاةً اِلَّا اَنْحَوْلَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لِحَاجَا اَقْدَعَ يَتَّبِعُ صَاحِبُ حَيْثُ مَا ذَهَبَ وَهُوَ يَفِيْرُ مِنْهُ يُقَالُ هَذَا مَا لَكَ الَّذِي كُنْتَ تَجْعَلُ يَهْ نَاذِرَا اِنِّي اَنْتَ لَا بُدَّ مِنْهُ اَنْحَلْ يَدَكَ فِيْهِ فَيُجْعَلُ يَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ** ترجمہ جابر بن عبد اللہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اونٹ والا اور گائے والا اور بکری والا اس کی زکوہ نہیں دیتا وہ قیامت کر دن نہایا جاوے گا ایک پیڑ زمین پر اور کہرون والا جانور اس کو اپنے کہرون سے روندے گا اور سینگوں والا اپنے سینگوں کو کچنے گا اور بدن کوئی جانور بچے سینگ کا نہ ہو گا نہ کوئی سینگ ٹوٹا ہم نے عرض کی اسے رسول اللہ کے کیا ہے حق انکا آپ فرمایا اس کو زکوہ لطفہ کے لیے دینا اور اس کی ذل کو مانگے دینا اور ہر کو دودھ پیڑ کے لیے مانگو دینا اور پانی جب دلا دینا اس کو دوہ لینا (اور دونوں کو جوڑتے پانچوین دن پانی بلانے کو لاتے ہیں اور دن من فقر جمع ہونے میں ہر دن دو دن میں ہی جانور دن کو آراہم ہوتا ہے اور فقر کو بھی دودھ مل جاتا ہے) اور اللہ کی راہ میں انکو ساری اور بوجہ لادنے کو دینا اور جو صاحب مال اپنے مال کی زکوہ نہیں دیتا وہ مال اس کا قیامت کر دن ایک اٹو گنجا

جب جبکہ دیکھا فرمایا وہی نقصان والے ہیں بکعبہ کی قسم تب میں آپؐ پاس آیا اور بیٹھ گیا اور نہ ٹھہر سکا کہ کھڑا
 ہو گیا اور عرض کی اے رسولؐ اگر میرے ماباپ آپؐ پر خدا ہوں کون ہیں آپؐ فرمایا وہ بہت مال والے ہیں
 مگر جس نے خرچ کیا ادھر اور ادھر اور جدہ ہر مناسب ہوا اور دیا گئے سے اور بچھو سے اور دہنے سے اور
 بامین سے اور البیڑ لوگ تھوڑے ہیں لیکن جہان دین کی تائید اور خدا رسولؐ کی مرضی و کبھ و مان ہے
 مختلف خرچ کیا اور جو اونٹ والا گائے والا کہی و لاکہ اونچی زکوٰۃ نہیں دینا قیامت کو دین آدین گئے
 وہ جانور اون سب دونوں سے سونہر اور چوہر جیسے دنیا میں تھے اور اپنے سینکڑاں کس کو بچھین گئے
 اور انہی کھروں سے اسکو روندین گئے جب پہلا اسکا گذر جاوے گا اگلا بچھو اس پر آجائے گا یہی عذاب
 ہوتا رہے گا جب تک فیصلہ ہو بندوں کے **عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَنِي وَكَانَ مِنْ غُلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَذَكَرَ رَجُلٌ حَدِيثَ وَكَانَ غُلَامٌ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
مَا عَلَّ الْأَخْضَرُ لِحُلٍّ يَمُوتُ فَيَكُونُ أَبْلًا أَوْ بَقَرًا أَوْ غَنَمًا لَمْ يُؤْزِرْ زَكَاةً وَفُتِحَ مَرْجَمُهُ ابوہریرہ سے روایت مروی ہے مگر اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا تم ہے اس پر پردہ گار کی کہ میرے
 جان اور اس کے ماتھے میں ہے کہ جو زمین پر مر جاوے اور اونٹ اور گائے اور بکری چھوڑ جاوے اور اسکی زکوٰۃ
 نہ دیے آگے وہی حدیث بیان کی **عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا لِي فِي**
أَنْ لِي أَحَدًا ذَهَبًا نَافِي عَنِّي ثَلَاثَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ أَوْ دِينَارَانِ أَوْ صِدْقٌ لِدَيْنٍ عَلَيَّ ترجمہ
 ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ آرزو نہیں کہ یہ احد کا پہاڑ میرے لیے سونا ہو جائے اور
 تین دن سے زیادہ میرے پاس ایک دینار ہی باقی رہے گا وہ دینار کہ میں اپنے کسی فرض خواہ کے دینے کو اٹھا
 رکھوں **عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ** ترجمہ وہی جواد پر گذر **عَنْ رَجُلٍ**
أَخْبَرَنِي قَالَ كُنْتُ أَمْسَيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُحْتُ بِهِ الْمَدِينَةَ عِشَاءً وَخَرَجْتُ
إِلَى الْحَبِيبِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَا
أَحِبُّ أَنْ أُحَدِّثَكَ إِذَا كُنْتُ عِنْدِي ذَهَبٌ أَمْسَيْتُ ثَلَاثَةً وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ أَوْ دِينَارَانِ أَوْ صِدْقٌ
لِدَيْنٍ عَلَيَّ أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ خَتَابَةً يَدِينُ بِهِ دَهْكَ كَلْعَ تَمِينَةٍ وَهَكَذَا عَنْ رَجُلٍ
قَالَ خُتْمُ مَنِيكَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الْأَكَاكِرِينَ هُمْ
الْأَقْلَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ **إِنْ هَكَذَا وَهَكَذَا مِثْلُ مَا صَنَعَ فِي الْمَكَّةِ الْأُولَى**

ہے اس طرف کہ کوئی اخیر میں مال کو نہ دے بلکہ جو بات ترقی ایمان و اسلام اور فہام کی ہو سب میں بدل
 خدشی مال کو خرچ کرے یہی شکر ہے بہت مال ہونے کا نہ یہ کہ اپنی ہوا سے نفسانی اور فحاشی کے شیطانی
 میں اسراف نہ بجا کرے اور اس حدایت کو اور جو بد امتین گذرین اور ان سے معلوم ہوا کہ قسم بغیر ضرورت کے
 تاکید کلام کے لیے یہی کہا تا درست ہو اور احادیث صحیحہ میں ایسی قسمیں بہت آئیں ہیں اور اہل سنت کا
 ایک بہت بڑا مسئلہ اس حدیث کو ثابت ہوا جس کا معتزلہ نے انکار کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اصحاب کبار رضی
 جو لوگ کبیرہ گناہوں میں آلودہ ہوئے ہیں اور توحید پر سرے ہیں وہ دوزخ سے نکلیں گے اور جنت میں جائیں
 گے اگرچہ ایک مدت اپنے گناہوں کی سزا ادا کرنے کو دوزخ میں مقیم و معذب رہیں اور خراج نہ کرے یہی اسکا انکار
 کیا ہے اور نہ نا اور جو یہی معلوم ہوا کہ تمام کبار میں زیادہ بیحیائی کی بات ہے **عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ خَرَجْتُ**
لَيْلَةً مِنَ النَّبَاِ كَذَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُنِي وَحَدَّثَهُ لَيْسَ مَعَهُ اِنْسَانٌ قَالَ
فَقَدِمْتُ اَنَّهُ يَكْرَهُ اَنْ يَخْبِرُنِي مَعَهُ اَحَدٌ قَالَ فَبَعَلْتُ اَمْسِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ فَانْفَتَحَ خَرَابِي
فَقَالَ مَنْ هَذَا اَنْفَعْتُ اَبُو ذَرٍّ جَعَلَنِي اللهُ ذِي اَنْفَاكٍ يَا اَبَا ذَرٍّ تَعَالَى قَالَ فَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً
فَقَالَ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ اِلَّا مَنْ اَعْطَاهُ اللهُ خَيْرًا فَنَفَخَ فِيهِ
يُمِيْنَةً وَشَمَّاهُ وَبَيَّنَّ لِي خَيْرًا وَرَدَّاهُ وَجَعَلَ فِيهِ خَيْرًا قَالَ فَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ
اجْلِسْ هَهُنَا قَالَ فَاجْلَسْتُ فِي مَقَامٍ هَكَذَا فَجَارَهُ فَقَالَ اَجْلِسْ هَاهُنَا اَحْسَنُ اَجْعَلِ الْوَيْلَ
قَالَ مَا نَظَرْتُ فِي الْحَدِيْثِ حَتَّى لَا اَرَاكَ قُلِيْبْتَ عَنِّي مَا طَالَ اللَّيْلُ لَمَّا اَرَانِ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ
وَهُوَ يَقُوْلُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ ذَكَرَ قَالَ فَلَمَّا جَلَسَ لَمْ اَصِيْرُ فَقُلْتُ يَا كَيِّسَ اللهُ جَعَلَنِي اللهُ فِدَاكَ
مَنْ رُحِمَ لِي فِي حَاجَاتِي لِحَدِيْثِهِ مَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَيُّجِحُّ اِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ ذَاكَ جِبْرِيلُ عُرِضَ
لِي فِي حَاجَاتِي لِحَدِيْثِهِ فَقَالَ لَبِيْذُ اَمْتِكَ اَنَّهُ اسْكَنَ مَا تَلَا بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْحَيَّاهُ
فَقُلْتُ يَا جِبْرِيلُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ ذَكَرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فُلْتُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ ذَكَرَ قَالَ نَعَمْ
قَالَ فُلْتُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ ذَكَرَ قَالَ نَعَمْ وَاِنْ سَرَقَ اَلْحَمْدُ ثُمَّ رَجَعْتُ اَبُو ذَرٍّ كَمَا هِيَ مِنْهَا اَيْكَلُ
 رات اور دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلے چلے جاتے ہیں کوئی آپ کے ساتھ نہیں ہے تو میں سمجھا
 کہ آپ کو منظور ہے کہ کوئی ساتھ نہ آوے (اور نہ صحابہ کب آپ کو اکابر چوڑھے) تو میں یہ سمجھ کر جانبداری کے
 ساتھ میں چلنے لگا تا کہ حضرت انورؑ تک پہنچیں تو آپ نے میری طرف سر کر دیکھا اور فرمایا یہ کون ہے میں نے

عوض کی ابو ذر امجد کو آپ سے فدا کر کے آپ کے آؤ ذرا کو پہر آپ کے ساتھ میں چلا تھوڑی دیر اور آپ نے فرمایا
 جو لوگ دنیا میں بہت مال دال میں وہ کم درجہ دال میں قیامت کو دن مگر جس امر تعالیٰ مال دیر کے اور وہ بہت کم
 پراڈ اور دیر اور بائین اور آگے اور پیچھے اور کر کے اس مال کے بہت خوبان پہر انہوں نے کہا میں
 آپ کے ساتھ تھوڑی دیر ٹھہرا رہا پہر آپ نے فرمایا یہاں بیٹھو اور مجھے ایک صاف زمین میں بیٹھا دیا کہ اگر دوسرے
 کالے پہر تھے اور مجھ سے فرمایا تم ہمیں بیٹھے رہو جب تک میں بوٹ کر آؤں اور آپ چلے گئے اور پہر دن میں یہاں تک
 کہ میں آپ کو نہ دیکھتا تھا اور دن بہت دیر تک ٹھہرے پہر میں نے سنا کہ آپ کھڑے تھے کہ اگر چوری
 کرے اور زنا کرے پہر آئے تو جیسے صبر نہ ہو سکا اور میں نے کہا اے نبی اللہ کے اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کر
 اس جان اللہ یہ کمال عشق اور محبت کا فقرہ ہے کہ صحابہ کے زبان روز رہتا تھا رضی اللہ عنہم اکون تھا اور دن
 کالے پہر دن میں میں نے دیکھی کہ ایک جو آپ کو جواب دیتا آپ نے فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے کہ وہ
 میرے آگے آئے ان پہر دن میں اور نہ رہا یا قیامت دو اپنی امت کو کہ جو مرا اور اوس نے اللہ کے ساتھ
 کسی چیز کو شریک نہ کیا داخل ہو گا وہ جنت میں بیٹھے کہا اے جبریل اگرچہ وہ چوری کرے اور زنا کرے انہوں
 نے کہا میں نے پہر دوبارہ کہا اگرچہ وہ چوری کرے یا زنا کرے انہوں نے کہا ان میں نے پہر تیسری بار
 کہا اگرچہ وہ چوری اور زنا کرے انہوں نے کہا ان اگرچہ وہ شراب بھی پیے ﴿تذوی نے کہا﴾
 اس سے شراب کی سخت مذمت معلوم ہوئی کہ گویا ذہن میں جبریل کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 بڑا لگن تھا اور چوری اور زنا سے بڑا بکر تھا جب اس کو ذکر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عقوبت اور کر
 کو حکم اکحیف برفقیر قال قد مت المدینۃ نبینا انا فخلق فیہا ملائکۃ فیکش اذا
 جاء رجل الاضرب الی باب احسن الجسد احسن الوجہ فقام علیہم فقال بکیر الکاثرین
 برخصف یحمل علیہ فون کار جسدہ فیوضع علی حکمۃ تذی احدہم حتی یخبرہ من
 نقص کتیبہ فیوضع علی نقص کتیبہ حتی یخبرہ من حکمۃ تذیہ فیکش اذا
 قال فوضع القوم رؤسہم فما کانہم احدًا امضوہم رجح الیکہ شیئًا قال کا ذر واد انک
 حتی جکس الی ساریۃ فقلت ما راایت ہولاء الا کرہو اما قلت لہم فقال ان
 ہولاء لا یقیقون شیئًا ان خلیلی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم دعا فی حاجتہ
 فقال اتزلی احدًا فنظرت ما علی من الشمس وانا اظن انہ یبعثنی فی حاجتہ لہ فقلت

اَرَاكَ قَالَ مَا يَسْتُرُنِي اَنْتَ فِي مَسْأَلَةِ ذَهَبٍ اَنْتَ فَكَفَّكَ لَكَ دَنَانِيرٌ ثُمَّ هَوَّلَا وَجَّهًا
 الثُّنْيَا لَا يَفْقَهُوْنَ شَيْئًا قَالَ قُلْتُ مَا لَكَ وَلَا خَوَاتِكَ مِنْ فُلَانٍ لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِمْ وَتُصِيبُ بِهِمْ
 قَالَ لَا دَرِيكَ لَاسْتَاخُذَ عَنْ دُنْيَا وَلَا اسْتَفْتِيَهُمْ عَنْ دِينٍ حَتَّى الْخَلْقَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ مُحَمَّدٍ
 احسب سنے کہا میں مدینہ میں آیا اور ایک علاقہ میں بیٹھا تھا کہ اوس میں قریش کے سردار تھے کہ ایک شخص آیا
 موٹے کپڑے پہنے ہوئے سخت جسم والا اور سخت چہرہ والا اور ان کے پاس کھڑا ہوا اور کہا کہ خوشخبری
 دو مال جمع کرنے والوں کو گرم پتھر کی آگ میں تپایا جاوے گا اور اوسکی چپاتی کی نوک پر رکھا
 جاوے گا یہاں تک کہ شانے کی ٹہری سے پھوٹ نکلیگا اور شانے کی ٹہری پر رکھا جاوے گا تو چپاتیوں
 کی نوک سے پھوٹ نکلیگا وہ پتھر ایسا ہی ملتا ہوا آ رہا ہوتا ہے کہ گھارادی نے پھر چہرہ کا لیے لوگوں نے
 اپنے سردار میں نے اون میں سے کسی کو نہ دیکھا کہ انکو کچھ جواب دیتا اور پھر وہ پہرے اور میں ان کے
 پیچھے ہوا (کیونکہ انہوں نے طالب حدیث ہیں) یہاں تک کہ ایک کہنے کے پاس بیٹھ گئے اور میں نے کہا کہ میں
 تب ہی خیال کرتا ہوں کہ آپ نے جو کچھ کہا انکو بہت برا لگا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ کچھ عقل نہیں بلکہ ہوا یعنی
 دین کی (اور میرا دوست ابوالقاسم علیہ السلام نے مجھ کو بلایا اور میں گیا اور فرمایا کہ تم کوہ احد کو
 دیکھو جو میں نے اپنا اوپر کی دھوپ کو خیال کیا اور یہی جہاں کہ شاید آپ مجھ کو کسی اپنے کام کو دیکھنا بھیجا
 جاتے ہیں اور میں نے عرض کی کہ ہاں دیکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ میں یہ نہیں جانتا کہ اس کھچاڑ کے
 برابر سنا ہوا اور اگر ہو بھی تو میں جس طرح کروں مگر تین دینار (یعنی خبکا اوپر ڈکڑا کر قرص کے لیے رکھو)
 پر یہ لوگ دنیا جمع کرتے ہیں اور کچھ نہیں سمجھتے پھر میں نے اون سے کہا کہ تمہارا اپنے بہاؤں قریش کے ساتھ
 کیا حال ہے کہ تم ان کے پاس کسی حاجت کے لیے نہیں جاتے اور نہ اون کے چلیتے ہو انہوں نے کہا مجھ
 قسم ہے تمہارے رب کی کہ نہ میں اون سے دنیا مانگوں گا نہ دین میں کچھ پوچھوں گا (اس لیے
 کہ میں ان سے زیادہ جانتا ہوں) یہاں تک کہ ملن کا میں امہ سے اور اس کے رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم سے ۱۰ احادیث میں تعلیم ہے زندہ اور بے غنیمی کی دنیا سے
 اور تہمید اور تنبیہ ہے مانغان زکوٰۃ کو اور جبہور کے نزدیک کنز جکی برای قرآن میں اِنَّ الَّذِیْنَ یُکْذِبُوْنَ
 الذِّکْرَ سَبَّوْا لَفِضَّةً مِّمَّنْ آتٰی ہے اور ہی طرح احادیث میں بھی جس مال کی زکوٰۃ نہ دیا دے اور جب زکوٰۃ
 دیا کے پھر وہ کنز نہ رہا خواہ وہ زیادہ ہو یا کم اور حضرت ابوذر امیر المومنین کا مذہب یہ تھا کہ جو اپنی حاجت

ضروری سے زیادہ آدمی رکھ چڑے وہ سب کتر ہے غرض ان کا نہ سب تصور ہی ہے مگر صحیح ہی ہے
 جو کہ دور کا مذہب مذکور ہوا **عَنْ** اَلْحَكَمِ بْنِ فُكَيْرٍ قَالَ كُنْتُ فِي مَدِينَةِ الْبُؤَذْرِ وَهُوَ يَقُولُ بَشِيرُ الْكَافِرِينَ
 يَكْرِهُ فِي طَعْمِهِمْ بَعْضُ مَرْجُوفِهِمْ دِيكَرُ مَنْ قِيلَ اَنْفَاتِهِمْ يَخْجَمُ مِنْ جَبَاحِهِمْ قَالَ ثُمَّ كُنْتُ نَفَقَ
 قَالَ فُلْتُ مِنْ هَذَا اَنَالُوْا هَذَا اَلْبُؤَذْرُ قَالَ نَفَقْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا شِئْتُ سَمِعْتُكَ تَقُولُ
 قُبِيلُ كَمَا مَا قُلْتُ اِلَّا شَيْئًا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُلْتُ مَا قُلْتُ
 فِي هَذَا اَلْعَهْدِ قَالَ خُلْتُ فَاَرَانِيهِ الْيَوْمَ مَعُوذَةً فَاِذَا كَانَ ثَمَنًا لِدَائِرِكَ كَذَا عَنْهُ
 ترجمہ احف بن قیس نے کہا میں چند لوگوں میں قریش کے بیٹھا ہوا تھا اور ابو ذر آئے اور فرمانے لگے
 بشارت دو کتر حمیر کرنے والوں کو ایسے خانے سے جو ان کے پیٹ پر لگائے جاویں گے اور ان کے گردنوں
 سے نکل جاویں گے اور انکی گردنوں میں لگائے جاویں گے تو انکی پیشانیوں سے نکل آویں گے پھر وہ کنار
 ہو گئے اور میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں لوگوں نے کہا یہ ابو ذر ہیں اور میں ان کی طرٹ کھڑا ہوا
 اور میں نے کہا یہ کیا تھا جو میں نے سنا کہ ابھی آپ کہہ رہے تھے انہوں نے کہا میں وہ ہی کہہ رہا تھا
 جو سنا میں نے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر میں نے کہا آپ کیا فرماتے ہیں اس عطاس میں (یعنی جو
 مال غنیمت سے امر اسلاموں کو دیا کرتے ہیں) انہوں نے فرمایا تم اسکو لیتے رہو کہ اس میں مدد ہے پھر جب
 یہ تمہارے دین کی نعمت ہو جاوے تب چہڑ دینا دینے والے تم سے مدد نہت فی الدین چاہیں گے
بَابُ الْمَشْرِعِ عَلَى التَّفَقُّهِ وَالتَّبَشُّرِ بِالْخَيْرِ بَابُ سَخَاتِ الْفَضِيلَةِ مِنْ عَنِ ابْنِ
 هُرَيْرَةَ يَكْتُبُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللهُ يَا بَنِي اٰدَمَ اَتَقُوْا اَنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ
 يَمِيْنُ اللهُ مَلَكِي وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَلَكِيْنِ سَخَاةٌ لَا يَفِيضُ حَاشِيَةً اَللَّيْلُ وَالنَّهَارُ ترجمہ ابو ہریرہ
 نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے خراج کہ کہ میں ہی میرے
 اور چہرے کروں اور فرمایا حضرت صل اللہ علیہ وسلم نے کہ اس کا ہاتھ بہر اس ہا ہے رات دن کے خراج کرنے
 سے کچھ کم نہیں ہوتا **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ہاتھ ایک چیز ہے بلکہ کیف کہ اسہ پاک کے لیے ثابت
 ہے اور اسی سے خراج فرماتا ہے اور پکڑتا ہے اور تولتا ہے اور دونوں ہاتھ اسکو قرآن سے ثابت ہیں کہ
 فرماتا ہے مَا خَلَقْتُ رِبْدِيْ اَوْ فَرَمَاةً بَلْ اِدْرَاهُ مَسْبُوطَتَانِ اور ان آیتوں سے اور بہت سی حدیثوں سے
 جنہیں دونوں ہاتھ کا ذکر ہے بخوبی ثابت ہوا کہ یہ صفت قدرت کی مغایر ہے ورنہ قدرت کا نشین محال

بیان اس حدیث کے تاہم

پس تاویل ان کے قدرت سے باطل ہے اور یہ قول ہے ہمیشہ اور مستتر لگا جنانچہ تشریح کی اسکی امام عظیم
رحمۃ اللہ علیہ اپنے وصیت نامہ میں جو فقہ اکبر مشہور ہے **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**
اِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِيْ اَنْفِقْ اَنْفِقْ عَلَیْكَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یٰ اَنْفِقْ اَنْفِقْ
لَا یَفِیضُ مَا سِوَاكَ الْبَلَدُ وَالْهَمَّ اَرَا بِیْ مَا اَنْفَقَ مِنْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ یَا اَنْفِقْ لَکَ یَفِیضُ مَلْکُ فِی
یَمِیْنِہٖ قَالَ دَعْرِشْتَ عَلٰی الْمَسَاکِیْنِ وَیَسْکُوْا اَلَا تَرَ کَ الْفَقِیْرَ یُکْرَمُ وَیُفِیضُ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ تم لوگوں پر خرچ کرو میں تم پر خرچ کروں
اور فرمایا کہ اللہ کا سیدنا نہتہ بھرا ہوا ہے کم نہیں ہوتا رات دن کے خرچ کرنے سے پہلا غم نہ ہو کر
کہ کیا کچھ خرچ کیا ہو گا جب سہرا آسمان اور زمین کو بنا یا تو اب تک ذرا بھی کم نہیں ہوا جو اس کے سیدنا نہتہ
میں ہے اور عرش اسکا پانی پر ہے اور اس کے دوسرے نہتہ میں ہوتا ہے اور جسکو چاہتا ہے بلند کرتا
ہے جسکو چاہتا ہے پست کرتا ہے **ف** احمدیہ میں تصریح ہے کہ اس تعالیٰ شانہ کے دو نہتہ ہیں
اور تاویل نہتہ کی قدرت سے باطل ہے اور صحابہ اور تابعین اور تمام سلف صالحین ان پر بغیر تاویل
ایمان لاتے رہے اور محالات سے ہے یہ امام کہ تاویل ضرور ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے نہ
بیان فرماتے یہاں تک کہ گزاردنیائے تشریف لوجاتے اور اصول میں ثابت ہو چکا ہے کہ تاخیر بیان
کی اس کے دلت سے جائز نہیں اور یہی محال ہے کہ صحابہ کے کان میں لفظ ید کا جسکی اردو نہتہ ہے
پڑتا اور ان کے عقیدہ دن کے خلاف ہوتا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی راہ کو حقیقت
میں اس لفظ سے مبارکت رکھتی ہوئی دریافت کرتے اور سلف صالحین صحابہ سے نہ پوچھتے پس معلوم
ہوگا کہ یہ تاویل باطل ہے اور بغیر تقلید فلاسفہ مسلمانوں میں پھیلی ہے پس ہوں کامل کو ضرور ہے کہ ان
سب صفات پر جس پر کتاب رسنت میں وارد ہوئے ہیں ایمان رکھے اور کیفیت اسکی خدا کے
سپر ذکر ہے یہی طریقہ ہے سلف صالحین کا صحابہ و تابعین سے اور ائمہ مجتہدین سے رضوان
اللہ علیہم جمعین اور اس وایت میں جو لفظ فیض وارد ہوا ہے یہ دو طرح ہر دوی ہوا ایک کثرت
اور بے گے ساتھ اور یہی مشہور روایت ہے اور معنی اس کے موت کو ہے جس پر ترجمہ میں مذکور ہوئے
دوسری فنا اور بے گے ساتھ اسکو معنی خسان اور عطا اور رزق واسع کے ہیں اور بلند می اور پستی

سے مراد کٹاؤں اور نکل رزق کی ہے **باب فضل النفقة على العيال والمملوك وما في حكمهما**
 ضيعة من ارحم رفقته عنكم باب اهل عيال کے خرج کے بیان میں **عن** ثوبان قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل ديننا نفقة الرجل ديننا نفقة على عياله وديننا
 نفقة الرجل على آتية في سبيل الله وديننا نفقة على احبابه في سبيل الله قال
 ابو قتادة وديننا عيال ثم قال ابو قتادة واني رجل اعظم اجرا من رجل نفقة على عياله
 وديننا نفقة الله فيه وديننا نفقة ترجمہ ثوبان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا بہتر اشرفی جگہ آدمی خرج کرتا ہے وہ ہے جو اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے کہ اس پر کہ نفی و امن
 سے لے ہیں کہ ان کا نفقہ فرض ہے صبر ہوئی صغیر اولاد اور اس طرح وہ اشرفی جگہ اپنے جانور پر
 خرچ کرتا ہے اس کی راہ میں (یعنی جہاد میں) اور وہ اشرفی جگہ خرچ کرتا ہے اپنے رفیق و بہرہ رسد کی
 راہ میں اور ابو قتادہ نے کہا شروع کیا عیال پر بھر کھا ابو قتادہ نے کہا اس سے بڑھ کر کس کا ثواب ہے
 جو اپنے چوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے یا نفقہ دیوے انکو اسد پاک اس کے سبب ہو اور بے پردہ کر دے
 انکو **ف** احمد بن محمد بن مسلم ہوا کہ پہلے آدمی کو نفقات واجبہ میں خرچ کرنا ضرور ہے پہر نفقات
 مستحبہ میں جب وجبات و فاضل ہو **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 سلك ديننا النفقة في ذرية وديننا نفقة على مسكينين ديننا نفقة على اهلك
 اعظمها اجرا الله في النفقة على اهلك ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا ایک اشرفی تنہ اس کی راہ میں دی اور ایک اپنے غلام پر خرچ کی ریا کسی غلام کے آزاد ہوئے
 میں دی) اور ایک مسکین کو دی اور ایک اپنے گھر والوں پر خرچی تو ثواب کر دے بڑی وہی اشرفی
 ہے جو اپنے گھر والوں پر خرچی **عن** حذيفة قال كنا جلوسا مع عبد الله بن مسعود في مجلس
 فمر سائر له فدخل فقال اعطيت الرقيق فوثقوا لانك لا تخلقنا عطلهم قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم كفرا انما اني عنك فيك فوثقوا ترجمہ
 حذیفہ نے کہا ہم غیب اس بن عمر کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کا داروغہ آیا اور انہوں نے پوچھا کہ تنہ
 غلاموں کو خرچ دید یا اس نے کہا نہیں انہوں نے کہا دید و اس پر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے کہ آدمی کو اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ جسکو خرچ دیتا ہے اس کا خرچ روک رکھ **باب**

باغ ابی بن کعب اور حسان بن ثابت کو تقسیم کیا اور وہ ان کی ساتویں داد امین جا کر ملتے ہیں چنانچہ اگر
 آتا ہے **عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ لَوْ تَنَكَرُّوا لِيَدْرِي حَتَّى تَنْفُقُوا مِمَّا كُنْتُمْ يَتُونَ قَالَ**
الْبُحْلُ كَلِمَةً أَسَى رَبِّيَا يَسْكُنُ مِنْ مَوْلَانَا شَيْئًا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَدْ جَعَلْتُ أَرْضِي
بِذِيكَ حَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْعَلَهَا رُفْدًا بَيْنَكَ قَالَ فَجَعَلَهَا فِي
حَسْبَابِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي بَرْزَةَ كَعَبٍ ترجمہ انہوں نے کہا جیسا یہ مذکور اتری ابو طلحہ نے کہا ہم دیکھتے
 ہیں کہ ہمارا پالنے والا رزق دینے والا ہمارے مال طلب فرما رہا ہے (اور ہم کو نہایت فخر کی جگہ ہے
 کہ شاہنشاہ عالمی جاہ بے پردہ ادنی غلام سے کوئی نئے طلب فرما دے نہ ہر روز بے قسمت اسویں
 گواہ کرتا ہوں آپ کو اسے رسول اس کے کہ میں نے اپنی زمین جس کا نام یہ ہے اس کے مذکور رسول اس
 صلعم اس علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے قرابت والوں کو دید و سوا انہوں نے حسان اور ابی بن کعب کو بائ
 دیا **عَنْ أَنَسٍ مَوْلَى بَنِي تَمِيمٍ أَنَّهُمَا اعْتَقَتَا وَلَدًا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ فَكَانَ كَرَمًا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَوْنَا عَطِيَّتِهَا أَحْوَاكُ كَانَا
الْعَظَمُ كَجَدِيدِكَ ترجمہ میمونہ سے روایت ہو کہ انہوں نے ایک لڑکی آزاد کی رسول اس علیہ وسلم
 علیہ وسلم کے زمانہ میں اور اس کا ذکر کیا میں نے رسول اس علیہ وسلم کے سامنے تو آپ نے
 فرمایا اگر تم اس کو اپنے ماسودن کو دے دیتین تو ثواب ہو **تاف** اور بخاری میں سیلی کی
 روایت میں اخوانک دار وہو اسے یعنی تم اگر اپنی بیٹوں کو دیتی تو بہت ثواب ہوتا اور دونوں میں
 صحیح میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں بار ایسا ہی فرمایا اور اس میں ان کے اقارب کو
 ساتھ سلوک کرنا ہے کہ ان کا حق بڑا ہے **عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا بِمِائَةِ شَيْءٍ الْبَسَاءِ وَلَوْ مِنْ خُبْزَةٍ كُنْ فَإِنَّهُ فَرَجَتْ إِلَى
عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ رَجُلٌ كُفُوفٌ ذَاتُ لَيْدٍ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَنَا
بِالْصَّدَقَةِ فَأَنْتَ مِمَّا سَلَهُ فَأَرَاكَ كَانُ ذَلِكَ يُجْزِي عَنِّي وَإِلَّا هَرَفْتُهَا أَلْعَنُ بِكَ كَرَمًا قَالَتْ
فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بَلَى أَتَيْتُهُ أَنْتِ قَالَتْ فَأَنْطَلَقْتُ فَإِذَا أَمْرًا مِّنَ الْأَنْصَارِ يَأْتِي سُؤَالَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجِقٌ حَاجَّتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
الْقَيْتَ عَلَيْهِ لِمَحَابَةِ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْهِ نَائِلًا قُلْنَا لَكَ إِنَّتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نزیب ام سلمہ سے روایت کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کلباچھے ابی سلمہ کو بیٹوں پر
 خرچ کرنے سے ڈرا ہے اور میں انکو چوڑنے والی نہیں کہ اوس ہر دوسرے پریشان مرد جاوین اسکو کہ وہ میرے
 بیٹے ہیں آپ نے فرمایا بیک جو تم اپنی خرچ کرتی ہو اویں ثواب ہو **عَنْ** هِشْلَمِ بْنِ كُرَيْبٍ رَوَى عَنْ
 هَذَا الْأَسْنَادِ بِهَذَا تَرْجُمَةً بِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ نَعْمَ اسناد سوسا کی مثل روایت کی ہے۔

ف نزیب کی ان سب روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صدقہ تطوع تھا (النودی) **عَنْ** أَبِي
 مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ إِذَا أَنْفَقَ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً
 وَهُوَ يَحْسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً ترجمہ ابی مسعود نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ
 نے فرمایا جو خرچ کرتا ہے مسلمان اپنے گھر والوں پر اور اس میں اسید ثواب کی کہتا ہے تو وہ صدقہ
 ہے اوس کے لیے **عَنْ** شُعْبَةَ بْنِ هِشْلَمٍ الْأَسْنَادِ تَرْجُمَةً بِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ نَعْمَ سوسا ہی مروی
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُسِفْتُ فَيَمُوتَ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَوْ رَاهِبَةٌ

أَفَالِهَا كَأَنَّا نَعْتَمُ ترجمہ اسرار ابی بکر کی صاحبزادی نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میری مان
 آئی ہے اور وہ دین سے بیزار ہے دوسری روایتوں میں آیا ہے کہ وہ مشرک ہے کیا میں اس سے
 سلوک اور احسان کروں آپ نے فرمایا مان **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ فَيَمُوتَ عَلَيَّ
 أُفٍّ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَيُعْجِدُ قُرَيْشٌ إِذْ عَاهَدَهُمْ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قُلْتُ فَيَمُوتَ عَلَيَّ أُفٍّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَالِهَا أُحْيِي قَالَ نَعْمَ صَلِّ أُمَّلِ ترجمہ
 اسمانے عرض کی کہ میری مان آئی اور مشرک ہے جس زمانہ میں کہ آپ نے قریش کو سے صلح کی تھی پھر
 کیا میں اس سے احسان کروں آپ نے فرمایا مان احسان کرو اپنی مان سے **بَابُ** وَصُولِ ثَوَابِ
 الصَّدَقَةِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يَهْدِيهِ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ
 رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُفْتُ لَمُوتَ نَفْسِي وَكَانَتْ تَوْصِي
 وَأَهْلِي كَوْنِي كَلِمَتٍ تَصَدَّقْتُ أَفَلَا هِيَ أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعْمَ ترجمہ حضرت
 عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو کہ ایک شخص آئے اور انھوں نے پوچھا نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم سے کہ میری مان فوراً مر گئی اور وصیت کرنے پائی اگر بوتے تو صدقہ دینے تو اگر میرے
 صدقہ تون اسے ثواب ہو آپ نے فرمایا مان **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینا سب کی

طرف سے میت کو قلعہ دینا ہے اور ہر کو با اتفاق علماء اہل سنت کو ثواب پہنچتا ہے اور اس میں طرح دعا
 کے پہنچنے میں بھی اجماع ہے اور دین کے ادا میں بھی اور ان سب میں مخصوص ارد ہوئے ہیں اور ہر
 ہی قرض کا بھی اور ایسے ہی ہر طرح قلعہ کا بھی اگر اوسر وصیت کی ہو اور ختمات ہر روزوں میں جو میت
 کے ذمہ ہیں اور مذہب اچھ اور اس کا جو ہے اسلیو کا احادیث صحیحہ میں وارد ہو چکا ہے اور صحابہ شافعیہ کے
 مذہب میں قرأت قرآن کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا اور ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ وہ بھی پہنچتا
 ہے اور احمد بن حنبل کا مذہب یہی ہے اور باقی مائرا اور تمام عبادت میں اس کا ثواب شافعیہ اور جمہور کے
 نزدیک نہیں پہنچتا اور امام احمد نے فرمایا ہے کہ سب کا ثواب پہنچتا ہے حج کی طرح سے کہ اقال اللہ
 مترجم کہتا ہے کہ ثواب کا وجود جب ہوگا کہ جب وہ مال حلال ہے اور کوئی بدعت اس کو ساتھ مخلوط نہ
 ہو جیسے سوم چارم برسی ششماہی وغیرہ تاریخوں کا اپنی جانب سے مقرر کرنا یا کہانے کے اقسام اپنی جہا
 سے مقرر کرنا کہ بی لکی صحت کا یہی شکلی ہی پر ہو اور نہ کہانے والی اپنی طرف سے مقرر کرنا کہ صحت کو مقرر
 کہادین مرد نہ کہادین دو خضی نہ کہادینے شاد عبدالحق کا تو شرع پیرو والے کہادین چاہیں شراب
 پینے والے کہادین اور پیر اسمینٹ پھر اس کے واسطے ہونہ یہ کہ برادری میں نام ہو کہ وہ صاحب باوا
 کا سو کم ہوم سے کیا اور او کے چالیسویں میں جب حصہ بانٹے اور مصارف صدقات میں خرچ کیا
 جادے غرض جب یہ امور موجود ہوں گے جب وجود ثواب کا متحقق ہوگا پھر ایصال کا خیال بھی ہو سکتا
 ہے ورنہ بغیر ان امور کے ثواب ہی نہیں ایصال کا کیا ذکر ہے جیسے ورنہ نہیں تو نماز کا کیا ذکر
 ھَشَاہِرُ طَلْحَاہُ اَشْدَادُ وَفِي حُدُودِ اَبْنِ اسْمَاعِيلَ وَكَذَلِكَ فَوَصَّ كَمَا قَالَ اَبْنُ اسْمَاعِيلَ وَكَذَلِكَ فَوَصَّ ذَالِكَ
 الْمُبَاحُونَ ترجمہ ہشام نے دوسری اسناد سے یہی روایت کی اور ابی اسامہ کی روایت میں یہ ہے
 کہ انہوں نے وصیت نہیں کی جیسے ابن بفر کی روایت میں ہے اور اور راویوں اس کا ذکر نہیں کیا
بَابُ بَيَانِ اَنَّ اُسْمَاعِيلَ صَدَقَ بِمَا عَلَيَّ كُلِّ فَوْجٍ مِّنَ الْمَعْرُوفِ ہر نیکی صدقہ ہے
عَنْ حَدِيثِ قَالَ قَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ اَبْنِ اسْمَاعِيلَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَ فَرَجَعَهُ عَدُوُّهُ نَعَىٰ كَمَا تَهَارَىٰ نَبِيٌّ
 اسد علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے **ف** ابن بفر کی روایت میں ثواب ہو اور
 کسی نیکی میں بن بخل نہ کرنا چاہیے **عَنْ ابْنِ اسْمَاعِيلَ عَنِ ابْنِ دُرٍّ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اصْحَابِ**

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوِ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَسُولِ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ النَّبِيِّ
 بِالْجَوْرِ يَصْلُونَ كَمَا لَصَلَّاءُ وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ
 قَالَ أَوَكَيْفَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ تَصَدَّقُونَ إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرٍ صَدَقَةٌ
 وَكُلُّ تَحْمِيدٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَعْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْعُرْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ
 مُنْكَحٍ صَدَقَةٌ وَفِي بَعْضِ أَحَادِيثِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ ذَلِكَ أَشْهُوَنَهُ وَ
 يَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْكَ فِيهَا وَذُرْفُكَ لَكَ إِذَا
 وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ ترجمہ ابی الاسود دیلی سے روایت ہے کہ ابی ذر نے کہا کہ چنانچہ اصحاب
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کمال دالے سب ثواب لوٹ لے گئے ہر
 لیے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں
 اپنے زائد مالوں سے آپ نے فرمایا تمہاری لیے ہی قرآنہ تعالیٰ نے صدقہ کا سامان کر دیا ہے کہ ہر شے
 ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر تہلیل صدقہ ہے اور ہر بار لالہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات سکھانا
 صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور ہر شخص کے بدن کے ٹکڑے میں صدقہ ہے لوگوں نے
 عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم سے کوئی شخص اپنے بدن سے اپنی شہوت نکالتا ہے ایسے اپنی بی بی سے
 صحبت کرتا ہے (ترجما اوس میں ہی ثواب ہے آپ نے فرمایا کیون نہیں دیکھو تو اگر اوسے حرام میں صرف
 کرے تو وبال ہو کہ نہیں سبط جب حلال میں صرف کرتا ہے ثواب ہوتا ہے عَنِ عَائِشَةَ تَقُولُ
 إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ نَبِيِّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 وَتِلْكَ آيَةُ مَائَةِ مَقْصِلٍ فَكَيْفَ كُنَّا اللَّهُ وَجَدَ اللَّهُ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهُ وَعَزَلَ حَجْرًا عَنِ طَرَفِ النَّاسِ
 أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنِ طَرَفِ النَّاسِ وَأَمْرٌ بِالْعُرْفِ أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَحٍ عَنْ ذَلِكَ
 السَّيِّئِينَ وَالشَّلَاةِ مَائَةِ الشَّلَاةِ فَإِنَّهُ يَكْتَفِي بِمُؤْمِنٍ وَقَدْ خَرَجَ نَفْسُهُ عَنِ النَّاسِ قَالَ
 أَبُو قُؤْبَةَ وَرَبِّمَا قَالَتْ لَيْسَنِي ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کے بدن میں تین سو ساٹھ جوڑے ہیں سو جنہو امسکی ٹپائی کی اور
 کی حمد کی اور لالہ الا اللہ کہا اور سبحان اللہ کہا اور استغفر اللہ کہا اور ہر جوڑے لوگوں کی راہ سے ہٹا دیا کہ کوئی
 کانٹا یا ٹہری راہ سے ہٹا دی یا اچھی بات سکھائی یا بری بات سے روکا اس تین سو ساٹھ جوڑوں کی

گنتی کے برابر وہ اس دن چل رہا ہے اور بہت گیا اپنی جان کو لب کر دوزخ سے اب تو میرے نے اپنی روایت
 میں کہیں لکھا کہ شام کرتا ہے وہ اسی حال میں **عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي زَيْدٌ بِهَذَا الْأَسْنَادِ**
مِثْلَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَوْ أَمْرٌ يَعْرِفُونَ وَقَالَ فَاتَّكَلْتُ يَوْمَئِذٍ بِمُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
 نے یہی روایت کی دوسری اسناد میں اسی کی مثل صرف اتنا ہے کہ **أَوْ أَمْرٌ يَعْرِفُونَ** کہا بیٹے واو
 عطوف کی جگہ **أَوْ** کہا کہ وہ اس دن شام کرتا ہے **عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ كُلَّ إِنْسَانٍ بِمِثْلِ حَلِيفَةٍ مُعَاوِيَةَ عَنْ زَيْدٍ وَقَالَ فَاتَّكَلْتُ يَوْمَئِذٍ بِمُحَمَّدٍ
رَحِمَهُ اللَّهُ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے وہی روایت مروی ہوئی دوسری سند **ف**
 اس روایت سے معلوم ہوا کہ کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھا جائے کہ نہ کثرت ہو یا یہ سب دوزخ سے نجات دینے والیاں ہیں
عَنْ ابْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَدَقْتُ قَبْلَ آيَاتِ الْكَرِيمِ قَالَ يَقْتَضِي بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَصَدَّقُ قَالَ قَبْلَ
آيَاتِ الْكَرِيمِ يَسْتَطِيعُ قَالَ يُعْزِزُكَ الْحَاجَةُ إِلَى الْخَوْفِ قَالَ قَبْلَ لَكَ آيَاتُ إِنْ كُنْتَ سَيِّئًا
قَالَ يَا مَرْثَدَةُ الْخَوْفُ أَوْ بَالِ الْكَيْفِ قَالَ آيَاتُ كَيْفٍ لَكَ يَفْعَلُ قَالَ يُسَلِّكُ عَنِ النَّفْسِ فَإِنَّهَا صَدَقَتْ
 ترجمہ سعید بن ابی بردہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ واو اسے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
 کہ ہر مسلمان کے اوپر صدقہ ہے پھر عرض کی کہ اگر نہ ہو سکے تو آپ فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے محنت کر کے
 کماوے اور اپنی جان کو نفع دے اور صدقہ بھی دے پھر عرض کی پہلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو آپ فر
 فرمایا حاجت والے کی جو حسرت و ہوس کھڑا ہے مدد کرے پھر عرض کی پہلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو آپ
 سے فرمایا دستور کی اور نیک بابتا سکھاوے پھر عرض کی پہلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو فرمایا شر سے باز رہے
 کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے **ف** ان سب صدقات سے صدقہ قطع مراد ہے نہ صدقہ واجب **عَنْ**
عَلِيٍّ بْنِ أَبِي مُصَلَّبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْأَسْنَادِ ترجمہ عبدالرحمن نے شعبہ سے دوسری سند
 سے وہی روایت کی **عَنْ ابْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ**
لَنَا دِيْنَتْ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سَلَامَةٍ مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ
كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ قَالَ يُعَدُّ بَيْنَ الْأَشْيَاءِ صَدَقَةٌ وَتُعَدُّ مِنَ الْحُلِيِّ فِي دَائِمَةٍ
تُحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَزِيدُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعٌ صَدَقَةٌ قَالَ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ

قِيلَ كُلُّ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا رَاكِبٌ أَوْ سَاجِدٌ أَوْ يَمْشِي عَلَى رِجْلَيْهِ أَوْ يَمْشِي عَلَى كَفِّهِ أَوْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِهِ أَوْ يَمْشِي عَلَى بَطْنِهِ أَوْ يَمْشِي عَلَى رِجْلَيْهِ أَوْ يَمْشِي عَلَى كَفِّهِ أَوْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِهِ أَوْ يَمْشِي عَلَى بَطْنِهِ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت روایتیں ہیں اور نبی میں یہ بھی ہے کہ آپؐ فرمایا کہ ہر آدمی کے ایک ایک جوڑ
 پر صدقہ واجب ہوتا ہے ہر زوجہ اقربا بکھاتا ہے تو وہ آدمیوں میں انصاف کر دینا یہی ایک صدقہ ہر
 کسی کی مدد کر دینا اتنی ہی کہ آدمی سواری پر چڑھا دیا یا اسکا مال لا دیا یہی ایک صدقہ ہے اور فرمایا کہ تم
 بات یہی ایک صدقہ ہے اور ہر قدم جو وہ مسجد کو جانے رکھتا ہے نماز کے لیے یہی ایک صدقہ ہے اور
 تکلیف کی چیز راہ سہو کر دینا یہی ایک صدقہ ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ**
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكًا يَنْزِلُ
فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اللَّهُمَّ اَعْطِ مَنِعًا خَلْفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اللَّهُمَّ اَعْطِ مُسْبِقًا تَلَفًا ترجمہ
 ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن صبح کرتے ہیں دو فرشتے اترتے
 ہیں اور ایک تو یہ کہتا ہے کہ یا اللہ اسے پیچھے کر دے اور دوسرا کہتا ہے کہ یا اللہ اسے
 تباہ کر دے **فَإِنْ مَعَهُ مَالٌ خَلِيلٌ كَفَرْتُمْ بِهِ كُفْرًا بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ** ترجمہ
الْبُرْ وَهَبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا
فَيَوْمَئِذٍ الرَّجُلُ يَمْشِي بِصَدَقَتِهِ فَيَقُولُ الْإِنْسَى اُعْلِيحِي جَاوِجْتَنِي بِهَا يَا لَأَمْسٍ قَبْلَتْهَا
دَامَا الْآنَ فَكَأَحَاجَتِي فِي جَعَانِي لَا يَدُ مِنْ قَبْلَتِهَا ترجمہ ہر آدمی جو صبح کرتے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے صدقہ دو کہ قریب ہو کہ اس وقت آج اور گاہ کہ آدمی اپنا صدقہ
 بیکہ نکلتے گا اور جسکو دینے لگے گا وہ کہہ کر اگر تم کل لاتے تو میں لے لیتا مگر آج تم مجھے حاجت نہیں ہے
 غرض کوئی نہ لے گا جو اسے قبول کرے **فَإِنْ سَمِعْتُمْ مِنْ الشَّاهِدِ بِمَا هُوَ كَصَدَقَةٍ دِينَ مِثْلَ دِينَ**
 نہ کرو جو کچھ دینا ہو آج دے لو بل پرست رکھو اور ڈرانا ہے آخر زمانے کو حال سے کہ اس وقت مال کی
 کثرت ہوگی اور خزانے زمین کے نکل رہیں گے اور بہکون کا سینہ بہے گا اور یہ باوجود و ماہر کے
 ہلاک کے بعد ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کفش برداری اور مہدی علیہ السلام دین کی
 خدمت گذاری سے اس بہت کو شرف حاصل ہوگا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُطَوَّفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ قَرْنَيْنِ
الدَّهْرَ ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا إِلَّا خَدًّا هَامِيَةً وَيَرَى الرَّجُلَ الْوَاحِدَ يُتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً

يَلْذَن بِمَرْفُكَةِ الرَّجُلِ وَكَثْرَةُ النَّسَاءِ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى بَرَادٌ وَدَرَى الرَّجُلُ مَرْجَمَهُ ابُو سَوْسَ
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آوے گا کہ آدمی اپنا سونے
 کا صدقہ لیکر پھرے گا اور کوئی نہ ملے گا کہ اسکو قبول کرے اور ایک ایک آدمی کو دو کینے والا دیکھو
 گا کہ اس کے پیچھے چالیس چالیس عورتیں لگیں ہوگیں اور پناہ بگڑی اسی کی مردوں کے کم ہونے
 سے اور عورتوں کے زیادہ ہونے سے اور ابن بردی روایت میں یہ ہے کہ دیکھو گا تو ف
 اس حدیث میں خبر ہے بڑی بڑی لڑائیوں کی اور نہایت درجہ کثرت سے قتال کی کہ مردوں میں
 کام آویں گے عورتیں رہ جاویں گی کہ اپنے سودا سلف کام کاج کے لیے ایک مرد سے زیادہ نہ
 پاویں گی اور یہ حال وہی وجہ بلعون کے بعد ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام رونق افروز دنیا ہوں
 اور پروردگار اودن کے دیدار فرستے انار سر البصار است مرحومہ کو پُر انوار کرے گا اور سونے کی قید
 اس لیے لگائی کہ جب سونے والے کوئی نہ ہوگا تو چاندی تانبے پینے رو پیہ پیے کو کون پرچھے **عَنْ**
ابْنِ مَرْثَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ
حَتَّى يَكُنَّ الْمَالُ وَفِيهِ خَيْلٌ يَكُوجُ الرَّجُلُ بِزَكَوَاتِهِ مَالَهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتَّى
تَقُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مَرُوحًا وَأَنْجَارًا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ آوے گی جب تک کہ مال بہت نہ ہو جاوے اور نہ بھٹکے یہاں تک کہ
 آدمی اپنی زکوٰۃ لیکر نکلتے اور کسی کو نپاوے گا جو اسکو قبول کرے یہاں تک کہ زمین عرب کی چراگاہ
 اور نہرین ہو جاوے **فَإِنْ تَرَكْتَ مَرْدُونَ** کے زمین میں کوئی ذرعت نہ کرے اور زمین خیر چڑوے
 کہ جانوروں کی چرائی کے سوا اور کسی کام کی نہ ہو اور یہ لڑائی کی کثرت اور قتل کی شدت کو سبب ہو۔
عَنْ ابْنِ مَرْثَدَةَ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُنَّ فِي كُلِّ مَالِكٍ
فَيْفِيضٌ حَتَّى يَجْعَلَ رِبِكُ الْمَالِ مَرَّ يَقْبَلُهُ مِنْهُ صَدَقَةٌ وَيَكُنَّ عَلَى الْيَهُودِ التَّجَلُّ فَيَقُولُ لَا أَرِبَ
فِي يَدَيْهِ ترجمہ ابی ہریرہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ آوے گی جب تک مال
 بہت ہو کر نہ بھٹکے اور یہاں تک کثرت ہو کہ مال مالا سوچ کر اسکا صدقہ کون ملے گا اور آدمی صدقہ لینے کو
 بلایا جاوے تو وہ کہے کہ مجھے تو اس کی حاجت نہیں ہے **عَنْ ابْنِ مَرْثَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِي الْأَرْضُ أَفْلاذَ كِبِدِهَا أَمْثَالُ الْأَسْطُودِ

مِنَ الذَّهَبِ الْبَيْضَةِ فَيَقُولُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فَيَقُولُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فَيَقُولُ
 قَلْعُكُمْ بِحَبْرٍ رَجِيمٍ السَّارِقُ يَقُولُ فِي هَذَا قُلْعٌ مِيدٌ فِي ثُمَّ يَدْعُوهُمْ كَأَنَّهُمْ خِزْفٌ مِّنْهُ نَشِيئًا
 ابوہریرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین اپنے کلیم کے ٹکڑوں کو قے کر دو
 گی جیسے بڑے کہتے ہوتے ہیں ہونے سے اور چاندنی اور خونی آوے گا اور کہو گا کہ ایک کو لیے میں نے خون کیا
 تھا اور ناتون کا کاٹنے والا آوے گا اور کہو گا کہ اسی کے لیے میں اپنے ماتے والوں کا خون کاٹ لیا اور
 چوہ آوے گا اور کہے گا کہ اسی کے وسط میں انا تہہ کاٹا گیا ہر سب کو سب سے چوڑو نیگے اور کوئی اس
 میں سے کچھ نہ لے گا **ف** احمد بن حنبل نے خبر ہے کہ قیامت کو فریبن میں اپنے خزانے اوگل دے
 گی اور ہر شخص اس کی بُرائی بیان کرے گا اور اسکی آفتون اور بلاؤں کو یاد کرے گا اور کوئی نہ لے گا۔
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَصَدْتُ
 أَحَدٌ يَصْدُقُنِي مِنْ طَبِيبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّبِيبَ إِلَّا أَخَذَ هَا الرَّحْمَنُ مِنْ بَيْتِهِ وَإِنْ
 كَانَتْ تَمَنَّى فَتَقْرَبُوهُ فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ حَتَّى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يَرِي
 أَحَدُكُمْ كَلْبًا أَوْ فَصِيلَةً تَرْجِمُهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَيْتُ فِي رِوَايَتِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فرمایا جو شخص صدقہ دینا ہے پاک مال سے اور اللہ قبول نہیں کرتا مگر پاک مال کو دینے حلال کو اگر
 جب کوئی پاک مال سو صدقہ دینا ہے تو جس میں اپنے دامن کے ہاتھ میں اسکو لینا ہے اگرچہ وہ ایک کھجور
 بھی ہو (عرب میں اس سے حقیر کوئی شے نہیں) اور وہ جس کی پہلی میں بڑھتی رہتی ہے
 یہاں تک کہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے جس پر کوئی اپنے گھوڑے کے بچڑے کو بابتا ہے یا اونٹ کے
 بچے کو **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے ہاتھ میں اور پس میں چیزوں کو لینا ہے اور
 پانا ہے پرورش کرتا ہے اور بلا کیفیت اور سپر ایمان لانا ہر مومن پر ضرور ہے اور جو کیفیت اس کے
 وہم میں آوے اس سے اس تعالیٰ شانہ کی ذات و صفات کو منفرہ جانے ہی تصدیق انبیاء ہے اور
 سوا اس کے اور چہ بگویدان مقتلہ ان فلا سفہ ملاعنہ کے ہیں لغو بابہ سخا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْدُقُ أَحَدٌ يَمْنَعُ مِنْ
 كَسْبِ طَبِيبٍ إِلَّا أَخَذَ هَا اللَّهُ بِمِيزَانٍ كَمَا يَرِي أَحَدُكُمْ كَلْبًا أَوْ فَصِيلَةً
 حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ أَوْ أَعْظَمَ تَرْجِمُهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَيْتُ فِي رِوَايَتِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دوسری سند و اگر اس میں اونٹ کے بچے کی جگہ جوان اونٹنی مذکور ہے عَنِ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ
أَنَّ سَاعِدَ بْنَ خَدِيجٍ رَوَى عَنْ أَبِي الْكَسْبِ الطَّيِّبِ فَيَضَعُهَا فِي حَقِّهَا وَفِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ قُضَيْمٍ
فِي مَوْضِعٍ تَرْجُمُهُ وَهِيَ جَوَادِرُ بَنَدَرٍ أَمَّا أَوْسُ بْنُ بَاكٍ كَسْبٌ كَاذِبٌ هُوَ وَابْنُ بَدْرٍ هُوَ
كَرْبَةُ عَنْ أَبِي جَاهِلٍ مِمَّنْ جَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَّحَ بَيْتَ يَفْقُودَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ تَرْجُمُهُ ابْنُ بَرِيٍّ هُوَ مِمَّنْ بَدَرٌ وَغَيْرُهُ هُوَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ
النَّاسَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ طَيْبٌ لَا يَنْفُسُ إِلَّا طَيْبًا وَإِنْ شَاءَ اللَّهُ أَمَّا الْمُؤْمِنُونَ بِمَا أَمَرَ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ
يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُنُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا أَوْ يَمَّا تَعْمَلُونَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا كُنُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ مَا زُفْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلُ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ
يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَأْسَ بِمَا يَأْتِي وَيَأْتِي وَيَأْتِي وَمَطْغَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ
فَلَمَّا نَزَلَ بَلَغَهُمُ الْخَبْرُ لَمَّا كَانَتْ بُحْبُوبًا لَمَّا كَانَ الْمَلَأُ فِي الْحَرَامِ وَكَانَ فِي الْحَرَامِ وَكَانَ فِي الْحَرَامِ
الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَرَمَا يَأْسَ لَوْ كُنَّا اللَّهُ تَعَالَى بَاكٍ هُوَ رَيْنِي صِفَاتِ حَدِيثِ أَوْ سَمَاتِ نَقْصِ زَوَالِ
سَ (اور نہیں قبل کرتا سنگ پاک مال کر (یعنی حلال کو) اور اسے پاک نے مومن کو وہی حکم کیا جو رسول
کو حکم کیا اور فرمایا اے رسول کو ہا پاکیزہ چیزیں اور نیک عمل کرد میں تمہارے کاموں کو جاتا ہوں اور
فرمایا اے ایمان والو کہو او پاک چیزیں جو ہم نے تم کو دین پہر ذکر کیا ایسے مرد کا جو کہ لے لے لے سفر
کرتا ہے اور خورد و خوراک میں ہر اے اور پہر ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتا ہے اور کہتا اے
رب اے رب اور حلال کہہنا اوس کا حرام ہے اور چننا بکا حرام ہے اور کپڑا اسکا حرام ہے اور غذا اوس کی
حرام ہے پہر اوسکی دعا کیونکر قبول ہو **ف** یہ حدیث بڑی خبر ہے ایمان و اسلام کی اور اس سے
معلوم ہو کہ آدمی کو کہا نا کپڑا اگر مکان سب حلال کہنا ضرور ہے ورنہ اسکی مقبولیت خود ماتہ و مذنا جائز
اور معلوم ہو کہ حرام غیر ہی اسے کو اور پہی جانتے ہیں کہ عامین ماتہ آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں پہر جو
اس کے نہیں منکر ہیں وہ حرام خورد و خوراک سے بھی بدتر ہیں اور حلال خورد و خوراک بھی بخیر **باب**
الْمَدِينَةُ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَمْ يَشْرِكْ فِيهَا أَوْ كَلِمَةً طَيِّبَةً وَأَنْهَا جَانِبَ قَرْيَةِ النَّبَارِ أَيْ كَهْمٍ بِأَيْ
كَامٍ كَمَا بَاتَ هِيَ صَدَقَةٌ هُوَ وَنَحْوُهَا مِنْهُ لَا هُوَ **عَنْ** عِدَّةٍ مِنْ رِجَالِنَا قَالَ سَمِعْتُ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اسْتَمَاعَ مِنْكُمْ أَنْ تَسْمَعُوا مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ سَمْعٍ فَلَيْسَ
 ترجمہ عدی نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کہ سنے میں سے کہ بچو آگ سے
 اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا بھی دیکر ہو تو بھی اگر گزرے **ف** میں اس کو بھی حقیر جانے اور خوشی سے بجا لا
 کر وہ بھی اگر قبول ہو جاوے تو کہ فی ہے نجات کے لیے **ع** حکن عبدی بن حاتم قال قال رسول الله
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَّئٌ كَلِمَةً اللَّهُ لَيْسَ بَلِيَّةٌ وَبَلِيَّةٌ تَرْجَمَانُ
 فَيُطْرَقُ أَيْمَنُ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدْ مَرَّ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدْ مَرَّ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تَلْفَافُ وَهِيَ
 تَأْتُوهُنَّ أَلَا تَوَيْشُونَ مَعْدَةً رَأَى ابْنُ حَجْرٍ قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ خَلِيفَةَ مِثْلَهُ وَرَأَى
 فِيهِ وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَلَبَتْهُ وَقَالَ لَا نَحْنُ أَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ خَلِيفَةَ مِثْلَهُ وَرَأَى
 عدی نے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کو اللہ تعالیٰ سے بات کرنی ہوگی
 اس طرح کہ اللہ کے اور اس کے بچے میں کوئی ترجمہ کرنے والا نہ ہوگا اور آدمی وہی شرف و کھینکا تو
 اس کے اگلے چھ عمل نظر آویں گے اور بائیں دیکھیں تو وہی نظر آویں گے اور آگے دیکھیں تو کچھ نہ سوجھ
 گا سوا دوزخ کے جو اس کے سونہہ کے سامنے ہوگی سو بچو آگ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا دیکر بھی ہو اور
 دوسری روایت میں یہ زیادہ ہے کہ اگرچہ ایک پاکیزہ بات بھی کہہ کر ہو **ف** اس سے معلوم
 ہوا کہ کلمہ طیب بھی سب نجات کا کڑ اور کلمہ طیب سے یا تو کلمہ توحید مراد ہے یا جو بات ایسی ہو کہ اس سے
 کسی نیک بندہ کا حجابی خوش ہو اور وہ خوشی سبب یا مستحب ہو اور اس میں ترغیب ہو صدقہ کی اور
 تعلیم ہے کہ صدقہ قلیل دینے میں آدمی مانگے اور نہ لینے والا اس سے شراب **ع** حکن عبدی
 ابی حاتم قال ذکر رسول الله صلى الله عليه وسلم النار فأعرض وأستأخ ثم
 قال اتقوا النار ثم أعرض وأستأخ حتى ظننا أنه قال ثم انظر إليها ثم قال اتقوا
 النار ولو بشق سَمْعٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فِي كَلِمَةٍ طَلَبَتْهُ لَرَيْنَ كَمَا أَبُو كَرَيْبٍ كَاتِبًا وَقَالَ حَدَّثَنَا
 أَبُو مَعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَترجمہ عدی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا دوزخ
 کا اور مونہہ پھیر لیا اور بہت مونہہ پھیرا اور فرمایا بچو دوزخ سے پھر مونہہ پھیرا اور بہت مونہہ پھیرا ابنا تک
 کہ گمان کیا ہم نے کہ گویا وہ اسکی طرف دیکھ رہے ہیں پھر فرمایا بچو دوزخ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا دیکر ہو
 اور یہی بناوے تو اچھی کوئی بات کہہ کر بھی اور ابو کریم کی روایت میں گویا کہ لفظ نہیں ہے ۔

ف سید سید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور طرز کلام تھا کہ مسجد بن کو کمال حریف و ظفر
 و فرخ کا ہوا جو کہ اور شاید اللہ تعالیٰ نے آپ کی سامنے و فرخ محمدی ہو یہی کچھ بعید نہیں اس لیے کہ و فرخ
 اور جنت دونوں موجود ہیں اور جو موجود ہو اسکا دیکھنا محال نہیں ہم نے اسے لوگوں کو دیکھا ہے جنہوں
 نے بار بار و فرخ اور جنت کی بیداری میں سیر کی ہے **عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَاشْتَغَلَ بِوَجْهِهِ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ رِيَسَتْ تَحْتَكُمْ فَإِنَّ مِنْهَا دُفَاتٍ كَلِمَةٍ طَبِئَةً ترجمہ عدی نے
 کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے و فرخ کا ذکر کیا اور اس سے پناہ مانگی اور تین بار سر نہ ہیرا اور فرمایا
 بچو تم آگ سے اگرچہ ایک کچھ بڑا کلمہ اور دیکھو اور اگر وہ ہی نہ ملے تو یہی بات کہہ کر **عَنْ مُنْذِرِ بْنِ جَبْرِ**
عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَدَ إِلَيْنَا
قَالَ فَجَاءَكُمْ قَوْمٌ حُفَاةٌ عُرَاةٌ جُنَاتُ النَّارِ أَرَأَيْتُمْ مَسْجِدِي السُّيُوفِ عَامَتْهُمْ مِنْ مَخَسٍ
بَلْ كَلِمَةٍ مِنْ مَخَرٍ فَمَعَرَّ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَامَ مَا يَهُمُّ مِنْ
الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِإِكْرَارِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ كَاذِبٌ وَأَقَامَ فَصَلَ ثُمَّ خُطِبَ فَقَالَ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ إِلَى الْاِحْدِ الْاٰثِنَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ
عَلَيْكُمْ ذَقِيْبًا ذَا الْاٰثِنَةِ الْخَيْرِ فِي الْحَسَنِ اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ
رَجُلٌ مِنْ بَنِي اَرَبَ مِنْ وَرْدِهِمْ مِنْ ثَوْبٍ مِنْ صَاعٍ بَرْوَةٍ مِنْ صَاعٍ تَصَدَّقَ حَتَّى قَالَ وَلَوْ بَشِقَ قَمِيصِي
قَالَ فَبَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِمِثْرَةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَحْمِلُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَبْتُ قَالَ ثُمَّ تَبَاعَ النَّاسُ
حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمًا مِنْ طَعَامٍ ذِيَابٍ حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمَ رَجُلٍ
كَأَنَّكَ مَذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً
فَاَكَلَهَا اَجْرُهَا وَاجْرُومٌ عَمِلَ بِهَا اَبَدَهَا مِنْ عَمَلٍ اَنْ يَقْضَى مِنْ اُجْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي
الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُهَا وَمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَدِئَةٍ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَقْضَى
مِنْ اُجْرِهِمْ شَيْءٌ ترجمہ مندرجہ میرا اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے پاس تین دن کے شروع میں سو کچھ لوگ آئے منکر پیرائے بدن گلے میں چڑے کے کھنٹیاں ڈالی
 ہوئی یا چھڑے کی عبا میں پہنی ہوئی اپنی تموا میں لٹکائی ہوئی اکثر علیہ زبان میں قبیلہ سفر کے لوگ

تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ بدل گیا اور ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر اور آپ اندر گئے پہر باہر آئے
 (یعنی پریشان ہو گئے) سبحان اللہ کیا شفقت تھی اور کیسی بہر دی تھی! اور بلال کو حکم فرمایا کہ اذان
 کہو اور تکبیر کہی اور نماز پڑھی اور خطبہ پڑھا اور یہ آیت پڑھی کہ اے لوگو! اور دامن سے جس نے تم کو بنایا ایک باز
 سے یہ اس لیے پڑھی کہ معلوم ہو کہ ساری نبی آدم آپس میں بہن بہائی ہیں (إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا قَدِيمًا)
 تک پہر سورہ حشر کی آیت پڑھی اے ایمان والو! اور دامن سے اور غور کرو کہ تم نے اپنی جانوں کے لیے
 کیا پیچ رکھا ہے جو کل کام آدے (پہر تو صدقات کا بازار محرم تھا) اور کسینو! اگر فی کسی نے دے کسی نے
 کچرا کسی نے ایک گھبرون کسینو! ایک صاع کچور دینا شروع کیے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا ایک ٹکڑا بھی
 کچور کا ہو (جب ہی لاؤ) پھر انصار میں سے ایک شخص ایک ٹوٹا لایا کہ اس کا ہاتھ تھکا جاتا تھا بلکہ تھک گیا
 تھا دواہ شام باش جوان مرد اللہ ایسی ہی توفیق دے سب مسلمانوں کو) پہر تو لوگوں نے نار باز دیا یہاں تک
 کہ میں نے دودھ ہیر دیکھے کہانے اور کپڑے کے اور یہاں تک (صدقات جمع ہوئے) کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو میں دیکھتا تھا کہ چکنی لگا تھا گویا کہ سونے کا ہو گیا جیسے کندن پہر فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: **وَجَسَّاسُ سَلَامٍ مِّنْ أَكْرِيكَ بَات** (یعنی کتاب و سنت کی بات) جاری
 کی اوس کے لیے اپنے عمل کا بھی ثواب ہو اور جو لوگ اس کے بعد عمل مجربین (اوسکی دیکھا دیکھی) اور ان کا
 بھی ثواب ہو اور بغیر اس کے کہ ان لوگوں کا کچھ ثواب گھٹو اور جس نے اسلام میں اگر بری چال ڈالی (یعنی
 جس سے کتاب و سنت نے رد کیا ہے) اوس کے اور پراوس کے عمل کا بھی بار ہے اور اور ان لوگوں کا بھی جو
 اوس کے بعد عمل کریں بغیر اس کے کہ اور ان لوگوں کا بار کچھ گھٹو **فَإِنَّ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی
 لوگوں کی بہر دی دیکھ کہ کہوئی اور غریبوں کی پرورش اور لوگوں کا خرچ کرنا بے دریغ اس کی راہ میں
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری اور مسلمان کی شفقت اپنی بھائیوں پر دیکھ کہ اور ایسے
 مقام میں ہر مسلمان کو شادی مبارک چاہیے اور اس حدیث سے اہل بدعت جسکو مذاق حدیث نہیں ہے
 اپنی احداث بدعات پر استدلال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ روایت مختص ہے کل بدعت ضلالہ کی اور
 مراد اس سے محدثات باطلہ ہیں اور بدعت مذمومہ اور غرض اور کہتے یہ ہے کہ جو بدعات اپنے نفس کے
 موافق ہوں انکو اس کلیہ سے خارج کر کے جاری رکھیں حالانکہ یہ استدلال اور تقریر اور ان کے محض نظر
 ہے کئی وجوہ سے اول یہ کہ یہاں حضرت نے کسی نے احداث کا ذکر نہیں کیا جو یہ حدیث احداث کی

مختص ہو گیا یہ کہ صحابہ نے ہدوت کو کبھی نئی بات نہیں کی تھی کہ سیر آپؐ پر فرمایا ہو پس اس سے نئی بات مراد لینا محض سابق و سابق کلام سے موندہ موڑنا ہے نہ ان کی یہ کہ سن اور سنت کے معنی طریقہ مساکم میں اہل سنت میں نہ احداث اور جدید تو اب اس حدیث میں وہی طریقہ مساکم کو جاری کر دینا مراد ہے نہ یہ کہ کوئی نئی بات نکالنا بلکہ انباء یہ کہ محدثین میں احداث اور بدعت کی برائی ہے پہر اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو حسن کیوں فرماتے اور حبیہ یہ بات ثابت ہو چکی تو اب یہ سمجھنا چاہیے کہ جو سنن اور مستحبات ایسی ہیں کہ جن پر لوگوں نے التفات اور عمل چھوڑ دیا اس پر جس نے عمل جاری کیا وہ سنت حسنہ کا جاری کرنا ہوا اور اسی طرح جو کمزورت و محرمات شرعی کے ترویج کرنے لگا وہ قول ثانی میں داخل ہوا اس صورت میں کل محدثہ بدعت کی تاویل بھی نہیں کرنی پڑتی اور نہ کلام شریک میں منافات لازم آتی ہے اب باقی رہی وہ امور جو بعد سلف صالحین کے بضرورت جاری ہوئے جیسے کلام اللہ کے اعراب وغیرہ ان کو بدعت کہنا بھی بے ادبی ہے بلکہ بضرورت شرعی ان کو طوع باسنہ کہنا چاہیے اسی طرح جو امور بعینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خیر القرون میں پائے گئے وہ سنت اور جن کا نظیر پایا گیا اور بعینہ نہ پائے گئے وہ ملحق باسنہ کہو جاوین تو نہ منافات کلام شریک میں آتی ہے کسی کلیہ کی تاویل کر لی پڑتی ہو اور نہ خرابیاں لازم آتی ہیں و ذلک تحقیق یائق مکتون

مُسْنَدُ زَيْدِ بْنِ عُرَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ خَطَبَ رَحِمَهُ دَهْرًا بَعْدَ دَهْرٍ اس روایت میں اتنی بات زیادہ ہے کہ پہر آپؐ ظہر کی نماز پڑھی اور خطبہ پڑھا

عَنْ الْمُسْنَدِ زَيْدِ بْنِ عُرَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَاءًا لِعِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ الْقُرْآنِ وَرَسُولُ اللَّهِ يَقْرَأُ فِيهِمْ فَفَصَّلَ الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ مِنْبَلًا مَغْبِلًا فَحَمِدَ اللَّهَ وَرَأَى عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ أَنْكَرُ فِي كِتَابِهِ لَا يُفْهَمُ النَّاسُ أَتَقْوُونَ بَعْضَ رَحِمِهِمْ مِنْ بَعْضٍ رَحِمَهُمْ دَهْرًا بَعْدَ دَهْرٍ

کی اتنی بات زیادہ ہے کہ پہر آپؐ نے ظہر پڑھی اور چھوٹے نمبر پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور انا بعد کہا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اتنا ارہا ہے آخر حدیث تک

عَنْ زَيْدِ بْنِ عُرَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سینہ عربین کہتے ہیں دو دروازے جانور کو چند روز دینا کہ پر دودھ پیکر بہر دین یا بالکل ہی دے ڈالنا کہ
 نہیں ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَفَى ذَكَرَ**
خِصَالًا وَقَالَ مَنْ مَنَعَ مَنِيْعَةً عَدَّتْ بِصَدَقَةٍ وَدَاخَتْ بِصَدَقَةٍ صَبُوْحًا وَعَصِيْمًا مَرَحِمٍ
 ابی ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ زکوٰۃ باتون سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جس شخص
 سینہ دیا اور اس کے لیے ایک صدقہ کا نواب جمع کرے وہ ایک شام کو صبح کا صبح کے پینے سے اور شام
 کا شام کے دودھ پینے سے **بَابُ مَثَلِ الْمُنْفِقِ وَالْمُنْفِقِ** باب سنی اور بخیل کے مثال میں سخن
أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْمُنْفِقِ
كَمَثَلِ رَجُلٍ عَلَيْهِ جُنَّتَانِ أَوْجِبَتَانِ مِنْ لَدُنْ قَدِيحٍ مَا أَرَى فِيهِمَا كَادًا إِذَا أَرَادَ الْمُنْفِقُ
قَالَ الْآخَرُ كَادًا إِذَا أَرَادَ الْمُنْفِقُ أَنْ يَتَصَدَّقَ سَبَعَتْ عَلَيْهِ أَوْ مَلَأَتْ وَإِذَا أَرَادَ الْبَخِيلُ
أَنْ يُنْفِقَ قَلَسَتْ عَلَيْهِ أَخَذَتْ كُلَّ حَلَقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتَّى يَكُنَّ بَنَانًا وَتَقْطَعُ أَرْثَهُ قَالَ
فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ بُو شَيْعٍ وَكَأَنَّهُ تَشْعِمُ مَرَحِمَهُ ابُو هُرَيْرَةَ
 سلم سے روایت کی کہ فرمایا مثال خرچ کرنے والے کی اور صدقہ دینے والے کی یہاں سے روایت
 غلطی ہوئی اور صحیح یہ ہے کہ مثال بخیل کی اور صدقہ دینے والے کی (امام اس شخص کی ہے کہ اگر
 اور بد کرتے ہوں یا دور نہ ہوں روایتی کو شک ہو مگر دور زمین صحیح ہے) اور درون کی جیل
 سے نکلے تک پہنچ کر خرچ کرنے والا چاہے اور دوسرے روایتی سے کہا کہ جب صدقہ دینے والا صدقہ
 دینا چاہے تو وہ زرہ کشادہ ہو جاوے اور اس کے سارے بدن پر پھیل جاوے (یعنی ہی طرح ہوتا
 دینے والا کادل کشادہ ہو جاتا ہے اور جی کہول بخدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے) اور جب بخیل خرچ
 کرتا ہے تو وہ زرہ اوپر تنگ ہو جاوے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر پکس جاوے یہاں تک کہ وہاں
 لیرے اس کے پورے بدن پر لگے اور شاد ہوے اس کے قدموں کی نشان کو جو زمین پر ہوں اور ابوسہ
 کہا کہ وہ اسکو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر کشادہ نہیں ہوتا **فَإِنَّ** یہ فقرہ ایہا تنگ کہ ڈانپ لیرے اور
 پورے اس کو اور شاد ہوے اسکو نشان قدم کو (یعنی کے شان زمین ہے کہ اسکی زرہ اتنی کشادہ
 ہو جاتی ہے مگر یہ روایت غلطی ہوئی کہ اس نے بخیل کی شان میں ذکر کر دیا اور اسکو بعد کا فقرہ کہ
 اسکو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر کشادہ نہیں ہوتا یہ بخیل کی شان میں ہے یہی اکل روایت میں ہے

ذکر ہے ممکن ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 مثل البخیل والتصدق کمثل رجلین علیہما جلتان من حديد قد اضطربت
 ایدیہما الی فلی یبہما وتراقیہما فجعل التصدق کما تصدق بصدقة ابسطت
 عنه حتی فتنی انا مملکة وتغفوا لک وجعل البخیل کما ہتم بصدقة فاقصت
 اخذت کل حلقۃ ماکھا قال فانارایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 یا صاحبہ فی حبیبہ فلو رايتہ یوسعہا کو لا توسعہا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال بیان فرمائی کہ انکی مثال دو آدمیوں
 کی سی ہے کہ اون دونوں پر دوزخ میں مہون نہ ہے کی کہ اون دونوں کا ہاتھ انکی چپاتیوں میں بند ہے
 مہون اور ان کے گلون میں پر صدقہ دینے والا جب اسادہ کرے صدقہ دینے کا تو وہ زرہ اور اسکی کٹا
 مہو جاوے یہاں تک کہ اسکو بدن کو ڈھانپے (اور اس کے ہاتھ بھی کھل جاوین اسکو کشادہ ہوئیو)
 اور اس کے قدم کے نشان جو زمین پر مہون اور اسکو بھی مٹا دے (یعنی سخی کے عیب سخاوت سے
 ڈھنپ جاتے ہیں) لگنا معاف ہو جاتے ہیں اور وہ زرہ گویا زمین پر لگتی ہے کہ اس کے قدموں
 کے نشانوں کو مٹاتی ہے اور بخیل کا حال ایسا ہے کہ جب اسادہ کرتا ہے صدقہ کا زرہ اور اسکی تنگ
 ہو جاتی ہے اور ہر طبقہ اس کا اپنی جگہ پر پہنچ جاتا ہے اور کہارادی نے کہ میں نے دیکھا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنے گریبان میں ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے (ناک سامعین کے ذہن میں
 اوس کے تنگ ہونے کی تصویر بن جاوے) اور اگر تم ان کو دیکھو تو کہتے کہ وہ کشادہ کرنا چاہتے تھے
 اور زرہ کشادہ نہ ہوتی تھی **ف** اس حدیث ثواب تھا کہ تا پہنچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور
 بخاری نے یہی باب بنایا ہے کہ گریبان کٹنے کا سینہ پر رکھنا چاہیے اس لیے کہ اس قصہ سے ایسا ہی
 کرنا آپ کا معلوم ہوتا ہے **عن** ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم مثل البخیل والتصدق کمثل رجلین علیہما جلتان من حديد اذا
 ہتم التصدق بصدقة ابسطت علیہ حتی تغفوا لک واذا ہتم البخیل بصدقة
 تقصت علیہ فانقصت یداک الی ترقیہ و انقصت کل حلقۃ الی صاحبہا قال
 سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یجحد ان یوسعہا کو لا یستطیع ترجمہ

ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیر اور صدقہ دینے والے کی مثال ایسی ہے جیسے در آدمی کہ ان پر زہ ہو لو ہے کی پہر جب سخی نے چاہا صدقہ دیے زرہ او سکی کشادہ ہو گئی بہا تک کہ اس کے قدموں کا اثر مٹانے لگی اور جب بخیر نے چاہا کہ صدقہ دیوے وہ تنگ ہو گئی اور اس کے ماتھے اس کے گلے میں پیس گئے اور ہر حلقہ اپنے دوسرے حلقہ میں کس گیا اور اسی نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے پہر وہ کوشش کرتا ہے کہ کشادہ ہو مگر وہ نہیں کشادہ ہوتی

باب ثبوت لاجر الصدقہ ذائقہ الصدقہ فی قلب فائزین و تحقہ صدقہ دینے والے کو ثواب ہے اگرچہ صدقہ ناسخ وغیرہ کو پہر بچے **عَنْ** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رجل لاصدق من الیئکة یصدق فی خیر یصدق فیہ فوضعوا فیہ ذانیۃ فاصبحوا یخجلون یصدقون الیئکة علی ذانیۃ قال اللہم لک الحمد علی ذانیۃ لاصدق فیہ یخرج یصدق فوضعوا فیہ غنی فاصبحوا یخجلون یصدقون الیئکة علی غنی قال اللہم لک الحمد علی غنی لاصدق فیہ یخرج یصدق فوضعوا فیہ ساری فاصبحوا یخجلون یصدقون علی ساری فقال اللہم لک الحمد علی ذانیۃ و علی غنی و علی ساری فانی فقیل لہ اما صدقتک فقد قبلت اما الذانیۃ فقلعنا ما استعطف بہا عن ربنا ہا لعل الغنی یستغفر فینفق مما اعطاک اللہ و لعل الساری یتعفف یمنع عن سیر فیہ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کتاب نے فرمایا کہ ایک شخص نے کہا میں آج کی رات کچھ صدقہ دوں سوہ اپنا قصہ لیکر نکلا (یہ صدقہ کہ چپا نامعلوم تھا کہ رات کو لیکر نکلا) اور ایک زنا کار عورت کو ماتھے میں دیدیا پہر صبح کو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کی رات ایک شخص زنا کار کے ماتھے صدقہ دے گیا اور اس نے کہا یا اللہ میرے کو بہن سب خوبیان کو میرا صدقہ زنا کار کو چاڑھا اور پہر اس نے کہا کہ آج اور صدقہ دوں پھر نکلا اور ایک غنی مالدار کو دیدیا وہ لوگ صبح کو چرچا کرنے لگے کہ آج کئی مالدار کو صدقہ دیگیا اور اس نے کہا کہ اسے بھی کو بہن سب خوبیان میرا صدقہ مالدار کے ماتھے چاڑھا تیسرے دن پہر اس نے کہا کہ میں صدقہ دوں اور وہ نکلا اور صدقہ ایک چور کے ماتھے میں دیدیا اور صبح کو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کوئی چور کو صدقہ دے گیا اور اس نے کہا کہ بھی کو بہن سب خوبیان میرا صدقہ زنا کار عورت اور مالدار مرد اور چور کے ماتھے میں چاڑھا پہر اس کے پاس ایک شخص آیا اور عرض

خوشنما یعنی اس نے اسے کہہ کر قبول ہو گئے زنا کا عورت کا
 تو اس نظر سے کہ شاید وہ اس میں سے باز رہی ہو اس لیے کہ بیٹ کر لیے زنا کرتی تھی (راغبی اس کا اس لیے
 قبول ہوا کہ شاید اسے شرم آدے اور حیرت ہو کہ اور لوگ صدقہ دیتے ہیں بلا وین ہی دون اور
 وہ خرچ کرے اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال سے اور جو رکھتا ہے اس لیے کہ شاید وہ اس شب کو جو
 نہ کرے اس لیے کہ آج کا خرچ تو ہو گیا) **ف** یہ صدقہ نقل ہوا کہ اس میں جب کا کلیجہ تر ہو تو اب ہو مگر
 زکوٰۃ فرض غنی کو دے گا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی **بَابُ** اَجْرُ الْخَازِنِ الْاَمِينِ وَالْمُدَاخِلِ اِذَا تَصَدَّقَ
 مِنْ بَيْتِ رَیْحَانٍ غَنِیٍّ مُفْسِدٍ یَا ذِیْنِہِ الصَّخْرِ نَحْرِہِ وَالْعُرْفِ خَازِنِ اَمَانَتِہِ دَارِہِ عَوْرَتِہِ کُوْصَدَقَہِ
 کا ثواب ملے گا وہ انجو غور کی اجازت خواہ صاحب دار و ستور راہ سے اجازت ہو صدقہ دیوے **عَنْ**
 اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ قَالَ اِنَّ الْخَازِنَ الْمُسْلِمَ الْاَمِیْنَ الَّذِیْ یُنْقِذُ
 رُجُلًا قَالِیْطًی مَا اُمِرَ بِرَفْعِیْطِیْہِ کَاوَلَا مُوقِدًا طَلَبَہُ بِہِ نَفْسُہُ فِیْ ذَکَ نَعْرَ اِلَیَّ
 الَّذِیْ اَمَرَ لَہُ بِہِ اَحَدُ الْمُتَصَلِّیْنَ ترجمہ ابور سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ جو خزانہ سچ کرنا ہو اور کبھی فرمایا دیتا ہو جب کا حکم ہوا ہو
 اور پوری رقم دیتا ہو (یعنی خرید و رشوت نکالتا ہو) اور پوری چیز دیتا ہو اپنے دل کی خوشی کے
 ساتھ اور جب کو حکم ہوا ہو اس کو ہو بخاؤے وہ بھی ایک صدقہ دینے والا ہے **عَنْ** عَائِشَہَ
 رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اِذَا انْفَقْتَ الْمَرْکُزَ مِنْ
 طَعَامِ بَيْتِہِ غَنِیٍّ مُفْسِدٍ کَانَ لَہَا اَجْرُہَا بِمَا انْفَقَتْ وَلِزَوجِہَا اَجْرُہَا بِمَا کَسَبَتْ
 وَلِخَازِنِ مِثْلِ ذٰلِکَ کَا یَنْقُصُ بَعْضُہُمْ لَاجَرِ بَعْضٍ شَیْخًا ترجمہ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی
 اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنی گھر کے انبار سے
 خرچ کرے بغیر فساد کے (یعنی قبضہ دستور سے بیوقوفی کو بکڑا یا سائل کو ایک مٹی جبین شوہر کی رعنا عاؤہ کر
 معلوم ہوتی ہے) تو ہوگا اس کو ثواب اس کے خرچ کرنے کا اور شوہر کو اس کے کماتے کا اور خزانہ کو بھی
 اسی کی مثل کہ ایک کو ثواب ہو دوسرے کا ثواب نہ ہوگا (یعنی ہر ایک کو خداوند تعالیٰ ایک ثواب دے گا)
 نہ یہ کہ ایک کو ثواب ہو دوسرے کو شریک کر دے **عَنْ** مُنْصَوْرٍ یٰھٰذَا الَّذِیْ سَاوَدَ قَالَ مِنْ طَعَامِ زَیْدٍ
 ترجمہ منصور نے اسی اسناد سے روایت کی فرق اتنا ہے کہا طعام خاوند اپنے سے **عَنْ** عَائِشَہَ

[illegible]

دے دیتا ہے تو آپؐ نے فرمایا ثواب تم دو تو کو ہے **ف** غرض اذن و طرح کا ہے ایک تو زبان ہو مالک
 نے یا شوہر نے کہہ دیا ہو کہ اس سائل کو یہ دید و یا عادت ہو مالک اور شوہر کے معلوم ہو کہ وہ سائل اور فقیر
 کے دینے سے ناراض نہیں ہوتا یہ اذن عرفی ہے غرض جب تک ان دونوں قسم میں سے کسی قسم کا
 اذن نہ ہو تو اس کے مال میں دوسرے کو خواہ بی بی ہو یا لونڈی غلام تصرف روا نہیں اور غیر سے
 جو یہ فعل واقعہ ہوا تو انکو خیال ہو کہ مولیٰ اس سے مانع نہیں گئے اسی خیال سے دید یا بعد معلوم ہوا کہ
 وہ راضی نہ تھے اس لیے عمیر کو اجزا ہوا کہ انہوں نے مولیٰ کی رضا مندی کے خیال سے کیا تھا اور ثواب
 دونوں کو ہے اس مراد یہ ہے کہ دونوں مالک مالک ثواب ہو نہ یہ کہ ایک ہی ثواب میں دونوں کا حصہ
 ہے جیسا ظاہر سے مفہوم ہوتا ہے اور یہی تاویل اس حدیث کی مقبر سے **عَنْ** ابی ہریرۃ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ عن محمد بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کان کذا احادیث منها وقال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تھم المرأۃ وبعلاھا شاھدا الا یدینہ ولا تاذن فی بیعتہا وھو شاھد
 الا باللہ بما ائتمنت من غیرہ فان ینصف لآخرہ کہ ترجمہ ہر پرہیزگارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
 کی اور کئی حدیثین ذکر کیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کوئی عورت روزہ لفظی نہ کہے اور
 شوہر اسکا حاضر ہو مگر اس کے حکم سے اور نہ اس کے گھر میں کسی (اپنے محرم کو) آنے دے جب وہ حاضر
 ہو مگر اس کے حکم سے رہے جب وہ حاضر نہ ہو تو بد رجہ ادلی اس کے بغیر حکم اور رخصت کے جو پہلے سے
 معلوم نہ ہو چکی ہو کہ اس کو آنے دینا چاہیے اور جو خرج کرتی ہے اسکی کمائی سے بغیر اس کے حکم
 (خاص) کے (اگرچہ حکم عرفی موجود ہے) تو اس میں سے بھی اس کے مرد کو آدھا ثواب ہے (یعنی مرد
 کو کمانے کا عورت کو دینے کا **ف** ایسے نا محرم کو آنے دینا ہی نہ چاہیے اور محرم کو جب شوہر
 نہ ہو تو آجانا منع ہے و جب وہ حاضر ہو یعنی گھر میں ہو یا شہر میں اور اس کی مرضی بھی معلوم
 ہو تو مضائقہ نہیں اور روزہ سننے کے دن معین نہیں جیسے فقہائے روزے یا فقل کے سوا رمضان
 کے اور یہ بھی روزے سے شافعیہ کے نزدیک نہیں اٹھو بھی ایسے جب تک شوہر اجازت نہ دے تو اس
 روزہ حرام ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ مرد کو ہر وقت حق ہے کہ جب چاہے اس سے صحبت کرے
 اور عورت کو ضرور ہے کہ اس کی فرمانبرداری کرے بغیر تاخیر و مائل کے اور روزہ کے سبب اسکا خیر
 میں خلل واقعہ ہوتا ہے لہذا بغیر اس کے حکم کے جائز نہیں کہ سچان اسد اس شرعیعت عذر اور ملت پھینا

میں ہر ایک کے حق کی کیا رعایت ہو واہ واہ واہ) **باب** فَمَنْ مَضَى إِلَى الْمَدْقَةِ
 عَيْنَ هَامِزٍ صَدَقَ مِنْهُ وَأَوْجِزَ طَلَعُ كَابِيَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ رَجُلَيْنِ مِنْ تَمَالِكٍ فَسَبِيلِ اللَّهِ مُؤَدِي فِي الْجَنَّةِ
 يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا أَخِيْرُ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ
 مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ
 وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الزَّكَاةِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَى أَحَدٍ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَكُلُّ يَدْعَى
 أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ
 مِنْهُمْ **حرمہ** ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فرمایا گیا کہ اپنے
 دو پیسے یا دو روپیہ یا دو شہینی (اپنے مال سے) اللہ کی راہ میں بکھارے گا جو اسے جہنم میں لے جائے گا
 اللہ کے یہاں آتے ہیں لیکن یہاں خیر و خوبی ہے پہر جو نماز کا عاشق ہو وہ نماز کو دروازے کی بکھارے گا اور جو عبادت
 عاشق ہو وہ عبادت کو دروازے کی بکھارے گا اور جو صدقہ کا وہ صدقہ کو دروازے کی بکھارے گا اور جو بکھارے گا وہ بکھارے گا اور جو بکھارے گا وہ بکھارے گا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں سے ایک کو بکھارے گا اور اس کو بکھارے گا کہ نماز کو دروازے کی بکھارے گا اور جو عبادت
 اور میں (اللہ کے فضل سے) امید رکھتا ہوں کہ تم انہی میں ہو **ف** یون تو ہر مومن سب قسم کی
 نیکیاں بجالاتا ہے مگر ہر شخص کی طبیعت میں ایک قسم کی نیکی کا شوق ذوق زیادہ ہوتا ہے جیسے بہادر
 کو جہاد کا سخی کو صدقہ کا تو وہ اسے نیکی والوں میں گنا جاوے گا اور ہمدیث نے کہ تو طوری رو فیض
 کی جو طعن کرتے ہیں ابو بکر صدیق پر لینے یہ صاف نص اور نصیر ہے اس کی کہ خاتمہ آپ کا حسن اور
 خوبی پر ہو گا اور جہنم میں ہر دروازے کے لوگ مشتاق ہوں گے کہ آپ اور اسے آئیں تو ہم کو فخر
 ہو دے پہر جہنم والوں کے باعث افتخار کو برا جائے وہ آفت نار میں پڑ کر خوار ہو اور ریا کی
 معنی سیر و سودہ اور خاک کر دینے والا چونکہ روزہ دار ہو کے پیاسے رہتے ہیں اس لیے وہ روزہ
 ان کے لیے خاص ہوا **عَنْ** الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ يُوَلِّسُ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ تَمَحُّمٌ زَهْرِي سَي
 مِنْ مَرُومٍ هُوَ **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ رَجُلَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دَعَا مُخَذَّذَةُ الْجَنَّةِ كُلَّ خَذَنَةِ بَابِ آتَى فُلْ هَلُمَّ

[illegible]

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ كُتِبَ فِيهِمْ تَرْجُمَةُ اسْمَاكِ وَهِيَ حَدِيثٌ هِيَ سَنَةُ عَنِ اسْمَاكِ
 اَلَّذِي كَرِهِي اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَلَّذِي جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا بَعْیَ اللَّهُ لَیْسَ
 بِشَيْءٍ اَكْبَرُ اَدْخَلَ عَلَیَّ اَلَّذِیْنِ نَهَى عَنْ جُنَاحٍ اَنْ اَرْجُوهُ مِمَّا يَدْخُلُ عَلَیَّ فَقَالَ اَسْرَحْنِي مَا
 اسْتَطَعْتُ وَلَا تُؤْمِرْنِي فَيُؤْمِرَ اللَّهُ عَائِلِكَ تَرْجُمَةُ اسْمَاكِ بِحُكْمِ صَاحِبِ رَاوِی رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا آمِينَ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بخندرت بین اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ ہی نہیں مگر
 جو زیر پرے کر دیتے ہیں تو کیا مجھے گناہ ہوگا اگر میں اس میں سے کچھ صدقہ دوں آپ نے فرمایا جبنا تم دو
 سکو اتنا دو اور سینٹ نہ کرو نہ نہیں تو اللہ بھی تمہارے لئے کر نیت رکھینگا **ف** سا زیر پرے کے دینے کو
 یہ مراد ہے کہ جو ان کے فوج کر دیتے ہوں کہ اس میں انہی اختیار ہے یا اذن عرفی اون کا موضوع کھولے اور
 صدقہ دینے کے لیے جس کو ہم اوپر کہہ آئے ہیں **بَابُ** الْحَوْثِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِالْقُلُوبِ لَا
 اَتَمَّتْ مِنْ الْقُلُوبِ اِلْحْتِقَارُ تَبَوُّرُ صَدَقَاتِ مُضِلَّتِ اور اس کو حقیر بنانے کا بیان **عَنْ**
 اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ يَا بَنَاتِ
 الْمَسَاكِ لَا تَحْفَرْنَ حَاوِیَةً لِجَارِ فَهَآ وَلَوْ فِی زَمَنِ شَاخِ تَرْجُمَةُ ابُو ہریرہ راوی ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایے مسلمان عورتو کئی تم میں سے اپنے ہمسائے کو حقیر بنانے اگرچہ
 ایک بکری کا کہر ہی دے (بیشوہ لینے والا) اس کو حقیر سمجھ کر انکار کرے نہ دینے والا شرمندہ ہو کر
 دینے سے باز رہے **بَابُ** فَضْلِ اخْفَاءِ الصَّدَقَةِ صَدَقَةٌ جِبَارِ دینے کی فضیلت **عَنْ**
 اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِمْ
 یَوْمَ لَا خَلَلَ اِلَا ظِلُّهُ اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ وَشَاكُ نِسَاءِ بَعِیْدَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلِّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ
 وَرَجُلَانِ کَتَبَا فِی اللَّهِ اَجْمَعًا عَلَيْهِ وَوَفَّرَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَا نَفْسَهُ اَذَاتُ مَنْصِبٍ وَ
 جَمَالَ فَقَالَ اِنَّ اَخْبَاتِ اللَّهُ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ نَافِعًا هَآ حَتَّى لَا تَكُنَّ بَیْنَهُمَا
 فِیْمَا لَهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى خَالِیًا فَكَامَتْ عَيْنَا تَرْجُمَةُ ابُو ہریرہ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات شخص ہیں کہ اللہ اُن کو اپنے سایہ میں
 جگہ دے گا (یعنی عرش کے نیچے) احسن اوس کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا ایک تو حاکم مفسد
 (جو کہتا بد سنت کے مطابق مفید کرے خواہ بادشاہ ہو خواہ کو نوال وغیرہ) دوسرے وہ جو ان جو

اس کی عبادت کے ساتھ بڑا ہوتا ہے کہ وہ شخص جو مسجد سے نکلے اور دل اور کا مسجد میں لگا رہے
 جو ہے وہ وہ شخص کو محبت کریں آپس میں اس کے واسطے اسی کے لیے ملین اور اسی کے لیے جدا ہوں
 پانچویں جو مرد ایسا متقی ہو کہ اسے کوئی عورت حسب نسب والی مالدار زمانا کے لیے بلاوے اور وہ
 کہے میں اس سے ڈرنا ہوں اور زمانا سے باز رہتا ہوں جو صدقہ دے ایسا چھپا کر کہ دے اپنے کو خبر نہ
 ہو کہ بائین ہاتھ بے کیا خرچ کیا اور یہ ضعیف ہے صحیح یہ ہے کہ بائین ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ دے اپنا
 کیا خرچ کرتا ہے ساتویں جو اس کو اکیلے میں یاد کرے اور اس کی آنسو ٹپک پڑیں (یعنی اس
 کی محبت یا خوف سے) **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِ حَدِيثُ عَبْدِكِ اللَّهُ وَقَالَ رَجُلٌ مُعَلَّقٌ بِالْمِجْدِ إِذَا خَرَجَ
 مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ مَرَّجَبَ الْبُورِ هَرَبَهُ مِنْ رُوحِ دُوسَرَى سُدَّ مَرُودَى مَهْلَى اَوْ
 اَوْسَ مِنْ يَدِهِ جَبَّ حُضْضُ سَجْدَةٍ مِنْ نَحْلٍ اَوْ دُلَّاسُ كَاسِ سَجْدَةٍ مِنْ لُكَا سَجْدَةٍ تَكْبِ
بَابُ بَيَانِ اَنَّ اَفْضَلَ الصَّدَقَةِ مَدَقُّهُ الصَّحِيحُ التَّحِيْمُ اَفْضَلُ صَدَقَةٍ كَسَرُ **عَنْ**
 اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ كَسَرُ
 اللَّهُ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَانْتَ حَيٌّ تَحِيْمُ تَحِيْمُ الْفَقْرِ دَنَا مَلُ الْفَقْرِ
 وَلَا تَمُوتَ حَتَّى اِذَا بَلَغْتَ الْحُلُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ
 مَرَّجَبَ الْبُورِ هَرَبَهُ نَعَى كَمَا اِيكَ شَخْصٌ اَيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَرُ اَوْ عَرَضَ كَسَرُ
 رَسُولُ اللَّهِ كَسَرُ اَفْضَلُ اَوْ ثَوَابُ مِثْلُ صَدَقَةٍ كُونُ سَاغِي اَتَيْتُ فَرَايَا كَسَرُ دَلِيلُ تَوَا اَوْ تَوَا
 تَذَرْتُ اَوْ اَوْ حَرِيصُ اَوْ اَوْ خَوْفُ كَسَرُ اَوْ اَوْ اَمِيرُ رُكُنَا اَوْ اَمِيرُ كَسَرُ اَوْ اَوْ اَفْضَلُ اَوْ
 اَوْ
 كَسَرُ اَوْ
 لَيْسَ كَسَرُ اَوْ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَمْسُ
 الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجَدًا قَالَ اَمَّا وَاَبْرِيكَ لَتُبَيِّنَنَّ اَنْ تَصَدَّقَ وَانْتَ حَيٌّ تَحِيْمُ تَحِيْمُ الْفَقْرِ
 اَفْضَلُ دَنَا مَلُ الْفَقْرِ دَنَا مَلُ الْفَقْرِ دَنَا مَلُ الْفَقْرِ دَنَا مَلُ الْفَقْرِ

لِنَكَاتٍ تَرْجِمُهُ دہی ہے جو اوپر گزرا اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب پوچھا تو آپ
 نے فرمایا آگاہ ہوا قسم ہے میرے باپ کی باقی حدیث دہی ہے **ف** اور حدیثوں میں اللہ کے
 سوا اور کسی کی قسم کہانے کو منع اور شرک فرمایا ہے اور یہاں جو آپ قسم اُس کے باپ نکل گئی
 یہ عادت کی راہ سے زبان پر جاری ہو گئی تھی اور قصداً نہیں تھی قصداً ایسی قسم کہانا منع ہے
عَنْ عَمْرِو بْنِ الْقَعْقَاعِ يَحْكُو أَنَّكَ إِسْنَادُ يَحْكُو حَدِيثَ جَدِّهِ رِغْدِ أَنْتَ قَالَ أَيْ الصَّدَقَةَ
أَفْضَلَ تَرْجِمُهُ دہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ کون سا صدقہ افضل ہے **بَابُ بَيَانِ أَنَّ**
الْبَيْدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْبَيْدِ السُّفْلَى إِنَّ الْبَيْدَ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفَقَةُ وَأَنَّ الْبَيْدَ السُّفْلَى هِيَ الْاِخْلَافُ

اسباب میں یہ بیان ہے کہ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے اور اس بیان میں کہ اوپر کا
 ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے کا ہاتھ بچانے والا ہے **عَنْ عُبَيْدِ بْنِ يَرْبُوعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ**
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَهْوٌ عَلَى الْبَيْدِ دَهْوٌ يَدُ كَرَمِ الصَّدَقَةِ
وَالْتَعَفُّ عَنْ الْمَسْكَةِ الْبَيْدِ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْبَيْدِ السُّفْلَى وَالْمُنْفَقَةُ وَالسُّفْلَى
السَّائِلَةُ تَرْجِمُهُ عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ منیر پر صدقہ کا ذکر
 کرتے تھے اور کسی سے سوال نہ کرنے کا اور فرمایا کہ اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے اور اوپر کا
 ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے کا ہاتھ مانگنے والا ہے **عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزْرَامٍ رَضِيَ اللَّهُ**
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ لِلصَّدَقَةِ أَوْخَيْلُ
الصَّدَقَةِ عَنْ طَهْرِ غَنَى الْبَيْدِ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْبَيْدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ مِنْ تَقُولُ تَرْجِمُهُ
 حکیم بن حزام نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل صدقہ وہ ہے جس کے بے
 صدقہ دینے والا غنی ہے (یعنی یہ نہیں کہ سب مال لٹا کر آپ فقیر ہو بیٹھے) اور اوپر کا ہاتھ بہتر ہے
 نیچے کے ہاتھ اور صدقہ پہلے اس کو دے جس کا ہاں نفقہ اپنے ذمہ ہے (جس پر نذر ہی غلام
 نوکر چاکر) **عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزْرَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا
الْمَالُ خَفَرَةٌ خُلُوعٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطَبِيبٍ نَفْسٍ بَوْرِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافٍ
نَفْسٍ كَمُبَارَكٍ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْبَيْدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ

مِنَ الْبَيْدِ الشُّفْلَى تَرجمہ حکیم نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مال مانگا تو آپ نے دیا میں
 نے پہر مانگا پہر مانگا پہر دیا پہر فرمایا کہ یہ مال ہر اہر اسیٹھا اسیٹھا ہے سو جس نے اسکو لیا بغیر مانگے یا
 لیا دینے والے کی خوشی سے نہ آپ نہ بروستی تقاضا کر کے اوس میں برکت ہوتی ہے اور جس نے اپنے
 نفس کو ذیل کر کے لیا رہنے سوال کر کے (اور برکت نہیں ہوتی اور اسکا حال ایسا ہوتا
 ہے کہ کہانا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور اوپر کا ہاتھ عمرہ ہے نیچے کے ہاتھ سے سحری کی مائیکہ
 رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَا بَنَی اٰدَمَ اِنَّکُمْ تَبْدُلُ الْفَضْلَ
 خَلْفَکُمْ رَانَ ثَمْبِکُمْ کُنْشُ لَکَ وَلَا تَلَامُ عَلٰی کَفَاۃٍ وَاَبَدًا مِنْ تَعْمُوْلٍ وَاَلِیْدُ اَعْلٰی
 خَلْفَکُمْ مِنَ الْبَيْدِ الشُّفْلَى تَرجمہ ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا اے بیٹے آدم کے توجہ چیز ضرورت سے زیادہ ہو اوس کو خراج بکھرتا رہے یہ بہتر ہے تیرے
 لیے اور اگر اوس کو بھی روک رکھو جیسے ضرورت کو موافق کو روکنا ہے تو برائی تیرے حق میں اور
 تجھ پر ملامت نہیں ضروری خرچ کے موافق رکھنے میں اور صدقہ پہلے اسکو دے جسکا خرچہ تیرے
 ذمہ ہو اور اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے **بَابُ التَّحْرِیْرِ الْمُسْلَمَةِ** سوال کرنا
 کی برائی سحری مَعَاوِیَہ رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ اِنَّا کُمْ وَاَحَادِیْثُ الْاَحَادِیْثُ کَانَ
 وَحَدَّثَ عُمَرُ رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَانَ عُمَرُ کَانَ یَحْفِیْفُ النَّاسَ فِی اللہِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللہِ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَهُوَ یَقُوْلُ مَنْ بَرَّ اللہَ بِحَدِّیْنِ یَفْقَهُهُ فِی الدِّیْنِ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّی
 اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُوْلُ اِنَّمَا اَنَا خَادِیْنٌ مُکْرَمٌ اَعْطِیْتُ عَنْ طَلَبِ نَفْسٍ فَبَارَکَ لَہُ فِیْہِ وَ
 مَنِ اَعْطِیْتُ عَنْ مُسْئَلَةٍ وَشَرَّہُ کَانَ کَالَّذِیْ یَاکُلُ وَلَا یَشْبَعُ تَرجمہ حضرت معاذ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بجز تم حدیث کی روایت ہو مگر وہ حدیثیں جن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
 زمانہ میں نہیں پہنچیں اسلیو کہ حضرت عمر کو گون کو ڈرایا کرتے تھے اسہ پاک سے اور سننا سہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ جس کی بھلائی چاہتا ہے اسکو دین کی
 سمجھ دیتا ہے اور سننا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے میں تو فقط نرا بچی
 ہوں پہر جسکو میں دل کی خوشی سے دون (پینے بغیر سوال اور لجاجت سائل کے) تو اوس میں ہر
 کو برکت ہوتی ہے اور جس کو میں مانگنے سے اور اسکو ستانے سے دون اسکا حال ایسا ہے کہ گویا

کہا تا ہے اور بیت نہیں بہتر تا **ف** حضرت معاویہ کے زمانہ میں ماکہ میں ہزاروں کی فتح ہوئی
 اور روایات اہل کتاب کی لوگوں میں کثرت ہو گئی اس لیے آپ نے حکم کیا کہ حضرت عمر کے زمانہ
 کی روایات کی طرف رجوع کر دو کہ وہ زمانہ رابطہ و ضبط کا تھا اور غیر قوموں سے اختلاط نہ تھا اور بعد
 اوں کے بہتر تب حدیث مدون ہو گئی اور علم میں جمع ہو گیا **عَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ رَجَاءٍ
 أَنَّ تَعَالَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْقُوا فِي الْمَسْجِدِ قَوْلَ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْكَتُهُ مِثْلَ شَيْئًا فَإِنَّهُ كَأَنَّكَ دُفِّعَ لَكَ دِينَارٌ لَهُ دِينَارٌ
 اعْطَيْتُهُ **ترجمہ** حضرت معاویہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سوال میں ہٹ نہ بھا
 کرو و سلی کہ اس کی قسم مجھ سے جو مانگتا ہے کوئی چیز اور اس کے سوال کو سب سے سیرے پاس سے چیز
 خرچ ہوتی ہے اور میں اس کو برا جانتا ہوں تو اس میں برکت کیونکر ہوگی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ
 عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُنَبِّهٍ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فِي دَارِهِ بِصُعَاظٍ فَأُطْعِمَنِي مِنْ جَوْشَرٍ وَفِي دَارِهِ عَنْ أَخِيهِ
 قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَكَ مِثْلَهُ **ترجمہ** عمرو بن دینار نے وہب بن منبہ سے روایت کی
 اور کہا کہ میں ان کے گھر گیا صنعا میں اور مجھے انہوں نے اپنے احاطہ کے جوڑ کھلائے اور ان کے بہائی
 نے روایت کی کہ میں نے سامعاویہ بن ابی سفیان سے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے پہر روایت بیان کی مثل اس کی جو اوپر گذری **عَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ يَطْلُبُ
 يَقُولُ إِذْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا أَتَقْبَلُهُ فِي الدِّينِ
 وَإِنَّمَا أَنَا قَائِمٌ وَيُعْطِلُ اللَّهُ **ترجمہ** حضرت معاویہ خطبہ پڑھتے تھے اور روایت کی کہ سنا میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس کی اللہ تعالیٰ بہلائی جائے اس کو دین میر
 سجدہ دیتا ہے اور میں تو بائٹھے والا ہوں دیتا تو اس سے **ف** اس حدیث میں معلوم ہوا
 کہ دین میں سجدہ پیدا ہونے سے بہتری کوئی نہیں کہ اس سے آدمی کی دنیا و آخرت دونوں بڑھ
 ہو جاتی ہے پس ہر مسلمان کو اس میں زیادہ کوشش کرنی چاہیے اور معلوم ہوا کہ اپنے والد اللہ کے
 سوا کوئی نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی باوجود علو مرتبت اور رفیع منزلت کے بائٹھ ہی دے
 ہیں پھر بد ہر شخص کہ ہر روز پیر یا دامن لوگ جو اولیا انبیاء سے اپنی حاجات طلب کرتے ہیں ان

جبر و انکو میں محض بہ دین اور جاہل میں **عَنْ** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس لیسکین یطوون الطواف الذی یطوون علی الناس
 فتدوہ اللقمۃ والقمۃ والتمران والتمران کالواقمۃ لیسکین یا رسول اللہ قال الذی
 لا یجد غیرہ یغلبہ ولا یفطن لہ فیتصد فی علیہ ولا یشال الناس شیئاً ترجمہ ابو ہریرہ
 نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں جو گھومتا رہتا ہے اور لوگوں کے
 گرد رہتا ہے اور ایک دولقمہ یا ایک دو کھجور لیکر لوٹ جاتا ہے پھر لوگوں نے عرض کی کہ مسکین
 کون ہے اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا جبکہ اتنا خرچ نہیں ملتا جو اس کی ضروریات بشری کو
 کفایت کرتا ہو اور نہ لوگ اسے مسکین جانتے ہیں کہ اُس کو کچھ صدقہ دین اور نہ وہ لوگوں سے کچھ
 مانگتا ہے **ف** بہت سوال و عیال والے غریب و مسلمان ایسے ہی ہیں کہ باوجود منت و شقت
 کے اون کے ضروریات کو موافق نہیں ملتا اور تنگ دست و قرضدار رہتے ہیں ایسوں کو دینا اور
 ایسوں کی دلجوئی اور مدد و کھانا ہر مسکین کے دینے سے اولیٰ ہے ہر مالدار کو اُس کا خیال ضرور
عَنْ ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس
 لیسکین یا الذی تدوہ التمرۃ والتمران ولا اللقمۃ والقمۃ ان لیسکین
 المتعفف اذکر ان شئکم لا یزالون الناس الحاکم ترجمہ ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو ایک دو کھجور یا ایک دولقمہ لیکر لوٹ
 جاتا ہے مسکین وہ ہے جو سوال نہیں کرتا نہ ہاراجی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 کہ وہ لوگوں سے مانگتے نہیں لیسکین **عَنْ** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سَمِعَ ابا ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمنل حدیثاً یمنل ترجمہ
 وہی حدیث جو اوپر گذری دوسری سند سے مروی ہے **عَنْ** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم قال لا توال المسکۃ باحدکم حق یلقہ اللہ ولیس فی وجہہ مذعور
لحکم ترجمہ عبد اللہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ تم میں کا
 آدمی مانگن سے گاہی تاک کہ اللہ سے ملے گا اور اُس کے مونہ پر ایک ٹکڑا بھی گوشت کا نہ ہو گا
ف پتہ شرمین **ف** گوشت کا نہ ہونا چہرہ پر عیارت ہو گی یا بے ابر و ہونے اور کرو اور ذلیل ہونے

اور کرامات اور ان کے مشہور بہن اسلام لائے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور
اسود بنی مردود جو دعویٰ نبوت کا کرتا تھا اس نے اور ان کو آگ میں ڈال دیا اور وہ نہ جلے نہ لہا
ہو کر ان کو چوڑ دیا اور وہ ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے کہ آپ ان کو وفات
فرمائی اور بڑے بڑے صحابہ سے ملاقات کی ہے مثل ابی بکر صدیق وغیرہ رضی اللہ عنہ کی اور
بہر اتفاق ہے محدثین اور مورخین اور ارباب سیر کا اور سماعی نے انساب میں جو قتل کیا ہے کہ
وہ حضرت معاویہ کے زمانہ میں ایمان لائے یہ غلط ہے باتفاق مؤرخین وغیرہم کے (الذہبی)
باب مَن خَلَّ لَهُ الْمَسْكَةُ جب کو سوال جائز ہے اس کا بیان **مَنْ خَلَّ قَبِيضَةُ بَنِي كَلْبٍ**
الْحِمْيَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَمَلْتُ حِمَاةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَفَمَنْ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ تَنَا مَرُّ لَكَ بَعَثْنَاكَ ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيضَةُ إِنَّ
الْمَسْكَةَ لَا تَخْلُ إِلَّا لِأَحَدٍ ثَلَاثَةِ رَجُلٍ خَمَلْتُ حِمَاةً فَخَلَّتْ لَهُ الْمَسْكَةُ حَتَّى يُبَيِّهَا ثُمَّ
يُشِيكَ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ بَجَائِحُهُ أَجْنَحَتْ مَالَهُ فَخَلَّتْ لَهُ الْمَسْكَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِيَامًا
مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ نَاقَةٌ حَتَّى يَفُومَ ثَلَاثَةَ مَرَّاتٍ ذِي الْحِجَّةِ
مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْهُ ثَلَاثًا فَخَلَّتْ لَهُ الْمَسْكَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِيَامًا مَرَّتَيْنِ أَوْ
ثَلَاثًا سِدَادًا مَرَّتَيْنِ عَيْنَيْنِ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْكَةِ يَا قَبِيضَةُ سَمِعْتُ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سَمْعًا
ترجمہ قبضہ نے کہا میں فرخندار ہو گیا تھا ایک بڑی رقم کا دینے دو قبیلوں کی اصلاح وغیرہ کے
لیے یا کسی اور امر خیر کے واسطے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے سوال کیا آپ
نے فرمایا تم شہید کہ ہمارے پاس صدقات کا مال آوے تو ہم اس میں سے کچھ نکال دینا پہر آپ نے
فرمایا اے قبضہ سوال حلال نہیں مگر تین شخصوں کو ایک تو وہ جو فرخندار ہو جاوے (یعنی کسی امر
خیر میں) تو حلال ہو جاتا ہے اس کو سوال پہر تا تک کہ ملجاوے اس کو اتنا مال پہر سوال سے باز نہ
دوسرے وہ شخص کہ پہر بچاؤ اس کے مال میں کہ صنائع ہو گیا ہو مال اس کا تو حلال ہو جاتا ہے سوال
اس کو یہاں تک کہ ملجاوے اس کو اتنی رقم کہ درست ہو جاوے اس کی گزران راوی کہ شک ہو کہ قوم
فرمایا یا سداو معنی دونوں کے ایک میں تیسرا وہ کہ بچو بچا ہو اس کو وفات اور نین شخص عقل والوں پر
سے اس کی قوم کے گواہی دین کہ اس کو بیشک ناقہ پہنچا ہے اس کو یہی سوال جائز ہے جب تک کہ اپنی

گزران درست ہونے کے موافق نہ پائے اور سوال ان لوگوں کے امقبیہ سوال حرام ہے اور سوال
 کے جو سوال کرنے والے وہ حرام کہتا ہے **بَابُ جَوَازِ الْاِخْلَافِ فِي سَوَالِ ذَلَا تَطْلَعُ بِهٖ**
مَا لَكُمْ جَوِيزَ اَبَاكَ اسکا لینا کیا ہے **سَمِعْتُ سَالِمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرَيْشٍ مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ**
عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي
الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطَاهُ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِمَّنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَا لَا أَقْضِي أَعْطَاهُ أَفْقَرُ إِلَيْهِ
وَمِمَّنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ
مُشْرَفٍ وَلَا سَائِلٍ فَقُلْتُ وَمَا فَكَارَ تَتَبَعُهُ نَفْسُكَ ترجمہ سالم نے اپنی باپ سے انھوں نے
 حضرت عمر سے روایت کی کہ حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ مال دیا کرتے تھے
 اور میں کہتا تھا کہ جو مجھ سے زیادہ احتیاج رکھتا ہو اسکو عنایت کیجیے یہاں تک کہ ایک بار مجھے آپ
 نے کچھ مال دیا اور میں نے عرض کیا کہ جسے مجھ سے زیادہ حاجت ہو اس سے عنایت فرمائے آپ نے فرمایا
 اس کو لے لو اور اس مال سے جو تمہارے پاس بغیر لالچ کے اور بغیر مانگے آبادے اسکو ملے لیا کرو
 اور جو اس طرح نہ آوے اسکا حیاں بھی نہ کرو **ف** شاید یہ مثل اس حدیث سے نکلی ہے **مصرع**
 چیز کی بے سوال سدا دہ خدا است اور حدیث کی کمال نہ دہ اور بے رغبتی اور لاطمی اور اثبات
 حضرت عمر کا معلوم ہوتا ہے اور اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ جب کو مال آجائے اسے قبول کرنا جائز
 یا نہیں اور اس میں تین مذاہب ہیں اور صحیح و مشہور مذہب یہ ہے کہ سوا سلطان کے اور کا مال قبول
 کرنا مستحب ہے اور جمہور کا بھی قول ہے اور عطیہ سلطان کا سبب بعضوں نے اسکو حرام کہا ہے اور بعضوں
 نے حلال اور صحیح یہ ہے کہ عطایاے سلطانی میں مال حرام غالب ہے غرض اگر مال حرام غالب ہو تو
 لینا رد انھیں در نہ خیر مباح ہے اور ایسا ہے جو ایسے شخص کے پاس مال آوے جو اسکا حق نہیں اور
 اس میں مال حرام غالب نہیں لے لینا روا ہے اگر لینے والے میں کوئی مانع مشرعی موجود نہ ہو اور بعضوں
 نے اس مباح کو واجب کہا ہے خواہ سلطان سے ہو یا اس کے غیر سے اور بعضوں نے مستحب کہا ہے سلطان
 کے عطیہ کو نہ اور کے **سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرَيْشٍ مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي**
الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطَاهُ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِمَّنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَا لَا أَقْضِي أَعْطَاهُ أَفْقَرُ إِلَيْهِ
وَمِمَّنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ
مُشْرَفٍ وَلَا سَائِلٍ فَقُلْتُ وَمَا فَكَارَ تَتَبَعُهُ نَفْسُكَ

اَوْصَلْتُ بِهِ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَانْتَ غَيْرُ مُتَرَفٍّ قُلْ كَسَابُ الْخَيْرِ وَمَا كَانَتْ لَكَ
 تَبِعَهُ نَفْسُكَ قَالَ سَأَلَ كَثِيرٌ لَجَلِ ذَلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَا
 أَحَدًا شَيْئًا وَلَا يَدْرُسُ شَيْئًا أُعْطِيَ تَرْجَمَهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بَابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر بن خطاب کو کچھ مال دیا کرتے تھے اور وہ
 عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ کسی ایسے شخص کو عنایت کیجیو جو مجھ سے زیادہ احتیاج رکھتا ہو تو ایک
 بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مال لے لو اور اپنے پاس رکھو۔ ذرا ہمدرد دیدو اور جو ہر
 قسم کے مال پر تنہا ہو پاس آوے اور تم نے اس کی خواہش نہ کی ہو اور نہ مانگے ہو تو اس کو لے لیا کرو
 اور اپنے دل پر خواہش نہ کیا کرو سالم نے کہا اسی سبب سے ابن عمر کسی سے کچھ نہ مانگتے تھے اور اگر
 کوئی دیتا تھا تو پسیر دیتے تھے **عَنْ ابْنِ شُعْبَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا**
ابْنُ السَّحْدِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلَمَةَ تَرْجَمَهُ هِيَ رَوَيْتُ اس سَلَمَةَ مَرِي هُوَ سَلَمَةُ ابْنُ السَّحْدِيِّ الْمَكِّي أَنَّهُ قَالَ اسْتَعْلَى
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَرَعَتْ مِنْهَا وَادَّيْتُمْ إِلَيْهِ أَمْرًا
بِحَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَلِمْتُ لِلَّهِ وَأَجْرِي عَلَى اللَّهِ فَقَالَ خُذْ مَا أُعْطَيْتَ فَإِنِّي عَمِلْتُ عَلَى
عَمَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمِلْتُ فَمِنْ قَوْلَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيَ نَيْدًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَكُنْ لَكَ كُلُّ وَتَصَدَّقُ تَرْجَمَهُ ابْنُ سَعْدٍ
 سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدقہ کا عامل کیا جب میں نکاح
 ہو اور صدقہ کا مال انکو لاکر دے یا تو مجھے کچھ اجرت دینو کا حکم کیا میں نے کہا میں نے تو اللہ کے
 واسطیہ کام کیا ہے اور مزدوری میری اللہ پر ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جو دیتا ہوں
 لے لو ایک بار میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صدقہ تقسیم کیا تھا اور آپ نے
 مجھے بھی کچھ اجرت دی اور میں نے بھی ایسا ہی کیا جیسے تم نے کیا سو مجھ سے فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جب غیر مانگے تنہا کو کچھ ملے تو کہاؤ اور صدقہ دو **عَنْ ابْنِ سَعْدٍ**
ابْنِ الْكَاشِغَرِيِّ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ السَّحْدِيِّ أَنَّهُ قَالَ اسْتَعْلَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمَنْزِلِ حَلَا يُنْفِ اللَّيْثُ تَرْجَمَهُ هِيَ رَوَيْتُ اس

فَكَانَ الْفَرَادِيسُ وَاللَّهُ يُؤْتِي عَلَى مَنَابِتِ تَرْجَمَةِ حَضْرَتِ اَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا اگر آدمی کو ایک جنگل سونے کا بتو تو یہی آرزو کرے کہ دوسرا اور
 ہو اور اسکا کوہ نہ نہیں بہرتی مگر سٹی (گور کی) اور اسد رجوع کرتا ہے اس کی طرف جو توبہ کرے
عَنْ اَبِي عَتَّابٍ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہما یَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُولُ
 لَوْ اَنَّ لَا بَنَیْ اَدَمَ مِلَادًا وَاَدَمًا لَاحْتَبَّ اَنْ یَّکُونَ الْیَمَیْمَ مِثْلَهُ وَلَا یَمْلَأُ نُفُوسَ بَنِیْ اَدَمَ اِلَّا التَّوَابُ
 وَاللَّهُ یُؤْتِي عَلَى مَنْ تَابَ قَالَ اَبُو عَتَّابٍ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ فَلاَ اَدْرِیْ اَمِنْ الْفُزَّانِ هُوَ
 اَمْ لَا قَالَ وَفِیْ رِوَايَةٍ زُهَیْرٍ قَالَ فَلاَ اَدْرِیْ اَمِنْ الْفُزَّانِ لَکِنْ یَذْکُرُ بَنَیْ عَتَّابٍ رَضِيَ اللہ
 تعالیٰ عنہما تَرْجَمَةُ عَبْدِ اللہ بنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہما نے سنا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے کہ اگر آدمی کا ایک میدان ال سے بھرا ہو تو یہی چاہے کہ اسی کے برابر ہو اور آدمی
 کا جی کسی چیز سے نہیں بہرتا ساوٹی کے اور رجوع ہوتا ہے اسد او سپر جو توبہ کرے ابن عباس نے کہا
 میں نہیں جانتا کہ یہ قرآن میں سے ہے یا نہیں اور زہیر کے روایت میں یہ ہے کہ میں نہیں جانتا قرآن
 میں سے ہے یا نہیں اور ابن عباس کل نام نہیں لیا **عَنْ** اَبِي الْاَسودِ قَالَ بُعِثَ اَبُو مُوسَى
 الْاَشْعَرِیُّ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ اِلَیْ تَرَاوِ اَهْلَ الْبَصْرَةِ فَدَخَلَ اِلَیْہِمْ فَلَا دُفَّ مِائَتَ رَجُلٍ قَدْ
 قَرَأُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ اَنْتُمْ خِیَارُ اَهْلِ الْبَصْرَةِ وَقَدْ اَوَّحُوا فَاَتَلَوْهُ وَلَا یَطُورُونَ عَلَیْکُمْ اِلَّا کَلَمًا
 تَنْقُصُو قُلُوبُکُمْ مَّا قَسَمْتُ قُلُوبُ مَنْ كَانَ تَبَلَّکُمْ وَاَنَا کُنَّا نَقْرُءُ سُورَةَ تَمَّا لَقِیْنَاهُمَا
 فِی الطَّوْلِ وَالشَّکْرِ یَذْکُرُ اَنْہُ کَانَ سَمِیْعًا غَیْرَ اَنْہُ قَدْ حَفِظْتُ مِنْہَا لَوْ کَانَ لَا بَنَیْ اَدَمَ وَاَدِیَانِ
 مِنْ مَّالٍ لَا یَتَغَیَّرُ وَاَدِیَا کَالشَّاءِ وَلَا یَمْلَأُ جُوفَ بَنِیْ اَدَمَ اِلَّا التَّوَابُ وَکُنَّا نَقْرُءُ سُورَةَ کُنَّا
 نُسَبِّحُہَا بِاِحْدِی الْمِیْسَمَارَاتِ نَأْتِسِیْہَا غَیْرَ اَنْہُ قَدْ حَفِظْتُ مِنْہَا بِاِیْتِہَا الَّذِیْنَ اَمْسُو لِمَ
 نَقُولُوا مَا لَا تَعْمَلُونَ فَکُتِبَ شَہَادَتُہُ فِی اَعْنَاقِ کُمْ نَسْأَلُہُمْ عَنْہَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ
 تَرْجَمَةُ ابی الاسود نے کہا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بصرہ کے قاریوں کو بلوایا اور وہ
 سب نین سو قاری اُنکے پاس آئے اور انہوں نے قرآن پڑھا اور ابو موسیٰ نے اُن کو کھا کہ تم بصرہ
 کے سب لوگوں سے بہتر ہو اور وہ ان کے قاری ہو سو قرآن پڑھتے رہو اور بہت مدت گزر
 جائے سُنْتُ نہ ہو جاؤ کہ تمہارے دل محنت ہو جاوین جیسے تم سے اگلوں کے دل محنت ہو گئے

اور ہم ایک سورۃ پڑھا کرتے تھے جو طول میں اور سخت و عیدون میں برارت کو برابر تھی پہرین آگے
 بہول گیا بنگراتی بات یاد رہی کہ اگر آدمی کے وسیدان ہوتے مال کے تب ہی تیسرا ڈنڈہ تیار ہوتا
 اور آدمی کا پیٹ نہیں بہر تاگر مٹی سے اور ہم ایک سے رست اور پڑھتے تھے اور اسکو سجات میں کی
 ایک سورت کو برابر جانتے تھے میں وہ بھی بھول گیا مگر اُس میں سے یہ آیت یاد ہے اے ایمان والو
 کیون کہتے ہو وہ بات جو کرتے نہیں اور جو بات ایسی کہتے ہو کہ کرتے نہیں وہ مختاری گرو نون ہیں
 لکھ دی جاتی ہے گو اہی کے طور پر کہ اسکا سوال ہوگا تم سے قیامت کو دن **ف** ان رجب ثور
 میں ہندست دنیا کی حرص کی اور برائی ہے دنیا کو بہت چاہنے کی اور کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے
 شمع اہل دنیا کا فراں مطلق اند **و** روز و شب در زق و زق و در برق و برق اند **و** اور بشارت ہے حضرت
 انسان کو کہ بے رے ان کا بیٹ نہیں بھیرنا اگرچہ سولہ کی انیٹوں سے انکا گھر بہر جاوے **پاؤ**
فَقُضِلَ الْفَيْئَاغَةُ وَالْحُسْبُ عَلَيْهِمَا قَمَاعَتُ كِي فَضْلِيَتِ عَنْ اِيْهِ دِيْرَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْخَالِي عَزَّكَ تَمْرَةٌ الْعَرَضُ وَذِكْرُ الْغَنَى
 غنی النفس ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا امیری سامان بہت ہونے سے نہیں ہے بلکہ امیری دل سے ہے **ف** بیتر سامان بنا
 بہت ہے مگر آدمی پر حرص غالب ہے جب ہی امیر نہیں اور دل غنی ہے تو بے مال کے بھی بے پرواہ
 ہے **بَابُ التَّحَدُّثِ بِمِنْ اَلَا تُخْبِرُ اِيْهَا الدُّنْيَا وَمَا يَبْسُطُ مِنْهَا دُنْيَا كِي رِيْتِ بِسُفُوْرِهِ**
 ہونے کے بیان میں **عَنْ اِيْهِ سَعِيْدُ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ**
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خُطِبَ النَّاسُ فَقَالَ لَا دَالُوْهُ مَا اخْشَى عَلَيْكُمْ اِيْهَا النَّاسُ اَلَا مَا يُخْرِجُ اللهُ
لَكُمْ مِنْ رِزْقِهِ الدُّنْيَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَيُّ الْخَيْرِ بِالْمُتَرِّ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُلْتُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَيُّ الْخَيْرِ بِالْشَّرِّ فَقَالَ
لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي اِلَّا بِخَيْرٍ وَخَيْرُ هَوَارٍ كُلِّ مَا
يَنْبِتُ التَّرْبُوعُ يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُمُّ اِلَّا اِكْلَهُ الْخَيْرِ اَكَلَتْ حَتَّى اِذَا اُمْتَلَاَتْ خَاوَرَتْهَا
اَسْتَقْبَلَتْ الشَّمْسُ فَلَطَتْ اَوْ بَاكَتْ ثُمَّ اَجْلَزَتْ مَعَاذَتْ فَكَفَتْ فَمَنْ يَأْخُذْ مَا لَا
يَحْقُقُ يَبَارِكْ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ يَأْخُذْ مَا لَا يَحْدِيْحُ فَيَسْأَلْهُ كَمَثَلِ الدِّمِيِّ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ

ترجمہ ابوسید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبڑے ہو کر لوگوں میں وعظ کیا اور فرمایا ہم
 کی قسم کہ لوگو میں تمہارے لیے اور کسی چیز سے نہیں ڈرتا ہوں مگر اُس سے جو اللہ کا لٹا ہے تمہارے
 لیے دنیا کی زینت تو ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا خیر کا نتیجہ شہر ہی ہوتا رہے
 دنیا کی دولت اور حکومت آنا اور اسلام کی ترقی ہونا تو خیر ہے اس کا نتیجہ برا کیونکر ہوگا (پھر رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے تھوڑی دیر پہر فرمایا تھے کیا کھا رہا (دوسرے کے سوال کو چھوڑ
 لیا کہ کہیں بھول گیا ہو تو مطابقت جواب کی سوال کے ساتھ اس کی سمجھ میں نہ آئے) اور
 عرض کی اے رسول اللہ کے کیا خیر کا نتیجہ شہر ہی ہوتا ہے آپ فرمایا کہ نہیں خیر کا نتیجہ تو
 خیر ہی ہوتا ہے مگر اتنی بات ہے کہ بہار کو دنوں میں جو سبزہ اگتا ہے (اور اس سے تم خیر ہی
 جانتے ہو) وہ نہیں مارتا ہے بیضہ سے اور نہ قریب المرگ کرتا ہے مگر ہر اچلے والے کو کہ
 وہ کہا جاتا ہے جہانگ کہ اوس کی کو کہیں بھول جاتی ہیں اور سورج کے سامنے ہو کر ٹپٹا گئے
 لگتا ہے یا موت لگتا ہے پھر جگالی کرنے لگتا ہے اور پھر چرے جاتا ہے (یہاں تک کہ اسی لوٹ
 پوٹ میں ایک دن مرجاتا ہے) یہی حال اُس مال کا ہے کہ جو اس کو حق کے ساتھ لیتا ہے اوس کو
 برکت ہوتی ہے اور جو ناحق طور پر لیتا ہے اوس کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے کہ کہا جاتا ہے اور
 پیٹ نہیں بہتا (جیسے اوس ہرگز جرنے والی کا) **حَدَّثَنَا ابْنُ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخَوْتُ مَا أَخَافُ عَلَيْكَ كَمَا تَجْنَحُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ هَرَجَةِ الدُّنْيَا قَالُوا
وَمَا هَرَجَةُ الدُّنْيَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَرَكَاتُ الْأَرْضِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالْخَيْرِ
قَالَ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَيُّ الْخَيْرِ نَأْتِيهِ قَالُوا كَلَّ حَتَّى إِذَا مَتَلَّتْ حَاجِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ الشَّمْسُ ثُمَّ اجْتَرَتْ
وَبَالَتْ وَتَلَطَّتْ ثُمَّ عَادَتْ فَكَالَتْ إِنَّ هَذَا الْبَالُ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهِ وَ
وَضَعَهَا فِي حَقِّهِ فَنِعَمَ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهَا بِخَيْرِ حَقِّهِ كَانَ الَّذِي بَالُهَا وَلَا تَشْبَعُ
 ترجمہ وہی روایت دوسری سند سردی ہوئی اتنی بات زیادہ ہے کہ آپ نے تین بار فرمایا
 کہ خیر کا نتیجہ خیر ہے ہوتا ہے اور اخیر میں فرمایا جس نے اس کو اپنے مال کو حق کی راہ سے لیا اور
 راہ حق میں رکھا تو کیا خوب مدد اوس سے ملتی ہے (یعنی درجات عالیہ صدقات و خیرات اور

مہربان اور سکونیت ہوتے ہیں اب باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِیِّ قَالَ**
خَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّبْرِ وَجَلَسَتْ خَوَلُوهُ فَقَالَ إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ
بَعْدِي مَا يَنْتَفِئُ اللَّهُ عَنْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزَيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ أَوْيَاتِي الْخَيْرُ بِاللَّسِ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ مَا شَأْنُكَ يُكَلِّمُكَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَكَلِّمُكَ قَالَ وَرَأَيْتُكَ أَنَّهُ يُذَوِّلُ عَلَيْكَ فَنَاقَ يَهْجُرُ عَنْهُ

الرُّذَمَاءُ وَقَالَ آيُنَ هَذَا السَّارِلُ وَكَانَتْ حَمِيدًا فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِاللَّسِ وَإِنَّ مِمَّا يَنْتَفِئُ

الذَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلْجِئُ إِلَّا الْإِكْلَةَ الْخَضِرَوَاتِ فَاتَّجَا أَكَلْتُ حَتَّى إِذَا مَنَّا لَدَتْ خَاصِرَتَاهَا
 اسْتَقْبَلَتْ عَيْنِ الشَّمْسِ فَتَلَطَّتْ وَبَاكَتْ ثُمَّ رَفَعَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلُوٌّ وَنَعْمٌ صَاحِبُ
 الْمَرْحُومَةِ اعْطَى مِنْهُ الْمُسْكِينِ وَالْيَتِيمِ وَابْنِ السَّبِيلِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ مَنْ تَلَا خُذْهُ بِعَيْنِ حَقِّهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ لَكَ دِشْبَعٌ وَيَكُونُ عَلَيْكَ شَيْخًا يَكُونُ
 الْفَقِيمَةُ مَرَحِمَةُ ابْنِ سَعِيدٍ لے وہی روایت بیان کی مگر یہ بات زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سنبہرہ بیٹھے تھے اور ہم آپ کو گرد بیٹھے اور آگے آپ نے وہی مضمون فرمایا دنیا کی زینت تب ایک شخص
 نے عرض کی کہ کیا خیر کا نتیجہ شہر ہوا ہے آپ جب ہو رہے لوگوں نے اس شخص سے کہا تو نے کیوں
 ایسی بات کہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے بات نہ کی اور ہم کو خیال ہوا کہ آپ پر وحی اترتی

ہے اتنے میں آپ نے پسینہ پونچھا اور فرمایا اُس سال نے اچھی بات کہی بہر آپ نے وہی مثال سنبہرہ چرنے
 والہ کی بیان کی اور فرمایا یہ مال ہر اسے میسر ہوتا ہے اور بہت اجبار فقیق ہے اس سلمان کا جو مسکین
 کو اور یتیم اور مسافر کو یا اور کچھ فرمایا اخیر میں یہ فرمایا کہ وہ مال اس پر قیامت کے دن گراہ ہوگا باقی

مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِیِّ قَالَ** اپنی اہل مرحومہ کو دنیا کی زینت اور

کثرت سودا یا اور ان کو ڈر یا جنکو مال حلال ہاتھ آوے اور راہ حق میں خرچ ہو ان ملاعین دنیا کا
 تو ذکر ہی نہیں جو مال حرام اکٹھا کرتے ہیں اور اپنے پیٹوں میں آگ بہرتے ہیں اور سائل نے پوچھا
 کہ خیر کا انجام شریک نہ ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا کہ ہاں یہ ٹھیک ہو مگر دنیا کی زینت خیر حقیقی نہیں بلکہ
 اسمین بندوں کا امتحان اور فتنہ ہے کہ اسمین مشغول ہو کر نہ اردن خدا کو بھول جاتے ہیں اور
 آپس میں بغض اور نفسانیت پیدا کرتے ہیں بہر اور سنبہرہ کی مثال فرمائی کہ کو بظاہر باطنی کا برسنہ

سبہ کا ہونا زندگی کا باعث ہر گز بد پرہیز و انورون کے لیے وہی سبب ہلاکت کا ہوتا ہے کیا ہے
 فَضِّلِ التَّحَقُّقَ وَالصَّبْرَ وَالْقَنَاعَةَ وَالْحَمْدَ عَلَى كُلِّ لَذَّةٍ صَبْرٌ وَقَنَاعَةٌ كِي فَضِيلَتِ عَمَلٍ
 اَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ نَصَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ سَأَلُوا رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا قَعَدَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا
 يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ قُلْتُ اَنْ أَخَذَ رَأْسُكُمْ وَمَنْ لَيْسَ يَتَحَقَّقُ يَعْطَاهُ اللَّهُ وَمَنْ لَيْسَ يَتَحَقَّقُ يُعْطِيهِ
 اللَّهُ وَمَنْ يَصْبِرْ يُصْبِرْهُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِنْ عَطَايَا خَيْرٍ وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ مَرَجِمَةُ ابُو سَعِيدٍ
 لَے کہا چند لوگوں نے انصار کے کچھ ہاتھوں سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے انکو دیا انہوں نے
 پھر ہاتھ پیر دیا یہاں تک کہ جب تمام ہو گیا جو کچھ آپ کو پاس تھا تو آپ نے فرمایا میرے پاس جہاں ہوتا ہے
 تو میں تم سے دریغ نہیں کرتا اور جو سوال سے بچے اللہ اوسے بچاتا ہے اور جو اپنے دل کو بے پردہ
 رکھے اللہ اسکو بے پردہ کر دیتا ہے اور جو صبر کی عادت ڈالے اللہ اس پر صبر آسان کر دیتا ہے اور
 کوئی عطا ئے الٰہی بہتر اور کثرت والی صبر سے زیادہ نہیں **ف** اس حدیث میں قناعت اور صبر
 اور تنگی دنیا پر رضی رہنمائی تعلیم اور غریب جو **عَنْ الزُّهْرِيِّ** بِحَدَّثِ اَبِي سَعِيدٍ مَرَجِمَةَ
 زہری سے دوسری سند وہی روایت مروی ہوئی **عَنْ عَجَلَةَ** عَجَلَةَ اَبِي سَعِيدٍ مَرَجِمَةَ ابُو سَعِيدٍ
 تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَتَى اَنْفُسَهُ وَوَدَّ رِزْقَ نَفْسِهِ
 فَتَعَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ مَرَجِمَةُ عَبْدِ اللَّهِ مَرُودِي ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مراد کو جو بیوہ
 اور چھٹا را بایا اوس نے جو اسلام لایا اور موافق ضرورت کر رزق دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اُسکو اپنی روزی
 پر قناعت دی **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللَّهُ جَعَلَ رِزْقَ اَبِي مُحَمَّدٍ قُوْنَا مَرَجِمَةُ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما
 کھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ محمد کے تابعوں کی روزی موافق ضرورت کے رکھے
ف یعنی دنیا کی طوم و تریاق اور ساز و براق اور حل اِنقال کے تحمل مشاق اور زبردستی کی دہم
 و دام اور ہجوم عوام اور نافع کے رزق و رزق اور اہل معاملات کی بنی بن سے محفوظ رکھے اور اس حدیث
 سے معلوم ہوا کہ موافق ضرورت کر دینی ملنا فقر اور غنی دونوں سے افضل ہے خیر الامور واسطہ اور
 قوت اہل لذت کی نزدیکی رفق کو کہتے ہیں اور اس دنیا کم رکھنے کی فضیلت ثابت ہوئی اور کفایت

کہنے کی قوت لایوت پر فیاض اعطاء الموالفہ ومن یحاک علی ایمانہ ان لم یقط و احیاء
 من سئل یمنہ لیسئلہ ربیان الخوارج و احکامہ حہ باب دل پرچائے مالون کا اور خروج کا بیان
 مکتوب محمد بن النضر یعنی اللہ تعالیٰ عنہ قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم ما قلنا فی اللہ
 یا رسول اللہ لکذا ہو کذا کان احقر بہ منہم قال انما یمضی فی ان لیسألونی بالخیار
 اذ یسألونی فلست یبایحہ ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے کچھ صدقہ کا مال تقسیم کیا اور میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ قسم اللہ کی اس کے سحق
 اور لوگ نہ تو اپنا فرمایا انہوں نے مجھے مجبور کیا دو باتوں میں کہ یا تو مجھے ہر بیانی سے ناگین یا میں ان
 کے آگے بھیل بیہ و ن سو میں بھیل کرنے والا نہیں ہوں غرض یہ کہ انہوں نے مجھ پر بہت الحاح
 سے سوال کیا بہ سبب جنت ایمان کے اور اگر میں انکو نہ دیتا تو بھیل کہتے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جابلون
 اور جنت مل اور ضعیف الایمان لوگوں سے مدارات کرنا ضرور ہے اور اس صلحت سے انکو مال دینا
 روا ہے مکتوب التمرین ملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کذبت امیثی مع رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم و علیہ رداء فجذبت غلیظ الحاشیۃ فاذا رکعہ اعزائی فجذبتہ بردایہ
 جبکہ شہید کہ نظر ہوا الحاشیۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد اشرقت بہا
 حاشیۃ الرداء مرثدہ جبکہ یہ تم قال یا محمد بن مرثدہ قال اللہ الکی فی عندک فالتفت
 الکیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففینک ثم امرکہ یطکک ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ نے کھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا جاتا تھا اور آپ ایک بنجران (شہر کا نام
 ہے) کے چادر اور رہی ہوئی تھی جسکا کنارہ مٹا تھا اور آپ کو ایک گاؤں کا آدمی ملا اور آپ کو
 چادر سمیت پہنچا بہت زور سے کہ میں نے دیکھا آپ کی گردن کے سرے پر چادر کا نشان بن گیا اور
 اسکا حاشیہ گر گیا اس کے زور سے کہیں بنجر کے سب سے پہر کہا اسے محمد حکم کر دیرے لیے اس مال میں
 سے کچھ دینے کا جو اللہ کا دیا آپ کے پاس ہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور
 ہنس کر اور حکم کیا اسکو کچھ دینے کا ف اور اسکی اس گز و دوری پر کچھ غصہ نہ فرمایا یہ کمال خلق اور
 حکم تھا آپکا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جابلون کی گستاخیوں اور بے ادبیوں پر حلم و صبر و درگزر کرنا
 اور ان کے سودا و کے بدلے میں ان سے احسان کرنا چاہیے اور خوش خلقی برتنا چاہیے جیسا آپ بہن

دیے اور اس کو کچھ دلا رہی ذیادہ اس سے ہنس کر اجازت بھی سمجھا گیا **سُحَن** اِنْخَرَبَ عَبْدُ اللَّهِ بَرَانِي
 لَحَاقَهُ عَنِ النَّبِيِّ مَالِكٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ
 وَفِي حَدِيثٍ عَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ مَنَظَرٍ الزَّيَّادِي قَالَ لَمْ جَبَنَ كَالِیْهِ جَبَدَهُ تَرْجَمَهُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَكْرٍ الْأَعْرَابِي نَبِي حَدِيثٍ كُتِبَ لَهُ حَتَّى أَشَقَّ الْبُرْدَ وَحَتَّى بَقِيَتْ
 حَاشِيَتُهُ فَنُحِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجَمَهُ اِسْمَ سے بذریعہ انس کے وہی روایت
 مروی ہے اور عمر بن عمار کی روایت میں یہ مضمون زیادہ ہے کہ اُس اعرابی نے ایسا گھسیٹا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس اعرابی کے گلے سے لگ گئے اور ہمام کی روایت میں یہ ہے کہ ایسا کہینا
 کہ چادر مبارک پھٹ گئی اور کنارہ اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے میں رہ گیا باقی مضمون
 وہی ہے جو اوپر گذرا **سُحَن** الْمُسَوِّدِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْدِيئَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بَنِي الْأَنْطَلِقُوا إِلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّا نَطْلُقُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ قَالَ فَادْعُوهُ لَهُ فَخَرَجَ
 إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاةٌ مِمَّنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ هَذَا الْكَ قَالَ فَنَظَرَا إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 تَرْجَمَهُ سَوْرِبْنُ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَے روایت ہو کہ تقسیم کین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبائیں
 اور مخزمہ کو کوئی تہ مخزمہ نے کہا امیر سے بیٹے میرے ساتھ چلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 تک سو میں اُن کے ساتھ گیا اور انھوں نے کہا تم گھر میں جا کر اونہی بلاؤ میں نے حضرت کو بلایا آپ
 نکلے اس میں کی ایک قبائیں ہوئی اور فرمایا کہ یہ میں نے تمہارے واسطے رکھ چوڑی تھی اور ہر ایک
 مخزمہ کو دیکھا اور فرمایا مخزمہ خوش ہو گئے **سُحَن** الْمُسَوِّدِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَتْ
 عَلِي الشَّيْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْدِيئَةً فَقَالَ لِي ابْنُ مَخْرَمَةَ انْطَلِقُوا إِلَى اللَّهِ عَسَى أَنْ يُطْغِيَنَا
 مِنْهُ شَيْئًا قَالَ فَقَامَ ابْنُ عَلِيٍّ عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمَ مَعَهُ الشَّيْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ مَخْرَمَةَ
 قَبَاةٌ وَهُوَ يَرِيهِ مُحَاسِنُهُ وَهُوَ يَقُولُ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ خَبَأْتُهُ رَجَمَهُ سَوْرِبْنُ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 کے پاس کچھ قبائیں آئیں اور مجھ سے میرے باپ مخزمہ نے کھا اسے میرے بیٹے میرے ساتھ چلو شاید
 کہو ہوں اُس میں سے کچھ دین غرض میرے باپ دروازہ پر کھڑے رہے اور بات کی اور حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اُن کی آواز پہچانی اور نکلے اور آپ کو پاس ایک قبائیں تھی اور آپ اس کو پہول بوڑھن کی

طرف نظر کرتے تھے اور فرماتے تھے یہ میں نے تمہارے لیے اُتھا رکھی تھی یہ میں نے تمہارے لیے اُتھا
 رکھی تھی **ف** ایہین نحا وجود بذل وعطار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتی ہے اور انہی
 یاروں کا خیال کہنا اور انکی دلجوئی اور مدارات **عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ أَعْطَى رَسُولَ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَتَا جَالِسِينَ فِيهِمْ فَقَالَ فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْهُمْ رَجُلًا لَمْ يَلْبِطْ بِهِ وَهُوَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ أَكْثَرُ فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَدَدْتُ لِي فَكَلَّمْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللَّهِ إِنَّ كَلَامًا مُؤْمِنًا قَالَ أَوْصَلًا فَسَكَتُ فَلْيَا كَلَّمْتُ عَنْكَ بَنِي مَآ
أَعْلَمُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللَّهِ إِنَّ كَلَامًا مُؤْمِنًا قَالَ أَوْصَلًا فَسَكَتُ
فَلْيَا كَلَّمْتُ عَنْكَ بَنِي مَآ أَعْلَمُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللَّهِ إِنَّ كَلَامًا مُؤْمِنًا
قَالَ أَوْصَلًا إِنَّكَ عَطَى الرَّجُلَ دَعَاؤًا أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنْهُ خَشْيَةً أَنْ يَكُفَّ فِي السَّارِعِ عَلَى وَجْهِهِ
وَفِي حَدِيثٍ الْخُلُوفِ فِي تَكْذُرِ الْقَوْلِ مَثَلَيْنِ تَرْجِمُهُ سَعْدُ بْنُ كَبَرٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ لَوُكُونَ
 کو کچھ مال دیا اور میں ہی اون جن بیٹھا تھا اور آپ ایک شخص کو چوڑ دیا جو میرے نزدیک ان سب
 اچھا تھا سو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں اسکو موسن
 سمجھتا ہوں آپ اسکو کیوں نہیں دیتے میں اسے اسکی قسم موسن جانتا ہوں آپ فرمایا شاید یہ مسلم ہو
 پہر میں بخوبی درجہ پہا اور پھر اس کی خوبی نے جو مجھے معلوم تھی غلبہ کیا اور میں نے پھر عرض کی
 کہ یا رسول اللہ آپ اسکو کیوں نہیں دیتے اسکو اسکی قسم میں موسن جانتا ہوں آپ فرمایا شاید یہ مسلم ہو پھر بڑ
 چپ رہا اور پھر اس کی خوبی نے جو مجھے معلوم تھی پھر غلبہ کیا اور میں نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ
 کہ آپ اسے کیوں نہیں دیتے اسکی قسم میں اسے موسن جانتا ہوں آپ فرمایا شاید یہ مسلم ہو پھر تیسری
 بار میں آپ فرمایا کہ میں اکثر ایک کو دیتا ہوں اور دو سرا میرے نزدیک اس سے اچھا ہوتا ہے اس خیال
 سے کہ اگر میں اسے ندوں گا تو یہ اوند ہے موندہ دفع میں جلا جائیگا اور صلوانی کی روایت میں وہ قول جو
 متین بار مروی ہوا وہی بار ہے **ف** اس میں صاف تصریح ہے کہ ضعیف الایمان لوگوں کو اسکو دیتا
 ہوں کہ وہ تکلیف پا کر ایمان سے پہنچ جائیں اور حالانکہ کامل الایمان موجود ہوتے ہیں کہ وہ ہرگز تکلیف
 کے خوف سے دین سے پہنچنے والے نہیں اور انہیں کو مؤلفہ القلوب کہتے ہیں **عَنْ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ**
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنِي خَالَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجِمُهُ زُهْرِي سَوْدَرِي

فَوَاللَّهِ

سند یہی مضمون مروی ہوا کہ محمد بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ یہی حدیث
 الزہری الدفی ذکرنا فقال فی حدیثہ فقہ رب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی حدیث
 عنہ فی حدیثہ ثم قال ایتا کا ائی سعد ائی کا عطی الرجل ترجمہ محمد بن سعد یہی روایت یہی
 کی مروی ہوئی اس میں اتنی بات زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گردن اور سارے
 میں ہاتھ مارا اور فرمایا کیا اڑے ہوا میری گردن کے وہی بات فرمائی رہا آپ نے محبت سے فرمایا کہ کیا تم
 ہم سے اڑنے ہو یا لا نکہ انکی کیا مجال تھی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اڑے تھے ان میں مالک بن
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ناسا من الکفار قالوا یدوم خیر حین اقام اللہ علی رسولہ من اموال صوانہ
 ما اکان فظف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی رجلاً من قریش المایۃ من ابل فقالوا ایضاً
 اللہ لیرسل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی رجلاً من قریش المایۃ من ابل فقالوا ایضاً
 انہ فی حدیث ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قولہ یحرم فارسل الی الکفار فجمعہم فی
 قبۃ من ادم فلما اجمعوا جاءہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما حدیثکم یکن
 عنکم فقال لہ فقموا انصاراً امکادو ورائنا یا رسول اللہ فلم یقولوا شیئاً واما انصار
 من احادیثہ اسنا فیہم قالوا ایضاً اللہ لیرسل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی رجلاً من ابل فقالوا
 ورسولنا نطعمہ من ما یحرم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اعطی رجلاً من ابل
 عنہ یکن انصاراً امکادو ورائنا یا رسول اللہ فلم یقولوا شیئاً واما انصار
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فواللہ لیکتب لکم فیہم خیر مثلاً یحبون بہ فقال بلی
 یا رسول اللہ قد رضیت ان قال ذلکم سجدوا واثرتہ شدیداً فاصبروا حقاً قالوا اللہ ورسولہ
 فانی عنک الخوض قالوا سجدوا ترجمہ اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا چند لوگوں انصار کو خیرین کے
 دن کہا جیسا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اموال بہن بن سے کچھ مال بغیر لڑے بھرے دلوادیا اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیوں کو قریش میں سے سوانٹ دیے تو انصار کے لوگ
 کہنے لگے اللہ اپنے رسول کو بخیر کہ وہ قریش کو دیتے ہیں بہن بن جو بڑا کر اور ہماری تلواریں ابھی تک قریش
 کا خون چکا رہی ہیں اس بن مالک نے کہا کہ اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی اور آپ نے
 انصار کو بلا بھیجا اور ان کو ایک چمڑے کے خیمہ میں جمع کیا پھر جب سب جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ

اُن بنو انس بن مالک نے اور روایت کی حدیث مثل اسکی (جو گزری) اور اس میں بھی ہے کہ انس نے کہا یہ
میں نے سنا کہ اس کے بعد روایت پڑھیں گی ہے نہ یہی ہے (جو اس کے اوپر گزری) **عَنْ** التَّيْمِينِ مَالِكِ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ فَقَالَ أَفِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ عِبَادِكُمْ
قَالُوا لَا أَتُخِذُ لَنَا لَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّتِي لَتَقُومُ مِنْكُمْ فَقَالَ
إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٌ وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَجْبِرَهُمْ وَأَنْتُمْ أَنْتُمْ أَنْتُمْ
تَرَوْهُمْ أَنْ يَجْعَلَ النَّاسُ بِالذُّنْيَا وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِكُمْ لَوْ
سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَسَكَنْتُمْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ جَمَعَ حَضْرَتُ انس رضی اللہ عنہ
عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو ایک جگہ جمع کیا اور فرمایا تم میں کوئی غیر ہے انہوں نے
کہا نہیں مگر ایک ہماری بہن کا لڑکا اپنے فرمایا بہن کا لڑکا قوم میں داخل ہے پھر فرمایا قریش سے ابھی جاہلیت
کو چھوڑا ہے اور ابھی مصیبت سوخنات پائی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ انکی فریادیں کروں اور ان کی دُعا
کروں اور کہیا تم غرض نہیں ہوتے ہو کہ لوگ نیا لیکر چلے جاویں اور تم اس کے رسول کو لیکر اپنے گھر جاؤ رہا
یہی میری محبت اور رفاقت تمہاری ساتھ وہ تو ایسی ہے کہ اگر سب لوگ ایک میدان کی راہ لیں اور انصار
ایک گھاٹی کی (جو دو پہاڑوں کے بیچ میں ہو) تو میں انصار ہی کی گھاٹی میں جاؤں اور اُن کا ساتھ
کہی نہ چھوڑوں) **ف** اس حدیث میں فضیلت انصار کی اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے
ساتھ معلوم ہوئی **عَنْ** التَّيْمِينِ مَالِكِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا قُتِلَتْ مَكَّةُ قُتِلَتْ الْقُرَيْشُ
فَقُرَيْشٌ قَالَتْ الْأَنْصَارُ إِنَّ هَذَا لَهَوُ الْعَجَبِ إِنَّ سَيُوفَنَا نَقَطُ مِنْ دَمِ آيَتِهِمْ وَإِنْ عَنَّا مِمَّنَا
مُرَدُّ عَلَيْهِمْ فَبَلَّغْ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَهُمْ فَقَالَ مَا أَلَيْسَ بِي إِلَّا خِيَارُ
عَنْكُمْ قَالُوا هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ وَكَأَنَّا أَكِيدُنَّ بَوْدُونَ قَالَ أَمَا تَرَوْهُمْ أَنْ يَجْعَلَ النَّاسُ
بِالذُّنْيَا إِلَى بَيْتِكُمْ وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِكُمْ لَوْ سَلَكَ
النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَكَنْتُمْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ جَمَعَ
الْأَنْصَارَ ثُمَّ جَمَعَ حَضْرَتُ انس رضی اللہ عنہ نے کہا جب کہ فتح ہوا غنیمت قریش میں باقی گئی اور انصار
نے کہا یہ میری تعجب کی بات ہے کہ ہماری تو لوہا ریں خون بہا دیں اور غنیمت یہ لوگ لیبا دیں اور یہ خبر حضرت
کو پہنچی سو اپنے انکو اکٹھا کیا اور فرمایا کہ یہ کیا بات ہو جو مجھے تم سے پہنچی ہے انہوں نے عرض کی کہ ہاں

وہی بات ہے جو آپ کو پہنچی اور وہ لوگ کبھی جھوٹ نہیں بولتے تھے تب آپ فرمایا کیا جو خوش نہیں آتا
 لا اور لوگ مٹا لیا کہ اپنے گھر جاویں اور تم اس کے رسول کو لیکر اپنے گھر جاؤ اور میرا حال تو یہ ہے کہ اگر لوگ
 ایک سیدان کی راہ لین یا گھسائی کی اور انصار ایک اوسری یا گھسائی کی تو میں انصار کی وادی میں جاؤں
 اوسہی کی گھسائی میں سہل انہیں مالا لکھا کہ لکھا کہ کان یوم حنین اقبکتھوا زنت وغطفان وغیرہم
 یذکر انہم وسمہ رسول اللہ صلعم یومین عشرۃ الا ف و معہ المظفر فاذہروا غنمی
 بقی رکھ قال فنادی یومین نذائک کہ یطیعکم یا شیعہ قال النعت عن یومین فقال یا معشر الانصار قالو
 الیکم یا رسول اللہ انہم یومین معک قال ثم النعت عن یومین یا معشر الانصار قالو الیکم یا رسول اللہ انہم یومین
 معک وهو علی بکبہ بیضاء فذل فقال انا عبد اللہ ورسولہ فانہم یومین لکون واصاب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنائم کثیرہ ففهم فی المهاجیرین والظلفاء ولکہ یطیع الانصار
 فشیئا فقال الانصار اذاک انت الشدة ففهم یومین ففهم غیرنا نکتہ ذلک ففهم
 ففہم فقال یا معشر الانصار ما حدیث بلخنی عنکم ففہم فقال یا معشر الانصار
 اما ترضون ان یدھب الناس بالذمیا وتھون محمداً ففہم ففہم ففہم ففہم ففہم ففہم ففہم ففہم
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو سکت الناس وادیاً و سکت الانصار شیعیاً لآخذت شیعیہ
 الانصار قال ہشام ففہم ففہم ففہم ففہم ففہم ففہم ففہم ففہم ففہم ففہم ففہم ففہم ففہم
 انہ نے کہا جب جنین کا دن ہوا ہوازن اور غطفان اور قبیون کے لوگ اپنی اولاد اور جانوروں کو لیکر
 آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار غازی تھے اور مکہ کے لوگ بھی جنگو طلقا کہتے ہیں پھر یہ سب
 ایک بار پٹنہ دے دیے بہانہ کہ حضرت اکیلہ رہ گئے اور سب دن دو آوازین دین کہ اون کے پیچیدہ
 کچھ نہیں کہا پہلے وہی طرف آپ کو مہنہ کیا اور پکارا کہ اے گروہ انصار کے تو انصار نے جواب دیا
 کہ ہم حاضر ہیں اے رسول اللہ کے آپ خوش ہوں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں پھر آپ نے بائیں طرف مہنہ کیا اور
 پکارا اے گروہ انصار کے تو انہوں نے پھر جواب دیا اور کہا کہ ہم حاضر ہیں اے رسول اللہ کے آپ خوش
 ہوں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں اور آپ ایک سفید چتر پر سوار تھے اوس دن اور اتر پڑے اور فرمایا کہ میں اندہ کا
 بندہ ہوں (مقام بندگی سے بڑا کہ کوئی فخر کا مقام نہیں شیخ اکبر نے اسکی خوب تفسیر کی ہے کہ مقام
 عبدیت خاص ہے انبیائے و اطہر اور سب کو اس مقام میں مشارکت نہیں ہے سبحان اللہ کہ بندہ ہونا کتنی

چہرہ زار کو (اور پیراوی کی غلطی سے حقیقت میں اوسدن بارہ ہزار آدمی تھے جیسا اوپر کی روایت میں
گذرا) اور ہماری ایک جانب کو اور دینہ خالد بن ولید سے لدا تھا اور ایک بارگی ہمارے گھوڑے پہنچے طرین
جہکنے لگے اور ہم نہ پھرے یہاں تک کہ ننگے ہوئے گھوڑے ہمارے اور گناہن کے لوگ بہا گئے لگے اور جب
لوگوں کو کہ میں جانتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈانٹا کہ ان اے مہاجرین ہاں اے مہاجرین
پھر ڈانٹا کہ اے انصاری انصار اور انس نے کہا یہ حدیث ایک چٹاعت کی تھا کہا یہ حدیث سیر کچاؤن
کی ہے پھر ہم نے کہا حاضرین ہم اے رسول اللہ کے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور کہا ہمارے
نے اللہ کی قسم کہ ہم پہونچنے نہیں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انکو شکست دیدی اور ہم نے ان کا سب مال لے لیا
پھر ہم طائف کی طرف چلو اور انکو چالیس روز تک گھیرا پھر کہ لوٹ آکر اور اترے اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ایک ایک کو سواوٹ عنایت فرمانے لگے پھر اگے باقی حدیث ذکر کی جیسے روایت قتادہ
اور ابی السلیح اور ہشام بن زید کی اور گزری **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا سَفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ وَعُيَيْنَةَ بْنَ حِصِّينَ
وَأَقْرَعَ بْنَ حَالِسٍ كُلَّ إِنْسَانٍ مِّنْهُمْ مَّا مَرَّ الْأَيْلُ وَأَعْطَى عَبَّاسَ بْنَ مَرْثَدٍ دِرْهَمًا دُونَ ذَلِكَ
فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ مَرْثَدٍ **شَعْنُ** أَجْعَلْ نَجِيْبِي وَتَقَبَّلْ الْعَبْدُ عَبْدُ عُمَيْرَةَ
وَأَقْرَعَ بْنَ حَالِسٍ وَكَرَّكَ حَالِسٍ يَفُوقَانِ مَرْثَدًا فِي الْجَمْعِ وَمَا كُنْتُ دُونَ أَمْرِئِي قَدِيمًا
وَمَنْ يَخْفِضُ الْيَوْمَ لَا يَرْفَعُ قَالَ فَاتَمَّ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ **ترجمہ**
حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان اور صفوان
اور عیینہ اور اقرع ان سب کو سو سواوٹ دی اور عباس بن مرداس کو کچھ کم دیے تو عباس نے فی عزیز
کہیں جو اد پر مذکور ہوئیں تب آپ ان کے سواوٹ پر کر دیے **ف** اور صفوان ان شہروں کا
یہ ہے کہ آپ میرا اور میرے گھوڑے کا حصہ جتنا نام عبید تھا عیینہ اور اقرع کے بیچ میں فرماتے ہیں حالانکہ
عیینہ اور اقرع دونوں مرداس سے لینے مجھ سے کسی مجمع میں بڑے خضین کتے اور میں اندونوں سے کچھ کم
نہیں ہوں اور آج جس کی بات نیچر گئی وہ پیراوی پر نہ ہوگی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
بَطْنُ الْأَسَدِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ غَنَائِمَ حَنْدَلٍ فَأَعْطَى أَبَا سَفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ
مِائَةَ مَنَ الْأَيْلِ وَسَاقَ الْحَدِيثِ بِخَوْفٍ وَدَاوُدَ أَعْطَى عُمَرَ بْنَ عَلَاتَةَ مِائَةَ مَرَّجَبٍ

عمر بن سیدہ بن مسروق نے دوسری سند سے یہ روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غنا تم حنین
تقسیم کیے اور اہل بنیان کو سواونٹ دلو اور حدیث بیان کی مائتہ اوکل اور تیسر بن غلامہ کو سو روپے
سکین عمر بن سعید بن علفہ الا سکاد و لکھنڈ کے در فی الحدیث علیہ تین علفا تہ ولا حد سنون
ابن امیہ و لکھنڈ کے در الشمر فی حدیثہ ترجمہ عمر بن سعید سے اس سند سے یہ روایت بروی
اور عمر بن علفہ بن غلاف اور صفوان بن امیہ کا ذکر نہیں نہ شعرون کا سکین عبد بن بنید رضی اللہ
تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما فتر حنینا قسم الناس ثلث فاعطى المؤلفه
فلو بصر فبلغه ان الانصار يجوبون ان يصيبوا ما اصاب الناس فقام رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
عليه وسلم خطبهم حميد الله و اتى عليه ثم قال يا معشر الانصار اكرم احدكم ضللا لا
فهد اكرم الله في عالة فاعناكم الله في ومتفردين فجمعكم الله في ويقولون
الله ورسوله امي فقال الا يجيبون فقالوا الله ورسوله امن فقال انا انكم لو نسيتم ان تقولوا اكل وكدنا
وكان من الامر كذا وكذا الا شيئا عدا عدا نعم عمر وان لا يخطها فقال الا ترضون ان تذهب
الناس بالشاء والاييل وقد هبون رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم الى حالكم الا نصار
شعاروا الناس في نارا وكونوا اجمع كنتم امراء من الانصار ولو سلك الناس واديا وشعبا
لكنت وادى الانصار وشعبهم انكم ستلقون بعدي اثرة فاصبروا حتى
تلقوني على الخوص ترجمہ عبداللہ بن زید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حنین فتح کیا
اور غنیمت تقسیم کی اور مولفہ القلوب کو مال دیا تو آپ کو خبر گئی کہ انصار جاہلے ہیں کہ جیسا اور لوگ
کو حصہ ملا ہے وہی جیسا ہی ہم کو بھی ملے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد و ثنا کی پھر
فرمایا اے گروہ انصار کے کہ میں نے تم کو گمراہ نہیں پایا پھر اللہ نے تم کو ہدایت کی میرے سبب اور کیا میں
نے محتاج نہیں پایا تم کو پھر اللہ میرے سبب تم کو میرا کیا میں نے تم کو متفرق نہیں پایا پھر اللہ اکھٹا
کر دیا تم کو (انصار میں) دیکھا بہت بڑھے ایک اوس دوسرے خنزیر اون میں سو برس برابر
ڑائی چلی آتی تھی حضرت کے سبب کہ اللہ تعالیٰ نے اوس دو کر کیا اور وہ کہتے تھے اللہ اور رسول اسکا نہایت
امانت دار ہے (یعنی جو آپ نے کیا وہی حق ہے اور ہم اوس پر رضی میں) پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم مجھے جواب نہیں دینے انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور رسول اسکا بہت امانت دار ہے پھر آپ نے فرمایا کہ

کہ اگر تم چاہو کہ ایسا ایسا کھوادو کہ کام ایسا ایسا ہوگی چیزوں کا آپ ذکر کیا کہ عمر کہتے ہیں میں نے نہیں
 بھول گیا (تو یہ نہیں ہو سکتا) پھر فرمایا کہ تم اس سے خوش نہیں ہوتے کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لیکر اپنے
 گھر جاویں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر اپنے گھر جاؤ پھر فرمایا انصار سترہ ہیں (یعنی بدن
 ہمارے لگی ہوئے ہیں جیسے ستر لگا ہوتا ہے) اور باقی لوگ ابراہہ ہیں (یعنی بسنسبت انصار کو ہم
 دور ہیں جیسے ابراہہ بدن سے دور ہوتا ہے) اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک آدمی ہوتا اور
 اگر لوگ ایک میدان اور گھاٹی میں جاویں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں جاؤں اور میرے بعد لوگ
 تم کو پیچھے ڈالیں گے (یعنی تم کو نہ بکراؤں اور نہ کو دین گے) تو تم صبر کرنا یہاں تک کہ مناجہس جرحض بچیں
 تَبٰرَکَ اللّٰہُ مَا کَانَ یَوْمَ حُنَیْنٍ اَنْزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ نٰکَا فِی الْفِجْمَہِ نَاخِلَی الْاُخْرٰی
 اَبْنَا بِرِیْضَۃٍ تَرٰہِیْلَی وَاَعْطٰی عِیْسٰی ذٰلِکَ وَاَعْطٰی اَنَسَا مِنْ اَشْرَافِ الْعَرَبِ اَنْہُمْ
 یَوْمَ مَیْمٰنٍ فِی الشَّجَرِ فَقَالَ رَجُلٌ قَاتِلُوْا اِنَّ ہٰذَا لَفِیْ شَکٍّ مَّا عَدِلَ فِیْہَا وَمَا اُرِیدُ فِیْہَا وَجِہُ
 اللّٰہِ قَالَ فَعَلْتُ وَاللّٰہِ لَکُنَّ بِرَیْثَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ قَالَ فَاَنْتَ لَیْسَ لَکَ نَاخِرَہُ
 مَا قَالَ فَعَلْتُ وَجِہُہُ حَتّٰی کَانَ کَالْصَّرَفِ ثُمَّ قَالَ فَمَنْ یُعْدِلُ اِذَا لَمْ یُعْدِلِ اللّٰہُ وَ
 رَسُوْلُہُ ثُمَّ قَالَ یَرْحَمُ اللّٰہُ مُوْسٰی قَدْ اُوْدِیَ بِاَکْثَرِ مَنْ ہٰذَا اَفْصَحَ قَالَ قُلْتُ لَکَ جَمْعٌ
 لَا اَرْفَعُ اِلَیْہِ بَعْدَ ہَا حَدِیْثًا تَرْحِمہُ عِدَاہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَکَ جَابِ حُزْنٍ کَاوْنُ ہُوَ رَسُوْلُ
 اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ نے چند لوگوں کو غنیمت کا مال زیادہ دیا چنانچہ اتر بن حابس کو سواونٹ دیے
 اور عیینہ کو بھی ایسے اور چند آدمیوں کو سرداران عرب سے ایسا ہی کچھ دیا اور لوگوں نے ان کو
 مقدم کیا تقسیم میں ہوا ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم تقسیم ایسی ہے کہ اُس میں عمل نہیں ہے اور میں اس
 کی رضا مند ہی مقصود نہیں تو میں اپنے دل میں کہا کہ اللہ کی قسم میں اس کی خبر دوں گا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کو اور میں آپ کے پاس آیا اور میں نے آپ کو خیر دی تو آپ کا چہرہ بدل گیا جیسے خون ہوتا
 ہے پھر آپ نے فرمایا کہ کون عدل کرے گا اگر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کا عدل نہ کرے پھر فرمایا آپ کے کہ اللہ
 تعالیٰ رحم کرے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کہ ان کو اس سے زیادہ ستایا مگر انہوں نے صبر
 کیا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج سے میں آپ کو کسی بات کی خبر نہ دوں گا (اس لیے کہ آپ کو اس
 میں تکلیف نہ ہوتی ہے) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ فَقَالَ کَسَمِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمَمًا فَقَالَ لَجَلِ أَهْلًا لَقِصْمَةً مَا أَرِيدُ بِهَا دَجْبًا اللَّهُ قَالَ نَأْتِيكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارِدَتْهُ فَخَضِبَ مِنْ ذَلِكَ غَضْبًا شَدِيدًا وَأَحْمَسَ وَجْهَهُ حَتَّى تَمْنَيْتَ أَنْ تَكُونَ
 لَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ قَدْ أَوْذَى مُوسَى بِأَكْثَرِ مَرَضٍ لَهَا فَصَدَّ تَرْجُمَهُ عَبْدُ اللَّهِ نَزَلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَيْفٍ مَالٍ بَاتُوا أَوَّلَ يَوْمٍ خَفِضَ فِيهِ كَيْفَ يَقْسِمُ أَيْسَى هُوَ كَيْفَ رِضَا مَنَدَى اس سَوْ مَقْصُودٍ نَهْنِ
 پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر چیکے سے کہہ دیا اور آپ بہت غصہ ہوئے اور چہرہ پکا
 لال ہو گیا اور میں نے آرزو کی کہ کاش اس کا ذکر کیا جوتا تو خوب ہوتا پھر آپؐ فرمایا موسیٰ علیہ السلام کو
 اس سے زیادہ ستایا اور انھوں نے صبر کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وہ میں چپکے نہاتے تھے جاہل
 نے کہا ان کے انشیں بڑے ہیں ایک بار پتھر بکڑے رکھ دیے وہ لے پہا کا آپ اوس کے چچے دوسرے
 لوگوں نے دیکھ لیا کہ کچھ عجیب نہیں اور جب حضرت فارون کا انتقال ہوا اور ان کا جنازہ آسمان پر
 ملکہ لے گئے جاہلون نے کہا انہوں نے انکو حسد مار ڈالا آخر وہ ایک تخت پر آسمان سے ظاہر ہو
 اور انہوں نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام نے مجھے نہیں مارا غرض طح ہیشتہ جاہل لوگ ابنیاء علما کو زیادہ
 کرتے چلے آئے ہیں خدام خدیف اور وارثان علم رسول ہیشتہ صبر کرتے رہے ہیں **عمر**
 جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَرَى جُلَّ بِالْجِدِّ أَنْتَ مُنْصَرِّفٌ مَرَحُومِينَ وَفَوْزُ
 بِإِلَافٍ فَصَحَّ وَدَسَّوَلِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ مِنْهَا يَعْطِي النَّاسَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اْعْدِلْ
 قَالَ بَيْتَكَ وَمَنْ يَعْدِلْ إِذَا لَمْ أَكُنْ اْعْدِلْ خِيْبَتُكَ وَخَيْرَتُكَ إِنَّ لَكَ اَكُنْ اْعْدِلْ فَقَالَ
 عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتَّى حَتَّى اللَّهُ تَعَالَى اَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْتُلْ هَذَا الْمُنَافِقَ فَقَالَ مَعَاذَ اللَّهِ
 أَنْ يَكُونَ النَّاسُ اَزِ اَقْتُلَ اَصْحَابِي اِنَّ هَذَا اَوَاخِي اَبَا بَقْرَةَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِي
 يَكْفُرُونَ مِنْهُ كَمَا يَكْفُرُونَ مِنَ السَّجَّةِ مِنَ الرَّمِيَّةِ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل میں تھے جب ہمیں سوا لگوئے اور بلا لگ کرے میں کچھ جاہلی تھی اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سٹھی ہی لے لے کر باٹتے تھے اور لوگوں کو دیتے تھے تو ایک شخص آیا اور
 اوس نے کہا عدل کرو اے محمدؐ آپؐ فرمایا کون عدل کرے گا اگر میں عدل نہ کروں اور تو تو بڑا بد
 نصیب اور بڑا نقصان والا ہو گیا اگر میں عدل نہ کروں (یعنی تو مجھے نبی سمجھ کر ایمان لایا اور جب میں
 ظالم ٹھہرا تو میرا کہاں ٹھکانا لگے گا) اس پر حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ مجھے فرمائیے کہ میں اس منافق کو

ماروا لون اسی رسول اللہ کے آپ نے فرمایا پناہ اس صاحب کی لوگ کہیں گے کہ میں اپنے رفیقوں کو رہتا ہوں
 (معلوم ہوا زبان خلق سے بچنا چاہیے) اور یہ شخص اور اس کے یار قرآن کو پڑھیں گے اور قرآن کو مکمل
 سے نہ اترے گا (یعنی دل میں اتر کرے گا) اور قرآن سے ایسا نخل جاوین گے جیسے تیر نخل جاتا ہے نہ کرے
 (بعض وقت زور سے تیر مار تو پار ہو جاتا ہے اور اس میں خون تک نہیں بہتا) حکن بجایہ بن عبد اللہ
 التیمی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقیم مغایمہ دساق الحدیث ترجمہ وہی ہے دوسری سند
 صحیح ابن سعد الحدیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بکت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وهو باليمن
 یداعبہ فی نعتہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقسمہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بین اربعۃ نفر الا کثیر من رجال الخطل عیینہ بن ابی الفزارہ وعلقمہ بن علفۃ النعمانی
 ثم احب بنی لاد زید الخیر الطائی ثم احب بنی بھان قال فغضبت فؤدین فقالوا
 یعط صنادید بحد ویدعنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترنما فعلت ذلک
 لولا کفھم کجا رجل کث اللحم مشیرہ لوجبتین غابوا العیدین ناتی الجبین
 الخلق الناس فقال انی اللہ یا محمد قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما یطعم اللہ
 من عصیہ ایا منی علم اهل الارض ولا آمنون قال ثم اذکر الرجل فاستاذن رجل من
 القوم فی قتله یرون انہ خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ان من ضلضی ہذا قوم یفترسون القدران لا یجاوہ جنادہم یقتلون اهل الاسلام
 یل غوث اهل الکوفۃ یمدقون من الاسلام کما یمرق النہم من السمۃ لکن اذکر کثیر
 منکم من قتل عاکد ترجمہ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا حضرت علی نے میں کو کچھ سونا بھیجا میں نے
 (یعنی کہاں سے جیسا نکلا تھا ویسا ہی تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ اسے چار
 قال ثمیم بن بابن اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر اور علقمہ بن علافہ غامری اور ایک شخص بنی کلاب
 بنی اسیلہ کا اور دیازید الخیر طائی کو پھر ایک اور شخص کہ بنی نہان سے اور اسے پیر قریش بہت جلد اور کہنوں کے
 آپ نجد کر سرداروں کو دیوہین اور ہم کو نہین دیتے اور سپہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ اس لیے دیتا ہوں کہ ان کے دونوں میں اسلام کی محبت پیدا ہوا تھے میں ایک شخص آیا کہ اس کی
 یہی کہنی تھی گال پہولی تھی انہیں گال تھے کسی ہو میں بہین ماہا اونچا تھا سر منڈا ہوا تھا اور اس نے

کہ قرآن کا ترجمہ پڑھنے سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے پھر قرآن کا مضمون کیوں کر گلے اور ترے (نکل جاوین گے
 دین سے جیسے نیر نکل جاتا ہے شکار سے) (یعنی تمام اعمال صالحہ خیر و صدقات صلوات و زکوٰۃ حج و صیام سب کا
 بجا لاتے ہیں مگر شرک و بدعت کی نفی ہو جو ان کے عقائد و اعمال میں گہی ہوئی ہے کوئی نیکی قبول نہیں
 جیسے نیر نکل گیا تو اس میں خون بھی نہیں بہتا) راوی نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ آپؐ فرمادے
 کہ اگر میں انگو باؤن تو تھوڑا کی طرح قتل کروں **ف** آخر حضرت علیؑ نے وہی کیا جزیاء اسے عشاء خیر الخیر
 آمین اور زکیہ جا ملیت میں زید الجبل کہا کرتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کا نام اسلمہ
 میں زید الخیر رکھ دیا اس لیے بعض نسخوں میں زید الخیر آیا ہے اور دونوں صحیح ہیں اور ان دوایتوں سے
 معلوم ہوا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہے شرع کا حکم ہے کہ وہ قتل کیا جاوے اور وہ کا فر ہے
 اور ان دوایتوں میں اسکا قتل جو مروی نہیں اسکی وجہ خود حضرت نے فرمادی کہ لوگ کہیں گے کہ محمدؐ
 علیہ وسلم اپنے یاروں کو قتل کرتے ہیں اور یہ امر لوگوں کے بہا گئے اور نفرت کا سبب ہو گا اور آپؐ
 تمام منافقوں کے ساتھ بھی ساوکیا تاکہ اور ان کو الفت ہو اور شاید انکو بعد چند ہی ہدایت ہو
 ان دوایتوں میں سے کسی میں اجازت نامگانہ حضرت عمرؓ کا مروی ہے کسی میں خالد بن ولیدؓ کا اور دونوں
 صحیح ہیں سلیح کہ ہو سکتا ہے کہ دونوں نے اجازت نامگی جہاں سے قتل کی اور نووی نے فرمایا ہے کہ اگر
 کا گلے سے نہ اور تمام اس سے یہ ہے کہ سوالفظوں کے تبادلات کر اس کے معافی سے انکو کچھ حصہ نہیں
 اور یہ قتل نووی کا بھی مؤید ہے ہماری تصریح کا جو ہم اوپر کہہ آئے ہیں کہ مراد اس سے وہ ہیں جو قرآن
 قرآنی سے نفرت ہیں اور ان حدیثوں سے ان لوگوں نے استدلال کیا جو خواج کوکا فرماتے ہیں
 عیاض نے فرمایا ہے کہ مازری نے لکھا ہے کہ خواج کی مکلفیہ میں علماء کا اختلاف ہے اور یہ مسئلہ نہایت
 ہے اس لیے کہ داخل کرنا کفر کلمت میں اور خارج کرنا مسلمان کلمت سے نہایت امر دشوار ہے اور
 باقلانی کے اقوال اس میں مضطرب ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ امر بہت مشکل ہے سلیح کہ قوم نے
 کے کفر کی تصریح نہیں کی اور سبب افعال کا یہ ہے کہ مثلاً معتزلہ کہتا ہے کہ اسد عالم ہے مگر اسے
 نہیں اور زندہ ہے مگر اسکو حیۃ نہیں اور سلیح اس کے کفر میں شک پڑ جاتا ہے اس پر کہ
 میں یہ بات تو معلوم ہے کہ جو کہے کہ عالم نہیں ہے یا حی نہیں ہے وہ کا فر ہے اور یہ بھی حجت نفسیہ
 معلوم ہو چکا ہے کہ ایک ذات کا عالم ہونا اس طرح پر کہ اسے علم نہ ہو یا نہ ہونا اس طرح کہ

نہ ہو حال ہے اب ہم اگر یہ کہیں کہ معتزلے نے جہ علم الہی کی نفی کی تو اس کے عالم ہونے کی نفی کی اور
 یہ بالاجماع کفر ہے اور اس صورت میں اسکا عالم کہنا مفید نہیں اور اگر یہ کہیں کہ وہ علم کی نفی کرتا ہے اور
 کے عالم ہونے کا اقرار کرتا ہے تو وہ کافر نہ ہوا اگرچہ علم کی نفی سے عالم ہونے کی نفی لازم آتی ہے غرض
 یہی مقام اشکال کا ہے یہ کلام ہے مازری کا اور مذہب شافعی اور جہاں یہ علماء کا یہ ہے کہ خوارج کی تکفیر
 نہ کیجاوے اور ایسی ہی قدر یہ اور معتزلہ ہیں اور تمام اہل اہل ابودریغ اور امام شافعی نے کہا ہے کہ میں
 گواہی تمام اہل ہوا کی قبول کرتا ہوں مگر خطابیہ کی اور وہ ایک کردہ ہیں رافضیوں میں سو کہ وہ اپنے ہم
 مذہب کی گواہی قبولی دینا جائز جانتے ہیں تمام ہوا مضمون نوی کا ساتھ تقدیم و تاخیر اور ایک نسخ
 اختصار اور غنیہ الطالبین میں جناب قطاب مولانا شاہ عبدالقادر جیلانی محبوب جالی رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ فرماتے ہیں کہ خطابیہ مذہب میں ابی الخطاب کی طرف اور ان کا عقیدہ ہے کہ ہر زمانہ میں ایک نبی ناطق ہوتا
 ہے ایک صامت نیز چپ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی ناطق تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی صامت غرض
 انہی گواہی مقبول نہیں **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہما قال لا تسأد قال وعلمتہ بنی کانتہ ولکن کانتہ
 ابن الطفیل وقال کانتہ بلکہ یقول ولکن یقول فانیہ ورواؤد اذ فقام الیہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فقال
 یا رسول اللہ الا اضر رب عنقہ قال لا ثم اذ بر فقام الیہ محال سیف اللہ فقال یا رسول اللہ
 الا اضر رب عنقہ قال لا وقال ائہ سیخرج من ضحوی ہذا قوم یسکون کتاب اللہ لکن اطمینا
 وقال قال عمر بن الخطاب قال لکن ان ذکرتہم لا قتلتہم قتل ثمود ترجمہ وہی مضمون
 جو اگلی روایتوں میں گذرا دوسری سند مروی ہے **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہما قال لا تسأد
 وقال یلمن انہ یخرج من ضحوی ہذا قوم یسکون کتاب اللہ لکن اطمینا
 او عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما قال لا تسأد قال وعلمتہ بنی کانتہ ولکن کانتہ
 ہذا قوم ولکن ین کانتہ ان ذکرتہم لا قتلتہم قتل ثمود ترجمہ وہی مضمون
 مروی ہے اور اس میں یہ ذکر نہیں کہ میں اگلوں کو یاؤن تو خود کی طرح قتل کر دین **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہما
 قال لا تسأد قال وعلمتہ بنی کانتہ ولکن کانتہ
 ہذا قوم ولکن ین کانتہ ان ذکرتہم لا قتلتہم قتل ثمود ترجمہ وہی مضمون
 مروی ہے اور اس میں یہ ذکر نہیں کہ میں اگلوں کو یاؤن تو خود کی طرح قتل کر دین **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہما
 قال لا تسأد قال وعلمتہ بنی کانتہ ولکن کانتہ
 ہذا قوم ولکن ین کانتہ ان ذکرتہم لا قتلتہم قتل ثمود ترجمہ وہی مضمون

[illegible]

کہا کہ اے رسول اللہ کے عدل کو تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرابی ہے تیری جب میں عدل
 نہ کروں گا تو کون کرے گا اور تو بالکل بد نصیب اور محروم ہو گیا اگر میں نے عدل نہ کیا اور سچ حضرت عمرؓ نے
 عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجھے اجازت دیجیے کہ اوس کی گردن ماروں آپؐ فرمایا جلنے دو سہل کر
 چند بار ہون گے کہ تم حقیر سمجھو گے اپنی نماز کو انکی نماز کے آگے اور اپنے روزے کو ان کے روزے کے
 آگے قرآن پڑھیں گے کہ اودن کے گلوں سے نہ اوتریگا اسلام عیاریا نکل جائیں گے کہ جیسو تیر شکار سو
 کہ دیکھتا ہے تیر انداز اوس کے پرکابن کو تو اوس میں کچھ بھرا نہیں ہے پہر دیکھتا ہے اوسکی پرکابن کچھ کو
 تو نہیں ہی کچھ نہیں پہر دیکھتا ہے انکی لاکڑ کو تو نہیں ہی کچھ نہیں بہر دیکھتا ہے انکو تو نہیں ہی کچھ نہیں ریتیر لکڑ کھل کر بیٹھ اور
 خون سر نکل گیا اور نشانی اوس گروہ کی یہ ہے کہ اودن میں ایک کالا آدمی ہو گا کہ ایک شانہ عورت کی
 پستان کا سا ہو گا یا فرمایا جیسے گوشت کا لو تھڑا تھاتا تھاتا ہوا اور وہ گردہ موقت نکلیگا جب لوگوں
 میں پہوٹ ہو گی ابو سعید کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اودن سے لڑے اور میں آپؐ ساتھ تھا اور
 آپؐ حکم فرمایا اوس کے ڈھونڈ لیا اور وہ ملا اور حضرت علیؓ کے پاس لایا گیا اور میں نے اس کو دیکھا
 کہ جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی تھا **ف** ان روایتوں میں کئی مسخرے
 کھیلے کہلے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کتبکی آپؐ نے پہلے سے خبر دی اور ویسا ہی واقع ہوا۔
 اول یہ کہ آپؐ نے فرمایا پہوٹ کے وقت نکلیگا چنانچہ ویسا ہی ہوا جب حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کذا
 تھی اور دونوں حکیم پر راضی ہوئے جب ہی ایک گردہ دس ہزار کا دونوں لشکروں سے جدا ہو گیا اور
 دونوں گروہوں کی تکفیر کرنے لگا اور جب حضرت علیؓ نے بشارت دی کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر تم اُس گردہ سے لڑو گے تو اودن میں دس ہی نہ بچیں گے اور تم میرے دس ہی
 نہ مارے جاؤ گے چنانچہ ویسا ہی ہوا پھر آگے روایتوں میں آپؐ نے فرمایا کہ انکو قتل وہ فرقہ کرے گا جو
 حق سے قریب ہو گا میں نے حضرت علیؓ کا فرقہ اور انہوں نے ہی قتل کیا اور ان روایتوں سے معلوم ہوا
 کہ حضرت علیؓ حق پر تھے اور جن لوگوں نے ان سے خلافت کیا وہ باعنی تھے اور یہ روایتیں حجت ہیں اہل
 سنت کی ان روایتوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امت اکلی آپؐ کے بعد باقی رہے گی اور اُن میں شکوت اور
 قوت ہوگی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ فرقہ مارتنہ تشدد کریں گی بے موقع کہ جہان نشتر و ضرور نہیں اور ویسا ہی

ہوا اور فرمایا کہ ایک مرد ایسا ہوگا اور ہنگامہ کیا ہوگا چنانچہ دیکھا کہ ایسی بات ایسی ہے کہ کوئی نہیں
 بغیر عقل کے نہ عقل سے نہیں کہہ سکتا بخیر وحی الہی اور جو منکر نبوت اس میں غور کرے گا اور انصاف دیکھو
 کا تصدیق رسالت کرے گا وہ محمد رحمن **عَلَيْهِ السَّلَامُ** اَللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنْ الشَّيْءُ عَلَيْهِ وَ
 سَمَ ذَكَرَ قَوْمًا يَكْفُرُونَ فِيْ اٰمِنَتِهِمْ يَخْرُجُونَ فِيْ كُلِّ ذِقَةٍ مِنْ النَّاسِ سَيِّئًا هُمْ اَلْحَقُّ قَالَ هُمْ
 شَرُّ الْخَلْقِ اَوْ مِنْ اَشَرِّ الْخَلْقِ يَقْتُلُوكَ اَذَلُّ الطَّائِفَتَيْنِ اَلْحَقُّ قَالَ فَصَرَبَ الشَّيْءُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ
 دَسَمَ لَهُمْ مَثَلًا اَوْ قَالَ قَوْلًا اَلْوَجَلُ يَدْعُو الرِّمِيَّةَ اَوْ قَالَ الْغَرَضُ فَيَنْظُرُ فِي الْفَصْلِ فَلَا يَرَى بَصِيْرَةً
 وَيَكْظُرُ فِي الشَّيْءِ فَلَا يَرَى بَصِيْرَةً وَيَكْظُرُ فِي الْفَوْرِ فَلَا يَرَى بَصِيْرَةً قَالَ قَالَ اَبُو سَعِيْدٍ وَ اَنْتُمْ
 فَتَكْتُمُوْهُمْ يَا اَهْلَ الْاِيْحَانِ ترجمہ ابی سعید نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کا ذکر کیا جو آپ
 کی امت میں ہوگی اور وہ لوگ نکالیں گے جبکہ لوگوں میں پہوٹ ہوگی اور نشانہ انکی سرسوں پر ہونگی اور
 فرمایا آپ نے کہ وہ بدترین خلق میں قتل کرینگے انکو وہ لوگ و دونوں گروہوں میں سے جو نزدیک ہوں حق
 کے (اور وہ گروہ حضرت علی کا تھا) اور انکی ایک مثال آپ نے بیان فرمائی یا ایک بات کہی کہ اوجھ تیرا
 ہے فرما کر کہا فرمایا نشانہ کو اور نظر کرتا ہے یہاں کہ لو اس میں کچھ اثر نہیں دیکھتا اور نظر کرتا ہے تیرکی
 لکڑی میں تو کچھ اثر نہیں دیکھتا اور نظر کرتا ہے سونار میں جو تیرا لکڑی چسکی میں رہتا ہے تو کچھ اثر نہیں دیکھتا
 ہے ابوسعید کہا کہ اعرار والوں نعم ہی نے تو انکو قتل کیا ہے (یعنی حضرت علی کے ساتھ ہو کر) **عَلَيْهِ السَّلَامُ**
اَبُو سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تَمَرُوْنِیْ مَا رَفَعْتُ عَنْہُ فَرَقَةً مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ
يَقْتُلُهَا اَوْ اِلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ ترجمہ ابوسعید خدری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فرقہ جدا ہو جاوے
 گا جب سلمان میں پہوٹ ہوگی اور اسکو قتل کرے گا وہ گروہ جو قریب ہوگا و دونوں گروہوں میں حق سے
عَلَيْهِ السَّلَامُ **اَبُو سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ** رَفَعَنِیْ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تَمَرُوْنِیْ
 فِيْ اٰمِنَتِيْ فَخَرَجَ مِنْ بَيْنِہِمَا مَا رَفَعْتُ يَلْقَا قَتْلًا اَوْ لَا هُمْ بِالْحَقِّ ترجمہ ابوسعید نے
 کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں دو گروہ ہو جاویں گے اور ان دونوں میں
 ایک فرقہ جدا ہو دے گا اور انکو قتل کرے گا وہ گروہ جو حق سے قریب ہوگا **عَلَيْهِ السَّلَامُ** **اَبُو سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ**
 رَفَعَنِیْ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ تَمَرُوْنِیْ مَا رَفَعْتُ فِيْ كُلِّ ذِقَةٍ مِّنَ
 النَّاسِ فَيَلْقَى قَتْلًا اَوْ اِلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ ترجمہ اسکا وہی جو پہچکا **عَلَيْهِ السَّلَامُ** **اَبُو سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ**

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ ذَكَرَ فِيهِ قَوْمًا جَرُّونَ عَلَى فَرْقَةٍ مُخْلِطِينَ بَيْنَهُمْ
 اقْدَرَبَ الطَّائِفَتَيْنِ مِنَ الْحَقِّ تَرْجِمَهُ اسکا ہی وہی ہے **عَنْ** سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَأْخُذْ بِنَاقِ
 السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيْهِ أَنْ أَقُولَ عَلَيْهِ مَا كَرِهْتُ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ
 الْحَرْبَ كُذِّبَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيُخْرِجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ
 قَوْمٌ أَحَدُهُمْ أَكْثَرُ سَفَهًا وَأَكْثَرُ لَهْمًا يَقُولُونَ مَرَّ بِكَ يَرْفَعُ الْبَيْتَ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ
 لَا يُجَاوِزُونَ حَاكِرَهُمْ يَقْرَأُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يُقْرَأُ السَّحَرُ مِنَ الْوَيْتَةِ فَإِذَا لَقِيَ قَوْمَهُمْ
 قَاتَلَتْهُمْ هُمْ كَانَتْ قَتْلَهُمْ أَجْرًا لَكَ خُصْرُ عَيْنِكَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ تَرْجِمَهُ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ
 کہا کہ حضرت علی نے فرمایا جب میں تم سے روایت کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اگر میں آسمان
 سے گر پڑوں تو اس سے بہتر ہے کہ رسول اللہ پر وہ بات باندھوں جو آپ نے نہیں فرمائی اور جب میری
 تمہارے اور اپنے بیچ میں کچھ بات کروں تو جان لو کہ لڑائی میں جیلہ اور فریب زد اسے اب سنو کہ
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے اخیر زمانہ میں ایک قوم نکلی گی
 کہ ان کے لوگ کم سن ہوں اور کم عقل بات تو سب مخلوقات سے اچھی کہیں گے اور قرآن ایسا پڑھیں گے
 کہ اون کے گلوں سے نیچے اترے گا اور دین سے ایسا نکل جاوین گے جیسے تیر فرکار سے بچر جب تم ان سے
 ملو تو ان کو مار واس لیے کہ اون کے مارنے سے تم کو قیامت کروں اللہ کے پاس ثواب لیلیکات
 اس روایت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام اپنے مناقبات میں یہ بات نہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب
 باندہ دین بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب باندہ ہنا ٹہرا گناہ جانتے تھے اور انہی اہل
 کا موجب سچتر تھے اسی لیے صحابہ نہایت عدول ہیں کہ کوئی اون میں ضعیف نہیں ہے نہ قابلِ حرج
عَنْ الْأَعْمَشِ بِطَرَاكٍ الْأَسْنَادِ مِثْلَهُ تَرْجِمَهُ وہی روایت دوسری سند مذکور ہوئی **عَنْ**
 الْأَعْمَشِ بِطَرَاكٍ الْأَسْنَادِ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ مَا يَقْرَأُونَ الدِّينَ كَمَا يَقْرَأُ السَّحَرُ مِنَ الْوَيْتَةِ
 ترجمہ امش سے اس سند سے وہی روایت مروی ہوئی اور اس میں یہ مضمون نہیں ہے کہ ان سے
 ایسا نکل جاوین گے جیسے تیر فرکار سے **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ أَبِي اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ الْخَوَارِجُ نَفَاكًا
 فِيهِمْ رَجُلٌ يُخْرِجُ الْيَدَ أَوْ مُوَدَّ الْيَدِ أَوْ مُشَدُّونَ الْيَدِ لَوْ لَا أَنْ سَجَطُوا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا

[illegible]

لشکر سے صرف دو آدمی کام آئے پھر حضرت علی نے فرمایا کہ دو ہونڈو اس میں مخدجہ کو اور اسکو ڈھونڈو
 اور نہ پایا پھر حضرت علی خود کھڑے ہوئے اور اذن مقتولوں کو پاس لگو جو ایک دوسرے پر بڑے ہونٹ
 اور اپنے فرمایا کہ انکو ہٹاؤ پھر اسکو پایا زمین سے لگا ہوا اور آپ نے کہا اسد اکبر پھر فرمایا کہ سچا ہے
 اسد تعالیٰ اور پیغام پوچھا یا اس کے رسول نے کہا رادی نے کہ پھر کھڑے ہوئے عبیدہ سلمانی اور
 عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین تم ہے اسد تعالیٰ کی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ آپ نے
 سنا ہے یہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ میں تم سے اسد پاک کی کہ نہیں معبود ہے کو
 سوا اس کے یہاں تک کہ تین بار اسے آپ کو قسم دی اور آپ نے قسم کہا ہی اس پر کہ میں نے
 اس حدیث کو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے **ف** یہ قسم دلانا انکا صرف اس لیے تھا کہ لوگوں
 کو یقین آجاوے اور اس بشارت سے خوش ہوں اور معجزہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کا بخوبی
 معلوم ہو جاوے اور یہ بھی معلوم ہو کہ حضرت علی اور ان کے رفیق حقیر ہیں اور وہ اس جنگ
 میں شابہ ہیں اور **برسرِ صواب حکم** عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنِ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَوْلٰی سُوْلِ
 اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنَّ الْکُرْدِیْنَ مَآ خَرَجَتْ وَهُوَ مَعَ عَلِیِّ بْنِ ابِی طَالِبٍ فَمَنْی اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
 قَالُوْا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ قَالَ عَلِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَلِمَةً حَتّٰی اُرْیَدُ بِعَابِلٍ اِنَّ
 رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَصَفَ کَاکَا اَلْاَحْمَرَّ صِفَتُھُمْ فِیْ ظُوْلَہٗ یَقُوْلُوْنَ الْحَقُّ
 بِاَلْسِنَتِھُمْ لَا یُؤْزِھُمْ هٰذَا مِنْھُمْ وَاَشَادَ اِلْحٰلِیْہِ مِنْ اَبْغَضِ خَلْقِ اللّٰہِ اِلَیْھِ مِنْھُمْ اَسُوْدُ
 یَحْدِیْ بِلَیْہِ کُلِّی شَاہِدٌ اَوْ حَکْمَہُ تُدْثِیْ فَاَمَّا قَتْلُھُمْ عَلِیُّ بْنُ ابِی طَالِبٍ فَمَنْی اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
 قَالَ اَنْظُرُوْا فَنظَرُوْا اَفَلَمْ یَجِدُوْا اَشْبَہًا فَاَقَالَ اَنْجِعُوْا فَاَوَّاهُ اللّٰہُ مَا کَانَ بَیْہُ وَلَا کُنْ بَیْہُ فَرَمٰہُمْ
 اَنْ تَزَالُمْ وَجَدُوْکُمْ فِیْ خَیْرِہٖ فَاَقَالُوْا اَبْرَہِمَ وَصَحُوْکَ بَیْنَہُمَا یَسِیْرَ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰہُ اَنَا کَاخِرُ ذٰلِکَ مِنْ
 اَمْرِھُمْ وَقَوْلِ عَلِیٍّ فِیْھُمْ اَدِیُوْا نُسُفَیْ رَدِیْتِہُ قَالَ بَلْکَیْرُکُمْ وَحَدَّثَنِیْ رَجُلٌ عَنِ ابْنِ حُنَیْنٍ اَنَّ
 قَالِ رَاٰیْتُ ذٰلِکَ اَلْاَسُوْدَ رَمِیْمَ عُبَیْدَہُ جَوْمُوْلِیْ ہِیْنَ سُوْلِ اسد صلی اسد علیہ وسلم کے اذن سے
 روایت ہے کہ دروہ جب نکلے اور وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے تو دروہ نے کہا
 لَا حُکْمَ اِلَّا اَنْتَ یٰنِیْے حکم نہیں کیا سوا اسد تو حضرت علی نے فرمایا کہ یہ کلمہ ایسا ہے کہ حق ہے مگر ارادہ
 اُن کا اس سے باطل ہے اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے بیان کیا تھا ایک لوگوں کا کہ میں انکا

حال بخوبی جانتا ہوں اور ان کی نشانیاں ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں اور وہ اپنی زبانوں سے حق
 کہتے ہیں مگر وہ اس سے تجاوز نہیں کرتا ہے اور نشانہ کیا عبید اس نے اپنے خلق کی طاعت (یعنی حق) پر
 خلق سے بچو نہیں اترتی اور اس کی مخلوق میں بڑے دشمن اس کے یہی ہیں اور میں ایک شخص اسود
 ہے کہ ایک ہاتھ اس کا ایسا ہے جیسے چوچے بکری کے یا سر پستان فرمایا یہ جرب قتل کیا انکو علی بن ابیطالب
 نے تو فرمایا دیکھو یہ دیکھا تو وہ نہ ملا یہ فرمایا انہوں نے کہ یہ جادو قسم ہے اسد پاک کی کہ میں نے جھوٹ
 نہیں کھا اور نہ مجھ پر جھوٹ کہا گیا ہے (یعنی نبی نے مجھ پر جھوٹ نہیں فرمایا) میں نے تم سے جھوٹ کہا (دو
 بار یا میں بارہی کہا یہ پایا اس کو ایک کہنڈر میں اور لائے ہکو یہاں تک کہ رکھ دیا لاشہ اس کا حضرت
 علی کے آگے اور عبید اس نے کہا کہ میں حاضر تھا اس جگہ جب انہوں نے یہ کام کیا اور حضرت علی نے
 اس کے حق میں یہ فرمایا اور یونس کی روایت میں اتنی بات زیادہ ہے کہ کبیر نے کھا اور روایت کی مجھ
 سے ایک شخص نے ابن حنین نے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے اس اسود کو **عَنْ ابْنِ ذَرٍّ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبِّي يُعَذِّبُ فِي مِزَانِ تَبِيٍّ أَوْ سَيَكُونُ
بَعْدَ فِي مِزَانٍ حَتَّى قَوْمٌ يَقْتُلُونَ الْقُدَانَ لَا يَجَاوِرُ حَلَا قِيَمَهُمْ يَرْجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا
يُخْرَجُ السَّحَابُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُودُونَ ذِيهِ وَهُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيفَةُ فَقَالَ ابْنُ الصَّامِتِ
فَلَقَيْتُ دَا فَمِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَفَّارٍ أَخَا الْحَكِيمِ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قُلْتُ مَا حَدِيثُكَ
سَمِعْتُهُ مِنْ ابْنِ ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَذَلِكَ أَفَنَكَّرْتُ لَهُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ وَأَنَا
سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعد میرے میری امت سے یا فرمایا اب ہوگی بعد میرے میری امت میں وہ
 قوم کہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے حلقہ میں سے نیچے نہ اترے گا دین سے وہ ایسا نکل جاویں گے جیسے
 کہ تیر نکلتا ہے شکار سے اور پھر نہ آویں گے وہ دین میں وہ ساری مخلوق سے بدتر ہیں ابن صامت نے
 کہا کہ یہ میں ملا رافع بن عمرو غفاری سے جو حکم غفاری کے یہاں پڑھیں گے کہا وہ کیا حدیث ہے
 جو سننے سنی ہے ابوذر سے لیے لیے اور ذکر کی امین نے یہ حدیث تو انہوں نے کہا میں نے سنی ہے
 یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ سَهْلِ بْنِ صَيْفٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يَذْكُرُ الْغَوَاجِ فَقَالَ سَمِعْتُهُ وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ إِلَى الشَّرِّفِ قَوْمٌ يَقْدُرُونَ الْقُدَانَ بِالسِّبْخِ

کہ وہ بھی آپ پر حرام ہے اور آپ کی اولاد کو حلال ہے اور وہ راقول یہ ہے کہ دو دنوں پر حرام ہے۔
 تیسرا یہ ہے کہ دو دنوں پر حلال ہے اور بنی ہاشم اور بنی المطلب کو موالی بن بھی شافعیہ کے دو قول میں اور
 صحیح یہی ہے کہ ان پر ہی حرام ہے احمدیث کو روضہ اور جواہر رافع سے آگے آتی ہے اور دوسرا
 یہ ہے کہ ان کو حلال ہے اور کوفیون اور ابو حنیفہ کا قول یہی ہے کہ حرام ہے اور بعض مالکیہ یہی
 کہتے ہیں اور مالک نے اباحت کا بیان کیا ہے اور دعو کیا ہے ابن ابطال مالکی نے کہ یہ اختلاف صرف موالی
 بنی ہاشم میں ہے اور ان کے سوا اور دن کے موالی میں اختلاف نہیں یعنی ان کو حلال ہے بالاجماع اور یہ
 بات انکی کچھ نہیں بلکہ اصحاب شافعیہ کے نزدیک بنی ہاشم اور بنی المطلب نو کے موالی پر حرام ہے اور
 ان میں کسی طرح کا فرق نہیں ہے (نودی ع) **عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْأَسْنَادِ وَقَالَ إِبْنُ الْأَثَلِ كُنَّا**
الْمَدَنَ قُتْرَ تَرْجَمَةِ شَيْخٍ سَمِعَ رَوَيْتَ أَلْ ہے اور اس میں یہ کہ آپ نے فرمایا کہ موالی ان پر **عَنْ شُعْبَةَ**
فِي هَذَا الْأَسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ مَعَاذٍ إِبْنُ الْأَثَلِ كُنَّا **عَنْ** **أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ سُوَيْدِ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ كَلْبَ الْإِسْطِ كَأَجِدَ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِئْرَتِي فَمَنْ
أَرَفَعَهَا لَكَ كَلِمَاتُكُمْ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ مَدَقَةً فَالْفَيْحَا تَرْجَمَ أَبُو بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے گھر جاتا ہوں اور اپنے بچوں پر کھجور
 پھری پاتا ہوں اور اٹھاتا ہوں کہ کہاؤں پر پھرتا ہوں کہ صدقہ کی نہ ہو اور پرہینکد تیا ہوں۔
فَالِكَلَا اب عوام بکنہ خواص میں ہی اوسکو خلاف ہو رہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ شافعیہ
 طہارت ظاہری میں تخفیف فرمائی کہ جب تک نجاست معلوم نہ ہو تطہیر واجب نہیں بخلاف طہارت
 لقمہ کے کہ اس سے بچنے کو صرت احتمال کافی رکھا اور لوگوں کا قاعدہ اوسکو خلاف ہو کہ لقمہ حرام باوجود
 یقین کے ہی نہ چھوڑیں گے اور طہارت ظاہری میں وہ دساوس پیدا کرینگے کہ معاذ اللہ **عَنْ**
الْمَدَنَ قُتْرَ تَرْجَمَةِ شَيْخٍ سَمِعَ رَوَيْتَ أَلْ ہے اور اس میں یہ کہ آپ نے فرمایا کہ موالی ان پر **عَنْ شُعْبَةَ**
فِي هَذَا الْأَسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ مَعَاذٍ إِبْنُ الْأَثَلِ كُنَّا **عَنْ** **أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ سُوَيْدِ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ كَلْبَ الْإِسْطِ كَأَجِدَ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِئْرَتِي فَمَنْ
أَرَفَعَهَا لَكَ كَلِمَاتُكُمْ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ مَدَقَةً فَالْفَيْحَا تَرْجَمَ أَبُو بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 مذکورہ **عَنْ** **الْمَدَنَ قُتْرَ تَرْجَمَةِ شَيْخٍ سَمِعَ رَوَيْتَ أَلْ** ہے اور اس میں یہ کہ آپ نے فرمایا کہ موالی ان پر **عَنْ شُعْبَةَ**
فِي هَذَا الْأَسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ مَعَاذٍ إِبْنُ الْأَثَلِ كُنَّا **عَنْ** **أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ سُوَيْدِ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ كَلْبَ الْإِسْطِ كَأَجِدَ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِئْرَتِي فَمَنْ
أَرَفَعَهَا لَكَ كَلِمَاتُكُمْ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ مَدَقَةً فَالْفَيْحَا تَرْجَمَ أَبُو بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

اور دن کو ملتا ہے تاکہ ہمارے نکاح کا خرچہ نکل آوے (پھر حضرت چپ ہو رہے تھے دینک بیان
 کہ ہم نے چاہا کہ پھر کچھ کہیں اور اہم المؤمنین فریب ہم سے پردہ کی آڑ سے اشارہ فرماتی تھیں کہ
 اب کچھ نہ کہو پھر آپ فرمایا کہ زکوٰۃ آل محمد کے لائق نہیں یہ تو لوگوں کا میل ہے رشاد یہی مثل نہیں
 ہے کہ روپیہ پیسہ ہاتھ کی میل ہے (مگر تم میرے پاس محمدیہ کو بلا لاؤ (یہ نام تھا آپ کے خزانچی کا) اور
 وہ جس کے اوپر مقرر تھے اور بلا لاؤ نفل بن حارث بن عبد المطلب کو کہہ راوی نے کہ پھر یہ دونوں
 حاضر ہوئے اور آپ محمدیہ سے فرمایا کہ تم اپنے لڑکے اس لڑکے فضل بن عباس کو بیاہ دو اور نفل
 بن حارث سے فرمایا کہ تم اپنی لڑکی اس لڑکے کو بیاہ دو یعنی محمدیہ سے (یعنی عبد المطلب بن سبیہ سے
 جو راوی حدیث ہیں) عرض میرا نکاح کر دیا آپ نے اور محمدیہ سے فرمایا کہ ان دونوں کا ہر جس سے
 اوکر دو اتنا زہری نے کہا کہ مجھے عبد اسد بن عبد اسد میرے شیخ نے نقد او مہر کی نہیں فرمائی
 قرآن مجید میں بلوغ کو نکاح فرمایا ہے حتیٰ اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ویسا ہی اس روایت میں
 بھی ہے اور حضرت زینب صنی اسد تعالیٰ عنہا نے اپنے کپڑے یا ہاتھ سے اشارہ فرمایا ہوگا اس لیے
 کہ لغت میں اس کی کہتے ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کا مال سادات کو مطلقاً حرام
 ہے خواہ کسی خدمت کے عوض میں دیا جاوے خواہ یوں دیا جاوے غرض انہوں اسباب جو قبیل
 زکوٰۃ کے ہیں ان سب میں سے کوئی وجہ ہو ان کو لینا اور سکارا و خفین اور یہی صحیح ہے اصحاب
 شافعیہ کے نزدیک اور احادیث بھی اسی کی موید ہیں اور بعض لوگوں نے جو اجازت دی ہے اجرت
 تحصیل میں وہ ضعیف مذہب ہو بلکہ باطل ہے اور یہ حدیث صریح اس مذہب کو رد کرتی ہے اور
 اس مال کو میل جو فرمایا اس میں علت اسل حرمت کی بیان کر دی اور وہ میل اس لیے کہ زکوٰۃ
 کے نکالنے سے اور ان کا بقیہ مال پاک ہو جاتا ہے جیسو اسد پاک فرماتا ہے خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً
 تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا كَلِمَاتٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَنَا
 أَبُو بَكْرٍ رِبِيعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ عَسَاكَسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَفِیَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَا يَحِلُّ
 ابْنُ رَبِيعَةَ وَابْنُ الْفَضْلِ بْنُ عَسَاكَسُ رَفِیَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اِذَا رَفَعُوا إِلَهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَمَا زُجِرَ ابْنُ رَبِيعَةَ وَابْنُ الْفَضْلِ مَالِكٍ وَقَالَ فَالْفَقِي عَلِيٌّ رَفِیَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَدَّ اسْأَلَا
 ثُمَّ أَصْحَبَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ أَنَا أَبُو حَسَنِ الْقُرْمُ وَاللَّهُ لَا أَرِیْكُمْ مَكَانِي حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيَّ كَمَا

اَنْبَاءُكُمْ بِمَا بَشَّرْتُمَا بِهِ الرَّسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ
 لَنَا مِنْ هَذِهِ الصَّدَقَاتِ اثْنَا عَشَرَ أَوْ سَاخِ النَّاسِ وَابْنُ الْأَعْلَنِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ وَلَا لِأَبِي عَمْرٍو صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي سَيْدٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ اسْتَحْمَلَهُ عَلَى الْأَخْمَاسِ مَرَجِبُهُ عَبْدُ الْمَطْلَبِ بْنُ رَبِيعَةَ نَعَى كَمَا أَنَّ بَابَ رَبِيعَةَ أَوَّلُ بَابٍ
 وَدُونَ فِي عَبْدِ الْمَطْلَبِ وَفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ نَعَى كَمَا أَنَّ دُونَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بَابٍ وَفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ نَعَى كَمَا أَنَّ دُونَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اور بیت رہی اور کہا کہ میں بآپ ہوں حسن کا اور سید ہوں قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ اس جگہ سے نہ
 جاؤں گا حب تک تمہارا سو بیٹے دو ٹوٹیں تمہاری بات کا جا لیکے جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے کہنا بھیجی ہے پھر یہ فرمایا یہ میل میں لوگوں کی اور یہ محمد اور آل محمد کو جائز نہیں اور فرمایا بلاؤ
 میرے پاس مجھ سے جو کہو اور وہ ایک آدمی ہے قبیلہ بنی اسد کہ آپ فرادوں کو تحصیلدار کیا تھا
 حمزہ بن عبد المطلب وَإِنْ كَانَ الْمُجْدِي مَلَكَهَا يَكْفِيكَ الصَّدَقَةُ دِيكًا أَنْ الصَّدَقَةُ إِذَا
 قَبَضَهَا الْمُتَصَدِّقُ عَلَيْهِ زَالَ عَنْهَا وَصَفُ الصَّدَقَةِ وَحَلَّتْ لِأَحَدٍ مِنْكُمْ كَانَتْ الصَّدَقَةُ
 مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ بَابٌ فِي حُلَالِ حَرْفِ كَنْبِ صَلى اللہ علیہ وسلم کیسے اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب
 کے لیے اگرچہ ہدیہ دینے والا اس کا صدقہ لیکر مالک ہوا ہو **حک** جو بیریہ ذوق الشیخ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ
 هَلْ مِنْ طَعَامٍ فَأَكْتُ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عِنْدَكَ طَعَامٌ إِلَّا عَظْمٌ مِنْ كَبْشٍ أُعْطِيْتُهُ مَوْلَانِي
 مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ قَرِيبِي فَقَدْ بَلَغْتَ فَحَلَّهَا ثُمَّ حَبَّ جَوْرِي فَجَسْرَتِ صَلى اللہ علیہ وسلم کی بی بی
 مسلمانوں کی مان نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں آئے اور فرمایا کچھ کھانا ہے تو
 انہوں نے عرض کی کہ نہیں قسم ہے اللہ کی اے رسول اللہ تعالیٰ کے ہمارے بآپ کچھ کھانا نہیں
 ہے مگر چند ٹبریاں بکری کی جو میری آنذاں لوٹدی کو صدقہ میں ملی ہیں آپ فرمایا لاؤ اس لیے کہ صدقہ تو
 اپنی جگہ تک پہنچ گیا **فائدہ** کہ اپنے جب صدقہ جبکہ دینا تھا اس تک پہنچ گیا اور اُس نے

و دوسرے کو یہ دیا تو اب حرمت اور سکی جو سادات پر بھی باقی نہ رہی اس لیے کہ اب وہ بدیہ ہو گیا اور صدقہ نہ
 رہا اور اس میں دلیل ہے شافعی اور احناف کے موافقین کو کہ گوشت قربانی کا جب کسی نے لے لیا تو اس کا
 بیچنا اور سکو درست ہو گیا اور اگر کسی ایسے شخص کو بدیہ دیا جو صدقہ لینا درست نہ تھا تو بھی اس کو حلال
 ہو گیا اور بعض مالکیہ نے کہا ہے کہ بیچ اور گوشت کی رد انہیں مگر دلیل ان کی معلوم نہیں اور ظاہر
 اس روایت کے خلاف معلوم ہوتا ہے (نودی) **عَنْ الزُّهْرِيِّ بِحَدَّثِ الْأَسَدِ عَنْ مَرْجُمَةَ**
دَهَبِيَّ رَوَيْتُ جَوَادَ بْنَ كَزْرَى عَنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَهْدَيْتُ بَرِيرَةَ
لِعَمْرِو بْنِ أَبِي النَّثِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَمَائِصُ صَدَقَ بِهِ عَلَيْهَا فَقَالَ هُوَ لَهَا
صَدَقَةٌ وَكُنَّا هَدِيَّةً مَرْجُمَةَ انس نے کہا بدیہ دیا بریرہ نے بنتی بسلی اسد علیہ وسلم کو کچھ گوشت کہ اس
 کو سیر صدقہ دیا تھا تو آپ نے لیا اور فرمایا ان کو صدقہ ہے اور ہم کو بدیہ ہے **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ**
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا رَأَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتِمُ بِقَبْلِ هَذَا مَا تُصَلِّقُ بِهِ
عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَكُنَّا هَدِيَّةً مَرْجُمَةَ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 سے روایت ہو کہ کچھ گوشت گائے کالا عربی صلے اسد علیہ وسلم کے پاس اور سیر کھا کہ یہ گوشت صدقہ کا
 ہے جو بریرہ کو ملا تھا تو آپ نے فرمایا ان کو صدقہ ہے اور ہم کو بدیہ ہے **فَإِنْ** احادیث سے معلوم ہوا کہ آپ
 نے گائے کا گوشت کھایا ہے اور یہ روایت مسلم ہی میں ہے **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ فِي بَرِيرَةَ**
قَالَا تَقْضِيَانِ كَانَ النَّاسُ يَصَدَّقُونَ عَلَيْهَا وَتَجِدِي كَذَا فَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَكَرُّوْكُمْ هَدِيَّةً فَكَرُّوْكُمْ مَرْجُمَةَ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا سے روایت ہو کہ انہوں نے فرمایا کہ بریرہ کے مقدمہ سے تین حکم شرعی ثابت ہوئے لوگ اس کو
 صدقہ دیتے اور وہ ہم کو بدیہ دیتی تو ذکر کیا ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تو آپ نے فرمایا وہ
 اس پر صدقہ ہے اور تم کو بدیہ ہے سو تم کہاؤ **فَإِنْ** یہاں ایک حکم بیان کیا دو سرا یہ ہو کہ دلا راسی کو
 ہے جو آزاد کرے اور تو مڈی جب آزاد ہو تو اس کو اپنے خاوند کے پاس سہرا کا اختیار ہے **عَنْ الْقَاسِمِ**
يَحْدِثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ مَرْجُمَةَ
 قاسم سے روایت مذکور ہے **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
بِمِثْلِ ذَلِكَ عَمْرٍاءُ قَالَ فَكَرُّوْكُمْ هَدِيَّةً مَرْجُمَةَ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سے وہی روایت مروی ہے مگر اس میں یہ فرمایا کہ وہ ہمارے لیے اس کی طرف سے مدد ہے **عَنْ اُمِّ عَطِيَّةٍ**
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ بَعَثَ الرَّسُولُ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا مِّنَ الصَّادِقِينَ
فَبَعَثَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا مِنْهَا بَشِيرًا كَمَا جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
سَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ قَالَتْ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ شَيْبَةَ بَعَثَتْ إِلَيْنَا مِنَ الشَّاكُو
الَّتِي بَعَثْتُمْ بِهَا إِلَيْنَا قَالِ اتَّخَذْتُ بَلْعَنًا مِّمَّا تَرْتَجِبُ **مَرْجُمٌ** رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ رُوَيْتُ
ہے کہ انہوں نے کہا بیجا میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کو صدقہ کی تو میں نے
اُس میں سے تھوڑا گوشت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھیجا یا پھر آپ حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارے پاس کچھ کہنا ہے انہوں نے عرض کی کہ نہیں
مگر میں نے اپنے ام عطیہ نے ہمارے پاس کچھ گوشت بیجا ہے اس بکری میں سے جو آپ نے اُن
کے پاس بھیجی تھی آپ نے فرمایا وہ اپنی جگہ پر رکھی گئی ہے یعنی صدقہ ام عطیہ کے واسطے رہا
انکو پہنچ گیا اب تمہاری مدد یہ ہے اب کہاؤ اور میں کہلاؤ **عَنْ اُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا**
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَزَقَ بِطْعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ فَإِنْ فُيِّلَ هَدِيَّتًا أَكَلَ مِنْهَا
وَإِنْ فُيِّلَ صَدَقَةً لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا **بَابُ** مَرْجُمٍ ابوربرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی
کہ جب کھانا آتا پوچھ لیتے اگر مدد یہ ہوتا تو کھاتے اور صدقہ ہوتا تو نہ کھاتے **ف** یہ پوچھنا آپ
کا موقع کی راہ سوتھا اور جب تک کہ لوگوں کو خوب معلوم نہ تھا کہ آپ صدقہ نہیں کھاتے اور اس
اصل مائل و مشارب کا دربان کی راہ **بَابُ** الدُّعَاءِ لِمَنْ آتَى بِصَدَقَةٍ **بَابُ** صدقہ لانے
والے کو دعا دینے کا **عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ ابْنِ اَوْفَى** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا آتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ فَإِنَّكَ إِيَّيْ أَبُودُنِي بِصَدَقَتِهِمْ** فَقَالَ **اللَّهُمَّ**
صَلِّ عَلَى إِيَّيْ اَوْفَى **مَرْجُمٌ** عبداللہ بن ابی اوفی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت
سبارک تھی جب کوئی قوم صدقہ لاتی تھی تو آپ اُن کے لیے فرماتے تھے یا اللہ رحمت کر اُن کے اوپر
پھر آئے میرے باپ ابو اوفی اپنا صدقہ لیکر تو آپ نے فرمایا یا اللہ رحمت کر ابی اوفی کی آل پر **ف**
یہ دعا فرمانا آپ کا بموجب اس آیت تشریف کے تھا کہ اللہ پاک فرمادے **وَصَلِّ عَلَىٰ هَؤُلَاءِ مَلِكُكُمْ**
اور مذہب مشہور علماء کا نہیں ہے کہ یہ دعا نہ کہہ دینے والے کو دینا مستحب ہے اور بخیر یہ کا قول ہے کہ جب

جبریلؑ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زکوٰۃ لینے والا تمہارے پاس آوے تو چاہیے کہ
 راضی جاوے **ف** مقصود حدیث یہ ہے کہ حاکم دین کی اطاعت کرو ان کو راضی رکھو بات چیت
 نشست و برخاست میں انکو رنج نہ دو کہ اس میں صلاح ذات البین ہے اور اجماع مسلمین ہے اور یہ
 سب امور جب ہی تک ہیں کہ تم سے جبر اور ظلم کی راہ سے طلب نہ کرے کوئی چیز

کتاب الصوم

روزہ کی کتاب

فائدہ صوم اور صیام لغت میں مطلق اساک کر مٹنے میں ہے اور شرع میں اساک مخصوص ہے
 زمان مخصوص میں شخص مخصوص کا اسکی شرائط کے ساتھ محض **اِنَّ هٰذَا كَانَ رِضْوَانًا لِّلّٰهِ تَعَالٰی لَمَّا
 اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَتُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ اَبْوَابُ
 النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ** ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو کھل جاتے ہیں دروازے جنت کے اور بند ہو جاتے ہیں دروازے
 دوزخ کے اور زنجیروں میں کس دئیے جاتے ہیں شیاطین **ف** یہ حدیث دلیل ہے ایک شے مذہب
 صحیح کی اور اسطرح اگر ہیں محققین اور بخاری علیہ الرحمۃ اور وہ یہ ہے کہ فقط رمضان کہنا روا ہے
 بغیر لفظ شہر کے اور اس میں کچھ کراہت نہیں ہے اور اس میں تین مذہب ہیں اول یہ کہ کسی حال میں
 صرف رمضان کہنا روا نہیں اور یہ قول ہے اصحاب مالک کا اور ان لوگوں نے دعویٰ کیا کہ رمضان
 نام ہے اللہ تعالیٰ کا پس اسکا اطلاق غیر پر بلا تقيـر روا نہیں اور اکثر اصحاب شافعی اور ابن باطلانی کا
 قول یہ ہے کہ بیان ایک قرنیہ ہے کہ اوس ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ یہاں اللہ پاک مراد نہیں اور مھینا
 مراد ہے پس اس میں کراہت نہیں اور اگر قرنیہ نہ ہو تو مکروہ ہے غرض جیسے لوگ کہتے ہیں ہم نے رمضان
 کا روزہ رکھا رمضان میں قیام شب کیا یہ مکروہ نہیں مگر یہ کہنا کہ رمضان آیا یا رمضان گیا یہ مکروہ
 ہے اور یہ دوسرا قول ہے اور تیسرا وہی جطرت بخاری وغیرہ گئے ہیں کہ خواہ قرنیہ ہو یا نہ ہو
 رمضان کا اطلاق بلا کراہت روا ہے اور یہی صحیح اور صواب ہے اور اول کے دو مذہب فاسد
 ہیں اور کہلنا اور بند ہونا دروازوں کا اور قید ہو جانا شیاطین کا حقیقت ہے مجاز نہیں یہی مذہب صحیح

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ
 رَمَضَانُ لَمْ يَكُنْ أَكْبَرُ الرَّحْمَةِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَكُلَّ الشَّيَاطِينِ مَرْجُومٌ
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رمضان ہوتا ہے
 دروازہ رحمت کو کھل جاتے ہیں اور دروازہ دوزخ کے بند ہو جاتے ہیں اور شیطان بے اختیار دوزخ میں پھینک
 جاتے ہیں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ مَعْصَانُ
 رَمَضَانَ وَهِيَ مَضْمُونٌ فِي جَوَارِئِهَا كِبَارُ الْجُودِ وَصَمَانُ لِرُؤْيَا الْعَلَاكِ وَالْغِيَا
 الْفَصْرِ الْوَدِيَةِ الْعَلَاكِ وَكَانَتْ إِذَا أَشْمُ فِي ذُلِّهِمْ وَأُخْرِجُوا أَكْمَلَتْ عِلَّةَ الشَّعْرِ كَالَّذِينَ
 يَدْمًا بَابُ اس بیان میں کہ روزہ اور افطار چاند دیکھ کر کریں اور اگر بدلی ہو تو تیس تاریخ پوری کرنا
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ مَعْصَانَ
 فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْعَلَاكِ وَلَا تَفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ أُغْنِيَ عَلَيْكُمْ فَقَدْ لَوَا لَهُ
 ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا رمضان
 کا اور فرمایا کہ نہ روزہ رکھو اور نہ افطار کرو جب تک کہ چاند نہ دیکھ لو پھر اگر بدلی ہو جاوے تو تیس
 دن پورے کرو ایسے خواہ شعبان کے خواہ رمضان کے اس عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ مَعْصَانَ فَضَرَبَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَذَا وَهَذَا
 كَحَرَمِكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي الشَّهْرِ صَوْمُوا الْوَدِيَّةَ وَافْطِرُوا الْوَدِيَّةَ فَإِنْ أُغْنِيَ عَلَيْكُمْ فَقَدْ لَوَا لَهُ
 تَارِئِينَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا رمضان کا اور
 اشارہ کیا اپنے دو نرں ہاتھوں سے (یعنی دس انگلیوں سے) اور فرمایا کہ مہینہ ایسا ہے ایسا ہے
 ایسا ہے اور بند کر کیا اپنے انگوٹھے کو تیسری بار (یعنی اونتیس دن کا ہوتا ہے) میں اور فرمایا
 روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور افطار کرو چاند دیکھ کر پھر اگر تم پر بدلی ہو تو تیس دن پورے کرنا
 یعنی انیس کو شعبان کی مثلاً اگر ہو تو تیس شعبان کی پوری کر لو بعد اوس کے روزہ رکھو و اس طرح
 اگر انیس رمضان کو بدلی ہو اور سبب بدلی کے رویت نہ ہو تو تیس روزہ پورے کر لو اور بعد اس
 کے بعد نظر کرو جب ہرنے اس حدیث کو کہی منے کیے ہیں اور احادیث اور روایات ہی اسی کے سرب
 ابْنِ عَسْكَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بِطْنُ الْأَسْنَادِ قَالَ نَابَنُ غَيْرِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوَا لَهُ كَحَرَمِكَ

ابن اُمامۃؒ وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا ہے **عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ** اَللّٰهُمَّ اِنَّا سَنَدُ وَقَالَ
تَكَرَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَقَالَ الشَّهْرُ شَيْخٌ وَعَشْرُوْنَ الشَّهْرُ هَكَذَا
وَهَكَذَا وَهَكَذَا اَقَالَ فَاَقْدَرُوا لَهُ دَكْرًا يُقَالُ ثَلَاثِيْنَ **ترجمہ** عبید اللہ نے روایت کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کیا اور فرمایا کہ تمہیں اُن تیس کا کہی جاتا ہے اور ماہ تہہ ہوا اشارہ
کیا کہ ایسا ایسا اور فرمایا کہ اندازہ کرو اُس کا او تیس کا لفظ نہیں فرمایا **سُحُلِ** ابن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اِنَّهُ الشَّهْرُ شَيْخٌ وَعَشْرُوْنَ فَلَا
تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوْهُ حَتَّى تَرَوْهُ اِنْ عُمَ عَلَيْهِ كُمْ فَاَقْدَرُوا لَهُ وَهِيَ مَضْمُون
ہے **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ** رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الشَّهْرُ شَيْخٌ وَعَشْرُوْنَ فَاِذَا رَأَيْتُمُ الْعِلَالَ فَصُومُوا وَاِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَافْطِرُوا فَاِنْ
عُمَ عَلَيْهِ كُمْ فَاَقْدَرُوا لَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **سُحُلِ** عبد اللہ بن عمرؓ قال سمعتُ رسولَ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا راٰیتموہ فاصوموا واذا راٰیتموہ فافطروا فان عُم
علیہم فاقدروا لہ وہی مضمون ہے جو اوپر کہی بار ترجمہ ہو چکا **عَنْ ابْنِ عُمَرَ** رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ شَيْخٌ وَعَشْرُوْنَ لَيْلَةً لَا تَصُومُوا
حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوْهُ حَتَّى تَرَوْهُ اِلَّا اَنْ يُنْفَخَ عَلَيْكُمْ فَاِنْ عُمَ عَلَيْهِ كُمْ فَاَقْدَرُوا لَهُ
وہی مضمون ہے **عَنْ ابْنِ عُمَرَ** رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الشَّهْرُ هَاكَذَا وَهَاكَذَا وَهَاكَذَا اَوْ قَبْلَ اَيَّامِهِ فِي الثَّلَاثَةِ **ترجمہ**
ابن عمر نے اشارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے مہینا ایسا ایسا ہے اور اُنکو ٹپے کو کم کر دیا
تیسری بار میں اپنے اوتیس کا کہی ہوتا ہے **عَنْ ابْنِ عُمَرَ** رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الشَّهْرُ شَيْخٌ وَعَشْرُوْنَ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے
آپ سے کہنا کہ فرماتے تھے مہینا اوتیس کا کہی ہوتا ہے **ف** اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اوتیس
کا رمضان ہونے سے اس کا اجر بھی نہیں گھٹتا اس لیے کہ وہ بھی مہینہ کامل ہے نہ ناقص **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ
هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا اِنْ اَعْتَمَرَا وَعَسَىٰ وَتَشَعَّبَا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرؓ

اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینا ایسا ہی ایسا ہی ایسا ہے یعنی دس اور دس
اور دونوں کا حکم ان سے مروی ہے اللہ تعالیٰ عنہما یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الشَّهْرُ كَذَا وَكَذَا أَوْ شَقِيقٌ يَدَيْهِ مَزَّتَيْنِ بَجَلٍ أَصَابِعُهُمَا تَقْصُ فِي
الصَّفْقَةِ الثَّلَاثَةِ إِنْ جُمِلَ لِمَنْ أَوَّلُ الْبُرَى ترجمہ عبد اللہ عمر کے بیٹے رضی اللہ عنہما کرتا
تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینا ایسا ہی ایسا ہی ایسا ہے اور اپنے دو دنوں ہاتھ مارے دو
بار اور سب انگلیاں پہلی یکمین اور تیسری بار میں اگو ٹھاڑتا یا بائیں کم کر لیا یعنی بند کر دیا اور
اشارہ ہوا اوتیس کا حکم ان سے مروی ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشَّهْرُ ثَمَانِيَةٌ
وَعَشْرُونَ وَطَبَقَتْ عَصْبَةُ يَدَيْهِ تِلْكَ مَرَاتٍ كَسَّرُوا بِهَا فَمِنْ ذَلِكَ قَالَتْ عَصْبَةُ فَا
أَحْسِبْهُ قَالَ الشَّهْرُ ثَلَاثُونَ وَطَبَقَتْ عَصْبَةُ يَدَيْهِ تِلْكَ مَرَاتٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینا اوتیس کا ہوتا ہے اور عصبت نے دو دنوں ہاتھ اپنے ملا کر
اشارہ کیا اور تیسری بار میں اگو ٹھے کو سوڑ لیا عصبت نے کہا تین گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا
مہینہ تیس کا ہوتا ہے اور دونو تیلیوں کو تین بار ملایا حکم ابن عباسؓ یحدث عن النبي ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نحِسِبُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا
وَهَكَذَا ادْعَقْدُوا بِهَا فَمِنْ الثَّلَاثَةِ وَالشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا يَقْنِي مَنَامَ ثَلَاثِينَ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لوگ امی ہیں نہ لکھتے ہیں نہ حساب
کرتے ہیں مہینا تو ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے یعنی تیس دن پورے ہوتے ہیں
قرآن اس نبی امی کے کہ اپنی امت مرحومہ کو ایسا تعلیم کیا کہ تمام جہان کے حساب لے کر دین اور
ایک ذرا سی بات کو کس کس طرح سے ادن کے ذہن نشین کر دیا اور رحمت کرے اللہ تعالیٰ
محمدؐ نہیں گو کہ انہوں نے کیے آپکی تعلیمات و ارشادات کی حفاظت کی کہ ایک ایک بات کو اس اندر مستعد
ہے اور اس الیب مختلف سے جس جس طرح وارد ہوئے خوب یاد رکھا اور یہی حفاظت کی کہ کسی بہت
کو نصیب نہ ہوئی الحمد للہ ذاک حکم الاسود نفیس بچان الاسناد ذکرین کے والشہر
الثلاثون ثلاثين ترجمہ اسود سے اس اسناد سے بھی مروی ہوئی مگر اس میں دو کتب میں کے

[illegible]

تَسْعَ وَعَشْرِينَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَصْبَحْنَا لَتَسْعَ وَعَشْرِينَ فَقَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّجَرَةَ لَيَكُونُ سِتْعًا وَعَشْرِينَ ثُمَّ طَبَّقَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ زَلَّانَا
مَزَّتَيْنِ بِأَصَابِعِهِ كَيْدِيَهُ كَلِمَاتِ الثَّلَاثَةِ يَتَّبِعُ قِيَمَتَهَا تَرْجُمَةُ حَضْرَتِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ
كَمَا رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَوْرَتَيْنِ مِنْ أَيْمَانِهِ كَمَا رَوَى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بَعْضُ لَوْ كُنْ لَمْ يَزَلْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَوْرَتَيْنِ مِنْ أَيْمَانِهِ كَمَا رَوَى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
فَرَمَا يَكُ حَبِيبًا أُنْتِ كَلِمَاتِ الثَّلَاثَةِ يَتَّبِعُ قِيَمَتَهَا تَرْجُمَةُ حَضْرَتِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ
أَوْ تَسْمِيَةً بَابُ رُوِيَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَوْرَتَيْنِ مِنْ أَيْمَانِهِ كَمَا رَوَى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
وَسَلَّمَ حَكَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ شَيْئًا فَلَمَّا مَضَى قِيَمَتُهَا دَخَلَ مَضَى قِيَمَتُهَا دَخَلَ مَضَى قِيَمَتُهَا
رَاحَ فَيُقِيلُ لَهُ حَلَفَتِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَا تَدْخُلْ عَلَيْنَا شَيْئًا قَالَ إِنَّ الشَّجَرَةَ لَيَكُونُ سِتْعًا وَعَشْرِينَ يَوْمًا تَرْجُمَةُ
وَهِيَ جَوَابُ رُكْبَتِهِ عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ يَحْتَدِثُ الْأَسْنَاءُ وَمِثْلُهُ وَهِيَ مَضْمُونٌ فِي جَوَابِ رُكْبَتِهِ
عَنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَّبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدَيْهِ عَلَى الْأَشْجَرِ فَقَالَ الشَّجَرُ هَذَا كَذَا وَهَذَا كَذَا ثُمَّ تَقَضَّى فِي الثَّلَاثَةِ تَرْجُمَةُ
سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَّبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ قَالَ الشَّجَرُ هَذَا كَذَا وَهَذَا كَذَا وَهَذَا كَذَا وَهَذَا كَذَا وَهَذَا كَذَا وَهَذَا كَذَا وَهَذَا كَذَا
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا يَكُ حَبِيبًا أُنْتِ كَلِمَاتِ الثَّلَاثَةِ يَتَّبِعُ قِيَمَتَهَا تَرْجُمَةُ حَضْرَتِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
خَالِدٍ فِي هَذِهِ الْأَسْنَاءِ يَتَّبِعُ قِيَمَتَهَا تَرْجُمَةُ حَضْرَتِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيَانُ أَنَّ لِكُلِّ بَدَلٍ رُؤْيَا وَتَحَرُّرًا إِذَا رَأَى الْهَلَالَ يَكْدُ لَا يَدْبُتُ حُكْمًا لِمَا بَعْدَ
عَنْ حَضْرَتِ بَابِ اسْمِ بَابِ اسْمِ بَابِ اسْمِ بَابِ اسْمِ بَابِ اسْمِ بَابِ اسْمِ بَابِ اسْمِ بَابِ اسْمِ
وَبَابِ اسْمِ بَابِ اسْمِ بَابِ اسْمِ بَابِ اسْمِ بَابِ اسْمِ بَابِ اسْمِ بَابِ اسْمِ بَابِ اسْمِ بَابِ اسْمِ
بَعَثَتْهُ إِلَى مَعَارِدِ الشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُكَ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتِي وَأَسْتَحِلُّ عَلَى مَصَانِ
وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتُ الْهَلَالَ لَيْكَةِ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُكَ الْمَدِينَةَ فِي أَحَدِ الشَّجَرِ فَكَلِمَاتِ الثَّلَاثَةِ
ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ الْهَلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهَلَالَ فَقُلْتُ سَأَيُنَا
لَيْكَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ فَقُلْتُ نَعَمْ وَرَأَى النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامُوا مَعَارِدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

فَقَالَ لَكُمْ إِنِّي أَنَا كَيْلَةُ الشَّيْطَانِ لَا تَزَالُ تَصُومُونَ حَتَّى يَكُونُ الْثَلَاثِينَ أَوْ زَادَ فَقُلْتُ أَفَلَا
تَكْتَفِي بِرُؤْيَايَ مُعَارِفَةٍ وَصِيَابِهِ فَقَالَ لَا هَكَذَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَشَدَّ ابْنُ عَبَّاسٍ بِنُكْتَيْنِ فِي نَكْتَتَيْنِ مَرَّجَهُ كَرِيبٌ كَوَامُ الْفَضْلِ بَنَتْ حَارِثُ بْنُ عَمْرِو بْنِ رَضِيَ
الله تعالى عنه كسيف بن صبيح بن شام کو اور منوں نے کہا کہ میں گیا شام کو اور ان کا کام نکال دیا اور میں
نے چاند دیکھا رمضان کا شام میں جمعہ کی شب کو (یعنی پنجشنبہ کی شام کو) پہرہ نہ آیا آخر ماہ میں اور
عبد اللہ بن عباس نے پوچھا مجھ سے اور فرمایا چاند کا کہ تم نے کب دیکھا میں نے کجا جمعہ کی شب کہ انہوں
نے کہا تم نے خزد دیکھا میں نے کھا مان اور اور لوگوں نے یہی دیکھا اور روزہ رکھا حضرت معاویہ
اور اور لوگوں نے تو ابن عباس نے فرمایا کہ ہم نے تو ہفتہ کی شب کو دیکھا اور رسم پورے تیس روزہ کر کے
یا چاند دیکھ لیکن گئے تو میں نے کہا آپ کافی نہیں جانتے دیکھنا معاذیکہ اور اون کا روزہ رکھنا آپ
فرمایا نہیں ایسا ہے حکم کیا ہے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادیحییٰ بن یحییٰ کو شک ہے کہ گفتنی
کہا یا گفتنی اس حدیث کو معلوم ہوا کہ رویت ہلال کی عام نہیں ہوتی یعنی جس شخص ہلال
دیکھیں وہ روزہ رکھیں یا افطار کریں اور دوسروں کو اذکی رویت پر اعتقاد ضرور بخین اور بھی
مذہب صحیح ہے اصحاب شافعیہ کے نزدیک بلکہ نووی نے لکھا ہے کہ جہاں تک قصر نہیں ہوتا ہے نماز
میں رہیں تاکہ بیت کا بھی اعتبار ہے اور بعضوں نے کہا کہ اگر مطلع شفق ہو تو دوسروں کو اعتقاد ضرور
ہے اور بعضوں نے کہا ایک تعلیم تک اگر اتفاق ہے تو اعتبار ہے ورنہ نہیں اور بعض کا قول ہے
کو رویت ایک جگہ کی تمام روئے زمین کو کافی ہے اور بعضوں نے اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ ابن
عباس نے اس ایک شخص کی گواہی قبول نہیں کی مگر ظاہر حدیث سپرد ال ہے کہ انہوں نے
رویت بعیدہ کا اعتبار نہیں کیا (نووی) باب بیان آنکہ لا اعتبار بیکبر الہلال وصغیرہ
وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَمَرَكَ لِلرُّؤْيَا فَإِنْ عَمِلْتَ فَلَمْ تُكْمَلْ فَتَلَوْنَ بِأَبِ اس بیان میں کہ چاند کو
چوڑے بڑے سو کا اعتبار نہیں اور جب بلی ہو تو تیس کی گنتی پوری کرو عن ابن عمر قال سمعنا
للصَّوْمَةِ فَلَمَّا أَنْزَلَ بِالْحَدِيثِ أَنَّكَ تَرَاهَا قَالَ فَبَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ الَّذِي قُلْتُ وَقَالَ تَعَالَى الْقَوْمُ
هُوَ الَّذِينَ قَالُوا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَأَمَّا إِيَّاكُمْ فَالَّذِينَ قَالُوا
بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ الَّذِي قَالُوا فَبَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ الَّذِي قَالُوا

قُلْنَا كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِكُنُوتِكُمْ إِذْ قَالُوا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلُ اللَّذَائِثِ فَهُوَ أَيْكَلُهُ
 رَأَيْتُمْ كَيْفَ تَكْفُرُونَ ترجمہ ابو الجہتری نے کہا کہ ہم عمر کو نکلے اور جب بطن نکلے کہ یہ بوجھ (کہ ایک مقام کا نام
 ہے) تو سب کا چاند دیکھنا شروع کیا اور بعضوں نے دیکھ کر کہا کہ یہ تین رات کا چاند ہے دینے بڑا ہے
 کے حسبے اور بعضوں نے کہا دو رات کا ہے پھر ملے ہم ابن عباس سے اور ان سے ذکر کیا کہ ہم نے
 چاند دیکھا اور کسینہ کہا تین رات کا ہے اور کسینہ کہا دو رات کا ہے تب انہوں نے پوچھا کہ تم نے کون
 سی رات میں دیکھا تو ہم نے کہا فلان فلان رات میں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلو اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بڑا دیا و کھینے کے لیے اور وہ اسی رات کا تھا جس رات تم نے دیکھا
 اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹا بڑا ہو نیک اعتبار نہیں جب وبت ہو اسی شب کا ہے خواہ
 اوتیسویں ہو یا تیسویں حَسَنٌ اَوْ الْخَيْرُ قَالَ اَهْلَكُنَا نَمَصَّانَ وَنَحْنُ بَيْنَ اَيْتِ عِزِّي فَكَارَسْنَا
 رَحْلًا اِلَّا بِنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَيْفَ لَهٗ فَقَالَ ابْرَئِ بَابِيسَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللَّهَ قَدْ اَمَّاكَ كَالْيَوْمِئِذِ اِنْ اُنْجِيَ عَلَيْكُمْ فَانْكَبُوا
 الْاُخْرَى ترجمہ یہی ہے مگر اس میں اتنا ہے کہ ذات عرف میں چاند دیکھا اور چھوٹے بڑے کی تصریح
 نہیں **باب بیان معنی قولہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَ اَعْيَدٍ لَا يَنْقُصَانِ** دو مہینہ عید
 کے ناقص نہیں ہوتے اسکا بیان حَسَنٌ اَبْنُ بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَ اَعْيَدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانَ وَذُو الْحِجَّةِ ترجمہ ابی بکر نے کہا کہ نبی صلو
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو ماہ عیدوں کے ناقص نہیں ہوتے ایک رمضان شریف دوسرا ذی الحجہ
 صحیح اور مستحب معنی تو اس کے یہی ہیں کہ اندونون ماہ کا ثواب کسی طرح نہیں گنستا خواہ انیس کے
 خواہ تیس کے غرض یہ ہے کہ ایک تاریخ کے کم ہونے سے ثواب کم نہیں ہوتا اور بعضوں نے کہا کہ
 ایک سال میں دونوں ماہ اونٹیں کے نہیں ہوتے اگر ایک اونٹیں کا ہوتا تو دوسرا میں کل ہوتا
 ہے اور بعضوں نے کہا کہ دونوں ثواب میں برابر ہیں ایک دوسرے سے کم نہیں جیسے اگر رمضان
 میں روزے میں تو ذی الحجہ میں مساک جہین اور یہ سب قول ضعیف ہیں صحیح وہی ہے جو اہل گذر
باب بیان اَنَّ الدُّخُولَ فِي الصَّوْمِ يَحْتَلُ بِطُلُوعِ الْفَجْرِ اِنْ لَمْ يَكُنْ رَحْبًا حَتَّى
يَطْلُغَ الْفَجْرُ وَيَبْيانُ صِفَةَ فَجْرِ اَلَيْسَ يَتَعَلَّقُ بِطُلُوعِ الْفَجْرِ اِنْ لَمْ يَكُنْ رَحْبًا حَتَّى
يَطْلُغَ الْفَجْرُ وَيَبْيانُ صِفَةَ فَجْرِ اَلَيْسَ يَتَعَلَّقُ بِطُلُوعِ الْفَجْرِ اِنْ لَمْ يَكُنْ رَحْبًا حَتَّى

قَالُوا كَمَا تَنْتَظِرُ هَذِهِ الْأَيَّةُ وَكَأُورَانُكُمْ وَبِأَحْسَنِ بَيِّنَاتٍ لَكُمْ أَنَّكُمْ أَنْتُمْ الْأَيُّمُ
 تَمَّاكَ فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرَادَ الصُّومَ رَكِبَ أَحْلَ هُمْ فِي حُلِيِّهِ الْخَطِطُ لَا سُودَ وَخَطِطُ الْأَيُّمُ
 فَكَانَ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ حَتَّى يَلْبَسَ لَهُ رِيْضُ مَا كَانَ تَزَكَّى اللَّهُ بِجَدِّكَ مِنْ الْفَيْحِ فَفَعِلُوا
 أَنَّهُمَا يَكُونِي بِذَلِكَ اللَّيْلُ وَالنَّجْدُ مَرْجَمُ هَمَلِ بْنِ مَعْنَى كَمَا حَبِيبُ آيَاتِ أَوْ تَرَى كَلَامُكُمْ شَرْبًا
 لَرَادِي جَبِيَّتِكَ رَهْ رَكْنُكَ ارَادَهُ كَرَامًا تَوَدُّ مَا كَانَتْ فِيهِ بَرِّ مَعْنَى بَانْدَهُ لِيَتَا أَيْكَ مُشِيدُ دُورِ اسْبَاهِ اُدُر
 كَمَا تَابِتًا رَهْبَانًا تَكْ كَمَا اُدُر كِيْنِي مَعْنَى كَالِي اُدُر مَعْنَى فَرْقِ مَعْلُومِ هُوْنِي لَكَا تَابِتًا مَعْنَى
 اُسْكَ عِبْرَتِي مِنَ الْفَيْحِ كَالْفَرْقِ اُدُر اَتَابِ لَوُكُونِ كُو مَعْلُومِ هُوَا كَمَا تَا كُونِ مَعْنَى مَرَادَاتِ اُدُر دُنْ جُو-
ه ان رواتيون سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صبح صادق صادق تانگے کی طرح عرض مشرق میں تسطیل
 ہوتی ہے اور جو عموماً کی طرح بلند ہو وہ صبح کا دُوب ہے اور وہ رات میں داخل ہے **عَنْ**
 عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْاَلَا يُؤْذِنُ
 بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَأَشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا نَادِيْنَ اِبْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ مَرْجَمُ عِدَا سَلَمَةَ كَمَا كَانَتْ رَسُوْلُ اِسْمِ صَلَوَاتِهِ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرَا بِكَ بِلَالِ رَاتِ سَوَا اَذَانِ دَسِيْ هِنِ لَرَا كَمَا نَحِيْدُ بَرْبِيْ دَالِي كَمَا نِيْ كَوَا دِيْنِ اُدُر سَحْرَتِ
 نَارِغِ جَوَا دِيْنِ اَسُوْمُ كَمَا تِيْ پَتِيْ رَا كَرُوبَانًا تَكْ اِبْنِ اُمِّ مَكْتُومِ كِي اَذَانِ سُنْدُ اُدُر دُونِ نَابِيْنَا تِيْ
 حَبِ لَوُكَ كَتَرُكَ صَبْحِ ہوئی صبح ہوئی جب اذان دیتے اسکل اَبْنِ عَبْدِ اللَّهِ نَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ
 رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اِلَا كَا يُؤْذِنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَأَشْرَبُوا حَتَّى
 تَسْمَعُوا اَذَانِ اِبْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ مَرْجَمُ دَسِيْ جَوَا دِرْ كَدُرَا **عَنْ** اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْذِنَانِ بِلَالُ وَآدِيْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ اَلَا عَمِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِلَا كَا يُؤْذِنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَأَشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا اَذَانِ اُمِّ مَكْتُومٍ
 قَالَ لَمْ يَكُنْ يَكْنُضُكُمْ اَلَا اَنْ يَنْزِلَ هَذَا اَوْ رَقِيْ هَذَا مَرْجَمُ عِدَا سَلَمَةَ بِنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 رَوَا جَبْتِ جُو كَرُوبَانِ اِسْمِ صَلَوَاتِهِ وَسَلَّمَ كُو مَعْنَى دُوسُورِ اَذَانِ اُمِّ مَكْتُومِ نَابِيْنَا تَابِتِ نَفَرَا
 بِلَالِ اَسْتِ سَوَا اَذَانِ دِيْنَا ہے سوْمُ كَمَا تِيْ پَتِيْ رَا كَرُوبَانًا تَكْ اِبْنِ اُمِّ مَكْتُومِ اُدُر کھا
 رَادِيْ نِيْ كُو دُونِ اَذَانِ مَعْنَى مَعْنَى اَتَا سَبِيْ تَا كَرُوبَانِ اُدُر دُوْجِ اُدُر جَرِیْ فَا لُكْ
 مَرَادِیْ ہے كَبَلَالِ اَذَانِ دِيْتِيْ تِيْ قَبْلِ خَبْرِ كِيْ اُدُر اَسْتَظَارِ اَرْتِيْ تِيْ طُلُوعِ خَبْرِ كَا اُدُر دُوْجِ اُدُر دُوْجِ

کچھ پڑھتے رہتے پھر حبيب اور عبداللہ ابن ام مکتوم کو خبر کر دیتے کہ تم اذان دو پھر ابن ام مکتوم طہارت
 وغیرہ کر کے پڑھتے اور اذان دیتے طلحہ فخر کر قبل **عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
سَلَّمَ عَلَيْهِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہی وہی روایت مروی ہوئی ہے **عَنْ**
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَالْبَةَ مَا أَخُو حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ ترجمہ وہی جو اوپر لکھ کر ہوا **عَنْ**
ابْنِ مَعْبُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُنِ أَحَدُكُمْ
بَيْنَكُمْ أَذَانٌ يَلَالُ أَوْ قَالِ يَلَالُ مِنْ مَخُورٍ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ اذ قال یُنَادِي لِلْبُحْبُوحِ قَائِمًا كُمْ
يُؤَظِّفُ نَائِمًا كُمْ وَقَالَ لَيْسَ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَصَوَّبَ يَدَهُ وَذَمَّهَا حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا
وَرَوَاهُ بَيْنُ صَبِيحَةٍ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم نے کوئی باز نہ ہے تم میں سے اپنی سحر کہانے سے بلال کی اذان سنکر اس لیے کہ وہ ہوسٹو اذان
 دیتے ہیں رات کی کہ پھر جاوے جو نماز پر کھڑا ہے تم میں سے اور جاگ جاوے سو نہ الا اور فرمایا صحیح
 وہ نہیں ہے جو ایسی ہو اور بلند کیا آپ نے ہاتھ کو (یعنی جو روشنی نذر کی طرح اوپر کو بلند ہوتی ہے وہ صبح
 صادق نہیں ہے) جب تک کہ ایسی نہ ہو اور کھول دیا آپ نے انگلیوں کو (یعنی جب تک کہ رون میں ناک کے
 منتشر نہ ہو وہ صبح صادق نہیں) **عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ** اذ قال یُنَادِي لِلْبُحْبُوحِ قَائِمًا كُمْ
لَيْسَ الَّذِي يَقُولُ هَكَذَا وَجَمَّةً أَصَابَتْهُ ثُمَّ تَلَسَّهَا اذ قال یُنَادِي لِلْبُحْبُوحِ قَائِمًا كُمْ
الْمُسْتَعِزَّةَ عَلَى الْمُسْتَعِزَّةِ وَمَا يَدْفَعُ سلیمان بنی سے اس اسناد مروی ہے وہی روایت جو اوپر
 گزری مگر اس میں ایسا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ فجر وہ نہیں ہے جو ایسی ہو اور آپ اسب انگلیوں کو جمع
 کیا اور انگوڑی میں کیڑا رکھا یا (یعنی جو روشنی اوپر سے نیچے کو آوے وہ صبح صادق نہیں ہے بلکہ
 صبح صادق وہ ہے جو ایسی ہو اور آپ کلمہ کی انگلی کلمہ کی انگلی پر رکھی اور دونوں ہاتھوں کو پہیلیا
 (یعنی اشارہ کیا کہ آسمان کے کناروں میں پہیلے) **عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ** اذ قال یُنَادِي لِلْبُحْبُوحِ قَائِمًا كُمْ
حَدَّثَنَا لُحَيْمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَالْبَةَ مَا أَخُو حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا اذ قال یُنَادِي لِلْبُحْبُوحِ قَائِمًا كُمْ وَلَيْسَ بِالْمُسْتَعِزَّةِ ترجمہ سلیمان بنی سے
 اس اسناد مروی وہی روایت مروی اور تمام وہی روایت معتمر کی یہیں تک کہ آپ نے فرمایا اذان
 بلال کی اس لیے کہ جبکہ دی ہمارے سوتوں کو اور نوٹے تمہارے تھوڑے پڑھنے والا اور اسحاق نے کہا کہ

جبر نے کہا اپنی حدیث میں اور صبح وہ نہیں جو ایسی ہو (یعنی اونچی) ولیکن وہ وہ ہے جو ایسی ہو (یعنی پست)
 پہلی (حکم) سَمَرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَا يُفْزَعُ أَحَدٌ كَرْدًا إِلَّا بِإِذْنِ النَّبِيِّ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يُسْطَلَّ بِمَرْجَمِهِ سَمَرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ
 کہتے تھے میں نے سنا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی بلال کی اذان سے
 دھوکا کھا کر کھیر کھانے سے باز نہ رہے اور نہ یہ سفیدی (جو نیر کے کی طرح بلند ہے) صبح ہے بلکہ
 صبح وہ ہے جو پہلی ہو سکن سَمَرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْزَعُ نَكْرًا إِلَّا بِإِذْنِ النَّبِيِّ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يُسْطَلَّ بِمَرْجَمِهِ
 سمرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دھوکا نہ دے تم کو اذان بلال کی اور یہ سفیدی صبح کا
 ستون جب تک کہ وہ اس طرح چڑھی نہ ہو جاوے عَنْ سَمَرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْزَعُ نَكْرًا مِنْ سَحَابٍ إِلَّا بِإِذْنِ النَّبِيِّ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ إِلَّا بِإِذْنِ
 النَّبِيِّ لَهَذَا أَحْتَرِي يُسْطَلُّ هَذَا وَهَذَا حَتَّى يُفْزَعُ بِهِ قَالَ يَعْنِي مُعْتَرِضًا مَرْجَمِهِ
 وہی جواب دہ گزرا عَنْ سَمَرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ كَيْفَ يُجَلِّدُ بَشْعًا
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُفْزَعُ نَكْرًا إِلَّا بِإِذْنِ النَّبِيِّ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يُفْزَعُ بِهِ
 اذْ قَالَ حَتَّى يُفْزَعُ الْفُجْرُ مَرْجَمِهِ اسکا اوپر کی روایتوں سے معلوم ہو سکتا ہے مضمون وہی ہے عَنْ
 سَمَرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَرْجَمَهُ وَهِيَ جَوَابُ
 گزرا بَابُ فَضْلِ الْعُذْرِ وَاسْتِجَابَةِ تَأْخِيرِهِ وَتَجْزِيلِ الْعِطْرِ سحر کی فضیلت
 اور اوس کی دیر میں کہانے کی فضیلت اور اظفار جلدی کرنے کی فضیلت عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَعْدُوا أَفَانَ فِي السَّحْرِ بِكَتَرِ مَرْجَمِهِ فَمَا يَسْحَرُ بِهَا وَاسْحَرِينَ
 بَرَكَةُ هِرْحَنَ عَمْرٍو النَّعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 فَضْلُ مَا بَيْنَ مَيِّمًا وَمَا بَيْنَ أَهْلِ الْكِتَابِ كَكُلِّ السَّحْبِ مَرْجَمِهِ فَمَا يَسْحَرُ بِهَا وَاسْحَرِينَ
 کے روزہ میں سحر کے لقمہ کا فرق ہے عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ بِهَذَا الْأَسْنَادِ مَرْجَمِهِ وہی
 روایت موسیٰ سے مروی ہوئی عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تَسْحَرُنَا مَعَ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَنَّا إِلَى الْعَدَاوَةِ فَكُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْ دُمَا بَيْنَهُمَا قَالَ

تَسْمِيْنِ اِنَّ تَرْحِمُهُ زَيْدٌ نَبِيٌّ كَمَا تَحْرِكُ سَمْنٌ رَسُوْلُ اِمَامٍ عَلِيٍّ وَسَلْمٌ كَمَا سَاهَبَهُ بِيْرُ كَرْطُ بِيْرُ كَرْطُ عَمَارَةُ
سَبَّحَ كُوْمِيْنٌ كَمَا دُوْنُوْنٌ مِيْنُ بَحِيْمِيْنُ كُنْتِي دِيْرُ بُوْنِيْ اُوْنُوْنٌ نَبِيٌّ كَمَا بَايَسَ اَيْتُ كُوْمَانِيْ عَسْ كُوْمَانِيْ
بِيْطَا اُوْلَا سَنَادٍ قَدَا مَعِيْ يَحْيٰ رُوَايَتُ اُنِيْ هُوَ عَسْ كُوْمَانِيْ سَعْدُ بِيْرُ سَعْدُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَخْتَلِفُوْنَ مَا بَيْنَهُمْ تَرْحِمُهُ سَهْلٌ
مَرُوِيْ هُوَ كَمَا رَسُوْلُ اِمَامٍ عَلِيٍّ وَسَلْمٌ نَبِيٌّ كَمَا بَايَسَ اَيْتُ كُوْمَانِيْ عَسْ كُوْمَانِيْ
سَعْدُ بِيْرُ سَعْدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ كَمَا بَايَسَ اَيْتُ كُوْمَانِيْ عَسْ كُوْمَانِيْ
جَوَابُ لَزَامِيْنُ اُنِيْ عَطِيَّةٌ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِيْنُ اَصْحَابِ
مُحَمَّدٍ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحَدُّهُمَا يَجْعَلُ الْاَفْطَارُ وَيَجْعَلُ الصَّلَاةُ وَالْاٰخِرُ يَدُخِّرُ الْاَفْطَارُ وَيُوَخِّرُ الصَّلَاةُ قَالَ
اَيُّمَا الَّذِيْ يَجْعَلُ الْاَفْطَارُ وَيَجْعَلُ الصَّلَاةُ قَالَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَقْرَأُ اِنْ مَسَّحُوْا قَالَتْ كَذَّابٌ كَانَ
يَصْنَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى اَبُوْكَ رَيْبٍ وَالْاٰخِرُ الْبُوْشُوْى تَرْحِمُهُ اِلٰى عَطِيَّةٍ وَدُرِّهٖ
كَمَا اُوْنُوْنٌ نَبِيٌّ كَمَا بَايَسَ اَيْتُ كُوْمَانِيْ عَسْ كُوْمَانِيْ
اور عرض کی کہ اسے سلمان کی مان دو شخص مین اصحاب سر رسول امیر علیہ وسلم کے کہ ایک
تو اول وقت افطار کرتے ہیں اور اول ہی وقت نماز پڑھتے ہیں اور دوسرے افطار اور نماز میں پیر
کرتے ہیں تو آپ کو پوچھا وہ کن ہیں جو اول وقت افطار کرتے ہیں اور اول ہی وقت نماز پڑھتے ہیں
تو ہم نے کہا وہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں اور آپ کو فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم ہی ایسا ہی کرتے تھے زیادہ کیا ابو کریم فرمائی روایت میں کہ کہا دو سہل پڑوسی ہیں
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول وقت افطار کرنا اور اول ہی وقت نماز پڑھنا ہی مسنون ہے اور یہی
ہی ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہی لازم ہے ہر متبع سنت کو عَسْ كُوْمَانِيْ اِنْ عَطِيَّةٌ
قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ لَهَا مَسْرُوْقٌ رَجُلَانِ مِيْنُ
اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا هُمَا اَكْبَاؤُ عَنِ الْخَيْرِ اَحَدُهُمَا يَجْعَلُ الْاَفْطَارُ
وَالْاٰخِرُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ هَكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ تَرْحِمُهُ
مضمون یہی ہے جو اوپر مذکور ہوا حضرت انس ہی فرق ہے کہ اس میں افطار اور مغرب کی تاخیر
مذکور ہوئی ہے **بَابُ بَيَانِ وَقْتِ الْفِضَاءِ الْقَوْمِ وَخُرُوجِ النَّهَارِ مَابِ** وَقْتُ دُرِّ

وَالْاٰخِرُ يَدُخِّرُ الصَّلَاةَ وَالْاٰخِرُ يَدُخِّرُ الصَّلَاةَ وَالْاٰخِرُ يَدُخِّرُ الصَّلَاةَ

اَبُو اَنْثَرٍ رَضِيَ عَنْهُ اَمْرُجَمِہ ابوسہریرہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے پہلے ایک شخص
 نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ کو وصال کر لیتے ہیں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میرے
 کون ہو برابر میرے میں تو سات کو رہتا ہوں کہ کہلاتا ہے مجھ پر دو دگر میرا اور بلاتا ہے پہ چب لوگ
 باہر ہے یہ کمال محبت اور اطاعت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کی اور انہوں نے
 اس نہیں کو براہ شفقت سمجھا وصال سے تو آپ نے انکو ساتھ وصال کیا ایک روز پہر دو ستر روز پھر
 چاند دیکھا گیا اور فرمایا آپ نے کہ اگر چاند نہ ہوتا تو میں زیادہ وصال کرتا اور یہ فرمانا آپ کا جزو
 تو بیخ گما راہ سے تھا جب وہ باہر ہے وصال سے **ف** متفق ہیں علما وصال کی نہیں پر او وہ
 روزہ پر روزہ رکھنا ہے بغیر اسکے کہ سچ میں کچھ کہا ہے یا پیوے اور امام شافعی اور اُن کے
 اصحاب نے تفسیر کی ہے اُس کی کراہت پر اور صحیح یہ ہے کہ کراہت تحریمی ہے اور ایک قول تفسیری
 کا بھی ہے مگر نہیں کے جمہور علما و قائل ہیں اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ علما مختلفت ہیں احادیث
 وصال میں سوا بعضوں نے کہا ہے کہ نہیں اُس سے بسبب حمت اور شفقت کہ ہے ہست پر اور ایک جگہ
 نے سلف تین وصال فرمایا ہے پہر جو قادر ہوا و کو مضائقہ نہیں اور ابن وہب اور احمد اور سحاق
 نے وصال کا جواز فرمایا سحر تک پہر نقل کی قاضی نے اکثر لوگوں سے کراہت اسکی اور خطابی وغیرہ
 نے کہا کہ وصال حضائض میں سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حرام ہو امت پر اور
 جن لوگوں نے جواز کا قول لیا ہے انہوں نے استدلال کیلئے کہ بعض طرق مسلم میں وارد ہوا ہے
 کہ آپ لوگوں کو منع فرمایا بسبب حمت کو اور یہ روایت بھی جس کی ذیل میں لاندہ ہے اُسکو
 جواز پر دلالت کرتی ہے **وَرَوَاهُ** کبھی اسکے متکب نہوتے بعد نہیں کے **سُئِلَ اِنَّهُ يَرْكَبُ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ زَاوُصَالًا قَالُوا اَنْتَ ثُمَّ
بَارَسُوكَ اللَّهُ قَالَ اَنْتُمْ فُؤَادُكَ وَمِنْ اَنْ يَأْتِيَتْ بِطُعْمِي دَنِي وَكَيْفِيَّتِي نَاكَ لَعْنُوا مِنْ اَلْعَالِ
مَا طُعِمُوا ترجمہ ابوسہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو روزہ وصال
 سے تو کسی نے عرض کی کہ آپ وصال کرتے ہیں آپ فرمایا تم میرے برابر نہیں ہو میں تو زات کا ہوں اس
 لطف میں کہ کہلاتا ہے مجھ کو پر دو دگر میرا اور بلاتا ہے اور تم اوتے ہی افعال بجالاؤ جس کی طاقت رکھتے
 ہو **سُئِلَ اِنَّهُ يَرْكَبُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** معنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں غایر

دیکھتی تھی ترجمہ اس نے کہا وصال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول رمضان میں اور اور لوگوں کے
 بھی اور آپ کو خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ اگر مجھ پر لیا ہوتا تو میں ایسا وصال کرتا کہ حاسہ نہ ہوتا اور اپنے
 زیادتی جھوٹو اور اپنے ہار جاتے اور حقیقت یہ ہو کہ ہم سب آپ کے ہار گئے ہو میں اتم تو میرے برابر نہیں
 ہوا فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں اسچ ہو چہ نسبت خاک را با عالم پاک (میں اس طرح رہتا ہوں کہ
 مجھے میرا رب کہلاتا ہے اور پلاتا ہے) **عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا** قَالَتْ لَقَدْ هَمَّ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَصَالَ رَحْمَتَهُ فَقَالُوا إِنَّكَ تَوَاصِلُ قَالَ إِنْ لَسْتُ كَمَا كُنْتُمْ
 إِنْ يَكُونُ مَعِيَ نَبِيٌّ دَيْكِي قِيْلِي ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو کہ آپ نے فرمایا
 منع کیا لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے رحمت کے نظر سے اور عرض کی لوگوں
 نے کہ آپ تو وصال فرماتے ہیں تو آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح کا نہیں ہوں مجھے تو کہلاتا ہے رب
 سیرا اور پلاتا ہے یہاں پر بولنے علیہ الرحمۃ نے بیان فرمایا

دی ہے **فتا سبجان** اللہ محدثین کی اصطلاح کا کیا کہنا کہ آئہ نو سو برس جو مؤلف کی کتاب
 میں بیاض چلی آتی ہے تو اس کو نقل کرتے جاتے ہیں اور اپنی طرف سے تصرف نہیں کرتے یہ کسی اور
 کو کہان نہیں ہے **فائدہ** زاد المعاد میں ابن تیم رحمۃ اللہ علیہ نے وصال کی تحقیق میں پورا کلام
 کیا ہے کہ زیادہ اوس پر ممکن نہیں جو مزید تحقیق و تکرار ہو اسے ملاحظہ فرمادے **باب**
بَيَانُ أَنَّ النَّبِيَّ فِي السَّوْمِ لَيْسَتْ مُحَرَّمَةً عَلَى مَنْ لَمْ يَحْدُثْ شَيْئًا **باب** روزہ کی حالت
 میں بوسہ بیان میں **عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا** قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَفْعَلُ إِحْدَى شَأْنَيْنِ ثُمَّ تَخَلَّكَ ثُمَّ تَخَلَّكَ ثُمَّ تَخَلَّكَ ثُمَّ تَخَلَّكَ ثُمَّ تَخَلَّكَ ثُمَّ تَخَلَّكَ
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی صاحبہ کو بوسہ دیتے تھے اور آپ روزہ سے ہو
 تھے بی بی صاحبہ یہ فرماتی تھیں اور منہ سے تھیں **سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ**
أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَفْعَلُ لَهَا وَهُوَ صَائِمٌ نَسَكَتْ سَاعَةً لَمْ قَالَ نَعَمْ ترجمہ سفیان نے کہا کہ میں نے
 عبد الرحمن قاسم کے بیٹے سے پوچھا کہ کیا تم نے اپنے باپ سے سنا ہے کہ وہ بیان کرتے تھے حضرت
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبان سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو بوسہ دیتے تھے روزہ

میں تو وہ تہوڑی درجہ پر پہنچا کہ ان سکن عاتشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فالت کان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلن وهو صائم ویکرمک اذ بدک ما کان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یقبل اذ بدک ترجمہ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے میرا اور وہ روزے ہوتے تھے اور کن اپنی شہرت ایسی روک سکتا
 ہے جیسا آپ روکتے تھے عاتشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فالت کان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یقبل وهو صائم ویکرمک اذ بدک اذ بدک اذ بدک اذ بدک
 ترجمہ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم بوسہ لیتے تھے اور وہ روزے تھے اور اپنی حاجت کو خوب قابو میں رکھتے والے تھے عاتشہ
 عائشہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبل وهو صائم ویکرمک اذ بدک اذ بدک اذ بدک
 ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عاتشہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم مباشرت (یعنی بوسہ و کنار) کرتے تھے اور وہ روزہ دار ہوتے تھے عاتشہ عائشہ رضی اللہ
 عنہا وروی عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل
 وهو صائم ویکرمک اذ بدک اذ بدک اذ بدک اذ بدک اذ بدک اذ بدک اذ بدک
 لا بدیک شاک ابو حاتم ترجمہ اسو نے کہا میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی
 خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں مباشرت کرتے
 تھے انہوں نے فرمایا کہ ہاں مگر وہ بہت اپنی حاجت کو روکنے والے تھے عاتشہ عائشہ رضی اللہ
 عنہا وروی عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل
 وهو صائم ویکرمک اذ بدک اذ بدک اذ بدک اذ بدک اذ بدک اذ بدک اذ بدک
 مروی ہے جو اوپر گذرا عاتشہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ صلعم کان یقبلن وهو صائم ویکرمک اذ بدک اذ بدک اذ بدک اذ بدک اذ بدک اذ بدک
 اللہ تعالیٰ عنہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بوسہ لیا اور آپ روزے سے تھے عاتشہ
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بوسہ لیا اور آپ روزے سے تھے عاتشہ
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بوسہ لیا اور آپ روزے سے تھے عاتشہ
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بوسہ لیا اور آپ روزے سے تھے عاتشہ

اَهْمًا كَالنَّكَاحِ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هُمَا أَحْكَمُ لَكُمْ وَذَٰلِكَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا كَانَ يَقُولُ فِي ذَٰلِكَ إِلَّا
 الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ ذَٰلِكَ مِنَ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَكُلُّكُمْ سَمِعَ مِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ رَجَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 كَانَ يَقُولُ فِي ذَٰلِكَ ثَلَاثَ لَعَلَّاتٍ أَقَالَكَا فِي مَضَانٍ قَالَ كَذَٰلِكَ يُصْبِحُ جُنَابَتُكَ عَنِ
 حُلِيِّكُمْ ثُمَّ يَصُومُ ترجمہ ابو ہریرہ اپنی روایتوں میں کہتے تھے کہ جب کو فجر ہو جاوے حالت جنابت میں
 وہ روزہ نہ کرے سو میں نے (اسیہ مقولہ ہے ابی بکر بن عبد الرحمن کا عبد الرحمن سے کہا جو میری بابت ہو انہوں
 نے اسکا انکار کیا اور ہم دونوں (یعنی ابو بکر اور عبد الرحمن) حضرت اور ام سلمہؓ کو پاس گئے اور عبد الرحمن
 نے اُن کو پوچھا تو دونوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت جنابت میں صبح ہر جاتی تھی
 اور پھر روزہ رکھتے تھے اور جنابت بغیر احتلام کے ہوتی تھی اس لیے کہ انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا نیز
 صحبت پر بیبیوں کے جنب ہوتی تھی (کہا ابی بکر نے پھر ہم گئے مردان کے پاس اور عبد الرحمن نے اون
 سے ذکر کیا سو مردان نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ تم ابو ہریرہ کے پاس جاؤ اور اُنکی بات کا جو
 دید و بچھریم ابو ہریرہ کے پاس آؤ اور ابو بکر ان سب باتوں میں حاضر تھا اور ذکر کیا عبد الرحمن نے
 زابو ہریرہ نے کہا کہ ادن دونوں بیبیوں نے یہ فرمایا تم سے ادھون نے کہا مان تو ابو ہریرہ نے کھا
 کہ بیشک اور لوگوں سے زیادہ جانتی ہیں پھر ابو ہریرہ نے اس قول کی نسبت فضل بن عباس کی طرف
 کی اور کہا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ میں نے یہ بات فضل سے سنی تھی تو اس کو میں نے بنی
 صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا غرض ابو ہریرہ نے اُس بات سے رجوع کیا جو وہ اس مسئلہ میں کہا
 کرتے تھے پھر میں نے (اسیہ مقولہ ہے ابن جریج کا) عبد الملک سے کہا کہ کیا ادن دونوں بیبیوں نے رمضان
 کے روزے کو کہا انہوں نے کہا کہ ایسا فرمایا بیبیوں سے کہ صبح ہوتی تھی آپ کو حالت جنابت میں نیز
 احتلام کے پھر آپ روزہ رکھتے تھے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس قول کی نسبت فضل
 کی طرف کی الخ یعنی ابو ہریرہ نے فضل سے روایت کی ہے مرفوعاً کہ جو جنب ہوا صبح ہو جاوے وہ روزہ
 نہ کرے اور نہ صبح ہی ہے کہ روزہ درست ہو اس لیے کہ اسباب نے فرمایا کہ مباشرت کر دُن کو
 اور ڈھونڈ جو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اور کہا وپوچھ جب تک کہ ظاہر ہو سفید دیا کہ فجر کا آخر
 تک پس جب فجر تک مباشرت یعنی جامع جائز ہوا تو خواہ مخواہ طلوع فجر کے بعد غسل ہو گا اب رہا جواب

روزہ اور کا صبح ہے خراہ مرنے ہو یا نفل اور نہ اوپر قضا ہے نہ اور کوئی بلا سہل عَائِشَةُ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَأُمُّ سَكَنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتَا إِنَّكَ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبِرُ جُنُبًا مَرَجَ مَجَاعٍ غَيْرِ اجْتِلَامٍ فِي نَهْمَانِ ثُمَّ يَصُومُ تَرْجِمَةُ حَضْرَتِ عَائِشَةَ
 حَضْرَتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَدُونِ سَبِيحِينَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ ذَكَرَهُ كَمْ دُونَ نَفْسِ فَرَمَا کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کو صبح ہو جاتی تھی بغیر اجلالم کے رمضان میں اور پھر روزہ رکھتے تھے محکم عَائِشَةُ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِيهِ رَهْوًا لَمْ يَمْزُجْ
 الْبَابَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَذِرُكَ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَصُومُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ نَذِرُكَ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَصُومُ فَقَالَ لَسْتُ مِثْلَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ
 غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقْدَمُ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأْخِذُ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ أَكُونَ أَشْأَكُهُ
 وَلِلَّهِ دَاعِلٌ كَعَمْرٍاءَ أَتَيْتُ تَرْجِمَةَ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَمِعْتُ رَدَايْتُ هُوَ كَمَا كَيْتُ نَفْسِ لَيْتُ
 رَجَاءُ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَرَوَاهُ رُوِيَ كِي اُوتُ وَنَسْتِي تَهْنِ غَرَضِ اُوتُ نَفْسِ كِي كَمَا اُوتُ
 رسول اللہ کے مجھ کو صبح کا وقت آجاتا ہے اور میں جب ہوتا ہوں کیا میں روزہ رکھوں آپ نے فرمایا مجھ
 بھی نماز کا وقت آجاتا ہے اور میں جب ہوتا ہوں پھر میں روزہ رکھتا ہوں اوس نے عرض کی کہ آپ اوس
 برابر پیش ہے رسول اللہ کے اس لیے کہ اللہ پاک نے آپ کے پچھلے گناہ بخشت دیے ہیں آپ نے فرمایا کہ
 قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں امید رکھتا ہوں کہ میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا
 ہوں اہم سب سے زیادہ ہوں جاننے والا اُن چیزوں کا جس سے بچنا ضرور ہے (غرض
 اُس سائل کو یہ گمان ہوا کہ شاید یہ حکم آپ کے ساتھ خاص ہو مگر آپ نے فرمایا کہ یہ حکم مجھ سے کوئی سب کو
 برابر ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ کسی حالت میں تکلیف شرعی سے اور لادانم عبدیت سے باہر
 نہیں ہو سکتا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں یہ کمال عبدیت ہو ورنہ واقع
 میں حضرت کا مرتبہ ایسا ہی ہے کہ سارے جہان سے اعلیٰ واقعے ہیں محکم سَلِيمَانَ بْنِ قَيْسٍ رَأَى
 سَأَلَ أُمَّ سَكَنَةَ عَنِ الرَّحْلِ يُصْبِرُ جُنُبًا أَيْ صُومُ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ
 جُنُبًا مَرَجَ مَجَاعٍ غَيْرِ اجْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ سَلِيمَانُ سَمِعْتُ رَدَايْتُ هُوَ كَمَا كَيْتُ نَفْسِ لَيْتُ
 کہیں پوچھا کہ جو شخص صبح کے جنابت میں وہ روزہ رکھے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم صبح کرتے تھے جناب میں بغیر اقلام کے اور پھر روزہ رکھتے تھے **باب** نقل خط محمد بن
 الجماع وفتح رخصان علی الصاکبہ ورجوب الکفارہ الذکری ذبیہ وریاضا وریاضا علی
 الموسیر والمصیر وفتبت فی فترۃ الموسیر حتی یستطیع جماع رمضان میں دو مہینہ روزہ دار
 پر اور بیان کفارہ کا اور اس کے وجوب کا **عن** ابی ہریرہ **رضی اللہ تعالیٰ عنہ** قال جاء رجل إلى
 النبی **صلی اللہ علیہ وسلم** قال هلکت بلسؤل الله قال دما اهلکک قال وقدت حل
 امرائی فی رمضان قال هل تجد ما تعین رقبۃ قال لا قال فهل تشطیع ان تصوم شعبین
 متتبعین قال لا قال فهل تجد ما تطعم مرتین مسکینا قال لا قال ثم جالس فانی
 النبی **صلی اللہ علیہ وسلم** یقرین فیوم فکرت قال تصدق بطنک اقال انقر متاکمکین لا یبیک
 اهل بکیت اخرج الیہ مائتۃ ففعل النبی **صلی اللہ علیہ وسلم** صحیح بدت انما فیہ ثم قال
 اذهب فاطعمہ اهلک ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ ایک شخص آیا نبی **صلی اللہ علیہ وسلم** کے پاس
 کہا کہ میں ہلاک ہو گیا یا رسول اللہ اپنے فرمایا کس نے ہلاک کیا چھگو اوس نے عرض کیا کہ میں اپنی بیوی
 جاڑا رمضان میں (یعنے جماع کر بیٹھا) اپنے فرمایا ذابک غلام یا لڑھی آزاد کر سکتا ہے اوس نے
 کہا نہیں آپ فرمایا دو مہینہ کے روزہ برابر رکھ سکتا ہے اوس نے کہا نہیں آپ فرمایا ساٹھ مسکینوں کو
 سکتا ہے اوس نے کہا نہیں پھر وہ بیٹھا رڈ بہانک کہ حضرت کو باس ایک ٹکڑا کھجور کا آیا آپ نے فرمایا
 جا اوسکو صدقہ دیدے مسکینوں کو اوس نے کہا کہ مجھ سے بڑ بکر کوئی مسکین ہے دینیہ کے دو نو ٹکڑے
 کالے چھرون والے زمینوں کے بیچ میں کہ ان میں کوئی گہر والا جھر سے بڑ بکر محتاج نہیں تو نبی **صلی**
 اللہ علیہ وسلم سنب ٹپے (قرانتہ منوم و فدایت گردم و گرد و سرت گرم) بہانک کہ آپ کی چلیان کزل
 گئیں پھر اپنے فرمایا کہ لی اُسکو اور کہلا اپنے گہر والوں کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو رمضان
 کے دن میں جماع کرے اور روزہ رمضان ٹوڑ ڈالے جماع سے اوپر کفارہ دہیبا اور نو دوسری
 فرمایا ہے کہ یہی مذہب ہمارا اور مذہب کا فہ علماء کا حسب جماع قصد واقع ہو جان بوجھ کر اور
 کفارہ یہی ہے کہ ایک گرون آزاد کرنا جو مومن و مسلمان ہو اور سلیم ہو عیوب ہو جو محنت اور جدت
 میں خلل اندازہ ہوتی مثلاً لنگڑا لانا نہو تھیر اگر اُس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ کے برابر پے در پے
 روزے پھر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اطعام نہاں مسکین کا ہر مسکین کو ایک سیر کہانا جیسے عربی ہیر

ہوتا ہے پھر اگر یہ تینہ کی طاقت اس وقت نہ ہو تو شافعی کے دو قول میں اول یہ کہ ادھر کچھ حبیبین
 ہے اسکا اگر اُس کے بعد طاقت بھی ہو حبیب بھی ادھر کچھ صاحب نہیں اور اس کی دلیل بھی حدیث ہے
 کہ اس میں جب اس سائل نے اپنی عدم استطاعت بیان فرمائی تو آپؐ فرمایا کہ
 جب تجربہ طاقت ہو حبیب کفارہ ادا کرنا اور دوسرا قول یہ ہے کہ وقت استطاعت ادھر کفارہ
 واجب ہے اور اسکو نوذی نے صحیح و صحیح رکھا ہے اور دلیل اسکی یہ ہے کہ جب آپؐ پاس ٹوکرا آیا
 تو آپؐ نے اُس کو فرمایا کہ صدق دے حالانکہ پہلے اسکی عدم استطاعت قیون باتوں میں ظاہر ہو
 چکی تھی اس سے معلوم ہوا کہ مثل سائر دیون کے وقت استطاعت اسکی ادا ضرور ہے اور کفارہ
 اس کے ذمہ باقی رہا اور عن چھ حدیث میں وارد ہوا ہے وہ فقہاء کثر یکا پھر صواع کا ہوتا ہے جسکے نسخ
 ہوئے ہیں ہر سکین کو ایک مدہ ہو چکا ضرور ہے **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ** **الزُّهْرِيُّ** **قَالَ**
الْإِسْنَادُ مِثْلُ رِوَايَةِ بَرِّ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ بَعَثَ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزُّنْدِيقِيُّ وَكَرِهَ أَنْ يَخْلَعَ
النَّارَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَهُ بَدَتْ أَتْيَابُهُ تَرْجُمُهُ محمد بن سلمہ زہری نے اسی اسناد میں
 حدیث روایت کی جیسے ابن عیینہ نے روایت کی اور کہا اس میں کہ ایک عرق دینے ٹوکرا ادا رہا ہی
 نہ بنیل ہے اور اُس میں حضرت کی ہنسی کا ذکر نہیں **عَنْ** **أَبِي هُرَيْرَةَ** **رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** **قَالَ**
رَجُلًا وَقَعَتْ بَابُ رَأْسِهِ فِي مَضَارٍ كَانَتْ تَقْطَعُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ
هَلْ لِي بِرَقَبَةٍ قَالَ لَا قَالَ فَقُلْتُ لَسْتُ بِمِنْ حَيَاةٍ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لَا قَالَ فَطَعَنَهُ بِسَيْفَيْنِ
 میں کہ نینا ابو ہریرہ نے کہا ایک شخص حجام کر بیٹھا رمضان میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سے بچھا تو آپؐ نے فرمایا تو ایک غلام باؤٹھتی آواز کر سکتا ہے اُس نے کھا نہیں آپؐ نے فرمایا دو مہینہ روک
 رکھ سکتا ہے اس نے کھا نہیں آپؐ نے فرمایا ساٹھ سکینوں کو کہا اہل مدینہ **فَانْزِلُوا** اس حدیث سے
 استدلال کیا ہے حنفیہ نے کہ کفارہ رمضان میں کافر غلام آزاد کرنا بھی روا ہے اور ایسا ہی کفارہ
 ظہار میں اور مومن رقبہ صرف کفارہ قتل میں ضرور ہے اسلیو کہ اس میں ایمان کی شرط مخصوص قرآنی
 ہے مگر جہود کا مذہب یہ ہے کہ جمیع کفاروں میں رقبہ مومنہ ضرور ہے اسلیو کہ جہان مطلق رقبہ مذکور ہے
 اسکو حمل کرتے ہیں رقبہ مومنہ پر اسی تیبہ کہ محاط ہے جو قرآن میں کفارہ قتل میں مذکور ہے اور
 فاعلہ اسول کا بھی ہے کہ مطلق کو مقید پر محمول کرتے ہیں کہ انفال النودی نے شرحہ مسلم -

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ أَن رَجُلًا أَطْرَفَ فِي مَضَانٍ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّقِيَ سَبْعَ رَهْبَةٍ ثُمَّ ذَكَرَ عِثْرَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ تَرْجُمَهُ زُهْرِي سَبْعَ رَهْبَةٍ
 رَوَى عَنْ اسْنَادِ زُهْرِي بْنِ عَيْنَةَ سَوَادُ ابْنِ رَوَابِتِ كِي حَكْنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا أَطْرَفَ فِي مَضَانٍ أَنْ يُتَّقِيَ سَبْعَ رَهْبَةٍ أَوْ
 يُصَوِّمَ سَبْعَ يَمِينٍ أَوْ يَكْفَعِمَ سَبْعَ يَمِينٍ بِنَبَأِ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي رَوَابِتِ كِي كُنْزِي
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَكْمِ كِيَا كِيَا شَمْرُ كُو كُو اَوْسُخْ رُوْزَه تُوْزُوْلا تَهَارِ مَضَانِ مِيْن كُو اَوْا كُو كُو اِيَكِ
 مَرْدَه يَارُوْزُوْر كُو دُو مَاد يَا كُو لَادُو سَا ثِيَه سَكِيْنُوْن كُو حَكْنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ وَحَقُّ
 حَدِيثِ ابْنِ هُرَيْرَةَ زُهْرِي سَبْعَ رَهْبَةٍ اسْنَادِ زُهْرِي مَرِي حَكْنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
 أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُحْتَرَفْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ قَالَ وَطَلْتُ أَمْرًا فِي مَضَانٍ كَمَا قَالَ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ قَالَ مَا
 عِنْدِي لِيُنْفِي كَأَمْرِهِ أَنْ يَجْلِسَ فَيَأْتِيَهُ عَرَفَانِ فَيُعِيْمَا طَعَامًا فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهِ +
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ایک شخص آیا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ میں جل گیا آپ نے فرمایا کیوں اوس نے عرض کی کہ میں نے جماع کیا رہنا
 شرف میں اپنی عورت مردن کو آپ نے فرمایا صدقہ دے صدقہ دے اوس نے عرض کی کہ میرے
 پاس تو کچھ موجود نہیں ہے اتنومین آپ کے پاس دو گویان آمین کہا نیکی رہنے غلہ یا کچھ دہری (آپ نے)
 فرمایا لے یہ صدقہ کر دے **فَاتْلُوا صدقہ دے** یعنی وہی ساٹھ سکیون کو کہا تا کہ صبا اوپر
 مذکور ہو اور دوسری روایتوں میں اس صدقہ کی تفصیل آجکی اور یہ جو اوس کو کہا کہ میں جل گیا اس سے
 استعمال مجاز کا رہا ہوا **حَكْنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَقَوْلِ ابْنِ رَجُلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَكِنْ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ وَلَا هَوْلَ
لَهُمَا حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص آیا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس حدیث کو ذکر کیا اخیر تک جیسے اوپر گذری مگر اس کے دل میں صدقہ
 دے صدقہ نہیں ہے اور نہ دن کا لفظ ہے **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ**
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبِّي السَّجْدَ فِي مَضَانٍ فَقَالَ يَا رَجُلُ

اَللّٰهُ اَخْبَرَنِيْ بِمَا كُنْتُ فَعَلْتُ فَسَأَلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَا شِئْتُ فَقَالَ اَصْبَحْتَ
 اَخْبَلْتُ اَنْ تَصُومَ فَنَقَالَ دَاوُدُ یَا بَنِيَّ اللّٰهُ مَا لِيْ بِشَیْءٍ دَعَاكَ لِتَعْبُدَ عَلَیْكَ دُعَاؤُا اَجَلٍ فَبِیْنَنَا
 اَحَدٌ كَذَلِكَ اَتَمَّكَ رَجُلٌ یُسُوْیُ حَوَارِیْ عَلَیْكَ دُعَاؤُا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّم اَمْرٌ اَلْمُحْتَرَمُ اِنْ شِئْنَا فَنَقَامُ لِرَجُلٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تَصَدَّقَ بِمِلْكِنَا
 فَقَالَ بَارَکَ اللّٰهُ اَعْبَدْنَا فَاَوَّلَہُ اِنَّا اِلَیْہِا نَخْلُجُ مِثْلَ مَا نَخْلُجُ غَیْرَ مَا لَمْ نَخْلُجْ فَتَرَجَمَ حَضْرَتُ مَالِکُ بْنُ
 اَسَدٍ ثَعَالِی عَنْہَا فَرَمَانِیْ مِیْنِ کہ یکشت شخص تا مینى صلے اسد علیہ وسلم کے پاس سے مینِ رمضان میں اور عمر
 لی کہ یا رسول اسد مینِ جل گیا مینِ جل گیا آپ نے فرمایا کیا حال ہے اسکا اوس نے عرض کی کہ مین نے
 اپنی بل ہی سے محبت کی آپ نے فرمایا صدقہ دے اوس نے عرض کی کہ تم اسد ثعالی کی اے بنی اسد کے
 میرے پاس کچھ نہیں ہے اور نہ مین کچھ دے سکتا ہوں آپ نے فرمایا بیٹہ وہ بیٹہ گیا اور وہ اُسی حال میں
 رہا کہ آدمی آیا اور ایک گدہ کو ٹانگت ہوا لایا کہ اوس پر کچھ غلہ تھا آپ فرمایا وہ جلنے والا کھان ہو جو ابھی
 پہان تھا اور وہ کھڑا ہوا اور آپ نے فرمایا اے اوس کو صدقہ دے اوس نے عرض کی کہ کیا میرے سوا
 اُسکا شوق کرمی اور ہے اسکی قسم ہم لوگ بہر کے ہیں اور سہا کے پاس کچھ نہیں آپ نے فرمایا لو
 اے اب کسب جَوَادِ السُّوْمِ وَالْعَطْرِ فِی شَہْرِہٖ مَصْنُوعَاتُ النَّسَافِیْرِ فِی شَہْرِہٖ مَعْصِیۃٌ اِذَا کَانَ
 سَفَرٌ کَمَا مَرَّحَلَتَکِیْ اِنَّا کُنَّا مَسَافِرَکَ مَدَامُ اِنْظَارَکَا بَايَانِ مُحَمَّدٍ اَبْنِ عَبَّاسٍ اَنْ رَّسُوْلُ
 اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سَخَّرَہٗ عَامَ الْفَتْحِ فِی رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ اَلْکَلْبَ بَدَنَ ثُمَّ اَوَّلَکَ
 قَالَ رَکْعَانَ حَتّٰی تَبَرَّکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم رَیْتُ عَوْنُکَ اَلْکَلْبَ فَکَانَ حَدَّثَکَ مِنْ اَمْرِ رَجُلٍ
 عَبْدِ اِسْمٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَوَاہُ اَبُو کہ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نَخَّرَ جِسْمَہٗ سَآلَ کہ فَتَمَّ ہُوَ اَرْضَانِ مِیْنِ اور
 آپ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ جب گدیہ مین پہنچی رنام مقام کا ہے کہ وہاں ایک نہر ہے اور بدینہ سو سات
 منزل ہو اور وہاں سے کہ دو منزل رہتا ہے قاضی عیاض نے کہا ہے کہ گدیہ ایک نہر ہے یہاں سے
 کہ سے تو انظار کیا اور صحابہ کرام کی عادت تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نئی سے نئی بات
 جو ہوتی اسکا اتباع کرتے تھے علما کا اختلاف ہے سفر مین روزہ رکھنے مین چنانچہ اہل ظاہر کا
 مذہب ہے کہ رمضان مین سفر مین روزہ رکھنا صحیح نہیں اور اگر کسی نے رکھا بھی تو درست نہیں ہوتا
 اور اوسکی قصداً جب یہ دلیل اگلی ظاہر آیت وحدیث ہو اور حدیث یہ ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

رمضان میں روزہ رکھا یہاں تک کہ عثمان بن پیچھے پہر آپ نے ایک پالہ منگایا کہ اس میں کوئی چیز
 کی چیز تھی اور اس کو پیا دن کو تاکہ سب لوگ آپ کو دیکھیں پہر افطار کرتے رہی یہاں تک کہ مکہ میں پہنچے
 ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا سو جب حاجی چاہے
 روزہ رکھی جب حاجی چاہے افطار کرے **سُحْرَانِ** اَبِی عُبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَا نَبِيَّ بَعْدَ
 مُحَمَّدٍ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّهْرِ وَأَطْلَعَ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نَهَى النَّاسَ أَنْ يَصُومُوا وَرَضِيَ عَنْهُمْ فِي سَفَرٍ مِنْهُمْ وَرَضِيَ عَنْهُمْ فِي سَفَرٍ مِنْهُمْ
 وَرَضِيَ عَنْهُمْ فِي سَفَرٍ مِنْهُمْ وَرَضِيَ عَنْهُمْ فِي سَفَرٍ مِنْهُمْ وَرَضِيَ عَنْهُمْ فِي سَفَرٍ مِنْهُمْ
 ان روایتوں میں دلیل ہے مذہب جمہور کی کہ روزہ اور افطار دونوں روا میں **سُحْرَانِ** اَبِی عُبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَا نَبِيَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّهْرِ وَأَطْلَعَ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نَهَى النَّاسَ أَنْ يَصُومُوا وَرَضِيَ عَنْهُمْ فِي سَفَرٍ مِنْهُمْ وَرَضِيَ عَنْهُمْ فِي سَفَرٍ مِنْهُمْ
 وَرَضِيَ عَنْهُمْ فِي سَفَرٍ مِنْهُمْ وَرَضِيَ عَنْهُمْ فِي سَفَرٍ مِنْهُمْ وَرَضِيَ عَنْهُمْ فِي سَفَرٍ مِنْهُمْ
 جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل جس سال کہ فتح ہوا رمضان میں مکہ کی طرف
 اور روزہ رکھا یہاں تک کہ جب کراۓ غنیمت تک پہنچ کر کراۓ غنیمت مقام کا نام ہے کہ مینہ سوسات منزل ان زیادہ
 ہوا اور کوئی روزہ رکھا پہر آپ ایک پالہ بانگہ پالہ اسکو بند کیا یہاں تک کہ لوگوں کی طرف دیکھا پہر آپ بیابا اور لوگوں
 نے اس کے بعد آپ عرض کی کہ بھئی لوگ روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا یہی نماز ان میں وہی نماز ان
 میں **فَتَنَ** شایدا اس سودہ لوگ مراد ہیں جن کو روزہ ضرر کرتا ہے **جَعْفَرُ بْنُ طَاهِرٍ**
الْأَسَدِيُّ وَذَاذَ قَيْلٍ لَكَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَوَّعُوا عَلَيْكَ مِنَ الصِّيَامِ وَانْتَهَا يَنْظُرُونَ فِي مَا فَعَلْتَ
 قَدْ عَايَنَّاكَ مِنْ عَمَلٍ بَعْدَكَ الْعَصَا تَرْجِمُهُ جَعْفَرُ بْنُ طَاهِرٍ رَوَى عَنْ أَبِيهِ رَوَى عَنْ أَبِيهِ رَوَى عَنْ أَبِيهِ
 بابت زیادہ کی کہ لوگوں نے آپ عرض کی کہ لوگوں پر روزہ شاق ہوا اور وہ منظر ہیں کہ آپ نے کیا کیا
 پہر آپ ایک پالہ بانگہ منگایا بعد عصر کے آگے وہی صفوں ہے **سُحْرَانِ** اَبِی عُبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 قَالَ لَا نَبِيَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّهْرِ وَأَطْلَعَ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نَهَى النَّاسَ أَنْ يَصُومُوا وَرَضِيَ عَنْهُمْ فِي سَفَرٍ مِنْهُمْ وَرَضِيَ عَنْهُمْ فِي سَفَرٍ مِنْهُمْ
 وَرَضِيَ عَنْهُمْ فِي سَفَرٍ مِنْهُمْ وَرَضِيَ عَنْهُمْ فِي سَفَرٍ مِنْهُمْ وَرَضِيَ عَنْهُمْ فِي سَفَرٍ مِنْهُمْ
 الشَّعْرَ تَرْجِمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نَهَى النَّاسَ أَنْ يَصُومُوا وَرَضِيَ عَنْهُمْ فِي سَفَرٍ مِنْهُمْ وَرَضِيَ عَنْهُمْ فِي سَفَرٍ مِنْهُمْ

کہ ایک شخص پر پلو گرنے کے بعد دیکھو کہ وہ اس پر سایہ کی صورت میں ہے آپ پر چھا کہ اس کی سایہ اگر گرنے سے
 کی کہ ایک روزہ دار جو آپ پر روزہ رکھنا خوب نہیں پسندتا ہے جب ضرورت ہو ایسی بات
 پر پھر لکھا کہ طاعت پر محکم بن محمد بن عمرو بن الحسن علیہ السلام کہ اِنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْهًا مِثْلَهُ تَرْجُمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 هُوَ كَانَ شَعْبَةَ بَطْنِ الْأَسَدِ خُذَا وَكَانَ شَعْبَةُ دُكَّانَ يَبْلُغُنِي عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 كَثِيرًا أَنَّ اللَّهَ كَانَ يَرْتَلِي فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ فِي هَذِهِ الْأَسَادِ أَنْتَ قَالَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمُهُ
 اللَّهُ الَّذِي رَضِيَ عَنْكَ قَالَ كُنَّا سَأَلْتُمُوهُ تَرْجُمُهُ شَعْبَةُ سَأَلْتُمُوهُ مَا مَنَعَهُ أَنْ يَرَى
 هُوَ أَوْ زِيَادَهُ كَمَا شَعْبَةُ لَمْ يَجِبْ خَيْرَ لِي بِهِ بَنِي كَثِيرٍ كَدَّ زِيَادَهُ كَرْتَهُ تَبِعَ اسْ حَدِيثُ
 اِدْر اس ساندین کہ آپ فرمایا اے کی شخصیت قبول کر دو تمہارے لیے دی ہے اور کھارادی ہے
 جب میں نے ان کو پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اِنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 قَالَ شَرُّ مَا مَرَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتِّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ مَضَانٍ لَمَّا مَرَّ
 صَامٌ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ فَكَرِهَ يَعْزِبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ لَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ تَرْجُمُهُ اِبْرَاهِيمُ بْنُ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَمْ يَكُنْ يَكْفُرُ بِمَا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَمِعَهُ مِنْ رِجَالِهِ
 کہ تو ہم میں کوئی روزہ نہ تھا اور کوئی افطار کیے تھا اور روزہ دار افطار کرنے والے پر عیب نہ کرتا تھا
 افطار کر کے روزہ دار پر محکم بن محمد بن عمرو بن الحسن علیہ السلام کہ اِنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْهًا مِثْلَهُ تَرْجُمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 وَجْهًا مِثْلَهُ تَرْجُمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَجْهًا مِثْلَهُ تَرْجُمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَجْهًا مِثْلَهُ تَرْجُمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 عَشْرَةَ اَوْ سِتِّ عَشْرَةَ تَرْجُمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَجْهًا مِثْلَهُ تَرْجُمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَجْهًا مِثْلَهُ تَرْجُمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 بن عامر اور مشام کی روایت میں اٹھارہویں تاریخ اور سعید کی روایت میں بارہویں اور شعبہ کی روایت
 میں سترہویں یا انیسویں مذکور ہے **ف** بارہویں سے شاید اونیسویں تک وہ مشہور ہے کہ سترہویں
 تاریخ بیان کی کہ سترہویں آخر محکم بن محمد بن عمرو بن الحسن علیہ السلام کہ اِنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْهًا مِثْلَهُ تَرْجُمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْهًا مِثْلَهُ تَرْجُمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَجْهًا مِثْلَهُ تَرْجُمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَجْهًا مِثْلَهُ تَرْجُمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 اِبْرَاهِيمُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَمْ يَكُنْ يَكْفُرُ بِمَا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَمِعَهُ مِنْ رِجَالِهِ
 روزہ دار کے روزہ پر کوئی عیب لگانا ہے نہ مفطر کے افطار پر **ف** اس کے منک انسان

پس حضرت ہوئی افطار کی تب بعضی ہم میں سے روزہ دار تھے اور بعض جو مفسر پر ہم آگے کی منزل میں اور ترے
اور آپ نے فرمایا تم صبح کو اپنے غنیم سے ملنے والے کو افطار تمہاری قوت بڑا دیکھا سو تم سب افطار کرو اور یہ
فرمایا آپ کا حکم قطعی تھا پر ہم سب لوگوں نے افطار کیا پر اس کے بعد دینے بعد فراغ مقابلہ غنیم ہم
اپنے لشکر کو دیکھا کہ ہم روزہ رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں حکم عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ حَنْظَلَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتُمْ كُفُّمُ وَإِنْ شِئْتُمْ فَأَنْظِلْ تَرْجَمَهُ حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ حمزہ بن عمرو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا روزہ کو سفر میں آپ نے فرمایا
چاہے روزہ رکھنا ہے افطار کر **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ حَنْظَلَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ**
سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ سَجَلُ اسْمُكَ الصَّوْمَ فَاصُومُ فِي السَّفَرِ
فَأَلْ كُفُّمُ إِنْ شِئْتُمْ وَأَنْظِلْ إِنْ شِئْتُمْ تَرْجَمَهُ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ
بن عمرو سلمی نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں بہت پُرور ہے روزہ رکھتا ہوں تو کیا سفر میں بھی کہا
کروں آپ نے فرمایا چاہے روزہ رکھو **ف** اس حدیث میں بھی صحت دلالت ہے مذہب مجبور پر کہ خواہ
سفر میں روزہ رکھو خواہ نہ رکھے **عَنْ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَ حَدِيثَ حَنْظَلَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ**
الصَّوْمَ تَرْجَمَهُ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَرَدِي مَرَدِي هِيَ مَرَدِي مَرَدِي اس حدیث میں بھی اس
مردی ہوئی کہ حمزہ نے کھامین روزے رکھتا ہوں کیا سفر میں بھی رکھوں آخر تک **عَنْ حَنْظَلَةَ**
ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَادْتُ فِي صَوْمِي عَلَى الصِّيَامِ فِي
السَّفَرِ فَصَلِّ عَلَى حُجَّاتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ رُخْصَةٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ
أَخَذَ بِهَا خَسِرَ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا حُجَّاتِكَ عَلَيْهِ قَالَ هَذَا رُخْصَةٌ مِنْ رُخْصَةِ
وَأَمَّا مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا حُجَّاتِكَ عَلَيْهِ قَالَ هَذَا رُخْصَةٌ مِنْ رُخْصَةِ تَرْجَمَهُ حمزہ سلمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں اپنے میں توت پاتا ہوں روزہ
کی سفر میں تو میں روزہ رکھوں تو کیا کچھ گناہ ہے آپ نے فرمایا کہ یہ حضرت ہر اس کی طرف سے جو سفر اس کے
لیا خوب کیا اور جس نے چاہا روزہ رکھنا تو اس پر گناہ نہیں اور اگر نہ روئے اپنی روایت میں اس کی طرف
سے ذکر نہیں کیا **عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ**

[illegible]

مروی ہوئی مگر اس میں یہ ذکر نہیں کہ آپ اپنی اونٹ پر وقف کیا ہو کر تھے اور سبندین بھی ہو کہ روایت
 ہے عمیر سے جو سولی میں ام الفضل کے محل میں **إِنَّ الْفَضْلَ بِطَلَبِ الْأَسْكَدِ وَحَدِّ حَيْثُ الْفَضْلُ وَكَانَ**
عَمْرُ بْنُ قُتَيْبَةَ أَمَّ الْفَضْلِ مَرْحُومَةً سَالِمَ ابْنِ الْفَضْلِ اس سناد سے اس سناد سے روایت ابن عیینہ مروی ہے
 اور اس میں یہی راوی ہے کہا کہ روایت ہے عمیر سے جو سولی میں ام الفضل کے محل میں **عَمْرُ بْنُ قُتَيْبَةَ**
عَمْرُ بْنُ قُتَيْبَةَ أَمَّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَوْلُ شَاكٍ أَنَا سَمِعْتُ مِنْ أَخِي أَبِي سَوَّادٍ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صِيَامِ يَوْمٍ سَخَرَتْ وَخَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَأَرَادَتْ الْيَهُودُ يَنْفِثُوا فِيهِ لَكِبْرًا وَهُوَ يَحْرَقُ فَنَفِثُوا فِيهِ مَرْحُومَةً عَمِيرِ بْنِ عِمَّاسٍ كَسَلِيَ رَوَيْتُ
 کہ وہ نہون ام الفضل سے ہٹا لوگوں نے شک کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سودن عرفہ کے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے میں تب انہوں نے ایک پالیدہ دودھ کا پیو دیا اور آپ عرفات پر
 پہنچے آپ بی لیا **عَمْرُ بْنُ قُتَيْبَةَ** رَوَيْتُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كَلِمَاتُ ابْنِ النَّاسِ عَمْرُ
عَمْرُ بْنُ قُتَيْبَةَ رَوَيْتُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كَلِمَاتُ ابْنِ النَّاسِ عَمْرُ
 وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ فَكُتِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْطَلِقُونَ إِلَيْهِ مَرْحُومَةً عَمِيرِ بْنِ عِمَّاسٍ كَسَلِيَ رَوَيْتُ
 کی بی بی سلمان کی ماں نے فرمایا کہ لوگوں نے شک کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے میں عرفہ
 کے دن (سیدان عرفات میں) سو بیجا میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک لٹہ دودھ کا اور آپ وقف کیا
 ہوئے تھے موقوف میں اور آپ بی لیا اور سب لوگ دیکھ کر تھے آپ کو **فَإِنْ** ان روایتوں کی کمی امور
 ثابت ہو اور اول سبب ہونا افطار کا عرفات میں **وَبِشْرَى** مستحب نماز وقف کا سواری پر اور
 بھی صحیح ہے مذہب نفعی میں **بِشْرَى** جائز ہے ہر کرپنے کا اور سوار ہو کر بھی چوتھے مباح ہونا
 قبول ہے کہ آپ کی سطر کا **بِشْرَى** صوم یوم عاشوراء عاشوراء کے روزے کا بیان ہے
عَمْرُ بْنُ قُتَيْبَةَ كَلِمَاتُ ابْنِ النَّاسِ عَمْرُ بْنُ قُتَيْبَةَ رَوَيْتُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
بِشْرَى كَلِمَاتُ ابْنِ النَّاسِ عَمْرُ بْنُ قُتَيْبَةَ رَوَيْتُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
 تَرْكِبُهُ مَرْحُومَةً عَمِيرِ بْنِ عِمَّاسٍ كَسَلِيَ رَوَيْتُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
 ایام جاہلیت میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی پہر جب اپنے مدینہ کو ہجرت کی روزہ رکھا اور اس
 دن روزہ کا حکم فرمایا پہر جب رمضان فرما دیا آپ نے فرمایا جو چاہے اب عاشورہ رکھ کر روزہ رکھی جو چاہے

ف چھوڑ دے نوئی نے کہا کہ علمائے اتفاق کیا ہو کہ اب عاشوریکا روزہ سنت ہو واجب نہیں
 اور اول اسلام میں اسکا کیا حکم تھا اس میں اختلاف ہو یعنی رمضان فرض ہو نہ ہو قبل سوا بر حنیفہ کا قول ہے
 کہ واجب تھا اور اصحاب شافعی میں اختلاف ہو متفقہ قول ہے کہ ہمیشہ سنت تھا کبھی واجب نہیں ہوا مگر
 استحباب اسکا ہو کہ تھا پھر جب رمضان فرض ہوا تو یہ کیا ہو کہ نہ ماحول **ع** حشام بن محمد کہ لا یشکوا ذکر
 یدکے فی اقل الکلیف و کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ریضومہ و کمال فی آخر الکلیف
 و تزل عاشوراء فممن شاء صامہ و ممن شاء ترکہ و ذکرہ یجعله من قول النبی صلی اللہ علیہ
 و علیہ وسلم و ایتہ تجزئین ترجمہ ہشام فرما اسناد سنی ہی روایت کی اور اول حدیث میں یہ نہیں کہا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشوریکا روزہ رکھتے تھے اور آخر میں یہ کہا کہ آپ نے عاشوریکا روزہ چھوڑ دیا پھر
 کا جی چاہے روزہ رکھو اور جب کا جی چاہے چھوڑ دو اور اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں
 ٹھہرایا جیسے جریر کی روایت میں تھا **ع** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان یوم عاشوراء کان
 یصام فی الجاہلیۃ فک اجاء الہ اسلام من شاء صامہ و ممن شاء ترکہ ترجمہ حضرت عائشہ
 نے فرمایا کہ عاشوریکا روزہ جاہلیت میں رکھا جاتا تھا پھر جب اسلام آیا تو اب چاہا کوئی رکھے چاہے چھوڑ
ف جو چاہے رکھو جو چاہے چھوڑ دے اس خفیہ استدلال کرتے ہیں اسب ہونے پر ارشاد نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کرتے ہیں مگر نہ ہونے پر اور ہر حال وہ سنت سنجیدہ غیر مذکورہ **ع** عائشہ قالت کان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا مریضیا و قبل ان یقرض رمضان فک ارض من رمضان کان
 من شاء صامہ و یوم عاشوراء و ممن شاء افطأ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے اسکو روزے کا (یعنی عاشوریکا) جب رمضان فرض نہیں
 ہوتا تھا پھر جب رمضان فرض ہوا تو یہ حکم ہوا کہ جب کا جی چاہے عاشوریکا روزہ رکھو اور جب کا جی چاہے نہ
 رکھے **ع** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اخبرتنا ان نریا کانک فممن عاشوراء
 فی الجاہلیۃ ثم امن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصامہ حتی فی رمضان
 فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شاء فلیصمہ و ممن شاء فلیفطہ ترجمہ حضرت
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ فریض عاشوریکو روزہ رکھتے تھے جاہلیت میں پھر رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے بھی حکم فرمایا اسکو روزے کا یہاں تک کہ جب رمضان فرض ہوا تو آپ نے فرمایا چاہے چھوڑ

روزہ رکھ کر چاہے افطار کرے **عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ**
كَانُوا يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَهُ وَالْمُسْلِمُونَ قَبْلَ
أَنْ يُفَرِّخَ لِمَصْنَانٍ فَلَمَّا أَفْتَرَضَ لِمَصْنَانٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَاشُورَاءَ
يَوْمُ مَنَ أَيْامِ اللَّهِ مَنَ بَشَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ وَكَتَبَ تَرْجُمَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ زَمَايَا كَرَامَاتِ عَاشُورَاءَ
 کروڑہ رکھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رکھا اور سلمان بھی رمضان شریف فرض ہے
 سے پہلے رکھتے تھے پھر جب رمضان فرض ہوا تو آپؐ فرمایا عاشرہ اور تھک کے دنوں سے ایک دن بھی جو چاہے
 اس میں روزہ رکھ جائے **جَوَازٌ دَرِ عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ ابْنِ مَسْرُورٍ**
بِهِ رَوَايَتُ كِي حَنَّ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يَصُومُهُ
أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَرِهَ فَلْيَكُفِّرْ عَنْهُ تَرْجُمَةُ عَبْدِ اللَّهِ
 بن عمرؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرمایا عاشرہ اور تھک کے دنوں میں بھی جو چاہے
 روزہ رکھتے تھے سو جب حاجی چاہے روزہ کھو اور حاجی چاہے جبکہ جو چھوڑ دے **عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ**
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَحَدًا قَامَهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي
يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ كَانَ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَهُ
فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُفِّرَ فَلْيَكُفِّرْ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَصُومُهُ زَكَ أَنْ يُعَافِرَ
 صیباؓ نے ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ کی روایت کی کہ سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
 عاشرہ کا دن ایسا ہے کہ اس میں اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے سو جب حاجی چاہے روزہ رکھ کر اور جب حاجی
 چاہے چھوڑ دے اور عبد اللہ روزہ نہیں کہتے تھے مگر جبکہ موافق ہو جائے ان دنوں کے جن میں انہوں
 عادت تھی روزہ رکھنے کی **عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَحَدًا قَامَهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يَصُومُهُ
أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَرِهَ فَلْيَكُفِّرْ عَنْهُ تَرْجُمَةُ عَبْدِ اللَّهِ
 عبد اللہ بن عمرؓ نے روایت کیا کہ سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
 عاشرہ کا دن ایسا ہے کہ اس میں اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے سو جب حاجی چاہے روزہ رکھ کر اور جب حاجی
 چاہے چھوڑ دے اور عبد اللہ روزہ نہیں کہتے تھے مگر جبکہ موافق ہو جائے ان دنوں کے جن میں انہوں
 عادت تھی روزہ رکھنے کی **عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَحَدًا قَامَهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يَصُومُهُ
أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَرِهَ فَلْيَكُفِّرْ عَنْهُ تَرْجُمَةُ عَبْدِ اللَّهِ

[illegible]

فَكُنَّا فِرْعَانَ مَضْطَرًا لَكُمْ يَأْتِرُكُمْ وَكُلُّكُمْ يَتَحَاكَمُهُ وَكُلُّكُمْ يَتَحَاكَمُهُ نَاعِدًا مَرَجِيَةً جَابِرِينَ مَرَّةً فِي كَهَاكَ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے یا شوریٰ کے روزہ رکھا اور اس کی غریب کو تھے اور اس کا خیال رکھو
 تھے وہ بہار لیے پھر جب رمضان فرض ہوا آپ اس کا حکم فرمایا نہ اور اس منع کیا نہ اس کا خیال رکھا آپ فرمایا
 لِيَعْلَمَنَّ مُحَمَّدٌ بِنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ خَطِيْبًا بِالْمَدِينَةِ يَنْتَرِعُ فِي
 قَدَمَتَيْهِ قَدْ مَخَّاطَبَهُمْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ أَيُّكُمْ كُنَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَنْتَرِعُ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِيُطَا أَلْيَوْمَ هَذَا أَيُّكُمْ عَاشُورَاءَ وَكُلُّكُمْ يَتَحَاكَمُهُ اللَّهُ عَلَيْهِ
 صِيَامًا مَرَدًّا فَاحْصَايَكُمْ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُصُومَ فَلْيُصُمْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ مَرَجِيَةً
 عبد الرحمن نے کہا سنا میں نے معاویہ بن ابی سفیان سے کہ انہوں نے خطبہ پڑھا مدینہ میں اپنی ایک آدمی میں جب مدینہ
 آئے تھے اور دن عاشورہ کے خطبہ میں کہا کہ تم ہمارے علماء کہان میں ہوں اے اہل مدینہ میں نے سنا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اس دن کو فرماتے تھے کہ یہ عاشورہ یکا دن ہے اللہ نے اس کا روزہ فرض نہیں کیا
 اور میں روزے سے ہوں پھر چاہے روزہ رکھو چاہے فطر کرے مگر اس نے اپنے فطر کے ہاتھ لایا
 بِمِثْلِهِ ابْنُ شُمَّاسٍ سَمِعَ سُبْحَى مَرْثُومِي هُوَ اسْتَحْلَى الزُّهْرِي بِهَذَا الْاِسْنَادِ سَمِعَ الشَّيْخَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مِثْلِ هَذَا الدِّخْلِ اِذَا كَانَ صَائِمًا فَمَنْ شَاءَ اَنْ يُصُومَ فَلْيُصُمْ وَكُلُّكُمْ
 يَنْ كُنَّا بَاقِيًا حَتَّى تَبْرَأَ مَا لَكَ مِنْ اَيُّكُمْ يَكُونُ مَرَجِيَةً مَرِي سَوَاسِ اسْنَادِ مَرْثُومِي هُوَ كَهَاكَ
 معاویہ نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آج کے دن کے لیے کہ میں روزے سے ہوں پھر چ
 چاہے روزہ رکھو اور باقی حدیث نامک اور یونس کی انہوں نے بیان نہیں کی اس کے ابن عباس قال
 قَدْ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَيْهِ فَوَجَدَ الْيَهُودَ يُصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ لِمَا نَسِيَ
 عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمَ الَّذِي نَسِيَ أَخْلَصَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَبَنِي إِسْرَءِيلَ عَلَى أَنْ رَعَوْا نَهْيَهُ
 نَصُومُهُ نَقْطِعُ مَا لَهُ فَقَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْحَ أَخُو يَهُوسَى مِنْكُمْ كَمَا مَنَّ بِصَوْمِهِ
 ترجمہ عبد الباقی بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں
 نشر پرف لائے تو یہودیوں کو دیکھا کہ عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں اور لوگوں نے ان سے پوچھا کہ کیوں روزہ
 رکھتے ہو تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ دن ہے کہ اسی دن اللہ تعالیٰ موسیٰ اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ دیا
 اس لیے ہم آج روزہ رکھتے ہیں اس کی تعظیم کے لیے (یعنی اللہ پاک کی) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لئے شاید چہرین ترک کر دیا ہو یا یہود کے قول کے موافق جی اور تہی ہو یا یہود میں جو مسلمان ہو بہر حال انکی
 سند میں آپ نے کی ہو یا یہ تو اترا اسکا علم آپ کو ہو یا یہودی اور صرف اخباراً و سوا آپ نوروزہ نہیں رکھا
 حکم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما و سئل عن صیام یوم عاشوراء فقال ما علمت ان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صام یوماً یکتب فی فضله علی الایام الاھلنا الیوم ولا شمسنا
 الاھلنا الشمس یعنی رمضان ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا عاشور کے
 روز کا تو انہوں نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہو کسی دن کا اور
 دن میں ہر دو سید کی بزرگی ڈھنڈھنی کو سوا سدن کے اور نہ کسی ماہ میں روزہ رکھا اوس ماہ کی بزرگی
 ڈھنڈھنے کو سوا ماہ رمضان کے (یعنی دن میں عاشورہ مہینوں میں رمضان کو بزرگ جانتے تھے)
 حسن عسکری علیہ السلام ابن ابی نیکل وھذا الاثنان ویمثلہ وہی روایت اس سند سے ہی مروی
 بہرہی حسن عسکری علیہ السلام قال انتھت عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وھو مؤید
 ردائک فی زمزم فقلت لہ اخبرنی عن صوم یوم عاشوراء فقال اذا بارأیت ہلال الحکم
 فاعذذوا صیامکم صایمنا فقلت ھذا کان محمد صلی اللہ علیہ وسلم یصومہ
 قال نعم ترجمہ حکم بن اعرج نے کہا میں ابن عباس کے پاس پوچھا اور وہ لکھ لگائے بیٹھے تھے اپنی
 جاوہر پر زمزم کے کنارے سو میں نے کہا خبر دیجیے مجھ کو عاشور کے روزے سے انہوں نے فرمایا جب تم چاہو
 دیکھو محرم کا تو مارچین گنتے رہو پھر جب نوین تاریخ ہو اوس دن روزہ رکھو میں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم ایسا ہی کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب یہی ہے کہ عاشور
 نوین تاریخ ہے محرم کی اور ابن عباس سے بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشور کیے روزہ
 رکھا اور لوگوں نے عرض کی کہ اوس دن کی تعظیم تو یہود و نصاریٰ کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا اگر سال آئندہ
 آویٹھا تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ نوین تاریخ روزہ رکھیں گے پھر آپ کا انتقال ہو گیا عرض انکا مذہب یہی ہے
 کہ عاشورہ نوین کو ہے اور جہاں علماء نے سلف و خلف کا مذہب یہی ہے کہ عاشور اوسین تاریخ ہے اور
 یہی قول ہے سعید بن سید و حسن عسکری اور ماہکے احمد اور اسحاق کا اور یہی ظاہر احادیث ہے اور
 یہی تفسیر لفظ ہے پہلو کہ عاشور اعرشہ شریعت ہے اور عروس کو کہتے ہیں اور امام شافعی اور اہل اصحاب
 احمد اور اسحاق اور دو سک علماء کا قول ہے کہ نوین اور دوسوین و نوں کا روزہ سب سے اس لیے کہ آپ نے دوسوین

کا روزہ رکھا تھا اور نون کی نیت کی تھی کہ ان زمین و فوات ہو گئی اور حدیث مسلم میں گذشتہ کہ افضل صحابہ
 بعد رمضان کہ عیساؑ شہر اسد مجرم ہے اور علمائے کہا ہے کہ نون تاریخ کے روزہ ملائیس سے غرض یہ تھی کہ
 اکابر رسولؐ کو روزہ میں بیہوشی ہوئی کی مشابہت تھی **عَنْ** النُّعْمَانِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَبْرِ عَنْ رَضِيَ
 تَعَالَى عَنْهُمْ مَا رَوَوْهُ عَنْهُ مِنْ رَأْيِهِ وَدَعَا عِنْدَ رَمَزَمَ عَنْ حَكِيمٍ عَاشُرَ آدَاءِ بِشَلِّ مَكْنِيَّتِ حَاجِبِ جَبْرِ
 ترجمہ حکیم بن اعرج نے کہا پوچھا میں نے ابن عباسؓ کو اور وہ کہیہ لگائے ہوئے تھے نون کے پاس عاشر
 کے روزہ کو پھر بیان کیا روایت مثل روایت حاجب بن بن عمر کی **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ حِينَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ نَاصِرًا
 بِصِيَامِهِمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَوْمٌ يُعْظِمُهُ اللَّهُ يَوْمَ يُفْطِرُ الْفُتُورَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ نَافِذًا كَانَ الْعَامُ لِلْقَبِيلِ انْتَشَأَ اللَّهُ حُفْمًا الْيَوْمَ النَّاسِغَ قَالَ فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلَ حَتَّى
 نُوْفِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد اللہ بن عباسؓ کہتے تھے جب روزہ رکھا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم عاشر کے دن کا اور حکم کیا اوس کے روزے کا تو لوگوں نے عرض کی کہ اے
 رسول اللہؐ یہ دن تو ایسا ہو کہ اُسکی تعظیم کرتے ہیں یہود و نصاریٰ تو اپنے فرمایا جب اگلا سال آدیا تو
 انشا اللہ تعالیٰ ہم نون تاریخ روزہ رکھیں گے آخر اگلا سال نہ آدیا یا کہ آپؐ اوقات فرمائی **عَنْ**
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُنْ يَفْقَهُ
 إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ الْكَاسِمَ وَفِيهِ وَابْتِرَائِي بَكِي قَالَ يَقِينُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ ترجمہ عبد اللہ بن عباسؓ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں باقی رہا سال آئندہ تک تو روزہ
 رکھوں گا میں نون تاریخ کو اور ابوبکرؓ کی روایت میں یہ ہے کہ ہمارا اس سو یوم عاشر ہے
عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْبَدِ عَنْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْبَدِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَاسْتَأْذَنَ أَنْ يُؤَدِّيَنَّ فِي النَّاسِ مَنْ كَانَ لَمْ يُعْظِمْ فَلَمْ يَجِبْ
 وَمَنْ كَانَ أَكَلْتُ فَلَمْ يَجِبْ صِيَامُهُ إِلَّا الْبَيْتُ ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے قبیلہ سے ایک آدمی کو روانہ کیا عاشر کے روزہ اور حکم کیا کہ لوگوں کو بھارت
 اگر روزہ نہ رکھا ہو وہ رکھے اور جو رکھا ہو وہ اپنا اساک پورا کرے رات تک **عَنْ** الرَّبِيعِ بْنِ
 مَعْوَدٍ عَنْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَتْ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذَّاءَ

عَاثُورًا إِلَى ثِيَابِ الْكَافِرِينَ الَّتِي حَوْلَ الْمَدِينَةِ مَرَّكَ أَنْ أَصْبَحَ صَاحِبًا كَلِيقَةٍ مَصُومَةٍ مَن
كَانَ آمَنَ مُمْطَرًا كَلِيقَةٍ يَوْمِهِ فَكُنَّا بَعْدَ ذَلِكَ نَصُومُهُ وَنُصُومُ حَبِيبَانَا الْقِيَارَ
مِنْهُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَنَذْهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ لِنُحْبِلَ لِحْظًا لِلْعَبَةِ مِنَ الْعِزِّ نَاذِرًا بَلَى أَحَدُهُمْ
عَلَى طَعَامٍ أَعْطَيْنَا هَا يَا كَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ تَرْجِمُهُ بَيْعَ مَعْرُوفِ بَيْتِ رَوَايَتِ هُوَ كَرَاهِيَتُهُ كَمَا رَوَى
الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى عَاثُورَ بْنَ حَاجٍ كَوْنَهُ بِهِيَ الْإِفْطَارِ كَوْنَهُ دُونَ مِثْلِ مَرِيضَةٍ كَرَدَ كَبْرُ حَسْبُ رُزْهَ رَكْعَاتٍ
إِنَّا رُزْهَ پُورَا كَرَا اَوْ حَسْبُ صَبْحُ سَے اِفْطَارِ كَرَا مَرُودَ بَاتِي دِنِ پُورَا كَرَا (یعنی اب کچھ نہ کہا وے)
پہر اوس کے بعد ہم روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے چوڑے لڑکوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے اگر اسے جانتا
رہتا اور مسجد پر جاتے تھے اور لڑکوں کے لیے گڑیاں بناتے تھے انکی بہر جیب کئی روئے لگتا تھا تو اگر
کو وہی کہیں لکھ دیتے تھے بہا تک کہ اِفْطَارِ کا وقت آجاتا تھا **ف** مراد ان دو روایتوں کی
بہر کہ جو روزہ دائرہ روزہ پور کرے اور جس نے کہا یا ہر وہ اُس دن کے اوب سے پہر اِفْطَارِ کر لیتا کچھ نہ
کہا دو جیسے رویم النکسین جو روز کو شروع میں کچھ کہا چکا ہو اور پہر معلوم ہو جاوے کہ کبہ دن رمضان کا
ہے اوسکو بھی شام تک کچھ نہ کہانا چاہیے اور چوڑے لڑکوں کو اس کے روزہ رکھوانا ہے کہ عادت پڑے عبادت
کی اگرچہ وہ غیر مکلف ہیں **ع** خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ سَأَلْتُ الرَّبِيعَ بْنَ مَعْرُوفٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْ عَاثُورَ قَالَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمٍ الْكَافِرِينَ
فَذَكَرَ كَيْفَ يَحْدِثُ يَحْدِثُ غَيْرُ أَنْ قَالَ دَخَلْنَا لِحْظًا لِلْعَبَةِ مِنَ الْعِزِّ نَاذِرًا بَلَى أَحَدُهُمْ
بِهِ مَعْنَا فَإِذَا سَأَلُوا نَا الطَّعَامَ أَعْطَيْنَاهُمُ الْعَبَةَ ثَلَاثِيهِمْ حَتَّى يَبْتَغُوا صَوْمَهُمْ تَرْجِمُهُ
خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ نَعَى پُورَا بَيْعِ نَبْتِ مَعْرُوفِ بْنِ عَفْرَا سَے عَاثُورَ کے روزہ کی روایتوں سے کہا کہ اہل بیجا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو گاون میں اور ذکر کی حدیث مانند بشر کی مگر اس میں اتنا کہا کہ
بنادیتے تھے ہم لڑکوں کے لیے کہلو نا اوں سے اور ان کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے بہر جیب وہ کہانا لیا کرتے
تھے تو ہم ہی کہلو نا اُنکو دیتے تھے اور وہ ان کو غائل کر دیتا تھا یہاں تک کہ وہ اپنا روزہ پورا کر لیتے
تھے **یَا كَ** تَحْدِثُ صَوْمَ بَوَاقِي الْعِيدِ يَوْمَ عِيدِ بْنِ وَزْهَ حَرَامِ ہونے کا بیان **ع** كَيْفَ
أَيُّ عُبْدٍ مَوْلَى بْنِ أَرْهَرَاةَ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ فَمَا ذُفِّلَ شَرُّ انْصَرَفَ نَحْطَبِ النَّاسِ فَقَالَ إِنَّ هَذَيْنِ يَوْمَانِ لَمْ يَرَسُولُ اللَّهِ

[illegible]

فَقَالَ اِنَّكَ رَكِبْتَ اَنْ اَصُومَ يَوْمًا فَاَوْفِ بِيَوْمِ اُصْحٰى اَوْ كُفِّرْ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا اَمَّا اللهُ جَوَادُ النَّاسِ وَكَفَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هَذَا الْيَوْمِ
ترجمہ زیادہ بن جبر نے کہا ایک شخص آیا ابن عمر کے پاس اور کہا کہ میں نے سنا ہے کہ ایک دن روزہ کو پڑھنا
اور وہ دن موافق ہو عید ضحیٰ کے تو ابج رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اسہ پاک نذر پورا کرنے کا حکم
فرماتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کو روزہ رکھنے سے منع فرماتے ہیں **ف** یعنی ابن عمر
نے اس کے جواب کو کنارہ کیا اور بیان فرمایا کہ اس میں دلیلین معارض ہیں اور جو عید کو دن کی نذر معین
کرے اس کی تحقیق اور ابھی بیان پہنچی ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ فَيَوْمَ الْفِطْرِ مَا كُنْتُ
اللَّهُ تَعَالٰى عَنْهَا سے روایت ہو کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر اور عید اضحیٰ کو روزہ
سے **بَابُ تَحْرِيرِ صَوْمِ اَيَّامِ النَّشْرِ يَوْمَ بَيَانَ اَيَّامِ اَكْلِ الشَّرْبِ فِيهِ كَرِهَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ**
ایام نشریق میں روزہ حرام ہونیکا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامُ النَّشْرِ اَيَّامُ اَكْلِ الشَّرْبِ ترجمہ نمیشینے کا ہر روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایام نشریق کے کہانے پیو کے دن میں **عَنْ** خَالِدِ بْنِ الْوَدَاعِ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ عَنْ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ بُيُوتَةَ
قَالَتْ خَالِدُ بْنُ الْوَدَاعِ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَتْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَيَّامُ النَّشْرِ اَيَّامُ اَكْلِ الشَّرْبِ ترجمہ ابوالیلیج نے وہی مضمون روایت کیا
مگر اس میں یہ کہ نہ دن کہانے پینے کے ہیں اور یہاں اسی کے **عَنْ** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ
اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَادُسَ بْنَ الْحَدَّ ثَانِ اَيَّامَ النَّشْرِ يَقْتَضِي اَنَّهُ
لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنًا وَكَانَ اَيَّامُ مَنَى اَيَّامُ اَكْلِ الشَّرْبِ ترجمہ کعب کو اور اس بن حدثان کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام نشریق میں بھیجا کہ پکار دوں کہ جنت میں کوئی نہ جاویگا سوا اس کے
اور منی کے دن کہانے پیو کے ہیں **عَنْ** اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حُطَيْمَانَ يَهْدِي اَهْلَ الْمَسَادِ عَنْ
اَنَّهُ قَالَ قَتَادَا اِبْرَاهِيْمَ سے یہی مضمون مروی ہوا مگر اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا تم دونو پکار
دینا **بَابُ كَرَاهَةِ اَنْ يَرَادَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ بِصَوْمِ الْاَيَّامِ اَوْ فَوْقَ عَادَتِهِ كَمَا جَعَلَ رُزْزَقًا**
کی کراہت **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَهُوَ يَكُونُ بِالْبَيْتِ الْاَكْبَرِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَاحِبِ رُكُومِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ نَحْنُ
 وَدَّتْ هَذِهِ الْبَيْتِ تَرْجُمَهُ مُحَمَّدٌ بْنُ كَامِلٍ وَجَاهِلِينَ فِي جَابِ سِيٍّ اِدْرُوهُ طَوَاتِ كَرْتِ تَهْرِ بَيْتِ اسَدِ كَا كِيَا سِغ
 فَرَمَا يَہ رسول الله صلى الله عليه وسلم نے جمعہ کو روزہ رکھیں انہوں نے کہا کہ ان قسم ہے اس بیت کو رب کی
 عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّدٌ بْنُ كَامِلٍ وَجَاهِلِينَ كَالْجَاهِلِينَ عَبْدُ اللَّهِ بِمِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَهِيَ صُفُوفٌ دُوسری سند سہری ہوا عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُومُ أَحَدٌ مِنْكُمْ الْجُمُعَةَ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ
 يَصُومَ بَعْدَهُ أَبُو سَهْرٍ رَوَى عَنْهُ کہ فرمایا رسول الله صلى الله عليه وسلم نے کوئی روزہ نہ رکھے اکمل جمعہ کا
 مگر آگے اوس کے ہی رکھو یا اوس کے پیچھے ہی عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخْصُوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخْصُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ
 مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا فِي صَوْمٍ يَوْمَهُ أَحَدُكُمْ تَرْجُمَهُ أَبُو سَهْرٍ رَوَى عَنْهُ اسد تعالیٰ عنہ نے روایت
 کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کوئی خاص نہ کرے جمعہ کی رات کو سب راتوں میں جاگن اور
 نماز کو ساتھ اور نہ خاص کرے اوس کے دن کو سب دن میں روزہ کے ساتھ مگر یہ کہ روزہ رکھتا ہو وہ ہمیشہ
 اور اس میں جمعہ آبادی فرمادی نے فرمایا جو کہ جمہور اصحاب شافعی کا قول یہی ہے کہ خاص جمعہ کے
 دن روزہ رکھنا مکروہ ہے مگر ایسا ہو کہ کسی تاخیر میں وہ ہمیشہ روزہ رکھتی ہے اور اوس دن جمعہ آگیا تو
 مضائقہ نہیں اور اسی طرح مثلاً اوس نے نذر کی کہ جسدان بجا را چہا ہو گا روزہ رکھوں گا اور وہ شب
 جمعہ کو اچھا ہو گیا تو سرج نہیں یا ایک روزہ اوس کے آگے یا ایک پیچھے ملا لیا تو یہی مکروہ نہیں اور امام مالک نے
 جو موطا میں کہا ہے کہ میں نے کسی را علم سے نہیں سنا جو جمعہ کے روزہ کو منع کرتا ہو تو شاید اون کو
 یہ حدیثیں نہ پہنچی ہوں پس وہ معذور ہیں اور ہم کو اتباع حدیث ضرور ہے نہ اتباع کسی امام کا علی الخصوص
 جب حدیث خلاف ہو چنانچہ داودی نے جو امام مالک کے شاگردوں میں ہیں انہوں نے تفسیر یہ کی
 ہے کہ یہ حدیث انکو نہیں پہنچی اگر پہنچی تو وہ اس کے خلاف کہہی مگر تے اور یہی گمان میں سب اماموں
 کے ساتھ جو مسائل انکے حدیث کے خلاف ہیں ورنہ کوئی اون میں جان بوجہ کر مخالفت حدیث کی نہیں
 کرتا اور امت کو ضرور یہ کہ جب حدیث نبی معصوم لجاوے پھر کسی کی تقلید نہ کرے یہی سبیل مؤمنین
 ہے اور یہی طریق متصفین اگر چہ بڑے برا مانین متعصبین اور حکمت اس میں شاید یہ ہو کہ یہ دن

دنا اور ذکر و عبادت اور نہانے اور نہانے کا ہے اور نماز کو سویرے جاتے کا اس لیے افطار بہتر ہے کہ یہ
 وظائف بخوبی ادا ہوں اور بدن کو بظاہر عرق کے عرفات والوں کے لیے کہ اس دن بھی حاجیوں
 کو افطار اولیٰ ہے پس اس میں بھی افطار سبب ہے اور جب ایک دن قبل یا بعد اس کے روزہ رکھ لیا تو یہ
 روزہ کو بکفارہ ہو گا اور دن و رات میں بربسب روزہ کے تصور ہوا پس کراہت جاتی رہی اور اس
 حدیث میں تصریح ہے کہ تحفہ میں شبہ جمعہ کی بھی نہ کرے کہ اس شب میں قیام کرے اور نماز پڑھے اور اور دنوں
 میں نہ کرے اور معلوم ہوا اس سے مسئلہ الغائب کا بدعت ہونا اللہ تعالیٰ اس کی احداث کو نبوالے کو برباد
 کرے اور معلوم ہوا کہ وہ نماز بدعت اور جہالت ہے اور سبب پاک خطا ہے اور اس میں بہت منکرات
 و محدثات ہیں اور ایک جماعت نے اماموں کی اس کی مذمت اور قباحت میں تضامیت لکھی ہے کہ یہین اور
 اس کو سر بافت و گمراہی اور ضلالت و موجب وسایا ہی لکھا ہے اور اس کے ترکب کو سر بافت و
 اہل ضلال لکھا ہے انتہائی مافی النودی منبع تغیر مترجم کہتا ہے کہ یہی حکم ہے دن اور ادو
 وظائف کا جو لوگوں نے احداث کر لیے اور شارع علیہ الرحمۃ اس کی کوئی سند نہیں جیسے دعائے
 گنج العرش اور دعائے سیفی اور درود اکبر اور دلائل الخیرات اور حزب البراد حزب البحر وغیرہ کہ ان سب
 سے مومن منبع سنت کو اقتباب لازم ہے اور اس کو بخیر وظائف و اور اس سمجھنا اور عبادۃ الٰہی قراوت
 کرنا اور اس پر اسید و ثواب ہونا گویا گھوڑا کہو کہ اٹانہ کے فرو گذر اٹانہ ہے **باب بیان**
فَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى الَّذِينَ يُطِيقُونَ فِدْيَةَ طَعَامِ مَسْكِينٍ اس آیت کو منسوخ ہونیک بیان
وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا تَرَكْتُ هَذِهِ الْآيَةَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَ
فِدْيَةَ طَعَامِ مَسْكِينٍ كَانَتْ مِنْ أَزْدَانٍ فُطِيطَتْ وَفُتِدَتْ حَتَّى نَزَلَتْ الْآيَةُ الْكُبْرَى فَقَدْ فَتَحَتْهَا
سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ سننے کے صاحب یہ آیت اتری و علی الذین یطیقون فدیۃ طعم مسکینین جیسے جز
 لوگوں کو طاعت ہر روزے کی وہ فدیہ دیدین ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا توجو چاہتا تھا افطار کرتا
 ہتا یعنی رمضان میں اور فدیہ دے دیتا تھا اور یہی حکم رہا یہاں تک کہ اس کے بعد کی آیت اتری اور
 اس نے اس آیت کو منسوخ کر دیا یعنی اب روزہ ضرور رکھنا ہوا طاعت والے کو اور فدیہ دینا درست نہیں
عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا فِي بَعْضِ مَنَازِلِ عَلِيٍّ عَمَّا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَأْنِ صَائِمٍ وَمِنْ شَأْنِ افْطَرٍ فَأَمْتَدَى بِطَعَامِ مَسْكِينٍ حَتَّى أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ

ہنہ حضرت کی خدمت میں کبھی تہین اور مترصد استیلاخ را کرتی تہین ہر وقت میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی دست بجالا دیں اور یہ معلوم نہ تھا کہ آپ کس وقت اون کا ارادہ فرماتے ہیں اور اجازت کون کی اس لیے کہ لیتی تہین کہ شاید آپ اجازت تو دیدیں مگر پھر آپ کو حاجت ہو اور آپ کو اس سے تکلیف گزری اور یہ کمال ادب تھا آپ کا اور کمال رضا جوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور علما کا اتفاق ہے کہ عورت کو نفل روزہ جائز نہیں جیسا اس کا شوہر گھر میں ہو مگر اس کی اجازت ہو اور حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا شعبان میں اس لیے فرصت پاتی تہین کہ آپ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس میں اکثر روزے رکھتے تھے اور تاخیر فضا کی مدت ہی قریب انعام بخشتی تھی اور تہین امام مالک اور ابی حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جامہ سلف و خلف کا یہی ہے کہ فضا رمضان کا پورا کرنا تاخیر کے ساتھ جائز ہے یعنی یہ واجب نہیں کہ اول شوال ہی میں اوسے پورا کرے بلکہ دیر سال میں جب چاہے ادا کرے اور اس فرق کو اپنے ذمہ پر جو جب چاہے اوتارے اور ان لوگوں کا قول ہے کہ تاخیر اوس کی فضاں سے آگے روا نہیں اس لیے کہ اوس کے بعد رمضان ایسا مہینہ ہے کہ اوس میں فضا نہیں ہو سکتی اور دواؤں ظاہری کا مذہب ہو کہ عید کے دوسرے ہی روز سے فضا کے روز کو کہنا شروع ہے اور روایت ام المومنین حضرت عائشہ کی اللہ راضی ہواون سے دواؤں پر محبت ہو اور جوہر کے کہا کہ البتہ جلدی کرنا فضا میں مستحب ہو اور جس نے انتظار کیا رمضان میں کسی عذر کے سبب اور وہ عذر اوسکا مثلاً بیماری یا حیض و نفاس وغیرہ باتیک باقی رہا کہ وہ مر گیا یا مر گئی تو اوس پر نہ روزہ ہو نہ فدیہ نہ اوس کی طرف سے دوسرا کوئی روزہ رکھو نہ دوسرا فدیہ دیو اور جو رمضان کی فضا رکھو نہ مستحب ہو کہ پیے در پیے رکھو اور اگر الگ الگ بھی رکھا تو عند مجہو جائز ہو اس لیے کہ روزے کا اطلاق اوس پر بھی ہے

باب فضا کی الصوم عذر التی میت کی طر سے روزے رکھو کا بیان **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ حَيْضٌ أَوْ مَنَامٌ عَنْهُ فَلَيْسَ بِمُحْرَّمٍ حَتَّى يَمُوتَ**

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مرد مرے اور اس پر روزہ ہوں اور اسکا دلی اوس کی طرف سے روزے رکھو **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً أَمَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرٍ فَقَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دِينَ أَكْنَنْتَ تَعَصِيئَةً قَالَتْ نَعَمْ قَالَ**

قَدْ بَرَأَ اللَّهُ أَحْسَنَ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا كَرِهَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنْ يَرَى عِدَّةَ نِسَاءٍ فِي بَيْتِهِ
 اَوْسَى عَمْرُو بْنُ لَاحِقٍ ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ
 كَيْفَ قَرَضَ هُوَ تَوَقُّدًا كَرِهَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنْ يَرَى عِدَّةَ نِسَاءٍ فِي بَيْتِهِ
 شَرُّهُ ابْنُ عَبَّاسٍ ابْنُ عَبَّاسٍ ابْنُ عَبَّاسٍ ابْنُ عَبَّاسٍ ابْنُ عَبَّاسٍ ابْنُ عَبَّاسٍ
 فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ نَذَرْتُ أَنْ أَقْضِيَهُ عَنْهَا فَقَالَ لَوْ كَانَ عَلَى
 أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتُ قَاضِيَهُ عَنْهَا قَالَ نَحْمُ قَالَ كَذِبٌ إِنَّ اللَّهَ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى قَالَ
 سُبْحَانَكَ فَقَالَ الْحَكَمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْمُ جَلَسْتُ حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِطَرَفِكَ
 الْحَدِيثِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَحِمَهُ
 ابْنُ عَبَّاسٍ كَمَا كَرِهَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنْ يَرَى عِدَّةَ نِسَاءٍ فِي بَيْتِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَمَا كَرِهَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنْ يَرَى
 مَانِ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ
 مَانِ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ
 تَوْضُوعًا ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ
 جَبَابِ حَدِيثِ بَيَانِ كَيْفَ سَأَلَ الْقَيْنَ لَمْ تَوْضُوعًا ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ
 جَبَابِ حَدِيثِ بَيَانِ كَيْفَ سَأَلَ الْقَيْنَ لَمْ تَوْضُوعًا ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ مَرْثَدٍ
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَحِمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَحِمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 لَمْ يَرَى ابْنُ عَبَّاسٍ ابْنُ عَبَّاسٍ ابْنُ عَبَّاسٍ ابْنُ عَبَّاسٍ ابْنُ عَبَّاسٍ ابْنُ عَبَّاسٍ ابْنُ عَبَّاسٍ ابْنُ عَبَّاسٍ
 عَنْهُمْ مَا قَالَ جَاءَتْ أُمُّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
 أُمَّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ نَذَرْتُ أَنْ أَقْضِيَهُ عَنْهَا قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ نَفَقْتِهِ
 أَكَانَ يُوَدِّعُ ذَلِكَ عَنْهَا قَالَتْ نَحْمُ قَالَ قَدْ بَرَأَ اللَّهُ أَحْسَنَ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا كَرِهَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنْ يَرَى
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَحِمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَحِمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَحِمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ
 كَيْفَ كَرِهَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنْ يَرَى عِدَّةَ نِسَاءٍ فِي بَيْتِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَمَا كَرِهَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنْ يَرَى
 ابْنُ عَبَّاسٍ كَمَا كَرِهَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنْ يَرَى عِدَّةَ نِسَاءٍ فِي بَيْتِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَمَا كَرِهَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنْ يَرَى
 عَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَحِمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَحِمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ

[illegible]

حواصدم کا سبت کی طرف سے دوسری راہ بندی عورت کی بات سننی ضرورت شرعی میں تیسری صحت
 قیاس کی اسلیو کہ آپ نے حقوق الہی کو حقوق عباد پر یعنی دین پر قباس کیا اور اس سبت کی طرف سے
 ادا سے دین بھی ثابت ہوا اور اس پر اجماع است ہے اور ادا میں دین اگر غیر قرابت والے کی طرف سے
 موجب بھی روا ہے جو تہی یہ بھی معلوم ہوا کہ جو چیز کسی غیر پر واجب نہ کرے اور ہر وہ میراث کی سبب سے
 لوٹ آوے تو اس کا لینا روا ہے بلکہ است بخلان اس کے کہ انہیں کو خریدے کہ یہ منع ہے باسچو میں معلوم
 ہوا کہ نیابت سبت کی حج میں جائز ہے اور سبب طرح نیابت اس کی جو ایسا بیمار ہو کہ اس کی صحت نہ کہتا ہو
باب تَذَكُّرُ الْمَنَافِعِ اِذَا دَخَلَ طَعَامُ كَلْبٍ يَدْرِي الْاَفْطَادُ وَشَوْتِيرُ اَوْ تَوَحَّلَ اَنْ يَقُولَ
 اِنْ هَا كُنْ وَاتَّهَ يَكُوْنُ صَوْمُهُ عَنِ الْكَلْبِ وَالتَّحَلُّلِ وَكَيْفَ صَامَ كَرْتَبِ اَوْ كَرْتَبِ كَمَا نَكُوْلُ بِلَا يَأْجُو
 یا کہی گالی ذریے یا لڑنے آوے تو کہہ دے کہ میں صائم ہوں اور اپنے روزے کو مہرہ دہ باتوں وغیرہ سے
 پاک رکھوں **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ**
اَحَدُكُمْ اِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنْ هَا كُنْ اَوْ اِنْ هَا كُنْ اَوْ اِنْ هَا كُنْ اَوْ اِنْ هَا كُنْ
 ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو بلا دین کہا جائے تو روزے سے ہو تو کہہ دے کہ میں روزے
 سے ہوں **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَايَةٌ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا لَمْ يَلَا**
يَزُفْ وَكَانَ يَحْتَلِ فَإِنْ اَمَرَ بِشَاكْمَةٍ اَوْ قَاتَلَهُ فَكَيْفَ اِنْ هَا كُنْ اَوْ اِنْ هَا كُنْ اَوْ اِنْ هَا كُنْ
 رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ جو شخص روزے سے ہو وہ خوش نہ کیے اور چہالت نہ کرے اور اگر کوئی کہو
 ہر اکے یا لڑے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں میں روزے سے ہوں **ف** یعنی اس کو خبر دیدے
 کہ میں گالی کلج کے لائق نہیں اور اگر عورت میں کوئی بلا دے تو یہی عذر روزے کا بیان کر دے پھر اگر وہ
 نہ مانیں اور بلا دے تو جاننا لازم ہے اور کہانا نہ کہا دے اور روزہ اوس کے نہ کہانا کا عذر ہے اور خبر کو
 روزہ نہ ہو اوس کو کہانے میں کچھ عذر نہیں اور اس کو کہانا لازم ہے اور اس صاحب شافعی کا یہ بھی قول ہے
 کہ اگر صاحب خانہ خبر کرے اور روزہ نفل ہو تو افطار کر ڈال مستحب ہے اور اگر صوم واجب ہو تو فطر حرام
 ہے اور اس کے یہ بھی معلوم ہوا کہ اظہار عبادت نافلہ کا خواہ صوم ہو یا صلوٰۃ وغیرہ وقت ضرورت کو
 جائز ہے اور ضرورت اظہار نہ ہو تو اخفا اور اس کا مستحب ہے اور اس میں حسن معاشرت اور اصلاح ذات البین
 اور دلجوئی ہے و درستوں کی اور یہ جو فرمایا کہ چارٹے اس سے بولے کہ میں روزے سے ہوں اس میں

سے ابوہریرہ کے سبب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 كل عمل ابدن لم يصنع لغير الله عشر امثاله الى سبع مراتب ضيق قال الله الا
 الصوم فاكه لي وانا اجزي به يدع شهوته وطعامه من اجل الشاكر فخر
 فريضة عند فطره وفريضة عند لقاؤ ربه وكثوف فيه اطيب عنده الله من غير ان يترك
 ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہر عمل آدمی کا دونا
 ہوتا ہے اس طرح کہ ایک نیکی دس تک ہر جاتی ہے یہاں تک کہ ستر تک بڑھتی ہے اور اسے صاحب بنے
 فرمایا ہے کہ روزہ سووہ خاص میری لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دیتا ہوں اس لیے کہ بندہ میرا
 اپنی خواہشیں اور کہانا میرے لیے چھوڑ دیتا ہے اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی
 اس کے انظار کی وقت دوسری خوشی ملاقات پروردگار کی وقت اور البتہ بڑے روزہ دار کے
 سوونہ کی اسے تعالیٰ کو زیادہ پسند ہی ہو گوسکے **فائدہ** اس کے لیے روزہ خاص ہے بیش اس میں
 چونکہ ظاہر میں کوئی صورت نہیں صرف ایک امر عادی ہے اس لیے اس میں زیادہ سمجھ کو دخل بہت کم
 ہے اور نفس کو اس میں مطاق حظ نہیں اور گویا تشبیہ ہے ملائکہ کے ساتھ بلکہ رب العلیین کے ساتھ کہ
 کہانے پینے سے بے پرواہ ہونا اسی کی شان ہو اور جس بڑی عظمت نے اس کی معلوم ہوئی اور بکر
 اس کی مسک سے زیادہ پسندیدہ فرمایا جیسے شہیدوں کے خون کو فرمایا کہ رنگ خون کا ہوگا اور بوسک کی اور
 قسم فرمائی اللہ پاک کو ہاتھ کی معلوم ہو کہ اس تعالیٰ کو ہاتھ میں اور نانی اسکا شکر احادیث ہو اور جہی
 اور اسکا ہاتھ ویسا ہی ہے جیسو اسکی ذات ہے یعنی کیفیت اسکی ذات کی معلوم نہیں اور تاویل اسکی
 قدرت وغیرہ سے باطل ہے اور قول ہے معتزلہ کا اور قدرہ کا جیسو وصیت کی امام عظم رحمۃ اللہ علیہ نے
 فقہ اکبر میں اور اس تاویل سے ابطال اسکی صفات کا لازم آتا ہے غرض مومن کو ضرور ہے کہ ہاتھ
 اور قدم اور ساق وغیرہ جو قرآن وحدیث میں آئے ہیں ان کے لیے ظاہر معنی پر ایمان رکھنا اور اسکی
 کیفیت خدا کو سوچنا اور بلانا دلیل و بلا تعطیل اور سپر ایمان لانا ہی سلف کا طریقہ ہے اور حضرت صلوات
 اللہ علیہ وسلم اکثر قسم پر نہی کہا یا کرتے ہیں کسی نہایت میں کسی صحابی سے یہ مروی نہیں کہ ادھون
 پوجا ہو یا تعجب کیا ہو ہاتھ پر اللہ پاک کے یا آپ نے کوئی تاویل اصحاب کو بتلائی ہو یا کسی سلف
 صحابہ و تابعین نے کوئی تاویل کی غرض صحابہ و تابعین سے ایک حرف بھی اسکی تاویل میں مروی نہیں

بیان اس کی تاویل اور اس کی صفات کا

حاکم سب ان آیات و احادیث کو عوام و خواص میں بلا تکلف برداشت کرتے چلے آئے ہیں بس جو وہ لوگ
 معنی سمجھتے تھے وہی آپیک ہیں اور وہی مراد اٹھی اور مقصود رسالت پناہی ہے ورنہ شائع کو ضرور ہمارا
 کچھ اور مراد ہوتا تو اسکو بیان فرماتے ومن ادعی خلافت ہذا فعليه البيان **سُحُفٌ** اِلٰہی ہے یہ تو روضی
 اَللّٰهُ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ رَآیَ سَعِیْدٌ قَالَا قَالَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اِنَّ
 الصَّوْمَ اَوْ اَنَا اَجْبَدُ بِہٖ اِنَّ الصَّائِمَ فَرِحْتُ حَتّٰی اِذَا افْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا کَلِمَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فَرِحَ
 وَاِذَا دَیْنُ النَّفْسِ مَحْمُوْلٌ بِیَدِہٖ کُلُوْتُ فَمِیْرُ الصَّائِمِ اَحْلٰی عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رُجْعِ الْمَسْکِ تَرْتَمِ
 ابوہریرہ اور ابو سعیدؓ کھا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لیے
 ہے اور میں اسکا بدلہ لا دوں گا اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں اول جب افطار کرتا ہے خوش ہوتا ہے دوسرا
 جب ملاقات کرتا ہے اللہ عزوجل سے جب خوش ہوتا ہے اور تم ہے اس پروردگار کی کہ جان محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم کی اسکو مانتہ میں ہے کہ پورے روزہ دار کو موندہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسک سے زیادہ پاکیزہ ہے
ہذا افطار کی وقت یہ خوشی ہے کہ پروردگار کی تائید اور توفیق سے یہی عمدہ عبادت نورس انجام
 پایا اور نعمت و دنیوی فی الحال حلال ہو کر اور لذائذ آخری کا اسید وار بنایا اور پروردگار کی ملاقات
 کے وقت یہ خوشی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس عبادت کو قبول کیا اور جس اجر
 و ثواب کا وعدہ تھا وہ پورا ہوا **اسکُنْ خِیْرًا رَّزِیْقًا وَهُوَ الْبُؤْسُ لِنَاسٍ یُّفْکِرُ الْاِلٰہَ سُبْحَانَہٗ**
وَقَالَ اِذَا کَلِمَ اللّٰہُ فَرِحَ خیر اسوہی وایت مروی ہوتی اور اس میں یہ ہے کہ آپؐ فرمایا
 کہ جب ملاقات کرے اللہ پاک سے اور اللہ تعالیٰ اسکو بدلہ لا دیں گا وہ خوش ہوگا **سُحُفٌ** سَفِیْلٌ بَرَسَعٌ
 رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَا قَالَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِنَّ فِی الْاَجْمَعِ بَابًا یُّقَالُ
 لَہٗ الْوِثَاقُ یَدْخُلُ مِنْہُ الْاَشْکَامُ ثَمَّ یُکَلِّمُ الْقَلِیْمَ لَا یَدْخُلُ مَعَهُ شَرٌّ اَحَدٌ عِنْدَہُمْ یُقَالُ اِنَّ
 الصَّائِمَ ثَمَّ فَبِیْدَ لُحُوْکَ مِنْہُ کَاِذَا دَخَلَ اَخْرَجُوْہُ اُخْلِقَ فَاِذَا دَخَلَ اَخْلِقَ مِنْہُ اَحَدٌ رَحِمَہُ
 سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حبیب میں ایک منہ زور
 اسکر بیان کہتے ہیں دینے سے اب کرنے والا اُس میں جو جا میں گئے اور شکر دار قیامت کو دن اور کوئی
 ان کو سوا اس میں سے نجات پائیگا اور پکارا جاوے گا کہ روزہ دار کھان میں پھر وہ سب وہیں سے
 چلے جائیں گے پھر جب ان میں کا اخیر آدمی بھی داخل ہو جاوے گا وہ پندہ ہو جائیگا کہ اور کوئی اس میں

[illegible]

[illegible]

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَيْءٍ دَهْوٌ صَارَ شَرًّا فَالْكَ
 أَوْ شَرِّبَ فَلَيْسَ بِصَوْمٍ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ تَرْجَمَهُ أَبُو بَرْزَةَ كَمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ فِي زَمَانِهِ جَوْدًا كَمَا لِيُوِي يَابِي لِيُوِي كَلْرَدَه رَوْنَه دَارِ مَرُودَه ابْنَارُ رَوْنَه پوكلر لِيُوِي اسليوِي كَد اوسكو اسه
 تَعَالَى نَعَى كَمَا يَابَا دِيَا **ف** سَابِي سَبِي كَلْر لَو كُن كَا كَر رَوْنَه دَارِ جِبِ بَهْوِي سَبِي كَمَا سَبِي
 لِيَا جَاع كَر كَر تَرَا سَا رَوْنَه نَهِيْن جَابَا اَدِرِي سِي مَزَلِ هِرَا مَامِ شَانْعِي اَدِرَا مَامِ اَبْرَحْنِيْفَه اَدِرَا دَاوُودَا اَدِرِي سِي
 اَدِرَا كَلْر كَمَا سَبِي كَر رَوْنَه جَابَا رَهْتَا سَبِي اَدِرَا اَوْ سَبِي قَضَا كَر كَفَارَه نَهِيْن اَدِرَا عَطَا اَدِرَا اَزَاعِي اَدِرِي سِي
 نَعَى كَمَا سَبِي كَر جَاع مِيْن تَوَقَضَا سَبِي اَدِرَا كَمَا نَهِيْن قَضَا نَهِيْن اَدِرَا اَحْمَدَا قَوْلِ سَبِي كَر جَاع مِيْن قَضَا اَدِرَا كَفَارَه
 دَوْنُونِ مِيْن اَدِرَا كَمَا لِيُوِي مِيْن كُچْ نَهِيْن (رَوْنِي) اَدِرَا قَوِي وَهِي مَرَسَبِ دَلِ مَعْلُومِ هُوْنَه **بَابُ**
 صِيَامِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ مَضَانِ وَاسْتَحْبَابُ أَنْ لَا يَخْلُفَ شَيْءٌ مِنْ صِيَامِهِمْ
 نَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَر رَوْنِي كَابَا يَانِ سَوَارِ مَضَانِ كَر اَدِرَا سَحْبِ كَر كَر كَوِي مَعِينَه رَوْنِي خَالِي نَهِيْرُ
 عَزَّ وَجَلَّ اَللَّهُ تَعَالَى بَرِّ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِيَا نَبِيَّهٗ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ هَلْ كَانَ الشَّيْءُ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مَعْلُومًا سَيُومِي مَضَانِ قَالَتْ وََاللَّهِ اِنْ صَامَ شَيْءًا مَعْلُومًا
 سَيُومِي مَضَانِ حَتَّى يَقْبَلُ لَوْ جَعَلَ كَلَا اَنْظُرُ حَتَّى يُصِيبَ مِنْهُ تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ كَمَا مِيْن حَضْرَتِ
 عَالِيَه رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَبِي كَر اَدِرَا كَر نَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِي كَر پورَسَه مَعِينَه رَوْنِي كَر كَر تَرْجَمَهُ
 رَمَضَانِ مَبَارَكِ كَر سَوَا تَوَانَهْوِيْن نَعَى فَرَا يَا كَر اَسْكِي مَشْمُ كَر سِي مَاهِ كَر پورَسَه رَوْنِي اَدِرَا سَبِي نَهِيْن رَا كَر سَوَا اَدِرَا
 تَرْجَمَهُ بَرَانِي كَر دِيَا تَرْجَمَهُ لِيُوِي اَدِرَا كَر سَبِي مَعِينَه پَرِطَارِ كَر يَابَا يَانِ كَر كَر اَدِرَا رَوْنَه كَر مَاهِ عَزَّ وَجَلَّ اَللَّهُ تَعَالَى
 شَقِيْقٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ قَالَ قُلْتُ لِيَا نَبِيَّهٗ اَكَا نَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ
 شَيْءًا كَلَهٗ قَالَتْ مَا عِلْمُكَ مَا مَامَ نَهْمَا كَلَهٗ اَلَا رَمَضَانُ وَكَأَنِّي اَنْظُرُ كَر كَلَهٗ حَتَّى يَصُومَ
 مِنْهُ حَتَّى يَسْبِيْلَهٗ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّ وَجَلَّ اَللَّهُ تَعَالَى شَقِيْقٍ نَعَى حَضْرَتِ عَالِيَه رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
 عَنْهَا سَوْرَتِ كَر كَر نَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوْنَه كَر تَرْجَمَهُ كَر سِي مَاهِ كَر پورَسَه دِنِ كَر تَوَانَهْوِيْن نَعَى فَرَا يَا كَر
 مِيْن نَهِيْن جَابَنِي كَر اَدِرَا سَبِي رَمَضَانِ كَلَهٗ كَر سِي مَاهِ كَر پورَسَه رَوْنَه كَر رَا كَر مَوْنِ اَدِرَا رَوْنَه كَر مَاهِ پورَسَه اَدِرَا
 سَبَا جِبِ كَر كَر اَبِي كَر رَوْنَه رَوْنَه كَر مَاهِ اَدِرَا مِيْن بَرَانِي كَر اَدِرَا كَر اَبِي كَر اَدِرَا دِيَا سَبِي تَرْجَمَهُ لِيُوِي سَلَامِ اَدِرَا
 كَا اَدِرَا حَضْرَتِ اَدِرَا عَزَّ وَجَلَّ اَللَّهُ تَعَالَى شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِيَا نَبِيَّهٗ عَالِيَه عَنْ صَوْمِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ

أَحَبُّ الْعَالَمِ إِلَيَّ مَا رَأَيْتُمْ عَلَيَّ صَاحِبَةً وَرَأَيْتُمْ كُلَّ مَرْحُومَةٍ ابْنِ سَبْعَةِ خَيْرٍ مَا تَرَى الْمَرْحُومَةَ
 سے روایت کی کہ آنحضرتؐ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ماہ میں سال بھر کے شعبان کے روز بڑے روز نکرتے
 تھے اور فرماتے تھے کہ اوقتی ہی عبادت کرو جبکہ رستم کو بلا وقت ہو کہ اس پر کہ قزاق دینے سے نہیں ہتھیار ادرم
 عبادت کرنے کے تھک جاؤ گے اور فرماتے تھے کہ سب زیادہ پیارا اللہ پاک کو نزدیکی ہے کہ وہ ہے جو ہمیشہ
 بلا عبادت کے اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔ **مسئلہ** انہی کا کہ قال ما حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہر اکاملاً مکہ
 حَاشَ رَوْضَانِ وَكَانَ يَصُومُ إِذَا صَامَ حَتَّى يُقْرَأَ الْفَاتِحَةُ لَا يَفْطُرُ حَتَّى يُقْرَأَ الْفَاتِحَةُ لَا يَفْطُرُ حَتَّى يُقْرَأَ الْفَاتِحَةُ لَا يَفْطُرُ
 لَا يَفْطُرُ حَتَّى يُقْرَأَ الْفَاتِحَةُ لَا يَفْطُرُ حَتَّى يُقْرَأَ الْفَاتِحَةُ لَا يَفْطُرُ حَتَّى يُقْرَأَ الْفَاتِحَةُ لَا يَفْطُرُ حَتَّى يُقْرَأَ الْفَاتِحَةُ
 کے روز بھی نہیں کہے سوا رمضان کے اور آپ کی عادت مبارک تھی کہ روز کو کہتے تھے یہاں تک کہ کہنہ والا کہتا
 کہ اس کی قسم اب افطار کریں گے اور افطار کرتے کہ کہنہ والا کہتا کہ اس کی قسم اب روزہ نہ کریں گے **ف**
 اس سے بھی معلوم ہوا کہ بارہ ماہ برابر روز رکھنا خلاف سنت ہے اور اس کو محبوب جاننا بدعت ہے اور آنحضرتؐ
 کی مدی کے خلاف ادریشم کہانا قائل کے برسبیل عادت ہے اسی کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا يَزِيدُكُمْ سَعْيًا لِلْفَوْقِ
 اَلْيَا كَلِمَةً يَنْفَعُ اس میں ہوا خذہ نہیں **مسئلہ** شعبة عن ادریشم بطريق ادریشم قال شعبة قتبتا بعا
 شعبة عن ادریشم بطريق ادریشم قال شعبة قتبتا بعا
 کسی ماہ کے روزے نہیں کہہ کر جب مدینہ تشریف لائے باقی مضمون وہی ہے **مسئلہ** عثمان بن حنیف
 کہ قصاری قال سألت سید بن جبیر عن صوم جبیر بن جابر عن سید بن جبیر فقال سمعت
 ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقولان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی یفطر
 لَا يَفْطُرُ حَتَّى يُقْرَأَ الْفَاتِحَةُ لَا يَفْطُرُ حَتَّى يُقْرَأَ الْفَاتِحَةُ لَا يَفْطُرُ حَتَّى يُقْرَأَ الْفَاتِحَةُ لَا يَفْطُرُ حَتَّى يُقْرَأَ الْفَاتِحَةُ
 جبیر سے پوچھا جب تک روز رکھنا اور یہ سوال ماہِ رجب میں کیا تو سعید نے کہا میں نے سنا ہے ابن عباس سے کہ فرماتے
 تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روز کو کہتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے اب افطار کریں گے اور افطار کرتے
 تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے کہ اب روزہ نہ کریں گے **مسئلہ** عثمان بن حنیف عن ادریشم قال شعبة قتبتا بعا
 نے اس سناد سے بھی مضمون مروی ہوا **مسئلہ** انہی کا کہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کان یصوم حتی یفطر قال قد صام و یفطر حتی یقال قد افطر قال افطر ترجمہ انس نے
 کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک روز کرتے تھے کہ کہنہ والا کہتا کہ روزہ نہ کریں گے اور یہاں تک افطار

کرتے تھے کہ لوگ کہتے تھے خوب انظار کی خوب انظار کثرت ان باتوں سے کسی باتیں معلوم ہوئیں انہیں
 کہ مستحبی کی کہ کوئی ہمیشہ روزے سے خالی نہ رہے دوسرے یہ کہ نفس نہ ہو گا کوئی زمانہ میں نہیں جو بچا کر کہ
 سکتا ہو سو امر رمضان و عیدین و ایام تشریق کے جن میں منع ہے اور غیر سیکہ کہ شعبان میں آپ بہ نسبت اور
 ایام کے زیادہ روزہ رکھتی تھیں یہ کہ کوئی ماہ سوار رمضان کے پورے روزے سے نہیں سرفرازی ہوتا تھا
 کہ کہیں امت کو جو بکثرت ہو جاوے اور شیل رمضان کی فرض ہو جاوے یا مشاہدہ رمضان کی لازم نہ آوے
 اور صوم جیسے کہ نہی ثابت ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ اعتیاد اور تخصیص و جیسے کہ
 روزہ و عیدین مساکین اوقات میں بھی ہے و جب بھی ہے اور سن ابی داؤد میں آتا آیا ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسند و سیاہی میز سے نہ دیکھو اور نہ حرام کے مہینوں کے اور جب بھی اور عیدین
 ہے کذا قال النودی فی شرح مسلم **باب التَّحْرِيمِ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ لِمَنْ تَقَرَّرَ سِدِّهِ أَوْ فُوتَ بِهِ حَقًّا**
 اَوْ لَمْ يَقْطَعْهُ الْعِيدَيْنِ وَالْثَّغَرَيْنِ وَبِإِنْ تَقْضِي صَوْمَ يَوْمٍ ذَا فَطَرٍ يَوْمٍ مَرَّ حَجَبٍ صَوْمَ دَهْرٍ كِي نَبِيٍّ اَوْ
 صَوْمَ دَاوُدَ كِي فَضِيَّتْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُ يَقُولُ لَا تَصُومُوا الْكُلَّ وَلَا صُومُوا النَّهَارَ مَا عَشَيْتُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
 الَّذِي يَقُولُ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ ذُكِرَ بَارِسُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّكَ لَا
 تَصُومُ ذَلِكَ فَصُمُّ دَاكُطَ دَهْرٍ وَفَصُمُّ صَوْمِ الشَّحْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَدِّ سِرِّكُمْ لَهَا ذَلِكَ
 مِنْهُ صِيَامُ الدَّهْرِ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ أَطِيعُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صَوْمُ يَوْمٍ مَادَّ أَفْضَلَ يَوْمَيْنِ قَالَ
 قُلْتُ فَإِنْ أَطِيعُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ بَارِسُ اللَّهِ قَالَ صَوْمُ يَوْمٍ مَادَّ أَفْضَلَ يَوْمًا ذَلِكَ حِيَامُ مَنْ أَوْ هُوَ عَدْلُ الصَّيَامِ قَالَ قُلْتُ
 فَإِنْ أَطِيعُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو لَأَنْ أَكُونَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ الْيَوْمِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَأَكُونَ إِلَى يَمِينِ الْكَلْبِ وَمَالِي حَرَجٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كُنْتُمْ
 يَوْمَ أَنْ كُنْتُمْ سَارِي رَأْسَ جَاكَ كَرُونِ كَمَا أَوْ سَمِثُونِ كَوْزَهُ رَكِبَا كَرُونِ كَا حَبِيبُ كَجِيُونِ كَا سَجَانِ السَّيَا
 شَوْقُ تَهَا عِبَادَتِ كَا اَوْ جَوَانِ مِينِ بِهْ شَوْقُ يَهْ تَاثِيرُ تَهِي اَنْخَشَرْتُ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَهْ صَبْتِ وَفَضْلَتِ كِي اَبْر
 ذُو يَارِ سَلِّ اَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَهْ كُنْتُمْ اِيَا كَهَا مِينِ شَوْقُ كِي كَرَانِ يَارِ سَلِّ اَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَا كَهَا
 تَهْ يَارِ سَلِّ اَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَهْ قَرَانِ اَوْ سَلِّ طَاعَتِ نَهِيْنِ رَكِبَهُ سَكْرُ اِسْ لِيَهْ قَمْ رَوْزَهْ كَهِي رَكِبُوا اَوْز

افطار یہی کرو اور رات کو نماز بھی پڑھو اور سو بھی رہو اور سہ ماہ میں تین دن رو کر رکھ لیا کرو اسلیو کہ ہر
 نیکی دس گنے کہی جاتی ہے تو یہ کرنا ہمیشہ کے رو کر ہوئے (اسلیو کہ تین دن کے تیس ہو گئے) تب میں نے
 عرض کی کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں کہ رسول اللہ کے آپؐ فرمایا کہ اچھا ایک دن روزہ رکھو اور
 دو دن فطرا کر دو پھر میں نے عرض کی کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں کہ رسول اللہ کے آپؐ فرمایا کہ
 دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو اللہ یہ روزہ ہر حضرت داؤد علیہ السلام کا دینے اُن کی عادت یہی
 تھی اور یہ سب دنوں کا عمدہ ہے اور معتدل میں ہے پھر عرض کی کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں
 آپؐ نے فرمایا ان روزوں کو فضل کوئی روزہ نہیں ہے عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اگر میں یہ فرمان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تین دن روزہ سہ ماہ میں رکھ لیا کرو قبول کر لیتا تو یہ مجھے اپنے گھر بار و مال و مقام
 سے بھی زیادہ پیار معلوم ہوتا ہے اور یہ فرمانا اُنکا ایام پیری میں تھا کہ جب صنف محسوس ہوا **عَنْ**
يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ
وَرَأَى اَحْمَدَ بَابَ دَارِهِ مَسْجِدًا قَالَ كُنَّا فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى خَرَجَ اِلَيْنَا فَقَالَ
اِنْ نَشَاءُ اَنْ تَدْخُلُوْا اِنْ نَشَاءُ اِنْ تَقْعُدُوْا هَاهُنَا فَتَقْعُدُوا اِنْ تَقْعُدُوْا هَاهُنَا فَتَقْعُدُوا اِنْ تَقْعُدُوْا هَاهُنَا فَتَقْعُدُوا
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ فِي اصْوَمِ الدَّهْرِ وَاقْرَأْتُ الْقُرْآنَ كُلَّ
لَيْلَةٍ قَالَ فَاِمَّا ذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوْمًا اَرْسَلَ اِلَيَّ فَكَانَتْهُ فَقَالَ لِي الْكَرْبُ
اَنْتَ تَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فَقُلْتُ بَلَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَكَمْ اُرِيدُ بِذَلِكَ اِلَّا الْخَنِينَ
قَالَ فَاِنْ يَحْبَبُكَ اَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ اِنْ اُطِيعْتُ اَفْضَلَ مِنْ
ذَلِكَ قَالَ نَارٌ لَزُوجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِزُورِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِحَسَنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ فَصُومْ
صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَانَّهُ كَانَ عَبْدَ النَّاسِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَمَا صَوْمُ
دَاوُدَ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَاقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ فَيْسٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ
اللَّهِ اَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَاقْرَأْ فِي كُلِّ عَشْرِينَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ اِنْ اُطِيعْتُ اَفْضَلَ مِنْ
ذَلِكَ قَالَ فَاقْرَأْ فِي عَشْرٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَاِنْ اُطِيعْتُ اَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَاقْرَأْ فِي سَبْعٍ
وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ فَإِنَّ لِيْ رَجُلًا عَلَيْكَ حَقًّا وَلِزُورِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِحَسَنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ
فَكَتَنَدْتُ نَشَاءُ بِعَلَى قَالَ وَقَالَ اِنَّ السَّحْبَ كُلَّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَا تَدْرِي لَعَنَكَ بَطْلُ

بِطَوْلٍ يَكْفُرُ مَا كَانَ فَرَضًا لِّكَ الْوَلَدُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كُنْتُ وَدِدْتُ
 أَنْ كُنْتُ قَدِ انْتُخِبْتُ لِحُصَّةٍ نَفِيَّةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعْتُ بَعْدِي هُوَ رَايْتُ هُوَ كَرَمِيْنٍ ادر عبد السلام بن
 پزید و نو ابوسلمہ کے پاس گئے اور ایک آدمی ان کے پاس بھیجا اور وہ گھر سے نکلے اور ان کے دروازہ پر
 ایک سجدہ تھی کہ جب وہ نکلے تو ہم سب سجدہ میں تھے اور انہوں نے کہا کہ چاہو گھر چلو چاہو یہاں بیٹھو ہم نے
 کہا ہمیں بیٹھیں گے اور آپ ہم سے حدیثیں بیان فرماتے انہوں نے کھارایت کی جو عیسیٰ عبد السلام بن عمر
 بن العاص نے اور کہا کہ میں ہمیشہ روزی رکھتا تھا اور شرب قرآن پڑھتا تھا لیکن ساری رات اور کہا
 کہ یا زید اگر آئیابی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یا آپ نے مجھ پر بلا بھیجا عرض میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا
 اور آپ نے فرمایا کہ ہم کو کیا خبر نہیں لگی ہے کہ تم ہمیشہ روزی رکھتے ہو اور ساری رات قرآن پڑھتے ہو میں نے
 کہا ہاں یا رسول اللہ اور میں اس سے پہلے ہی چاہتا ہوں لیکن زیادہ سمعہ مقصود نہیں اب آپ نے فرمایا کہ تم
 کافی ہے کہ ہر ماہ میں بیٹھو روزی رکھو یا کرو میں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ کے میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا
 ہوں آپ نے فرمایا کہ تمہاری بی بی کا حق ہے تمہارا اور تمہاری طاقتوں کا حق ہے اور تمہارا جو کچم کا بھی حق ہے
 تمہارا اس لیے تم داؤد علیہ السلام کا روزہ اختیار کرو جو نبی تھے اللہ تعالیٰ کے اور سب لوگوں سے زیادہ اللہ کی
 عبادت کرنے والے تھے اور انہوں نے کھانا کھانے میں عرض کی کہ اے نبی اللہ تعالیٰ کے داؤد کا روزہ کیا تھا آپ نے
 فرمایا کہ وہ ایک دن روزہ رکھتا تھا اور ایک دن افطار کرتے تھے اور آپ نے فرمایا کہ قرآن ہر ماہ میں ایک
 ختم کیا کرو میں نے عرض کی کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں اے نبی اللہ تعالیٰ کے تو آپ نے فرمایا کہ میں
 روز میں ختم کیا کرو میں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ تعالیٰ کے میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے
 فرمایا کہ دس روز میں ختم کرو میں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ کے میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے
 فرمایا کہ سات روز میں ختم کرو اور اس سے زیادہ نہ پڑھو (اس لیے کہ اس سے کم میں تہ برادر تفکر قرآن میں مگر
 نہیں) اس لیے کہ تمہاری بی بی کا حق ہے تمہارا اور تمہاری طاقتوں کا حق ہے تمہارا اور تمہاری بدن کا حق
 ہے تمہارا اور میں نے تشدد کیا سو میرے اوپر تشدد ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم نہیں چاہو
 شاید تمہاری عمر دراز ہو اور تمہارا بار تمہارا ہو گا اور امور دین میں خلل آوے گا لیکن اللہ اس پر آپ کی شفقت اور
 انجام دینی تھی اور آخر وہی ہوا کہ عبد اللہ نے کہہ میں اس حال کو پہنچا جبکہ آپ نے مجھ سے ذکر کیا تھا اور
 حبیب میں بڑھا ہوا تو آخر وہی میں نے کہ کاش بن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت قبیل کر لیتا

[illegible]

ہے جسے ایمان و اسلام سب ادا بین ہیں متوسط ہے اور جو فرمایا آپ کہ فلاں شخص کفر کی مثل نہ ہو کہ وہ رات کو جا
 رہا ہے یا جاگتا ہے چوڑا یا اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مذمت کی ہے اور ان کو دن کی جو عبادات ثبات کر کے
 امین اور پیرائے سے بیزار رہ کر چوڑا رہے ہیں جو فرمایا کہ ھَبَا نَبِيَّہٗ اَبْتَدَعُوْہَا دوسری یہ کہ ان
 روایتوں میں صوم الدہر کی بھی وارد ہوئی اور ظاہر یہ کہ مذہب یہی ہے کہ صوم دہر منع ہے بلحاظ انہی
 روایتوں کے اور جب ہر کے نزدیک اگر ایام منہی عنہ میں یعنی عیدین میں اور ایام تشہیق میں روزہ نہ رکھ
 تو روا ہے اور مذہب شافعی کا یہ ہے کہ اگر سب دن روزہ رکھے سوا ان پانچ دن کے تو کراہت نہیں ہے بلکہ
 مستحب ہے مگر خسر طبع یہ کہ اور حقوق میں کمی نہ ہو اور اگر اور حقوق معاش وغیرہ میں کمی ہو تو مکروہ ہے اور
 ان کے دلیل حدیث حمزہ بن عمر ہے کہ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں برابر روزہ رکھتا ہوں تو کیا تم
 میں ہی رکھوں آپ نے فرمایا کہ چاہو تو رکھو اور اسکو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے عرض یہ کہ اگر یہ مکروہ ہو
 تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اجازت ندیتے علی الخصوص عمر بن ابراہیم اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ وہ
 برابر روزہ رکھتے تھے یعنی عمر خطاب کو صاحبزادی اور ایسے ہی ابطلی اور حضرت عائشہ اور اکثر سلف سمرقانی
 اور یہ جو حدیثیں وارد ہوئے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس نے ہمیشہ روزے رکھے اور اس نے روزہ ہی نہیں رکھا اس کے
 بہت جواب دیئے ہیں اول یہ کہ مراد اس کے وہی شخص ہے جو ان پانچ دنوں میں ہی روزہ رکھو اور یہ جواب حضرت عائشہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے جو دو کسرا جواب یہ ہے کہ مراد اس سے وہ شخص ہے جس سے اور حقوق وغیرہ میں غلطی
 ہو دی اور مسلم نے ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص بھی آخر عمر میں نادوم ہوئے اور صفت انکو بھی لاحق
 ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا تھا کہ ان کو صفت ہر جاد کو پس نہیں اسی کے ساتھ خاص ہے جسکو صفت
 ہر جاد کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی کہ یہ تم سے نہیں ہو سیکے گا اس میں اشلانہ تھا اور ان کے غیر
 کی طرف باقی رہے ساری رات نماز پڑھنا اور سن کو نووی نے علی الاطلاق مکروہ کہا
 اور انکو ظاہر و کھنی اللہ عنہم نے مکروہ لکھا ہے اسلئے کہ ساری رات جاگنے میں ضرر یقینی ہے
 بخلاف روزہ کے اور جو رات بہر جاگے گا تو خواہ مخواہ دن کو سوویگا اور اس میں اور حقوق کا اطلاق ضرر
 ہوگا اور اگر دن کو بھی طلاق نہ ہو یا موت یقینی ہے اور ان احادیث میں تصریح ہے کہ صوم داؤد علیہ السلام
 افضل صیام ہے اور یہی خبر ہے متولی کا جو اصحاب شافعی ہیں سے ہیں کہ ان کے نزدیک داؤد روزہ سے صوم
 داؤد افضل ہے اور بعضوں نے علی الدوام روزہ کو افضل کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ روزہ تین خاص ہیں عبد

بن عمر بن العاص کے واسطے مگر احادیث سے قول دل کو ترجیح معلوم ہوتی ہے لغو صوم دواؤں کی افضل صیام ہے
 اور قرأت و ختم قرآن میں صیام مختلف نہیں بعض ایک ماہ میں ختم کرتے بعض بیس روز میں بعض دس روز میں بعض
 سات دن میں بعض تین دن میں بعض ایک دن میں بعض ہر رات میں بعض ایک سات ایک دن میں
 تین ختم فرماتے اور ان کے ناموں کی تفصیل نفوذی نے بخوبی کی ہے اپنی کتاب ادواب القراءین اور مذہب
 مختار میں ہے کہ جب دوام ہو سکے وہ اولیٰ ہے اور جب قدر میں لفاظ باقی رہی اور دل بیزار نہ ہوا اور اگر اس
 کے ساتھ زیادہ قرأت بھی ہو تو نثر علیٰ نثر ہے اور عبد اللہ بن عمر نے جو قبول کی آرزو و خصلت کی اس کے
 معلوم ہوا کہ عمدہ عبادت وہی ہے جس پر ساری عمر قیام ہو سکے اور یہی منطوق ہے احادیث صحیحہ کا اور یہ
 جو فرمایا کہ شیری اولاد کا حق ہے تجھ پر اس کے معلوم ہوا کہ باپ کو تعلیم اولاد کی ضرور ہو اگر باپ نہ ہو تو ماں
 کو تعلیم دینی ضرور ہے اور انکو اس تعلیم میں اجازت ہے **باب** استحباب صیام ثلاثۃ ايام من کل
 شہر یا صوم یکوم عرفۃ و عاشوراء و اکر تکین و الخوئیں ہر ماہ میں تین روزی اور عرفہ کے روز کو
 اور عاشورہ کے روز کو اور پیر اور جمعرات کو روز کی نشیبت کا میان **عَنْ** معاذۃ العذۃ و غیرہ
 سألک عایشۃ زوجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم
 من کل شہر ثلاثۃ ايام قالت نعم فقلت من ایام الشہر کان یصوم قالت لمرکبۃ یالی
 و من ایام الشہر یصوم رحمہ معاذہ عدویہ نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کیا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین روزی رکھتے تھے انہوں نے فرمایا کہ ہاں ہر پوچھا کن دنوں میں انہوں نے فرمایا
 کہ پیر و جمعرات تھے کبھی دنوں میں بھی رکھتے تھے **ف** اس پر منتخب ہوا ہر ماہ میں تین دنوں
 کا ثابت ہوا **عَنْ** عثمان بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 قال لہ او قال لرجل و هو یسئع یا فاکان اعممت من سکرۃ ہذا الشہر قال لا قال فاکان
 انظر کت فم یومین **عمران** نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا یا اگر کسی سے فرمایا اور
 یہ ستر ہے غرض اپنے فرمایا کہ اے ثلانی تھے اس ماہ کے پیر میں رزق رکھو انہوں نے کہا نہیں آپ
 نے فرمایا پیر جب تم انتظار کرو تو دو روز اور روز نہ رکھو **عَنْ** ابی قتادۃ رَجُلٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَصُومُ فَقَضَيْتُ سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ كَذِبًا
 رَأَى حَسْرَةً تَالِ رَضِيْنَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِلَايَةِ لَامٍ دِيْنَا وَبِحَمْدِ نَبِيْنَا لَعُوْنَا بِاللَّهِ مِنْ عَصِيَا

وَحَسِبَ سَوِيًّا فَعَلِمْ بِرَدِّ هَذِهِ الْكَلِمَةِ حَتَّىٰ مَكَانَ غَضَبِهِ فَقَالَ عَسَمَاءُ رَسُولُ اللَّهِ
 كَيْفَ مَرَّ بِصَوْمِ الْبَرِّ كُلِّهِ قَالَ لَا مَنَامَ وَلَا نَفْسَ أَوْ قَالَ لَكُمْ تَعْلَمُونَ وَلَمْ يُجِبْ فَقَالَ كَيْفَ
 مَرَّ بِصَوْمِ يَوْمَيْنِ وَيُفَضُّ يَوْمًا قَالَ وَيُجِزُّ لِي إِذَا أَحَدُكَ قَالَ كَيْفَ مَرَّ بِصَوْمِ يَوْمَيْنِ
 يُفَضُّ يَوْمًا قَالَ ذَلِكَ صَوْمٌ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَيْفَ مَرَّ بِصَوْمِ يَوْمًا وَيُفَضُّ يَوْمَيْنِ
 قَالَ وَذَلِكَ أَنَّهُ طَوَّفَ ذَلِكَ لِعُرْفَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَرَاتٍ مِنْ كُلِّ
 شَعِيرَةٍ وَمَعْنَاهُ أَنَّ لِيَوْمًا لِيَوْمَيْنِ وَصِيَامَ يَوْمَيْنِ عَرَفَةَ لِحَسْبِ كُلِّ شَيْءٍ
 يَكْفِيكَ السَّنَةَ الْخَيْرُ فَجَلَدَهُ وَالسَّنَةَ الْخَيْرُ يَكْفِيكَ وَصِيَامَ يَوْمَيْنِ عَرَفَةَ لِحَسْبِ كُلِّ شَيْءٍ
 أَنْ يَكْفِيكَ السَّنَةَ الْخَيْرُ فَجَلَدَهُ ثُمَّ حَمَلَهُ ابْنُ دُرَيْدٍ عَلَىٰ رَأْسِهِ فَجَلَدَهُ بِرَأْسِهِ
 سلم کے پاس اور عمر بن الخطاب کی کتاب کیونکر روزہ رکھتے ہیں اور سپر آپ غصہ ہو گئے ایسے اس لیے کہ یہ سوال بڑا
 ہمارا اسکو لازم تھا کہ یوں بوجہا کہ میں روزہ کیونکر رکھوں ہر جب حضرت عمر نے آپ کا غصہ دیکھا تو عمر
 کرنے گئے میں رضی اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے پر اور سلام کے دین ہونے پر اور محمد کے نبی ہونے
 پر اور بنو ہاشم کے غصہ سے اللہ کے ساتھ ہار اور اسکو رسول کے غصہ سے عمر رضی اللہ عنہما
 بار ان کلمات کو بہتر ہے یہاں تک کہ غصہ آپ کا تہم گیا پھر حضرت عمر نے عرض کی کہ اے رسول اللہ
 کے جو ہمیشہ روزہ رکھتے وہ کیا ہے آپ نے فرمایا نہ اور نہ روزہ رکھنا نہ انظار کیا پھر کہا جو دو دن روزہ
 رکھے اور ایک دن انظار کرے وہ کیا ہے فرمایا ایسی طاقت کہ سکو ہے (یعنی اگر طاقت ہو تو کچھ
 ہے) پھر کہا جو ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن انظار کرے آپ نے فرمایا یہ روزہ ہے داؤد علیہ السلام کا
 پھر کہا جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن انظار کرے آپ نے فرمایا میں نے روزہ رکھا ہوں کہ مجھے انہی طاقت ہو
 رہے ہیں یہی بہت خوب ہے اگر غرضت جو ابھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین روزہ ہر ماہ میں اور
 رمضان کے روزہ ایک رمضان کے بعد دو سر رمضان کے یہ ہمیشہ کا روزہ ہے (یعنی ثواب میں) اور عمر کے
 دن کا روزہ ایسا ہی کہ میں سید دار ہون اللہ پاک سو کہ ایک سال انکو اور ایک سال بچلے گناہوں کا گناہ
 ہر جاوے **ف** اس حدیث سنو اور عاشورہ کے روزہ کی فضیلت معلوم ہوئی اور ہر ماہ میں تین
 روزہ رکھتے ہیں معلوم ہوا کہ سال بھر کے روزوں کا ثواب مائے **عَنْ** ابْنِ قَتَادَةَ أَنَّ نَصَائِرَ
 مَعْنَى اللَّهِ تَعَالَى سَنَةً إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عَنْ مَكُودٍ قَالَ فَغَضِبَ

ابن دُرَيْدٍ عَلَىٰ رَأْسِهِ فَجَلَدَهُ بِرَأْسِهِ

رمضان کے قبل کہہ سکتا ہے اور جو عادت نہ ہو اس کو ایک دو بیگیں رمضان سے روزہ منع ہے **عَنْ**
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ خَلَّ حُمُوتَ بَيْنَ مَكْرَهٍ هَذَا الشَّهْرَ شَيْئًا تَقَالَ لَكَ أَنْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَطْرَقَتْ مِنْ رَمَضَانَ نَعْمٌ يَوْمَيْنِ مَكَانَهُ ترجمہ عمران بن حصین نے
 کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کہ تم نے اس مہینے کے آخر میں روزہ رکھے
 رہتے غمیان ہیں اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا جب تم رمضان کے روزوں سے فارغ ہو تو دوسرے
 رکھ لو اس کے عوض میں **عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَنْصَمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ خَلَّ مَكْرَهٍ هَذَا الشَّهْرَ شَيْئًا تَقَالَ لَكَ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَطْرَقَتْ مِنْ رَمَضَانَ نَعْمٌ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ سَعْبَةُ الْوَدَى شَلَكٌ
فِيهِ قَالَ وَأَخْبَنَهُ قَالَ يَوْمَيْنِ ترجمہ عمران بن حصین مروی ہے صرن آنا فرق ہو کر فرمایا آپ
 کہ بعد رمضان کے ایک یا دو روزہ رکھ لو اور پھر شبہ شبہ کا ہے **عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
أَخْبَنَهُ قَالَ فِي هَذَا الْأَمْرِ شَكٌّ بِمَنْزِلَةِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود مروی ہے
بَابُ فَتَنِ صَلَواتِ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدٌ رَزَوِي غَنِيَتِ **عَنْ** **إِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا**
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ
الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْبَيْتِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل سب روزوں میں رمضان کے بعد محرم کے روز ہیں جو اللہ کا مہینہ ہے اور بعد
 نماز فرض کے تہجد کی نماز ہے **ف** اس محرم کے روزوں کی تہجد کی غنیت ثابت ہوئی اور اس سے
 پہلے معلوم ہوا کہ رات کو نفل دن کے نفل سے افضل ہیں اور سیر اتفاق جو علماء کا **عَنْ** **عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بِرَفْعِهِ قَالَ سَمِعْتُ أَيْمَنَ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ وَأَيْمَنَ الصِّيَامِ أَفْضَلُ
بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ الْبَيْتِ وَأَفْضَلُ
الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ صِيَامُ شَهْرِ اللَّهِ الْمُحَرَّمِ ترجمہ ابو ہریرہ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ بعد فرض نماز کو کون سی نماز افضل ہے اور بعد رمضان کے کون سے روزہ
 افضل ہیں تو آپ نے فرمایا نماز رات کی اور روزہ محرم کے **عَنْ** **عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ**
قَالَ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَنْصَمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مروی ہوئی **باب** استحبنا یہ صوم سبتہ ایام من کھوال استماعا لمصان سبتہ شوال
 کے روز دن کی فضیلت **عَنْ** ابی یوسف اَلْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَنَا أَنَّهُ
 رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ فَصَرَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ
 كَصِيَامِ النَّهْصِ **ابو الیوب** انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزہ
 رکھے رمضان کے اور اُس کے ساتھ تین روزہ جو پہلے روزہ شوال کے تو اُس کو ہمیشہ کے تو اُس کو ہمیشہ کے روزوں کا ثواب ہوگا
عَنْ ابی یوسف اَلْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ **ابی الیوب** اسی سند سے بھی روایت مروی ہے **عَنْ**
ابن ثابِت قَالَ سَمِعْتُ أَبَا یُوسُفَ یَقُولُ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَرَجَتَانِ مِّنْ دَرَجَاتِ شَوَّالٍ
 ہوا اگر پہلی ہے اللہ شافی اور احمد اور داؤد اور انکو فقیر کا اور امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ مکروہین اور مالک
 نے موطا میں کہ ہے کہ میں نے کسی اہل علم کو نہیں دیکھا کہ وہ یہ روزہ رکھتا ہو اور یہ دونوں نہیں اس پر حجت
 میں اور قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسے کسی کا قول نہیں سنا جاتا اور شمس کے آگے جریح جلانا
 حماقت ہے **باب** فَضْلُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَبَيَانُ تَحْلِيهَا فَضِيلَتِ شَبَقَةِ اور اُس کو تعبیر
 کا ذکر **عَنْ** ابی یوسف مَرَّانَ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْحِمَاةِ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ
 فِي الْمَتَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَّلِ خَرَفَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا
 قَدْ طَوَّأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَّلِ خَرَفَ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّجًا فَلْيَسَّحَّ هَلْ فِي السَّبْعِ الْأَوَّلِ
 ترجمہ چھ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ چند اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا یا گیا کہ شب
 قدر مہفتہ آخر میں (یعنی رمضان کے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا خواب میں دیکھتا
 ہوں کہ موافق و مطابق ہوا آخر رمضان کی سات تاریخوں کے پہرے اس شعبہ کا تلاش کرنے والا ہودہ انہی
 راتوں میں تلاش کرے **عَنْ** ابی یوسف مَرَّانَ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَفَ رَجُلًا لَيْلَةَ
 الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَّلِ خَرَفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَيْتُ عَنْ ابی یوسف کہ فرمایا
 آپ نے تلاش کرنا شروع کیا کہ سات راتوں میں آخر کے **عَنْ** سَلَامَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَى جَبَلًا
 أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ الشَّيْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا
 فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ خَرَفَ فَاطْلُبُوهُمَا فِي الْوَيْلِ مِنْهَا ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ایک
 شخص نے شہر کو سترائیسویں شب کو دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ خواب

متہار اخیر ذی ہین واقعہ ہوا ہے تو اس کو طاق راتوں میں اخیر دہری کے تلاش کرو عین سالہ
 عن ابنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیلیۃ القدر ان ناسا منکم
 قد اوردوا النجوم السبع الا دل وادی ناس منکم انھا فی السبع النجوم قال التمسوها فی العشر
 الاخر بر ترجمہ سالم نے اپنے باب میں لکھا کہ انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
 فرماتے تھے کہ چند لوگرنے تم میں سے شب قدر کو سات تاریخوں میں اول کے دیکھا ہے یعنی خواب میں اور
 چند لوگرنے سات تاریخوں میں آخر کے دیکھا ہے سو تم اخیر کے دس تاریخوں میں ڈھونڈو عین
 ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان التمسوها فی العشر الاخر یعنی لیلیۃ
 القدر فان ضعت احد کثر او عجز فلا یفلدین علی السبع البوار فی ترجمہ عبد اللہ بن عمر فرماتے
 تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈو شب قدر کو اخیر دہری میں پہر اگر کوئی بوڈا ہن کرے
 با عجز ہو جاوے تو سات راتوں میں اخیر کے سنی نہ کرے عین ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من کان منکم مسہا فلیک مسہا فی العشر الاخر
 ترجمہ ابن عمر سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلیۃ القدر کے ڈھونڈنے والے کو اخیر
 دس تاریخوں میں ڈھونڈنا چاہیے عین ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیک لیلیۃ القدر فی العشر الاخر او قال فی السبع الاخر
 ترجمہ عبد اللہ بن عمر روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈو شب قدر کو اخیر دہری میں
 فرمایا اخیر ہفتہ میں عین ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال اریتم لیلیۃ القدر کثیرا فقلنی بصل اھل النبی لیس لھا قال التمسوها فی العشر الاخر
 وقال حکمۃ فلیک لیلیۃ القدر فی العشر الاخر ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
 کی کہ آپ فرمایا مجھے خواب میں شب قدر دکھائی دی پہر مجھے کسی پرے گھر والے نے جگا دیا سو میں اس
 کو بھلا دیا گیا اور حمد کی روایت میں ہے کہ میں اس کو بھول گیا عین ابن عمر رضی اللہ عنہما قال
 کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاء فی العشر الاخری من سبط الشجر فاذا کان من
 جبین یمضی عشرون لیلۃ وکیستقیل احدی عشرین لیلۃ یمضی منہ ورجع من کان
 یجاء معہ شراۃ انا م فی شجر جاء ورفیہ تلک اللیلۃ ان کان یجاء فیھا فخطب الناس

عَلَّمَهُ نَحْنُ حَصِيدٌ قَالَ فَأَخَذَ الْحَصِيدُ يَدَهُ فَكَلَّمَ هَارُونَ فَكَانَ فِي نَاحِيَةِ الْقُبَةِ ثُمَّ طَلَعَ رَأْسَهُ فَكَلَّمَ
 النَّاسَ كَذَلِكَ ثُمَّ قَالَ إِنَّي أَخَذْتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ أَمْسُ هَذِهِ اللَّيْلَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ فِي الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ ثُمَّ أَمْسَتْ فَقِيلَ لِي
 إِنَّهُ فِي الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ أَحَدٌ مِنْكُمْ أَرْتَقِيهِ فَلْيَقْتُلْهُ فَأَخَذَهُ النَّاسُ مِنْ قَالُوا إِنَّ فِيهَا لَيْكَلَةً وَتَبَيَّنَ قَا
 اَنِّي اَسْتَيْدُ صَبِيْعَةً فِي طَبْنٍ وَمَاءٌ فَاصْبِرْ كَمَا كُنْتَ تَأْخُذُ بِدَعْوَتِي وَعِشْرِينَ وَقَدْ قَامَ اِلَى الصُّبْحِ فَمَطَرَتْ
 السَّمَاءُ فَدَوَّكَتِ الْمَسْجِدُ فَابْصُرْتُ الطَّيْنُ وَالْمَاءُ فَخَرَجَ حَيْثُ فَرَعَ مِنْ صَلَوةِ الصُّبْحِ وَجَبْنِيَّةُ
 وَدَوَّكَتِ اَنْفَهُ فِيهِمَا الطَّيْنُ وَالْمَاءُ وَاِذَا هِيَ لَيْكَلَةٌ اِخْلَى وَعِشْرِينَ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ وَاجْرَ مَرْمِيهِ
 الْاَوْسَعِيْدُ خَدْرِي لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَشْرَةِ اَعْمَالٍ مِنْ مَضَانِ كَيْ يَهْرُ
 اَعْمَالُ فَرَمَا عَشْرَةَ اَوْسَطِيْنَ اِيكِي تَرْكِي قَبِيْنِ (اِسْكَ كَفَارِ كِي حِيْرُوْنِ كَا اِسْتِمَالِ رَدَا هُوَا) كَا اَوْسُ كِي دَوَا
 پَر اِيكِي حَصِيْرُ ثَكَا هُوَا اِتْهَارِ پَر دِه كِي لِيْلَةِ) تُوَا پَر نِي دِه حَصِيْرُ اِيْپَنِي هَاتِهِي سِيْپَا يَا اُوْر اِيكِي كُوْنِي مِيْنِ قَبِيْه كِي
 كَر دِيَا پَر اِيْپَا سَرْ كَا لَا اُوْر لُوْ كُوْنِ سِيْ بَاتِيْنِ كِيْنِ اُوْر دِه اِيْپِيْ كِيْ نَزْدِيْكَ اَكُوْ اِيْپِيْ فَرَمَا يَا كِيْنِ عَشْرَةَ اُوْلِ كَا
 اَعْمَالُ كَر تَا تَهَا اُوْر اَسْ اَت كُوْ دِه بُوْڈ تَهَا تَهَا پَر مِيْنِ نِيْ عَشْرَةَ اَوْسَطِ كَا اَعْمَالُ كِيَا پَر مِيْرِيْ پَس كُوْ
 اِيَا (يِيْنِيْ فَرَسْتَه) اُوْر جِهِيْ سِيْ كِيَا كِيَا كِيَا دِه عَشْرَةَ اَخِيْرِيْنِ سِيْ پَر جُوْ جَابِيْ سِيْ مِيْنِ سِيْ دِه پَر اَعْمَالُ كَر
 يِيْنِيْ عَشْرَةَ اَخِيْرِيْنِ سِيْ مَشْكَفُ سِيْ پَر لُوْ كِيْ مَشْكَفُ سِيْ اُوْر فَرَمَا يَا اِيْپِيْ سِيْ جِهِيْ دِكْهَا يَا كِيَا كِيَا دِه طَاقِ اُوْلِ
 مِيْنِ سِيْ اُوْر مِيْنِ اَوْسَطِ صَبْحِ كُوْ بَانِيْ اُوْر سَٹِيْ مِيْنِ سَجْدِ كَر رُتَا هُوْنِ پَر اِيْپِيْ كُوْ اِيْپِيْ مِيْوِيْنِ شَبِ كِيْ صَبْحِ هُوْ اُوْر
 اَسْ اَت اِيْپِيْ جِهِيْ تَكِ نَا دِ پَر تَهِيْ سِيْ اُوْر رَا ت كُوْ مِيْدِيْ بَرَا اُوْر سِيْ پِيْ كِيْ اُوْر مِيْنِ نِيْ دِيْ كِهَا مِيْ اُوْر پَانِيْ
 كُوْ نِيْ جُوْ صَبْحِ كِيْ نَا دِ پَر كَر سِيْ تَابِ كِيْ پِيْشَا نِيْ اُوْر نَا كِيْ سِيْ بَانِيْ سِيْ پَر مِيْ اُوْر پَانِيْ كَا نِشَانِ تَهَا اُوْر دِه رَا ت
 اِيْوِيْنِ تَهِيْ اُوْر عَشْرَةَ اَخِيْرِيْ رَا ت تَهِيْ حَسْبُ اِيْنِ سَلَاةٌ قَالَتْ اَنْ اَكِيْ لَيْكَلَةُ الْقَدْرِ فَاَنْتِيْ اَبَا
 سَعِيْدُ الْخُدْرِيْ وَكَانَ اِيْصْدِيْقًا فَقُلْتُ اَلَا تَخْرُجُ بِنَا اِرَا نِيْ اِيْ خَرَجَ وَعَلَيْهِ خَمِيْسَةٌ
 فَقُلْتُ لَه سَمِعْتَنِيْ سُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْدُبُنِيْ لَيْكَلَةُ الْقَدْرِ فَقَالَ نَعَمْ
 اَعْتَكُ فَمَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَةَ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ اَوَّلِيْنَ اَوَّلِيْنَ اَوَّلِيْنَ اَوَّلِيْنَ اَوَّلِيْنَ
 عِيْرِيْنِ فَلَظِيْكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِيْنِيْ لَيْكَلَةُ الْقَدْرِ وَارْتَقِيْهَا
 اَوْ كَيْسِيْهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ مِنْ كُلِّ دَوْرٍ وَاِيْنِيْ دَرِيْءُ اِيْنِيْ اَسْجُدُ فِي مَاءٍ نَ
 طِيْنٍ كَمَنْ كَانَ اَعْتَكُكَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ جِهِيْ

ہے اور شک کیا شعبہ نے اس بیان میں کہ تم کیا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانکا اور شب میں اور
 کہا کہ یہ عبارت مجھ پر ایک تبریق نے بیان کی عہدہ سے جو ان کے شیخ میں **عَنْ** اَبِيهِ وَرَدَتْ عَنْ
 اللّٰهِ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ تَنَدَّ كَرْنَايَكُمُ الْفَكَرَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَقَّلَ
 اَيْكُمْ مَرَّةً كَثْرَةً لِّمَنْ الْفَقْرُ وَهُوَ فَنَدَلَ تَبَرُّقَةً **الْوَحْشِ** رِيه رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

روایت ہو کہ ایک بار ذکر کیا چنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے شہقہ کا تو آپ نے فرمایا کہ تو تم
 میرے یاد رکھتا ہے شہقہ رادس ات میں ہیں کہ طلوع کرتا ہے چاند اور وہ ایسا ہوتا ہے جیسا کہ ایک نورا
 طشت کا **فائدہ** شب قدر کو شہقہ اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں اندر

مزدون کے اور اندازہ مردن کے ملائکہ کو گہدے جانے ہیں جو سال میں ہونے
 والے ہیں اور فرشتوں کو معلوم ہو جاتا ہے جو اس کی ہیں ہونوالا ہر اور اجماع ہو تبرکات
 کا کہ وہ شب قیامت تک باقی ہے اس امر میں اور اس کے محل البتہ اختلاف ہو بعضوں نے کہا

کہ وہ ہر سال میں بدلتی رہتی ہے اور اس صورت میں سب حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے اور حدیث
 میں جو تاریخ مذکور ہے جائز ہے کہ اس سال میں اوسی تاریخ میں واقع ہوئی ہو پس رایتوں میں تعارض
 نہ آتا اور سبکی مانند ہے قل امام مالک اس قدری اور حد اور اس ق کا اور ابی ثور وغیرہم کہ ان سب

نے کہا ہے کہ عشرہ اخیرہ میں رمضان کے اولی بدلتی رہتی ہے اور ایک قول ضعیف یہ بھی ہے کہ
 سال ہر کی راتوں میں بدلتی رہتی ہے مگر یہ قول احادیث کو رو بہت بعید معلوم ہوتا ہے اور بعضوں
 کا قول ہے کہ وہ ایک شب حسین ہے کہ منتقل نہیں ہوتی اور اس میں کسی قول میں ایک یہ کہ وہ سال بہترین

ایک ات ہو اور یہ قول ہے ابن سعد اور ابو حنیفہ اور صاحبین کا اور دوسرا یہ ہے کہ وہ ساری رمضان
 میں ہے اور یہ قول ابن عمر کا ہے اور ایک جماعت منجابہ کا اونے فکر یہ ہے کہ وہ عشرہ اوسط اور عشرہ اخیرہ

میں ہے اور چوتھا یہ ہے کہ خاص عشرہ اخیرہ میں ہے اور پانچواں اور اول ہے کہ وہ عشرہ اخیرہ کی راتوں کی
 طاق راتوں میں ہے اور ایک قول ضعیف یہ ہے کہ حبشہ میں ہے مگر یہ حدیث صحیحہ کے خلاف
 ہے کہ حدیث ابی سعید کی اسکی شعر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ پانچویں ہے اور ایک یہ کہ وہ سائیسویں

اور یہ قول ابن عباس کا ہے اور بعضوں نے سترہویں اور بعضوں نے اسیسویں اور ثانیسویں میں ہونے
 کو کہا ہے اور یہ قول حضرت علی اور ابن سعد سے مروی ہے اور بعضوں نے تیسویں کہا ہے

شب قدر کا بیان

اور یہ قول ہے اکثر صحابہ و غیر ہم کا اور ایک قول جو تیسویں کا بھی ہے اور یہ بلال اور ابن عباس اور حسن اور قتادہ
کی طرف منسوب ہے اور ایک قول تیسویں کا ہے اور یہ قول ایک جماعت صحابہ کا اور بعضوں نے ستر سو
کہا ہے اور وہ زید بن ارقم اور ابن مسعود کی طرف منسوب ہے اور بعضوں نے اسیویں کہا ہے کہ وہ ابی ہریرہ
سے منقول ہے اور حضرت علی سے بھی اور بعضوں نے کہا اخیر رات رمضان کی قاضی عیاض نے کہا کہ ایک
شاذ یہ ہے کہ وہ مرفوع ہوگی اب باقی نہیں ہے اور یہ قول خطا ہے اور شجاع سے مراد وہ دھاریان نوزانی
ہیں جو آفتاب سے دیکھنے والے کی آنکھ میں نظر آتی ہیں اور وہ آفتاب میں شب قدر کی صبح کو نہیں ہرگز
یہ ایک نشان ہے کہ اللہ تعالیٰ مقرر کر دی ہے اور قاضی عیاض نے جو کہا ہے کہ رویت شب قدر کی حقیقت
ممکن نہیں یہ غلط ہے بلکہ رویت اس کی اخبار صالحین سے ثابت ہے جو بکثرت سردی ہیں اور معتبر تر ان
سب اقوال میں ختمیر کے نزدیک تیسویں رات ہے اور ابن عباس ایک نکتہ بھی اس بارہ میں مروی ہے کہ لیت
القدر کا لفظ قرآن شریف میں تین جگہ وارد ہوا ہے سورہ انا انزلنا میں اور اس میں آخرت میں ہر
دو تین بار کہ تو ستائیں ہو تین اس میں اشارہ ہے کہ شب قدر ستائیں شب اور ابی بن کعب
اس پر شرم کہاتے تھے چنانچہ روایت لائی اور گزر چکی ہے اور اس کی علامت بھی وہ بیان کر چکے ہیں اللہ اعلم

کتاب الاعشاک

اعشاک کی کتاب

فہرست میں اعشاک کے معنی ہیں اور رکعت اور روزم کے ہیں اور غیر عین رکعت سلم کا مسجد میں بصفت
اور اعشاک کہ جو اب بھی کہتے ہیں صحابہ ان کے معنی صلی اللہ علیہ وسلم کا رکعت رکعت
الغیر کا خاص میں رکعت صحابہ ان کے معنی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزم کا رکعت رکعت
میں رمضان کے اعشاک فرمایا کرتے تھے فہرست میں اس حدیث سے اس کتاب اعشاک کا ثابت ہوا اور اس پر اجماع
ہے مسلمانوں کا اور یہ کہ وجہ نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عشرہ اخیرہ میں رمضان کے متاکد ہے اور
مذہب امام شافعی اور ان کے اصحاب کا یہ ہے کہ اعشاک کو لیے روزہ شرط نہیں بلکہ افطار کی حالت میں
اعشاک روئے اور ایک ساعت کا ہے ہو سکتا ہے بلکہ ایک خطہ کا اور ان کے نزدیک ضابطہ اس کا یہ ہے
کہ آٹھ گھنٹہ یا چھ گھنٹہ میں طاعت کر لے کر لیے آٹھ گھنٹہ یا چھ گھنٹہ اور اس سے کچھ زیادہ ہو پس وہ اعشاک ہے

اعشاک کی کتاب

اور ان کا صحیح مذہب یہی ہے اور یہی قول مشہور ہے پس سجد میں آنے والے کو لازم ہے کہ جب آدمی
اور نماز کا منظر منہ بہ منہ ہو تو شک کا کہے تاکہ قلاب پاویں ہر اگر باہر نکلتے تو یہ حرج داخل ہو دوبارہ تجلیہ
نیت کرے اور نیت سے یہ مراد نہیں کہ زبان سے کچھ کہے کہ یہ تو بدعت نہی اور اگر دنیا کی کوئی بات کرے یا کوئی
کام کرے مثلاً سیویں پر دوسے سلکے تو شک کا فاسد نہیں ہوتا اور مالک اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ شک کا
میں بدو نہ شرط ہے اور شک کا مفسر کا صحیح نہیں اور ان کو گوئی نے انہی روایتوں سے استدل کیا
ہے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شک کا رمضان کا مذکور ہے اور شافعی نے اس حدیث سے استدلال
کیا ہے جس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اول شوال کا شک کا مذکور ہے چنانچہ وہ روایت اگر آتی ہو
اور اس کی بخاری اور مسلم دونوں نے ذکر کیا ہے اور استبدال کیا ہے حضرت عمر کی حدیث سے کہ انہوں نے
عوض کی کہ یا رسول اللہ میں نے ایام جہالت میں نذر کی تھی شک کا کی تو فرمائیے فرمایا اپنی نذر پوری کرو اور
اس میں روزہ کا ذکر نہیں ہے غرض ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ روزہ کی اصل صحت شک کا نہیں مگر مسجد
میں ہونا شرط ہے اس لیے کہ اصحاب و افواج مصلحت سب احادیث میں شک کا کرتے رہے حالانکہ اس میں جرم
اور مشقت ظاہر ہے اور یہی مذہب ہر امام مالک اور شافعی اور احمد اور ابو داؤد و جبہور کا سوا مسجد کے
جائز نہیں اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ عورت نے جو جگہ نماز کی اپنے گھر میں مقرر کر لی ہے اس میں شک کا
روا ہے اور مرد کو اپنے گھر میں اس جگہ میں نماز نہیں اور امام شافعی کا ایک قول قدیم یہی ہے پھر اس
میں اختلاف ہے کہ مسجد عام شرط ہے یا جامع کہ چنانچہ ہوتا ہو امام شافعی اور مالک اور جبہور کا قول یہ ہے
کہ ہر مسجد میں جائز ہے اور امام احمد کا قول ہے کہ مسجد جامع ضرور ہے کہ میں مسجد ہوتا ہو اور ابو حنیفہ کا
قول ہے کہ ایسی مسجد ہو کہ سب نمازین اس میں ہوں اور زہری اور دیگر دوسرے لوگوں کا قول ہے کہ جس
میں جمع ہوتا ہو اور خلیفہ بن الیمان صحابی سے مروی ہے کہ میں نے علی کے سوا شک کا کہیں درست
ہی نہیں ایک مدینہ طیبہ کی مسجد نبوی دوسری مسجد فضی قیسری صحابہ کے یہ قول شاذ ہے اور اجماع اس
اُسپر کہ شک کا کی زیادہ مدت کی کچھ حد نہیں مگر حرم کتاب کیا جامع است یہ اثبات ہے کہ شک کا
عبادت ہے اور عبادت خاص ہے حتمی کے لیے اور جب مسجد عام کہیں جائز ہوتا اس کا اختلاف فیہ ہے
حالانکہ وہ خائفہ خدا ہے پھر قبر پر مشائخ کے تو مدبر اولیٰ ناجائز ہو گا اور چونکہ عبادت ہے اس لیے
کہ قبر پر تقسیم میت کے لیے محض شرک ہے اگرچہ نام شک کا بدل دالین اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ شک کا

اپنا خیمہ لگا کر اپنے مسجد میں اور وہ لگا دیا گیا اور آپ عشرہ اخیر میں اراد کیا رمضان کے پہرے پر نسیب کر کے
 ہی خیمہ لگا دیا اور ادریمین نے کہا اون کے یہی خیمے لگا دے پہرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر
 کی بناڑ پڑھ چکے تو سب خیموں کو دیکھا اور فرمایا کہ ان لوگوں نے کیا نیکی کا ارادہ کیا ہے (پسے ہمیں
 بوسے کر یا پائی جاتی ہے) اور آپ اپنے خیمہ کو حکم دیا کہ کہو لا الاجاد و اور عکاف ترک کیا رمضان میں
 یہاں تک کہ پہر عشرہ اول میں سوال کے عکاف کیا **ف** اس حدیث سے امام شافعی نے استدلال
 کیا ہے کہ روزہ عکاف میں شرط نہیں **عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنَعُنِي حُلَّيَّيْنِ أَحَدُهُمَا رِيَّةٌ وَفِي الْحَدِيثِ بَشَرُ ابْنِ
 عِيْنَةَ وَبَشَرُ بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ إِسْحَاقَ بْنِ كَسْرٍ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبُكَ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُنَّ أَتَيْنَ صَرَبَ الْأَخْيَابَةِ لِلْإِسْحَاقِ كَيْفِي**۔ اعمرو سے انہوں نے حضرت عائشہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے وہی حدیث جو ادھر گزری اور ابن عسینہ اور عمرو بن حارث اور
 ابن اسحاق نے ذکر کیا کہ وہ خیمہ حضرت عائشہ اور حفصہ اور زینبہ رضی اللہ عنہن کے لیے لگائی گئی تھی
ف اس اہتمام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال کیا کہ آپ میں منہل نفسانیت کا ہر گز
 اور عافیت نہ رہی بلکہ ایک کے دیکھا دیکھی دوسرے کرنے لگے اس لیے آپ نے اپنا عکاف ہی سوتوں
 کیا اور ماہ سوال میں اسکا عوض پورا کیا **بَابُ الْأَخْيَابَةِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ**
 عشرہ اخیرہ میں رمضان کے زیادہ عبادت میں کوشش کرنا بیان **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
 أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةُ أَحْيَى الْيَلِيلَ دَائِقَةً أَهَكَه
 وَجَدَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ أَحْيَى الْيَلِيلَ دَائِقَةً أَهَكَه
 وسلم کی عادت سیارگ تھی کہ چہاں عشرہ اخیرہ رمضان آیا اور آپ نے وہاں بھر جاگنا اور انہو گھر والوں
 کو جگانا اور نہایت کوشش کرنا عبادت میں اور کمر بستہ باندھنا مشہور کیا **فَادِلِي** نے اور میری
 عبادتوں کو زیادہ کوشش فرمانے لگے اور ساری رات جاگنے لگے یہ حدیث سے زیادہ دلی عبادت کی
 عشرہ اخیرہ میں ثابت ہوئی اور ساری رات جاگنے کی جو کراہت ہے مراد اس سے دوام جاگنے
 کا ہے نہ خاص اس عشرہ میں **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مَا لَا يَجْعَلُ فِي الْبَقِيَّةِ**۔ اعمرو سے حضرت عائشہ**

نے کہا ہے کہ وجہ ہوا بعضوں کو گناہ تھب ہوا اور شافعی کے دو قول میں اس بارہ میں اس حدیث پر کہ واجب
 اور اجتماع ہے اس پر کچھ دعوہ انسان کی عمر میں ایک ہی بار وجہ ہوتا ہے مگر یہ کہ کوئی نذر کرے کہ اس
 کی وفات بھی واجب ہو جاتی ہے مگر جب کہ میں داخل ہو یا حرام میں کسی کام کے لیے کہ وہ بار بار نہیں
 ہوتا تجارت ہر ایازت ہو تو وجہ حرام میں جبر کے اور نہ کے اختلاف ہو اور صحیح قول امام شافعی کا
 یہ ہے کہ تھب ہوا جبہ اخراج ہوا حرام یا نہ کہ جادو و عمر کا بیشتر بلکہ قتال کے لیے زجا ہوا ہو پیکر زجا ہوا
 اور اس میں اختلاف ہے وجہ حج کا مع التراحی ہے یا علی الفور پس امام شافعی اور ابو یوسف اور ایک زروہ
 کا قول ہے کہ وجہ باسکاح التراحی ہے تھب ایسی حالت پر ہو پھر جادو کے گمان اور کوکبوت کا ہو جادو
 اگر تاخیر کرے تو موقوف علی الفور واجب ہو جاتا ہے اور ابو حنیفہ اور مالک اور دیگر فقہاء کا مذہب ہے کہ
 علی الفور واجب ہوتا ہے **باب** مَا يَكُونُ مِنَ الْوَجَبِ كَوْنُ الْوَجَبِ لِقَبْلِ الْوَجَبِ وَمَا يَكُونُ مِنْ
 كَوْنِ الْوَجَبِ حَرَامًا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَالْعَاوِمَ وَلَا الشُّرَا وَلَا الْبُرْدَانِ وَلَا الْخُفَا
 إِلَّا أَحَدًا وَلَا يَلْبَسُ الْخُفَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مَا اسْفَلَ رَأْسَهُ الْكَبْكَبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنْ
 الرِّثَابِ فَيُكَلِّمُكَ الزَّعْفَرَانُ وَالْأَوْدُنُ ترجمہ عبد السمیع بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ ایک
 شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ محرم کیا پہننے کی چیزیں ہیں تو آپ نے فرمایا کرتے ہیں
 نہ عمامے باندھو نہ پچامے پہنو نہ باران کوٹ اور ہونہ ہونہ پہنو مگر جو اعلیٰ ناپاوے وہ موزہ پہنو مگر ٹخنوں
 کے نیچے سے کاٹ ڈالے اور نہ پہنو وہ کپڑے جس میں زعفران لگی ہو اور نہ میں رنگا ہوا ہو **ف**
 اجتماع ہر نام علماء کا کہ ان کی طردن میں سے کوئی حالت احرام میں نہ آئے نہ وہ انہیں بلکہ حرام ہے اور زعفران
 یہ ہے کہ جو کپڑا سیاہ ہو اور محیط ہو ساری بذلکا یا ایک حصہ کا جیسے عمامہ اور ثوبان اور ستانہ یا عمامہ
 وغیرہ میں اور کوکبوت فرمادیا اور باران کوٹ میں شامل ہو گیا وہ کہ ایک کپڑا ہو کہ کوٹا نہ پہنے جیسو پکڑی وغیرہ
 یا ڈیڑی یا پٹی اور خفاف میں یعنی ہر دون میں لگیا وہ کپڑا جو پیر و پیکر ڈاٹا نہ پہنے جیسو پاتا بہ ہر تاکہ کہ سر
 میں پٹی باندھنا بھی حرام ہے اور اگر ضرورت ہو مثلاً زخم ہے یا دوسرے نو باندھ لے اور فدیہ دیکر
 اور یہ سب حکم ہر دون کے واسطے ہے بخلاف عورتوں کے کہ ان کو کپڑا پہننا اور سات ابدن ٹانپنا

مباح ہر سوا۔ ورنہ اگر اسکا ذکر کیا حرام ہے خواہ کسی کو یا غیر والی چیز سے ہو اور انہوں نے کھانا پینے میں بہت آزار
 سے شکایت کی اور انہیں شافعی کے ہی اس میں رد و نال ہیں اصح یہ ہے کہ حرام ہے اور درس اور رخصتان کو جو
 منع فرمایا تو اس میں سب خوشبوئیں داخل ہو گئی اور درس ایک گہانہ ہے خوشبو دار عین میں ہوتی ہے خوشبو
 خوشبوئیں سب قسم کی عورت اور مرد و دونوں کو منع ہیں اور مرد اس سے وہ چیزیں ہیں جو خاص خوشبو کو کہہ
 استعمال ہوتی ہیں باقی رہے وہ کہ اور میوہ جو کسی طرح سے سیلاب پر پھول اور شکوہ ہیں انکا استعمال حرام نہیں اور
 لیے کہ ان کو خوشبو ہی مقصود و نہیں ہوتی اور حکمت ان چیزوں سے منع کرنے میں یہ کہ ترش اور امارت اور انہیں
 اور ترک اور کلفت کی بوجہ جاتی رہی اور خشوع اور خضوع اور نڈل اور بجز دنیا و عبادت کی خواہش اور یہ کہ چیز
 ہو ویرا قیادہ و شاہدہ پر اور بچاؤ و سنگرات اور مصلحتات سے اور نہ کہ ہر صحت کا اور کفن و پوشی کا اور عیبت و تقیہ
 کا کہ اسدن لوگ نگر اور تنگے پہننے کے لیے اور اس آداب میں نہ کہ وہاں کہ جو نعلین بنادو وہ ہر طرف
 پہننے اور کٹاٹے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت جو اگر آگئی ہے اس میں کاٹنے کا ذکر نہیں اور علماء نے اس میں
 اختلاف کیا چنانچہ امام احمد نے فرمایا ہے کہ نعلین بنادوے تو موزہ کا دیسا ہی پینا جائز ہے کا حاضر و نہیں
 اس لیے کہ اس میں اصاعت مال کی ہے اور انہوں نے کہا کہ حدیث ابن عمر کی حسین کاٹنے کا حکم ہے مستوخ
 ابن عباس اور جابر کی روایت کو کہ میں کاٹنے کا حکم نہیں اور امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی کا اور
 جابر علماء کا قول ہے کہ پینا موزہ کا بغیر کاٹے درست نہیں اور حدیث ابن عباس اور جابر کی مطابقت ہے
 اور حدیث ابن عمر کی مفید ہے اور عمل بطلان کا مفید برقرار ہے اور زیادت نقد کی مقبول ہے اور اضافت
 مال جب ہو کہ حکم شارع نہ ہو اور حکم شارع ہو تو اب او اسکا وجہ ہو اپہ یہ بھی مسئلہ مختلف فیہ
 کہ جو موزہ پہنے اور نعلین نہ پاوے اور پیرندہ یا نہین ہوا امام مالک اور شافعی کا قول ہے کہ او سہر کہہ
 واجب نہیں اگر واجب ہوتا تو ان کے لیے صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیتے اور ابو حنیفہ اور مالک کے چھ
 نے کہا ہے کہ او سہرندہ ہر چیز کے لیے درست ہے اور درس اور رخصتان میں سب
 خوشبوئیں اگر عین کے باجماعت ہوں اس لیے کہ خوشبو جماعت کی رعایت و لائیاہی ہے کہ او سکو حرام ہے
 میں عورت اور مرد و دونوں برابر ہر شخص محرمات احرام رشات ہیں عباس سیاسیا ہو جس کی
 تفصیل گذر گئی اور خوشبو اور بالائی اور ناخون کا دور کرنا اور نہین اور دوشی میں تیل لگانا اور
 قدح و از جماعت اور ہر طرح کا کھانا اور سنی کھانا کہیں نہ طرح ہو اور سب توین تلفت کرنا اسکا

کہ جب بہت دیر تک کسی امر سے روک رہا تھا تو اس نے کہا کہ اے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ شخص ایسا
 وانا عند الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم روک رہا ہے کہ میں جہانم میں جاؤں گا۔ اے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فقال انی احرمت بالعمرة وعلى هذا اوانا مصلی بالخوف فقال له الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم
 والہ وسلم ما کنت صانعاً فی حجک قال انزع عتق طہذہ الثیاب واخلل
 عتق طہذہ الخلق فقال له الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم ما کنت صانعاً فی حجک
 فاصنع فی عتق مروت ترجمہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور آپ
 جبرائیل میں تھے اور یعلی کہتے ہیں کہ میں اس کے پاس تھا اور وہ سائل جو آیا تھا کہ پتہ ہو کے تھا اور اس
 میں خوشبو لگی ہوئی تھی اور اس نے عرض کی کہ میں احرام باندھا ہے عمرہ کا اور اس پر ہی میں خوشبو
 لگائے ہوں تو آپ فرمایا جو تم حج میں کرتے ہو وہی عمرے میں بھی کرو دیکھو خوشبو سوچنا اور
 یہ ہو کر پڑے نہ پہننا طواف دسی بجا لانا ہے اور اس نے پھر عرض کیا کہ میں یہ کپڑے اور مار داران
 آپ پر فرمایا کہ جو تم حج میں کرنے ہو وہی عمرے میں کرو۔ **مسلم** ہوا کہ وہ شخص حج کے
 ارکان سے واقف تھا تو اس کو اتنا ہی فرما دینا کافی ہوا۔ **مسلم** **یقول کان یقول لیس فی الثیاب**
رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیس فی الثیاب اری ہی اللہ حکیم یزید علیہ السلام **لکنا کان الشیخ صلی اللہ**
علیہ وسلم بالخیرانہ وحمل الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم **قد اطل الیہ علیہ معہ**
تاکس من احکامہ فیہم عمن اذ جائدہ یجلی علیہ حجة **ضیغہ بطیب** فقال یارسول
اللہ کیف تری فی رجل احرم بعمرہ فی حجة بعدہ **تصغیر بطیب** فنظر الیہ
الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم ساعة ثم سکت فجاءہ یوحی فاما رعمہ ورضی اللہ
تعالیٰ عنہ یسیدہ الیہ یسئل عن امیة فقال فجاہل فیہ **وقل راسہ فاذا الشیخ صلی**
اللہ علیہ وسلم ثم مرک حجة یط ساعۃ ثم مرک **لہ فقال ان الذی سألنی**
عن العمرۃ انما انا لیس الرجل فی حجة **یہ فقال الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم اما الطیب**
الذی یلک فاعسلہ ثلاث مراتب واما الجب فلیس یحکم **ثم اصنع فی عتق مروت**
ما تصنع فی حجک ترجمہ یہ ہے کہ ہمیشہ حضرت عمرؓ کے پاس کہتا تھا کہ کہیں میں دیکھتا ہوں رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کو جب آپ اپنے اوپر وحی اور نئی بات پہنچتی ہے تو آپ پہنچتے ہیں جبرائیل میں تھے اور آپ کو ان پر

کرتے ہیں جو حج اور عمرہ کا ارادہ کرے اور سکو آگے بڑھنا سوانیت سے حرام ہے بغیر احرام کے اور اگر
 بڑھنا تو دوم لازم آوے گا اور احصائیا بغیر نے کہا ہے کہ اگر ہر بیقات تک لوٹ آوے قبل انک حج بجا آئے
 تو اس سے دم ساقط ہو جاتا ہے اور جو حج اور عمرہ کا ارادہ نہ کرتا ہو اور سپر احرام وجب نہیں بخدا
 کہ کے یہ صحیح قول شافعیہ کا یہی ہے خواہ وہ ایسی حاجت کے لیے جاوے جو بکر ہوئی ہے جیسے کڑیاں لینا
 یا گھاس لانا یا ایسی ہو جو بکر نہ ہو جیسے اور تجارتیں بہن اور جو بیقات سے بغیر احرام کے تجاوز کر گیا اور
 ارادہ کلمہ جانیکا نہ کرتا تھا پھر اس کو دل میں آیا کہ احرام باندھ لے تو وہ میں سے احرام باندھ کر جہان بچا
 ہے پھر اگر وہ ان احرام نہ باندھا اور اگر بڑھ گیا تو آثم ہوا اور اس پر دم لازم ہوا اور اگر وہ میں سے
 احرام باندھا جہان سے ارادہ کیا تھا و غل کلمہ کا تو اس پر دم نہیں ہے اور اس کو بیقات تک لوٹنا یہی
 ضرور نہیں ہے ہر مذہب پر شافعیہ کا اور مذہب پر جمہور کا اور احمد اور حاک کا قول ہے کہ اور سکو ضرور
 ہے کہ بیقات تک لوٹ کر جاوے اور وہ ان سے احرام باندھ کر اسے **مَحَلُّ** اَبُو بَكْرِ خَلَّى اللّٰهُ
 تَعَالٰی عَنْہُمْ مَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَفَتَّ لَاحِلُ الْاَذْنِیَّتِ بِذَ الْخَلِیْفَةِ
 لَاحِلُ الشَّامِ اَجْفَہَ وَکَہْلُ الْاَیْمَنِ یُکَلِّمُ سَوَّالَہُ قَالَ لَحَقَّ لَہُ وَرَکْلُ اِدِ
 اَنْ عَلَیْہِ مِنْ غَیْرِہِ لَیْسَ اَرَادَ اَلْحَیْجَ وَالْعُمْرَہَ وَمَنْ کَانَ دُوْنَ ذٰلِکَ فَمِنْ حَیْثُ اَنشَأَ
 حَتّٰی اَتٰ مَرَّکَہُ مِمَّنْ مَلَکَ **ترجمہ عبد السمیع** وہی مضمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وقت
 کیا **ابن عمر** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ مَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ یُحِلُّ
 اَہْلَ الْمَدِیْنَةِ مِنْ ذِی الْحِجَّہِ وَاَہْلَ الشَّامِ مِنَ الْحِجَّہِ وَاَہْلَ الْاَیْمَنِ مِنْ قِسْرِہِ قَالَ عَبْدُ
 وَبْکَشَیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ یُحِلُّ اَہْلَ الْاَیْمَنِ مِنْ یَکَلِّمُ **ترجمہ عبد السمیع**
 نے تین بیقاتوں کا بیان دیا ہے اور کہا کہ مجھے پہونچا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ اہل مدینہ سے اہل مدینہ کے کہیں **ابن عمر** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ مَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 قَالَ یُحِلُّ اَہْلَ الْمَدِیْنَةِ وَذَ الْخَلِیْفَةُ وَمَحَلُّ اَہْلِ الشَّامِ مَحَبَّہُ رَہِی الْحِجَّہُ
 وَمَحَلُّ اَہْلِ الْاَیْمَنِ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ مَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 قَالَ وَکَلَّمَہُمْ ذٰلِکَ مِنْہُ قَالَ یُحِلُّ اَہْلَ الْاَیْمَنِ یُکَلِّمُ **ترجمہ عبد السمیع** عمر بن خطاب نے مدینہ اور شام
 اور نجد و الان کی بیقات ویسی ہی جوابت کی اور عبد السمیع نے کہا کہ لوگوں نے ذکر کیا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا لبیک ہو لا شریک لک تاک لیخو حاضر ہوں میں تیری خدمت میں با اہل حاضر
 میں تیری خدمت میں حاضر ہوں میں کوئی شریک نہیں تیرا حاضر ہوں میں بیشک سب تعریف اور بخت
 تیرے ہی لیے ہے اور ملک تیرا ہی ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں اور عبد اللہ بن عمر ان میں یہ کلمات
 زیادہ پڑھتے تھے لبیک ہو آخر تک بغیر میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور حاضر ہوں تیری خدمت میں
 اور سعادت سب تیری ہی طرف ہے اور خیر تیرے ہی دونوں ہاتھوں میں ہے حاضر ہوں میں تیرے آگے
 اور رغبت کرتا ہوں میں تیری ہی طرف اور عمل تیرے ہی لیے ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا**
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَوَيْتَ بِرَأْسِكَ قَائِمًا
عِنْدَ الْمَسْجِدِ فِي الْحَلِيقَةِ أَهْلَ فَكَالَ كَبَيْتِكَ اللَّهُمَّ كَبَيْتِكَ كَبَيْتِكَ كَبَيْتِكَ كَبَيْتِكَ
الْحَمْدُ وَالنِّعْمَةُ لَكَ وَالْمُلْكُ لَكَ **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا**
يَقُولُ هَذِهِ كَلِمَاتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ كَانَفِيعٌ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَرِيدُ مَعَهُ
هَذَا كَبَيْتَكَ كَبَيْتَكَ كَبَيْتَكَ وَكَانَ يَرِيدُ كَبَيْتَكَ كَبَيْتَكَ كَبَيْتَكَ كَبَيْتَكَ
 عبد اللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوار ہو کر اذان پڑھتے پھر وہ آپ کو لبیک کہتے
 کبھی ہو گئی مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک آپ اپنے لبیک پکارتے پھر وہی لبیک کہتے کہ جو اوپر ہو چکی اور
 عبد اللہ بن عمر فرماتے تھے کہ یہ لبیک کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور اس میں وہی الفاظ پڑھتے
 تھے جو اوپر ہو چکے مگر اس میں لبیک کہتے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا**
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَوَيْتَ بِرَأْسِكَ قَائِمًا
عِنْدَ الْمَسْجِدِ فِي الْحَلِيقَةِ أَهْلَ فَكَالَ كَبَيْتِكَ اللَّهُمَّ كَبَيْتِكَ كَبَيْتِكَ كَبَيْتِكَ كَبَيْتِكَ
 حدیث فیض محمد عبد اللہ بن عمر نے کہ لبیک کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کی حدیث مثل حدیث
 انہی لوگوں کی **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا**
 تثنیہ سے معلوم ہوا کہ مراد ہوا قدرت کی ہے اور جن لوگوں نے دعویٰ کیا ہے کہ تثنیہ اس کا تاکید کے لیے
 ہے یہ تو اہل لغت اور متقدمین ادب و خلاف ہر اس لیے کہ تاکید کے لیے لفظ کو مکررات سے کہتے ہیں
 یا حرف تاکید پڑھتے ہیں نہ یہ کہ واحد تثنیہ کر دین غرض ان صفات میں جیسے ہاتھ اور قدم اور ساق
 اور جنب ہو محمد بن اور صحابہ اور تابعین اور اہل اسلام صاف صاف کہتے ہیں کہ ان پر ایمان لانا
 اور ان کو ظاہر و مخبر مجہول کرنا اور لفظی کرنا ان سے تثنیہ و تمثیل کے اور نہ جانا مایل و تعطیل کے طرف

شروع ہوئی اور چونکہ بار بار آپ پکارتے تھے اس لیے جس نے جہان سے سنا وہ یمن و مدینہ کی مگر ابتدا
 یمن سے ہے اور دو رکعت احرام کی آپ سے منقول نہیں سوا و ظہر کی دو رکعتوں کے اور احرام سے
 پہلے اپنے بدن کے گلے میں بار ڈال دیا اور دہنی طرف سے کوٹھن چیر دیا جسو اشعار کہتے ہیں اور خون اس
 پر چلا اور احرام آپ کا قرآن کا تھا اور یہی صحیح ہے چنانچہ میں نے اور دو تین اس پر بصر احست لالت
 کرتی میں (کنزانی زاد المعاد) **عَنْ** اَبِي عُبَيْدٍ كَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الشَّرِيفُ كُنُوزٌ يَهْدُوهُ
 كَيْسُكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكُمْ قَدْ دَرَفَقُوا لَكُمْ أَكْثَرَ نَكَا
 هُوَ لَكَ فَكُلْ كُكْ وَمَا مَلَكَ يَقُولُونَ هَذَا وَهُوَ يَطُوقُونَ بِالْبَيْتِ مَرَحْمَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ
 نے کہا کہ مشرکین کہہتے تھے بیک شریک کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خرابی ہو
 تمہاری یہ یمن ایک یمن دو یمن کے ہیں در (یعنی آگے نہ کھو) اور وہ اس کے کہتے تھے کہ اگر ایک
 شریک ہو تو یہ کہ یا اللہ تو اس کا مالک اور وہ کسی شے کا مالک نہیں غرض یہی کہتے جاتے تھے اور بیت اللہ کا
 طواف کرتے جاتے تھے **ف** غرض اس سے معلوم ہوا کہ شرکان کو بھی اپنے شرک پر ان کو اللہ کے برابر
 نہیں جانتے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کو ہر شے کا مالک جانتے تھے اور ان کو کسی شے کا مالک نہ جانتے تھے تاہم ان کو
 پکارنا اور اپنا سفارشی اور وکیل قرار دینا اللہ تعالیٰ بارگاہ میں ان کے شرک کرنے کو اور ابدال آباد و دنیخ
 میں جو نہ سمجھنے کو کافی تھا یہ معلوم ہوا جو اپنا ساتھی اور وکیل اور سفارشی سمجھ کر بھی کسی کی عبادت کرے
 اور اس کو دو رکعت پکارتے تو وہ بھی شرک ہو جاتا ہے گو اس کو خدا کے برابر بنانے اور اسے یلیٰ آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم بیک لا شریک کہہ فرماتے تھے کہ یمن تک پہنچو وادب شریک ٹھہراؤ گروہ ملا عین
 کب سنو تھے اور ان حدیثوں سے مشہوریت بیک کی ثابت ہوئی اور وہ حج اور عمرہ کے لیے ایسا ہی
 جیسے حجیر اوسے نماز کے لیے اور اس کے **ب** بین اختلاف ہے امام شافعی وغیرہ کا قول ہے کہ یہ سنت ہے اور
 صحت حج کی شرط نہیں اور اگر اس کو بنا دیا تو حج صحیح ہے اور اس پر دم واجب نہیں مگر فضیلت ترک ہے
 لگتی اور بعض اصحاب فقہ کا قول ہے کہ **ب** ہے اور اگر کوئی کچھ بڑے تو دم واجب ہے اور حج صحیح ہو جاتا
 ہے اور بعضوں نے لکھا ہے کہ وہ شرط ہے احرام کی اور حج اور احرام ہے اس کے صحیح نہیں ہوتا اور امام
 مالک نے لکھا ہے کہ جب تو نہیں مگر اگر اس کو دم لازم آتا ہے اور حج صحیح ہو جاتا ہے اور بہر حال
 آواز بلند سے بیک پکارنا مستحب ہے اور جب پکارے تو یمن بار پکارے اور یہ یمن کچھ کلام نہ

[illegible]

ظاہر ہے اور کہنیں بیان ہیں دونوں بنا کر ابراہیم پر باقی ہیں یعنی اسی نبی پر بنی ہو کر ہیں چنانچہ
علیہ السلام نے ڈالی تھی بخلات شامیں کے کہ اور ہر سے کعبہ پر بیٹھ کر دیا گیا ہے اور اسے جلیل حضرت
نے اور سکون نہیں چھو اور اسے اتفاق ہو گیا ہے فقہا کہ رکن شامیں کے چھو نے پر اور نعل سیدی وہ ہے جبکہ
چتر اور باغت کیا گیا ہو اور بال اس کے دور کر دیے گئے ہوں اور ابن عمر زور رنگ سے اپنی ڈاڑھی دھویا
کرتے تھے اور ابو داؤد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ڈاڑھی زعفران اور درس سے
دھوتے تھے جو ایک نے روز رنگ کہا جس سے عین کی اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فجر
مشرق کیا جب احرام باندھا اس لیے عبداللہ بن عمر نے قیاس کیا کہ آٹھویں تاریخ کو گناہ گنا گنا جاتے ہیں اسی
دن سے ابتدا راجح ہوتی ہے تو ابتدا احرام ہی اس میں ہر چاہیے نہ اس کے قبل سے اور امام شافعی اور
اصحاب ائمہ کے اور بعض اصحاب امام مالک کے اس بارہ میں ابن عمر کے موافق ہیں اور دوسرے لوگوں نے کہا ہے
کہ فضل اول فی الحجج سے لبیک پکارا ہے اور دونوں جائز ہے باجماع است **عن** عبد اللہ بن
الحجیر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول **عن** عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
عشر مرة مکة فقلت يا ابا عبد الله انك لا تكلم في مكة قال لا تكلم في مكة الا في قصة ابراهيم عليه السلام
المعنى انك لا تكلم في مكة الا في قصة ابراهيم عليه السلام قال لا تكلم في مكة الا في قصة ابراهيم عليه السلام
ابن ابیہ ترجمہ عبد بن عبد اللہ بن عمر کا ساتھ دیا حج میں قریب بارہ حج و عمرے کے اور میں نے اون
اوی جا رہا تو ان کا ذکر کیا اور وہی مضمون روایت کیا جو اوپر گذرا اگر اہل اہل کے بارے میں انہوں نے مقبرہ
کے خلاف روایت کی اور اور مضمون روایت کیا سو اس مضمون کے جو اوپر گذرا تھا **عن** ابن عمر
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع رجله في التراب انبعثت من تحتها
قائمة اهل مكة فقلت يا ابا عبد الله انك لا تكلم في مكة قال لا تكلم في مكة الا في قصة ابراهيم عليه السلام
میں پیر رکھا اور آپ کی اونٹنی اونٹنی ذی الحلیفہ میں جب لبیک پکارا **عن** عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما انہما کانا فی حین اذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اهل حین استنوت
به ناقته قائمة فقلت يا ابا عبد الله انك لا تكلم في مكة قال لا تكلم في مكة الا في قصة ابراهيم عليه السلام
آپ کی اونٹنی آپ کو لبیک کھڑی ہوئی **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما انہما کانا
رايت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تكلم في مكة الا في قصة ابراهيم عليه السلام

[illegible]

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ خوشبو لگانا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کہہ لینے کے لیے ہی اور باندھنے کے لیے ہی **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُبَيٍّ فِي رَيْحَةٍ فِي حُجَّةِ الْوُدَّاعِ الْحِلِّ وَالْأَحْرَامِ** ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی ذریعہ سر (اور وہ ایک قسم کی خوشبو ہے نووی نے لکھا ہے کہ مسند سوات ہے) حجتہ الوداع میں احرام اور حل کے لیے **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُبَيٍّ فِي رَيْحَةٍ فِي حُجَّةِ الْوُدَّاعِ الْحِلِّ وَالْأَحْرَامِ** ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت تو انہوں نے فرمایا کہ عیدہ خوشبو لینے کے لیے ہے (نہیں ہے) **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُبَيٍّ فِي رَيْحَةٍ فِي حُجَّةِ الْوُدَّاعِ الْحِلِّ وَالْأَحْرَامِ** ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں خوشبو لگاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے تھے قبل احرام کے پھر احرام باندھتے تھے **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُبَيٍّ فِي رَيْحَةٍ فِي حُجَّةِ الْوُدَّاعِ الْحِلِّ وَالْأَحْرَامِ** ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں خوشبو لگاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے قبل اور ان کے احرام کہہ لینے کے وقت قبل اس کے کہ وہ طواف افاضہ کریں عیدہ خوشبو جو باہی **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانُوا يُنْظَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ وَذَلِكَ** ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محرم کے طور پر دیکھا اور وہ احرام باندھ رہے تھے اور طواف جو ان کے ہاتھوں نے یہ نہیں کہا کہ وہ احرام باندھ رہے تھے مگر یہ تھا کہ وہ خوشبو تھی اور ان کے احرام کی (یعنی جو احرام کے قبل لگائی تھی) **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانُوا يُنْظَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ وَذَلِكَ** ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں میں جب خوشبو کی اور آپ

لَبِیکَ بِمَا رَہَیَہُ عَلَی عَائِشَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّظَرُ اِلَیَّ بِیْنِ الطَّیْبِ
 وَفِی مَقَارِیِی رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَہُوَ یَلْبِیْنِی وَہِیَ ضَمُوْنَ عَلَیَّ عَلَیْہِ رَضِیَ
 اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّظَرُ بِمَعْلُ حَیْثُ کَانَ جَمِیعٌ وَہِیَ ضَمُوْنَ عَلَیَّ عَلَیْہِ رَضِیَ
 اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّظَرُ اِلَیَّ بِیْنِ الطَّیْبِ وَفِی مَقَارِیِی رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 وَہُوَ یَلْبِیْنِی وَہِیَ ضَمُوْنَ اَدْرَاسِیْنَ یَہِیْہُ کہ مِیْنِ وَکِیْنِ اَدْرَہِ مَحْرَمِہٖ حَسْرَہٗ عَلَیْہِ رَضِیَ
 اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ اِنْ کُنْتُ لَا نَظَرَ اِلَیَّ بِیْنِ الطَّیْبِ وَفِی مَقَارِیِی رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 کَانَ سَوَہُوْ حُرْمَہٗ وَہِیَ ضَمُوْنَ عَلَیَّ عَلَیْہِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ
 اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا ارَادَ اَنْ یُجِیْعَ یَطْلُبُ بِالطَّیْبِ مَا یَحْدُ ثَمَّ اَرٰی وَبِیْنِ الدُّہْنِ
 وَفِیْہِ وَیَلْبِیْنِہٖ بَعْدَ ذٰلِکَ مَرَّجِبَہٗ حَضْرَتِ عَائِشَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فَرَمَیْہِیْنَ کہ رَسُوْلُ اللہِ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جَبَّارٌ اَدْرَہِ کَرْتِہٖ اَحْرَامُ کَا تَوَعَّدُہٗ عَمْدَہٗ خَوْشَعْبُ لَکَاتِہٖ جَبَّارَتِہٖ بِیْنِ وَکِیْنِہِیْ تَمَیْ
 جَبَّارِیْلِہٖ کِیْ اَبَی سَرُوْرٌ اَدْرَہِیْ مِیْنِ اَحْرَامُ بَانَدِہٖہٗ کِیْ بَعْدَ عَلَیَّ عَلَیْہِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّظَرُ
 اِلَیَّ بِیْنِ الطَّیْبِ وَفِی مَقَارِیِی رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَہُوَ یَلْبِیْنِی وَہِیَ ضَمُوْنَ عَلَیَّ عَلَیْہِ رَضِیَ
 اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فَرَمَیْہِیْنَ کہ کَوَیَامِیْنِ کِیْہِیْ ہِیْنَ جَبَّارِیْلِہٖ کِیْ اَبَی کِیْ نَاکِیْنِ اَدْرَہِ اَبَی اَحْرَامُ مِیْنِ ہِیْنَ ہِیْنَ
 عَلَیَّ الْحَسَنِ بْنِ عُبَیْدِ اللہِ بِہَذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ حَسَنٌ نَہٗ اِسْنَادُہٗ مِثْلُہٗ رَوَاہِیْ
 سَابِقُہٗ کِیْ رَوَاہِیْ کِیْ عَلَیَّ عَلَیْہِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کُنْتُ اَطْلُبُ بِالطَّیْبِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 تَبَیْلَ اَنْ یُجِیْعَ وَیَوْمَ الْخُرُوجِ اَنْ یَطُوفَ بِالْبَیْتِ بِطَیْبٍ فِیْہِ مِثْلُہٗ مَرَّجِبَہٗ حَضْرَتِ عَائِشَہ
 رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فَرَمَیْہِیْنَ کہ مِیْنِ خَوْشَعْبُ لَکَاتِہِیْ تَمَیْہِیْ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کِیْ قَبْلُ اَحْرَامُہٗ کِیْ اَدْرَہٗ کِیْ
 دُونَ (بِیْنِہٖ بَعْدِ مِیْ جَبَّارِیْلِہٖ کِیْ قَبْلُ سِکِہٖ کہ اَبَی طَوَانِ اَنَا ضَمْرِیْنِ ہِیْ اَدْرَہٗ کِیْ اَدْرَہٗ اَسْرَہٗ خَوْشَعْبُ
 مِیْنِ مَسْکُوتَاہَا عَلَیَّ عَلَیَّہِ بْنِ النُّشَیْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدِ اللہِ وَہِیَ مِمَّا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی
 عَنْہَا مَاعِزُ الرَّحْلِ بِطَیْبٍ فَمَرَّجِبَہٗ فَمَرَّجِبَہٗ اَفْکَالَ مَا اَحْبَبُ اَنْ اَصْبِہُ مَعْرَمًا اَفْکَالَ طَیْبًا
 کَانَ اَطْلُبُ بِطَیْبٍ اَحْبَبُ اِلَیَّ اَنْ اَفْعَلَ ذٰلِکَ فَدَخَلْتُ عَلَیَّ عَلَیْہِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا
 فَخَبَرْتُہَا اَنْ اَبَی مِمَّا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَ وَمَا اَحْبَبُ اَنْ اَصْبِہُ مَعْرَمًا اَفْکَالَ طَیْبًا کَانَ
 اَطْلُبُ بِطَیْبٍ اَحْبَبُ اِلَیَّ اَنْ اَفْعَلَ ذٰلِکَ فَقَالَتْ عَائِشَہُ اَنَا لَیْسَ بِیْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

[illegible]

کہ ہم لوگ احرام باندھ رہے ہیں حکم الزہریؒ بھلا اہلسنا و اہدایت لہ جارا و حشر کما
 قال مالک و قد یثابہ لیکث و قال ان الشعب بن اخبوا مضمون وہی ہے کہ لفظون
 کافرق ہے حکم الزہریؒ بھلا اہلسنا و قال اہدایت لہ من لہ جارا و حشر کما
 اس روایت میں وحشی کہ ہے گوشت ہدیہ دینو کا ذکر ہے حکم ابو عباؒ قال اہدای الشعب
 ابن جحامة رضى الله تعالى عنه الى النبي صلى الله عليه وسلم جارا و حشر و هو محرم و فرک
 حکمہ قال لو کاننا محرمون لقبلناکامنک ترجمہ اس میں یہی وہی مضمون اگر آپ فرمایا
 ہم محرم نہ ہوتے تو قبول کریتے حکم الحکمہ اہدای الشعب بن جحامة رضى الله تعالى عنه
 الى النبي صلى الله عليه وسلم رجل جارا و فرک و ایتہ شعبۂ ہدیہ الحکمہ عن جحامة و حشر
 بقط دما و فرک ایتہ شعبۂ عن حبیب اہدی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم شو جحامة
 و حشر فدک ترجمہ حکم نے کہا صوبے حمار وحشی کا پیر ہدیہ دیا اور شعبۂ حکم سے مراد حمار وحشر
 کہ اس میں خون ٹپکتا تھا روایت کیا اور شعبۂ کی روایت حبیب کیوں ہے کہ ایک جزا احرام وحش
 کا ہدیہ دیا پیر پانے پیر دیا حکم ابو عباؒ قال اہدای الشعب بن جحامة قال قدیم زید بن ارقم
 رضى الله تعالى عنه فقال له عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما ما یستدکر لک کہ
 اخبرتنی عنک حرمید اہدی الى رسول الله صلى الله عليه وسلم و هو حرام
 قال اہدی لک عضو من لک حرمید فدک فقال انا لانا کہ انا حرمید و عبد
 نے کہا زید بن ارقم آؤ اور عبد اللہ نے ان کو یاد دلایا کہ کہا کہ تم نے کیونکر خبر دی تھی لحم صید کی جو نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کو ہدیہ دیا گیا تھا اور آپ احرام باندھ رہے تھے انہوں نے کہا کہ ہدیہ دیا گیا ایک عضو شکار کے
 گوشت کا اور آپ نے پیر دیا اور فرمایا کہ ہم لوگ احرام باندھ رہے ہیں اتفاق ہو علما کا اس پر
 کہ محرم کو جنگل کا شکار کرنا حرام ہے اور امام شافعی وغیرہ نے کہا ہر شکار کا ایک ہونا خرید کر ہی حرام
 ہے اور اس طرح ہے اور میراث کی وجہ سے ایک ہونے میں اختلاف ہر باقی رہا گوشت شکار کا اگر محرم
 نے خود شکار کیا ہے یا اس کے لیے دوسرے نے شکار کیا ہے تو حرام ہے برابر ہے خواہ اس حکم سے شکار
 کیا ہو یا نبی حکم کے پیر اگر کسی حلال نے اپنے لیے شکار کیا ہے اور محرم کے دینے کا ارادہ نہیں کیا ہے
 محرم کو بھی اس کے گوشت میں سے ہدیہ دیدیا یا بیچ ڈالا تو اس کے حرام نہیں اور یہی ہے شافعی کا

اور مالک اسرا حید اور اود کا اور ابو حنیفہ نے کہا جو بے اعانت محرم کو محرم کے لیے شکار کیا جاوے حلال ہے
 ہے اور کیا یہ گروہ نے کہا ہو کہ شکار کا گوشت مطلقاً حرام ہے محرم کو کبھی حلال نہیں برابر ہے کہ اگر
 خود شکار کیا ہو یا دوسرے نے اس کے لیے خواہ اپنے لیے غرض بہر طور حرام ہے اور قاضی عیاض نے یہ قول
 حضرت علی اور ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے اور انہوں نے استدلال کیا ہے اس
 آیت کو ظاہر سے **وَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا مِّنْ ذٰلِكَ مَاتَ مِثْلَ قَتْلِهَا** انہوں نے کہا ہو کہ مراد عید کے جانور ہے جب تک
 شکار ناتمہ آیا ہے غرض وہ بہر حال حرام ہے اور ظاہر حدیث صعب بن جبہ سے بھی اسی پر وال ہے کہ اپنے
 انکار یہ وہ اس فرمایا اور بیان فرمایا کہ ہم لوگ محرم ہیں اور یہ نہیں فرمایا کہ تم نے ہمارے لیے شکار کیا اس لیے
 ہم وہ اس کرتے ہیں اور احتجاج کیا ہے امام شافعی اور ان کے مؤقتبین نے ابی قتادہ کی روایت کو جو مسلم
 میں آگے آتی ہے اس لیے کہ ابو قتادہ نے جو شکار کیا تھا اور وہ حلال تھی اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم نے اور محمد بن یحییٰ فرمایا کہ ہاؤ یہ حلال ہے اور کیا ہے آیت میں آیا ہے کہ آپ نے پوچھا تھا ہمارے
 پاس اس میں کیا بچا ہوا کچھ ہے انہوں نے عرض کی کہ ہاں اسکا پیر آپ سے لیا اور کہا یا اور سنو
 ابی داؤد اور ترمذی اور شافعی نے جابر سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شکار جنگل کا مکمل
 حلال ہے جب تک تم نے خود شکار نہ کیا ہو اور توفیق صعب اور ابو قتادہ کی روایت میں یوں ہے کہ صعب کی
 روایت اس میں محمول کیا ہے کہ اس نے شکار کے لیے شکار کیا اور ابو قتادہ نے اپنے لیے اور اس صورت
 میں نہ شافعی بہت صحیح اور قوی ہو گیا اور سب داتون توفیق بھی ہو گئی اور آیت قرآنی کو محل کہ یہ خود
 شکار کرنے پر اور اس پر جو محرم کے لیے شکار کیا گیا ہو اور یہ فرمانا آپ کا صعب کہ ہم محرم ہیں اس کے
 منافی نہیں کہ احتمال ہو کہ انہوں نے آپ کے لیے شکار کیا ہو (النوی) **حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ**
ابْنُ كَثَّادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا كَثَّادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَخَّرَ اِذَا اُنْبَا الْفَلَحَ فَيَا الْحَرَمَ وَمَا غَيْرُ الْحَرَمِ اِذْ بَصُرْتُ بِاَحْمَدَ بْنَ يَزِيْدٍ اَوْ نَ شَيْئًا مِّنْهُمْ
فَاِذَا اَحْمَدُ سَخَّرَ رَحِيْلًا مِّنْ رَّحِيْلٍ فَرَمِيْنَا وَخَلَدْتُ رُحْمِي ثُمَّ رَكِبْتُ فَسَقَطَ مِنِّي سَوْطِي فَتَلَّ
اَحْمَدُ اِيَّيْ وَكَانُوا مُحْرِمِيْنَ اَوْ لَوْ نِي السَّوْطُ فَقَالُوا وَاللّٰهُ لَوْ يَمِيْنُكَ عَلَيْهِ يَتِيْلُ فَتَلَّ فَقَالُوا
لَمْ رَكِبْتَ فَادْرِكْ اِلَيْمَارَ خَلِيْفِهِ وَهُوَ وَرَاءَ اَكْمَةٍ فَطَلَعَتْ بِرُفْرِ نَعْقَرَتِهَ فَاتَيْتُ
بِهِ اَحْمَدَ فَقَالَ بَعْضُكُمْ لَوْهَ وَرَقَالُ بَعْضُكُمْ لَا تَاْكُلُوْهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۱۱۶۹
 حدیث ابی داؤد
 حدیث ترمذی
 حدیث ابی حاتم
 حدیث ابی حاتم
 حدیث ابی حاتم

کہ اوس کوشت میں کچھ تھرا رہا پس حکم عبد اللہ بن عباس نے فتادہ قال اطلق ابنی رضی اللہ
 تعالیٰ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الحدیث و فاحرم احکابہ و ذکرہ یوم حدیث
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد و رقیقہ فاطمہ کرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
 فیما انما مع احکابہ یصحبک بعضہم الا انظرک فاذ انما یحاکم حنفیہ علیہ قطعہ
 فاکتبہ فاستعدوہم فابو اکر یقینونی فاکلنا من لحمہ و خفیانا ان نقتطع فاطمہ کرسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارفع فرجی شیدا و اسیر شیکا فلکنت رجلا من بنی
 غنیاء فی خوف اللیل فقلت ایز لقیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ترکہ بنی غنیہ
 و هو کابن الشقیاء فلیکنت نقلت یارسول اللہ ان احکابک یفرجون علیک السلام
 و رحمۃ اللہ و انہم قل خشوا ان یقتطعوا ذنک انظرہم فانتظرہم فقلت یارسول
 اللہ انی اصطدت و معی منہ فاضلہ فقال انبی صلی اللہ علیہ وسلم للقوم کلو اوہم
 فخرقہم محمد بن عبد اللہ بن ابی قتادہ نے کہا میرا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر حدیث کے
 سال اور اصحاب احرام باندہ تھا اور انہوں نے نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر لگی کہ دشمن
 غنیہ میں آچکے اور ابو قتادہ نے کہا کہ میں اپنے یاروں کے ساتھ تھا کہ بعض لوگ میرے طرف دیکھ کر
 مہنہ لگے اور میں نے جو نظر کی تو میرے آگے ایک وحشی گدھا تھا اور میں نے اوپر چلا کیا اور اسکو نیزہ مار کر رو
 دیا اور اپنے لوگوں سے مدد چاہی اور کسی نے میری مدد نہ کی بسبب احرام کے پھر مجھے اسکا گوشت
 کھایا اور خوف ہوا کہ ہم راہ میں حضرت کے چھوٹے نبیوں میں آپ کو ڈھونڈ مٹا چلا اور کہی اپنے
 گھوڑے کو دوڑانا اور کبھی قدم قدم چلاتا کہ ایک آنبی ملا نبی خفا کا اندھیری رات میں اور میں اوس
 پر چلا کہ تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ملے اوس نے کہا کہ میں نے انکو نہیں میں چھڑا ہے۔
 (نام ہے ایک مقام کا اور وہ ایک نہر ہے پانی کی سقیاں تین میل پر اور سقیا ایک گاؤں ہے مدینہ
 تین میل مکہ کی راہ میں) اور وہ سقیا میں وہ پہر کو شیر اچاہتے ہیں غرض میں آپ کے ملا اور میں نے عرض کی
 کہ یا رسول اللہ آپ اصحاب آپ پر سلام اور حجت بھیجیں اور انکو خوف ہے کہ دشمن ان کو آپ کے دور
 کر کے کاٹ ڈالے تو آپ کا انتظار کرے سو آپ ان کا انتظار کیا پہر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے شکا
 کیا ہے اور اُس میں سے کو پیڑے پاس بچا ہوا ہے تو آپ فرمایا لوگوں سے کہ کہاؤ اور وہ لوگ سب جہلم

[illegible]

کسینو اس کے فکار کا حکم کیا کہ اس پر حمل کیا جاوے یا اس کی طرف اشارہ کیا اور شعبہ کی روایت میں ہے کہ تم
 نے اشارہ کیا یا ردی یا تنہے فکار کیا شعبہ نے کہا میں نہیں جانتا کہ ردی فرمایا یا شکار کیا فرمایا باقی
 مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا **مسئلہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قَدَاةُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 أَخْبَرَا أَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاهْلُوا بِعَصَا
 غَيْرِي قَالَ فَاصْطَدْتُ حَارَ وَحْشٍ فَاطْعَمْتُ أَهْلًا وَرَهْمًا ثُمَّ رُفِئَتْ رُسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ فَافْضَلَهُ فَقَالَ كَلُّوهُ رَهْمًا ثُمَّ
 ثم حمزة عبد اسد بن ابی قتادہ نے کھا کہ ان کے باپ نے خبر دی انہوں نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ساتھ غزوہ حدیبیہ میں تو اور لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھ لیا سو اس پر اور میں نے ایک حمار
 وحشی شکار کیا اور اپنے یاروں کو کہلایا اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے پاس حاضر ہوا اور انکو خبر دی کہ ہمارے پاس اس کا گوشت بچا ہوا ہے آپ فرمایا کہاؤ اور وہ لوگ
 احرام باندھے ہوئے تھے **مسئلہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قَدَاةُ عَنْ أَبِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَهْمًا ثُمَّ رُفِئَتْ رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَهْمًا ثُمَّ رُفِئَتْ
 فِيهِ فَقَالَ هَلْ مَعَكُمْ مَيْتَةٌ شَيْءٌ قَالُوا مَعَنَا رَجُلٌ قَالَ فَاخْذُوهَا رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّكَفَا ثُمَّ حمزة عبد اسد بن ابی قتادہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ وہ کل رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور سب لوگ محرم تھے اور ابو قتادہ غیر محرم اور بیان کی حدیث اور اس
 میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری ساتھ اس میں سے کچھ ہے انہوں نے کہا
 ہمارے ساتھ اس کا پیر ہے پھر لیا اس کو آپ نے اور کہا یا **مسئلہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قَدَاةُ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُمَا قَالَ كَانَ أَبُو قَتَادَةَ فِي رَهْمٍ ثُمَّ مَيِّتٌ دَاخِلٌ قَدَاةُ حُلٍّ وَاقْصَصَ الْحَدِيثَ
 وَفِيهِ هَلْ أَشَارَ إِلَيْهِ إِنْسَانٌ مِّنْكُمْ أَوْ أَمَرَكَ بِشَيْءٍ قَالُوا لَا قَالَ فَكَلُّوهُ ثُمَّ حمزة عبد اسد بن ابی
 قتادہ نے کہا کہ ابو قتادہ چند محرم لوگوں میں تھے اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے اور حدیث بیان کی اور
 اس میں یہ ہے کہ آپ فرمایا یا اشارہ کیا تم میں سے کسینو اس کی طرف یا حکم کیا کسی طرح انہوں نے عرض
 کی کہ نہیں یا رسول اللہ آپ فرمایا تو کہاؤ اسکو **ف** غرض ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ اگر
 کوئی غیر محرم اپنے واسطے شکار کرے اور محرم کا اوس میں حکم دے اشارہ دے یا پید و نصرت نہ دے تو اس کا کھانا

محرم کو بھی دیا ہے جب اس کا گوشت محرم کو ہدیہ دیا جاوے اور یہی مذہب ہر امام شافعی کا جیسا ہم اور یہاں
 کرچکے اور یہی صحیح ہے **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَانَ الثَّقَفِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ**
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَنَحْنُ حُرْمٌ فَأَصْدَى لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَافِدٌ فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ
قَتَلَ بَعْدَ ذَلِكَ اسْتَيْقِظَ طَلْحَةُ وَفَقَّ مِنْ أَكَلِهِ وَقَالَ أَكَلْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمٌ نَحْنُ حُرْمٌ نے کہا ہم طلحہ کے ساتھ تھے احرام باندھ رہے تھے اور ایک بزدل شکار کا انکو
 ہدیہ دیا گیا یعنی بچا ہوا) سو بعضوں نے ہم میں سے کہا یا اور بعضوں نے پرہیز کیا پھر جب طلحہ جو سورہ ہے
 تھے جاگے تو ان لوگوں کے موافق ہوئے جنہوں نے کھایا تھا اور کہا انہوں نے کہ ہم نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا گوشت کھایا ہے **أَبُو مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ حُرْمٌ جَانِبُونَ كَانُوا مَحِلًّا وَحُرْمٌ مِّنْ حُرْمٍ أَكَلُوا بِلَا حَرَمٍ
عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
أَكْبَعُ كَلْبٍ قَتَلَتْهُ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَالْحَرَمُ وَالْحَرَمُ وَالْحَرَمُ وَالْحَرَمُ وَالْحَرَمُ وَالْحَرَمُ
الْعَقُورُ قَالَ قَتَلْتُ الْقَارِئَةَ الْقَارِئَةَ قَالَ قَتَلْتُ بِصُغْرٍ لَّهَا رَحِمَةٌ حَضَرَتْ عَائِشَةُ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی صاحبہ فرماتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
 تھے چاچیز بن شدیر کہیں کہ قتل کیجائی میں حِل و حرم میں چپل اور گوا اور چوہا اور کٹھاکتا اور اوسی
 کہا کہ میں نے قاسم اپنے شیخ سے پوچھا کہ بھلا فرمائیے سانپ کو تو اونہوں نے کہا مارا جاوے دولت سر
ف اور دیکھو میں یہی حکم آیا ہے غرض یہ چہ چیزیں ہندوس میں اور جاہلیہ علماء کا اتفاق ہے
 انکے قتل پر حِل و حرام میں اور اتفاق ہے اس پر کہ جان کی مثل میں مٹنے میں وہ بھی ان پر
 داخل میں اور اختلاف ہے اس میں کہ وہ معنی کیا ہے امام شافعی کا قتل ہے کہ جو چیزیں کہا ہی نہ جاتی
 ہوں اور نہ وہ متولدہ ہیں ماکولات وغیرہ تو قتل انکا جائز ہے محرم کو اور کوفہ دینا ضرور نہیں
 اور انام ماکول نے کہا وہ معنی موزی ہوتا ہے غرض جو موزی ہے اسکا قتل ہوا ہے اور جو موزی نہ ہو اس
 کا قتل ہوا نہیں اور کلب میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا اس سے بھی کتا مراد ہے بعضوں نے کہا کہ ہرگز
 مراد ہے حملہ کرنے والا چنانچہ لغت میں بروردی کو کلب عقور کہتے ہیں غرض اور اسی اور اوصاف
 اور حسن بن صالح نے کہا کہ اس سے بھی کتا مراد ہے اور ہٹیہ کو بھی اس میں داخل کیا ہے اور

اقام زفر نے صرف بیڑی ہی مراد لیا ہے اور جمہور کا قول ہے کہ ہر حملہ کرنے والا اور نہ مراد ہے جو بیڑی
 شیر اور غرہ وغیرہ ہے اور یہ قول ہے زید بن اسلم اور سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور شافعی اور احمد وغیرہم
**عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ خَمْسٌ فَوَاسِقٌ
 يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْفَارُجُ وَالْكَأْبُ الْعَقُورُ وَالْحِدَاةُ وَالْكَأْبُ**
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ شے ہیں کہ مار کر
 جاویں حل و حرم میں سانپ اور چکبرک اگر اوچھا اور کھانکا اور چیل **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ
 وَالْفَارُجُ وَالْحِدَاةُ وَالْكَأْبُ الْعَقُورُ** حضرت عائشہ سے وہی جاوڑی مروی ہوئی اس
 میں سانپ کی جگہ بھجور مذکور ہے **عَنْ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْأَسْنَادِ مِشَاةً** سے اس سند میں بھی روایت
 مروی ہوئی **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقٌ يُقْتَلْنَ
 فِي الْحَرَمِ الْفَارُجُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحِدَاةُ وَالْكَأْبُ الْعَقُورُ** حضرت عائشہ سے
 وہی مضمون مروی ہوا **عَنْ الزُّهْرِيِّ يَهْدِي الْأَسْنَادُ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ بِقَتْلِ خَمْسٍ فَوَاسِقٍ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ شُحْرُ ذَكَرٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ**
 سے وہی مضمون مروی ہوا **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْكَأْبُ وَالْحِدَاةُ وَالْكَأْبُ
 الْعَقُورُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارُجُ** وہی مضمون ہے اور پانچ جانوروں کے قتل کا حکم ہے **عَنْ
 سَالِحِ بْنِ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ الْأَحْجَاةُ
 عَلَى مَنْ قَاتَلَهُمْ فِي الْحَرَمِ وَالْأَحْجَامُ الْفَارُجُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَأْبُ وَالْحِدَاةُ وَالْكَأْبُ
 الْعَقُورُ** قَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ فِي رِوَايَتِهِ فِي الْحَرَمِ وَالْأَحْجَامُ وَالْكَأْبُ وَالْحِدَاةُ وَالْكَأْبُ
 ہے کہ آپ نے فرمایا جو ان کو مارے گناہ نہیں جرم میں خواہ احرام میں **عَنْ حَفْصَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ
 الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقٌ كَحَرْجَةِ عَلٍّ مَا قَاتَلَهُنَّ الْعَقْرَبُ وَالْكَأْبُ وَالْحِدَاةُ وَالْفَارُجُ
 وَالْكَأْبُ الْعَقُورُ** ترجمہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہی مضمون مروی ہوا

حک اَبْرَحَ بْنَ رَضِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ أَخْبَرَنِي إِحْدَى
سُوءَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ أَوْ أَمَرَ أَنْ يَقْتُلَ الْفَارَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْحِدَّةَ
الْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْخَرَابَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے کسی بوجہاً تو انہوں نے ایک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بی بی صاحبہ سے یہی ضمون بیان کیا **حک** اَبْرَحَ بْنَ رَضِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَا يَقْتُلُ
الرَّجُلُ مِنَ الدَّوَابِّ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ حَدَّثَنِي إِحْدَى سُوءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الْعَقُورِ وَالْفَارَةِ وَالْعَقْرَبِ وَالْحِدَّةِ وَالْخَرَابِ الْحَيَّةِ تَأْكُلُ فِي الْبُيُوتِ
أَيْضًا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے کسی آدمی نے بوجہاً کہ محرم کون کون جانور کو قتل کر سکتا ہے عبد اللہ نے کہا ہر چیز میں
ایک بی بی صاحبہ بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتا اور بچہ اور چیل بسکوا اور سانپ کو مار کر بیٹے اور بچہ اور
اور کتا اور مارین بھی (مارے جاویں) **حک** اَبْرَحَ بْنَ رَضِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَيْكَ الْحَرَمُ فِي قَتْلِهَا جُنَاحُ الْخَرَابِ
وَالْحِدَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَالْفَارَةِ وَالْكَلْبِ الْعَقُورِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے وہی ضمون دہرایا
کیا ہے **حک** ثَابِتٌ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسٌ مِنَ
الدَّوَابِّ جُنَاحُ عَلَيْكَ قَتْلُهُنَّ الْخَرَابُ وَالْحِدَّةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ
الْعَقُورُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے وہی ضمون مرفوعاً روایت کیا ہے **حک** اَبْرَحَ بْنَ
عَبْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْثِلُ حَدِيثَ مَالِكٍ وَأَبْنِ جُرَيْجٍ وَكَانَ يَقُولُ أَحَدُ مِثْمَمٍ
عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَنَى
جُرَيْجِيَّةً وَحَدَّثَهُ وَقَدْ كَادَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَلَى ذَلِكَ ابْنُ إِسْحَاقَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
مضمون مثل حدیث مالک اور ابن جریر کی روایت کیا اور ابن جریر نے یہ نہیں کہا کہ قتل
ہے نافع سے وہ راوی ہیں ابن عمر سے کہا ابن عمر نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ابن
جریر از کمال اور ابن جریر کی کتاب کی اس میں یحییٰ بن اسحاق نے **حک** اَبْرَحَ بْنَ رَضِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسٌ جُنَاحُ قَتْلُهُنَّ الْخَرَابُ وَالْحِدَّةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ
وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ سنا میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ چھ چیز میں جانوروں کے قتل میں ہر مثل اسی کی بی

[illegible]

تجہ اور یہ آیت پوچھی نقدیہ من صیام لوانہوں نے کہا یہ میرے لیے اور تری ہے پر سارا نقد بیان کیا جو کہی
آخر میں حضرت فرمایا روزی تین دن کے یا کہنا ناچہر سکینوں کا سر سکین کو نصف صاع پر کہ اس کے یہ
آیت اور تری ہے خاص کے لیے اور باعتبار لفظ کے اعام ہے تم کے لیے **فَادُلُّ الْقُرْبَانَ**
خاص اور حسن ایمان کے لیے کہ باوجود اس سکنٹ مسالگی کے کہ پاک جل جلالہ نے ان کی طرث اتفا
فرمایا اور ان کے لیے بالاعوش فرمایا عیم الاحسان اور اغرض انکی جو دن کا سبک سر پر احسان جو
عَلَىٰ خُبْرٍ **رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ** **أَنَّهُ أَخْرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مِنْ مَّا قَبْلَ رَأْسِهِ وَنَحْيَتُهُ كَبَلَهُ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **كَأَنَّهُ زَكَاةٌ إِلَيْهِ فَنَدَا لَكَ الْكَلْبُ**
لَكُنْ نَاسًا **فَقَالَ لَهُ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَ مَا أَقْدَرُ عَلَيْكَ فَاذْكُوهَ أَنْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ**
أَيَّامٍ أَوْ يَطْعَمَ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مَسْكِينٍ صَاعٌ **كَأَنَّهُ** **عَنْ جَلِّ فِيهِ خَاصَّةٌ**
فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مَرَدًّا **فَشَرَّكَانِ الْمُسْلِمِينَ عَامَةً** **مِنْ حَجَبٍ**
وہی ہے **ث** ان سب دانیوں سے معلوم ہوا کہ ناک سو مراد ایک بکری ہو اور سب دانتین مقصود
میں ہوائی ہیں اور وہ مقصود وہی ہے کہ جو ہر منڈالے کا محتاج ہو کسی ضرر کے سبب مثلاً سر میں جو بیڑ
چڑھا دیں یا اور کوئی مرض ہو حالت احرام میں سو دن سر منڈالے اور فدیہ دیوے یعنی تین روزہ کر دیں یا تین
صاع طعام چہر سکینوں کو کہلا دی اور آیت دروایت دونوں متفق ہیں اس میں کہ ان تینوں باتوں میں
وہ مختار ہے جو آسان ہو اس کو سب یا کہ اور علما سب متفق ہیں اس کو ظاہر پر عمل کرنے میں مگر ابو حنیفہ
اور سفیان ثوری کہ ان سے منقول ہے کہ نصف صاع گہیوں میں ہے اور کھجور اور جو وغیرہ میں ایک
صاع ہر سکین کو دینا چاہیے اور یہ خلاف احادیث ہے اور یہ احادیث اپنے حجت میں کہ ان میں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمادیا ہے **ثَلَاثَةَ أَصْحَابِ مَنْ مَنَ يَلْتَمِسُ تَيْنِ صَاعٍ مِّنْ كُجُورٍ** **كَهَاجِرٍ**
بُضْرِيٍّ **وَّغَيْرِهِ** **سَ** **أَوْ أَوْ قَالَ** **بَدْرُ مِّنْ مِّنْ مِّنْ سَبِّ** **أَنْ** **أَحَادِيثُ** **كُرْدُ** **وَمَرْدُ** **مِّنْ** **كَيْفَ** **جَوَازِ**
النَّبَاةِ **لَمْ يَحْجِرْ** **بِجَنِّ** **لَكَ** **كَ** **جَوَازِ** **مَرْمُ** **كُ** **أَنَّ** **الْبَنِيَّ** **عَبَّاسَ** **رَضِيَ** **اللَّهُ** **تَعَالَىٰ** **عَنْهُمَا** **أَنَّ**
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **أَحْبَحَّ** **رَهْوَهُ** **عَنْ** **عَبْدِ** **بَن** **عَبَّاسَ** **رَضِيَ** **اللَّهُ** **تَعَالَىٰ** **عَنْهُمَا**
نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی کہ کی راہ میں اور آپ احرام باندھو مہر کے تھو
عَنْ **أَبِي** **حَنِيفَةَ** **رَضِيَ** **اللَّهُ** **عَنْهُمَا** **أَنَّ** **النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **أَحْبَحَّ** **رَهْوَهُ** **عَنْ** **عَبْدِ** **بَن** **عَبَّاسَ** **رَضِيَ** **اللَّهُ** **تَعَالَىٰ** **عَنْهُمَا**

مُكْتَبًا وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِفَاتٍ اللَّهُ يَجْعَلُكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُكْتَبًا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَاهَهُ عُرْفَاتُ بَيْنَ كَتَمَاتُهَا ابْنِي أَوْثَمِي بَرَسَ كَرِثًا أَبُو يُوْبَ كَسَاهُ كَرْدَن
 ثَرْتُ كُنِي أَوْسُكِي أَوْ حَضْرَتُ صَلَی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آپ نے فرمایا غسل دو اسکو بائیں اور برسی
 کے پتوں سے اور کفن دو اسکو دو کپڑوں میں اور نحو شب بیدار لگاؤ اور نہ سرو نہ بنو اسکا ایوب نے کہا کہ اسکا
 اسکو اٹھا دیکھا قیامت کر دن لبیک پکارنیوالا اور عمر نے کہا پکارتا ہوا **عَنْ** اَبِی عُبَّاسٍ رَضِیَ اللہ عَنْہُ
 اللہ تَعَالٰی عَنْہُمْ مَا اَنَّ رَجُلًا كَانَ وَاقِفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ فَذَكَرَ
 لِحَوْ مَا ذَكَرَ حَمْدًا لِعَبْدِ ابْنِ يُوْبَ رَحْمَةً وَهِيَ جَوَادُ بَرَكْدَارِ **عَنْ** اَبِی عُبَّاسٍ رَضِیَ اللہ عَنْہُ
 تَعَالٰی عَنْہُمْ مَا اَنَّ اَقْبَلَ رَجُلًا حَمْدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْ بَيْنِهِ تَوَقُّصٌ فَخَصَّ فَمَاتَ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فَوْقَ بَيْتِهِ وَلَا تَحْمِلُوْهُ
 رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُكْتَبًا رَحْمَةً وَهِيَ جَوَادُ بَرَكْدَارِ **عَنْ** اَبِی عُبَّاسٍ رَضِیَ اللہ عَنْہُ
 تَعَالٰی عَنْہُمْ مَا اَنَّ اَقْبَلَ رَجُلًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَلِّدُ غَيْرَ أَنَّهُ
 قَالَ فَإِنَّهُ يَجْعَلُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُكْتَبًا وَكَانَ كَرِيمًا سَعِيدًا بَنِي جَبْرِ حَيْثُ حَرَّمَ رَحْمَةً
 ابْنِ عَبَّاسٍ وَهِيَ مَضْمُونُ مَرُودِيٍّ هُوَ اصْرَبُ اتَّافَرَقَ هُوَ كَمَا أَهْوَى كَمَا أَهْوَى حَايِكَا قِيَامَتِ كَرْدَن لبیک
 پکارتا ہوا اور سعید بن جبیر نے اس جگہ کا نام نہیں لیا جہاں وہ گراتا تھا **عَنْ** اَبِی عُبَّاسٍ رَضِیَ اللہ عَنْہُ
 اللہ تَعَالٰی عَنْہُمْ مَا اَنَّ رَجُلًا ارْقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فَوْقَ بَيْتِهِ وَلَا تَحْمِلُوْهُ رَأْسَهُ
 فَإِنَّهُ يَجْعَلُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُكْتَبًا رَحْمَةً وَهِيَ مَضْمُونُ مَرُودِيٍّ ہر گز اتنا فرق ہے کہ اوسکی اوٹنی نے اسکی
 گردن ٹوڑ ڈالی اور آپ نے فرمایا کہ اسکا سونہا ہی نہ دانا ہو **عَنْ** اَبِی عُبَّاسٍ رَضِیَ اللہ عَنْہُ
 اَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَاتَ فَوْقَ قَصَّتْهُ نَاقَتُهُ كَمَا كَانَتْ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فَوْقَ بَيْتِهِ وَلَا تَحْمِلُوْهُ
 بِطَرَفٍ وَلَا تَحْمِلُوْهُ رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَجْعَلُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُكْتَبًا رَحْمَةً وَهِيَ مَضْمُونُ مَرُودِيٍّ
 اتنا فرق ہے کہ وہ قیامت کر دن سر میں تلبید کیے ہوئے اٹھیں گے تلبید کسی چیز سے بال جلنے کو کہتے
 ہیں اس سے تلبید کا استنباط ثابت ہوا **عَنْ** اَبِی عُبَّاسٍ رَضِیَ اللہ عَنْہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ مَا اَنَّ رَجُلًا

وقصہ بعیدہ وہو مخرم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاما ما روئے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ان یفسل بماء وسدر ولا یسقط طیارا ولا یسقط رأسہ فانہ یبعث یوم القیمۃ
 ملکیدا وہی مضمون ہو فقط اتما فرق ہو کہ اوکی اوٹ نے اوکی گردن توڑ ڈالی **حسن ابن**
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یحدثان رجلًا ان الشیء صلی اللہ علیہ وسلم وهو مخرم فوقع
 من ناقته فاقصصته فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یفسل بماء وسدر فان
 یکنس فی ثوبیک ولا یسقط طیارا خارج رأسہ قال شعبہ لکن حدثنی یہ بعد ذلک خارج
 رأسہ ورجلہ فانہ یبعث یوم القیمۃ ملکیدا ترجمہ ابن عباس رضی مضمون بیان کیا اور
 اس میں یہ ہے کہ کفن دو اوس کسین دو کپڑوں میں کہ سر باہر نکلا رہی اور خوشبود لگاؤ اور شعبہ نے
 کہا ہر جو کسی شیخ نے یوں روایت کی کہ سر اور سونہ دونوں باہر نکلتے رہیں باقی مضمون وہی ہے
حسن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قصت رجلًا کحلتہ وهو مع رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فامرہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یفسلوا بماء وسدر
 فان یکنسوا وجہہ صلی اللہ علیہ وسلم قال در اسے فانہ یبعث یوم القیمۃ وهو یصل ترجمہ
 وہی ہے **حسن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما** قال کان مع النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم رجل فوقع من ناقته فکما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ ولا تقربوہ
 طیارا ولا تعطوا وجہہ فانہ یبعث یوم القیمۃ وہی مضمون ہے - **فائدہ** ان
 سب روایتوں کو مذہب امام شافعی اور احمد اور اسحاق کی نایید ہوتی ہے کہ محرم جب سر جاؤ اسکو سیا
 پڑا نہ پینا وین اور نہ ستر نہ پین نہ خوشبو لگا وین اور مالک نے اور اشعی نے اور ابو حنیفہ وغیرہم نے کہا ہر کہ
 اسکا حکم مثل غیر محرم کی ہے اور یہ احادیث اگر حجت ہیں اور انکو مذہب کبار امین اور بیرونی کے تین کو
 غسل دینے کا احتیاج ہی ثابت نہوا اور محرم وغیرہم اس میں دو نو براب ہیں اور یہی مذہب شافعیہ اور
 طحاویں اور عطاء اور مجاہد اور ابن منذر اور دو سر فقہ کا اور منع کیا ہے مالک اور دو سر لوگوں نے
 اور یہ روایتیں اوکی راویوں میں **باب** جواز اشتراط المحرم الثقل بعد الرجس ونحوہ
 محرم اگر یہ شرط کرے کہ بیمار ہوں گا تو احرام کہل ڈالوں اسکا جواز **حسن** عائشہ قالت دخل
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی صبا عترة الذبیر فقال لھا ارا دت الحج قالت واللہ

[illegible]

کا تا بعین ہوا درسی قول ہے احمد اور اسحاق اور ابو ثور اور یحییٰ صحیح روایت ہوا شافعی سے اور ثبت
 سب لوگوں کی یہی حدیث ہے ضیاء کی اور ابو حنیفہ اور مالک اور بعض تابعین کا قول ہے کہ اکثر اطراف روایت
 اور انہوں نے اس حدیث کو ایک تفسیر خاصہ میں محمول کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ان کے لیے خاص تھا اور قاضی
 عیاض وغیرہ بعض لوگوں نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور اس میں نے کہا ہے کہ اکثر اطراف کے بارے میں
 کوئی اسناد حدیث صحیح نہیں پہنچی اور نہ اس میں نے کہا ہے کہ کسی اسناد میں اس حدیث کو فروج نہیں کیا سوا انہوں
 کے عمر سے حالانکہ یہ قول قاضی اور مصیٰبی کا غلط فاحش ہے اور نووی نے اسکی تقلید پر تصریح کی ہے
 اور یہ حدیث مستحضر ہے صحیح بخاری میں اور مسلم اور ترمذی اور ابی داؤد اور نسائی اور شامی حدیث
 میں سب پر اعتماد اور اعتبار کیا جاتا ہے اور طرق متعددہ سے باسانید کثیرہ متنوعہ مروی ہوتی صحابہ و
 اور حسن مسلم ہی نے جن طرق میں بیان کیا ہے وہی اسکی تصحیح و اثبات کو کافی ہیں اور حسب حدیث صحیح
 مروی اس شعر اطروا ہوا اور دعویٰ تخصیص کا بلا دلیل ہے **باب** احكام النفاس
 ایضا باب غیثۃ الکریم وکذا الخافضی ترجمہ حالانکہ اور نفاس کے احرام کا بیان اور
 غسل واجب ہونا مذکور **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَفُسْتُ لَنَا مَاءً يَنْتُجُ حَيْثُ كُنَّا**
أَبْرَأُ بِتُكْرِي الشَّجَرَةَ كَمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ تَغْتَسِلَ وَفَعَلَ حضرت عائشہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نفاس ہوا اسامہ بن جہل عقیس کو محمد بن ابی بکر کے پیدا ہونے کا ذی الحلیفہ کے
 سفر میں ہو کر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو کہ ان سے کہیں کہ نہادین اور لبیک بکارین
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا كُنَّا فِي حُلَيْنَا سَمَاءُ بَدَتْ حَجِيرٌ حَيْنَ لَفُسْتُ يَدِي
الْحَيْكَةَ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ تَغْتَسِلَ وَفَعَلَ ترجمہ جابر
 بن عبد اللہ سے وہی مضمون مروی ہوا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ احرام نفاس اور حالانکہ کا صحیح ہے
 اور احرام کے لیے اونہر غسل کرنا مستحب ہے اور نہ شافعیہ اور مذہب مالک اور ابو حنیفہ اور جہود کے نزدیک
 غسل مستحب ہو اور حسن اور اہل ظاہر کے نزدیک واجب ہے حالانکہ اور نفاس کا جمیع افعال حج بجا لا دین سوا
 طواف اور دو رکعت طواف کے اور اس حدیث پر یہ بھی معلوم ہوا کہ دو رکعتین احرام کی واجب نہیں اور
 نہ مروی ہوئی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تصریح کی ہے اسکی ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے ذوالمعاذ میں
ف اور تمسید کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کے ساتھ اور غسل کبیر وغیرہ چیز ہے جس سے

مردہ یا جادو جیٹھلی وغیرہ اور تلبید بالون کا جانا ہر گز نہ چاہیے کہ پریشان ہوں اور اپنے مسئلے ہی پر لپک
 بکارتی بعد ظہر کے پہر اٹھتی ہر سواری ہو اور پہر لپک پکاری بہر جب بیدار ہو پونچ لپک پکاری ابن عباس نے کہا
 کہ اس کی قسم ہے آپ دھرب کیا حجر کو اپنے صلہ میں اور اہلال کیا اور خجک و قننی آپ کو لیکر سیدی ہوئی
 جب ہی اہلال کیا جب بیدار کے ٹیلو پر چڑھے جب ہی اہلال کیا اور کبھی آپ حج اور عمرے کی ساتھ اہلال
 فرماتے اور کبھی صرف حج کے ساتھ کہ عمرہ اور اس کا ایک خبر ہو اور اسی وجہ سے یہ قول ثابت ہوا کہ آپ فارن
 تھے اور اسی وجہ سے شبہ ہوا کہ آپ متع تھے اور شبہ ہوا کہ آپ نے افراد کیا تھا اور ابن خرم نے کہا کہ سید
 قبل ظہر کے تھا اور حالانکہ یہ وہم اور صحیح ہی ہے کہ آپ قاسم تھے اور یہ شبہ ظہر ہوا اور آپ اہلال ظہر
 کے بعد کیا اور اس کا کوئی قائل نہیں ہے کہ احرام آپ کا ظہر کے قبل تھا اور ابن عمر نے کہا کہ حجر کے پاس
 آپ اہلال شروع کیا جب اونٹ آپ کا کھڑا ہوا اور اس نے کھا کہ نماز ظہر اپنے پیٹھی اور سوار ہوئے
 اور دونوں حدیثین صحیح بخاری میں ہیں اور ان دونوں روایتوں کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ
 بعد نماز ظہر کے اہلال کیا اور پہر لپک سے آواز بلند کی اور آپ کی آواز اور صحابہ نے آپ سنی اور حکم کیا
 ان کو باہر اس لئے کہ اپنی آوازیں بلند فرما دیں تلبیہ کے ساتھ اور آپ کی سواری حجر میں شتر تھا پالار
 کے ساتھ نہ محل تھا نہ ہودج نہ عماری اور زمیل توشہ کی نیچے بند ہی تھی اور محرم کے محل اور ہودج اور
 عماری ہر سواری میں اختلاف ہے اور اس کے بعد ابن امام احمد کے دو قول ہیں ایک کہ جائز ہے اور دوسری نہیں
 ہے شافعی کا اور ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا وہ کہ منع ہے اور یہ مذہب ہانک پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 سلم نے مجھ کیا اپنے اصحاب کو کٹنگ نہ یعنی افراد و متبع و قرآن میں پہر ترغیبی جب کہ مکہ کے قریب
 پہونچ کر حج کو اور قرآن کو فتح کر ڈالیں اور عمرہ بجا لکر احرام کہول لیں جن لوگوں کے پاس پہی (قربانی)
 نہیں ہے پہر مردہ کے قریب اس کا حکم جتنے فرمایا اور ذی الحلیف میں اسما ربیت عمیر بنی بکر صدیق
 کو وضع حل ہوا اور محمد بن ابی بکر سید اکبر کو حکم فرمایا دنگو جو اس باب میں گذرا (زاد المعاد) اور ان کے حصہ سے
 میں سے معلوم ہوئے اول غسل حرم کا ثانی یہ کہ حائض نے احرام کی غسل کرے ثالث یہ کہ احرام صحیح ہے
 حائض کل پہر حضرت چمر اور لپک پکارتے تھے اور صحابہ لپک میں جو جاتے پکارتے گھساتے تھے اور حضرت شمع
 نہیں کرتے تھے اور سند فرماتے تھے پہر جب وہ عمارین پہونچ کر دمان ایک گدھا کو پھینک دیا ہوا ملا اپنے فرمایا آخر
 پہونچ کر وہ اس کو مارنے والا دیکھا ہاتھ کہ وہ آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ یہہ گدھا آپ کے اختیار میں ہے

آپ ابو بکر کو حکم کیا کہ اسکو بانٹ ڈالو اور اس سے ثابت ہوا کہ حرم کو اوس شکار کا کھانا حلال ہے جو اوس کو واسطہ نہ ملے
 گیا ہوا اور صاحب دوسکا جنس اسکو شکار کیا تھا شاید وہ ذی الحلیفہ سے نہیں گذرے جیسے ابو قتادہ وغیرہ
 تہو اور حال دنیا کو سپر گذر چکا اور اس قصہ سے معلوم ہوا کہ یہیں بہت کھانا ضرور نہیں بلکہ کوئی ہی لفظ ہو بھیج
 ہو جاتا ہے اور معلوم ہوا کہ تقسیم گوشت کی ہدیوں سمیت نذر سر جائز ہے اور معلوم ہوا کہ شکار شکاری اگر ملک
 پر جاتا ہے جب دوسکو یہاں گئے ہو کہ وہی اور اوسکو ملک پر جاتا ہے جس طرح وہاں پر زحمت وغیرہ کر کے نذر اسکو
 جو یا وے اور معلوم ہوا کہ گوشت جنگلی گدہ ہی کا حلال ہے اور معلوم ہوا کہ دلیل کو تقسیم میں واجب اور معلوم ہوا کہ
 قاسم ایک ہونا چاہیے (زاد المعاد) **باب بیان وجوہ الاحرام احرام کی تینوں کا بیان** **عَنْ**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ
بَحْرَةِ الْوُدِّ إِذْ فَكَّ لَنَا بَعْدَ شُرْقِ الْفَلَاحِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّكَ أَنْ مَعَهُ
هَدْيٌ فَنُحِلَّ بِلَا حِلٍّ مَعَ الْعَصَةِ شَرَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَنْصُرَ مَا جَمِعْنَا فَانْتَقِدْتُ مَكَّةَ وَ
أَنَا حَائِضٌ لَمْ أَطْفِ بِالْبَيْتِ وَلَا يَكُنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةُ فَكَوُفْتُ ذَلِكَ يَوْمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ دَأْسُكِ دَأْسُ شَيْءٍ وَاهٍ دِيْلَجٌ وَدَعَى الْعَصَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ
فَكُنَّا قَضِيئًا أَلْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ
إِلَى التَّنْعِيمِ فَاغْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذَا مَكَانُ عُمَرَاءِ فَكَانَ الَّذِينَ أَهْلُوا بِالْعَمْرِجِ بِالْبَيْتِ وَ
بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شُرْحَلُوا أَنْفُسَهُمْ لَوْ أَهْلُوا أَفْكَرُوا أَنْ رَجَعُوا مِنْ مَنًى لِيَخْرُجُوا مِمَّا الَّذِينَ
كَانُوا أَجْعَلُوا الْحَجَّ وَالْعَمْرَةَ كَانَتْ طَلُفَاتُ طَوَافٍ وَأَجْعَلُوا مَرَجِبَ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 غصائے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے سال میں اور لیکن گاری ہم
 نے عمرہ کی پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے ساتھ ہی ہو وہ حج اور عمرہ دونوں کا لیک بچا
 لے اور یہچ میں احرام نہ کہو لے یہاں تک کہ دونوں کو فارغ ہو کر حلال ہو و فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
 کہ پہر جب میں کہ کوئی حائض تھی اور نہ طواف کیا بیت کا نہ صفارہ پہری اور اسکی نکاحات کی میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اپنے فرمایا تم اپنے سر کے بال کھل ڈالو اور گنگھی کرو اور حج کا احرام باندھو
 لو اور عمرہ کہ چھوڑ دو فرمائی میں کہ پہر میں نے ایسا ہی کیا پہر جب ہم حج سے فارغ ہوئے پہچا ہوا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم کی طرف اور میں نے وہاں سے عمرہ کیا اور فرمایا

کہ یہ ہمارے عمرہ کی جاہز ہے یہ طواف کیا اُن کو کون نے کہ اہل مال میں تہا عمرہ کا سمیت سدا لڑ رہے ہیں حفا
اور مردہ بچہ احرام کہول الا یہ طواف کیا دوبارہ اس کے بعد کہ لوٹ کر آوین منو سے حج کر کے اور جن لوگوں نے
کہ جو عمرہ کو جمع کیا تھا (یعنی قارن تھے) انہوں نے ایک ہی طواف کیا (عمرہ و حج دونوں کی طواف)۔
ف یہ احادیث سب جواز تمتع و افراد و قرآن پر دال ہیں اور اجماع ہے کہ ہر تینوں میں حج کی روا
ہے اور وہ ضعیف ہے جو حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اس کی توضیح آگے آئے گی
ا یہ ہے کہ احرام باندھ صرف حج کا اور اُس کے فارغ ہو جائے اور تمتع ہی ہے کہ احرام
باندھ عمرے کا اٹھ چھ مین اور اُس کے فارغ ہو کر پھر اسی سال حج کرے اور قرآن یہ کہ ان دونوں کا
احرام ایک ساتھ ہی باندھو اور یہ طواف اگر ایک شخص نے احرام باندھا عمرے کا اور پھر حج کا احرام باندھا لیا
عمرہ کے طواف پہلے تو یہی قارن ہو گیا پھر اگر احرام حج کا باندھا اور پھر احرام عمرے کا باندھا تو اس کے
لیے شافعی کے دو قول ہیں اصح قول اُن کا یہ ہے کہ احرام عمرہ کا صحیح نہیں ہو سکتا اور دوسرا قول
ہے کہ صحیح ہے اور وہ قارن ہو جاتا ہے بشرطیکہ احرام عمرہ کا احرام حج کے قبل باندھا ہو اور ایک
قول ہے کہ قبل وقوف عرفات کو باندھا اور ایک قول ہے کہ قبل فحل فحل کے باندھا اور ایک قول ہے کہ قبل
طواف قدوم کے باندھا اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ ان تینوں میں افضل کون ہے موشافی اور
ماہک کا اور اکثر لوگوں کا قول ہے کہ افضل افراد ہے پھر تمتع پھر قرآن اور امام احمد اور دو کے فقہاء
کا قول ہے کہ افضل تمتع ہے اور اس وقت تک کہ وہ افراد کے قول ہے کہ افضل قرآن اور یہ دونوں آخر کے دو
قول ہیں موشافی کا اور نووی کے نزدیک صحیح تفضیل افراد کی ہے پھر تمتع کی پھر قرآن کی اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے حج میں ہی اختلاف ہے علماء کا کہ آپ مغفوت تھے یا تمتع یا قارن متحرجم کہتا ہے کہ ابن
قیم حاتمہ علیہ السلام نے یہی قول اختیار کیا ہے کہ آپ قارن تھے اور قرآن افضل ہے اور زوال المعاد میں اس کو
خوب دلائل قویہ سے ثابت کیا ہے کہ آپ نے اور ہر مسافر اپنی نیت کی موافق حضرت کے حج کو
ظہیر اناسے اور صحیح یہ ہے کہ پہلے آپ مغفوت تھے پھر احرام عمرہ کا ہی باندھا لیتا ہے پھر اور داخل کیا اس کو حج
پر اور قارن ہو گئے اس کے بعد نووی نے دلائل تینوں مذہبوں کے ذکر کیے ہیں اور حرجیم دی ہے قول
شافعی کو کہ افراد افضل ہے پھر اس کو بعد وجہ اختلاف صحابہ بیان کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
حج میں واقع ہوا کہ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ اول احرام آپ نے افراد کا کیا اس لیے مفرد کہلاتے پھر

اور حکم شتم کا دیا اس لیے منع ہو گا اور کیا حج کے احرام کے بعد عمر کے تئیں ہی اسمین منع کیا اس لیے
 قارن کہلا کر غرض حالت ثانیہ تک ہی قرآن ہی تہی اور اس میں اجازت ہو وقت کا اپنے حکم کیا انہیں بارگاہ
 کو عمرہ کر کے احرام کو لٹالین جن کے پاس ہی نہ ہو اور حج کے پاس ہی تہی وہ قارن ہو اس معنی سے کہ
 انہوں نے عمرہ کو حج میں ملا لیا اور وہ احرام کو ہول سکر اس لیے کہ ان کے ساتھ ہی تہی اور اپنے اس لیے عمرہ
 کو حج میں داخل کر دیا کہ اسمین دلجوئی اور تشکین تہی صحابہ کی اور طہیان کا موجب ہوا اور کیوں اس لیے
 کہ ان کے نزدیک شہر حرمین عمرہ بجا لانا بہت برا تھا اور سبب تہی ہونے ہی کے آپ بارگاہ
 کے ساتھ احرام نہیں ہول سکے اور اس عذر کو بیان فرما دیا غرض آپ آخر حج میں قارن ہو چکے اور متفق ہو
 چکے ہیں علماء و اس پر کہ جائز ہے طہاناج کا عمرہ پر اور بعض لوگوں نے بطور شرف و ذکا اس میں خلاف کیا ہے اور
 اس کے مانع ہوئے ہیں اور کہا ہے کہ ایک احرام دو سفر احرام پر داخل نہیں ہو سکتا جیسے ایک نماز دوسری نماز
 میں نہیں مل سکتی اور اختلاف کیا ہے عمرہ کو حج پر ملانے میں اور اس کو احباب الراے نے جائز کہا ہے دین میں
 راہی کو دخل دینے والوں نے اور یہ شرف خاص ہوا اہل کوفہ کے لیے اور یہی قول ہے شافعی کا ان دو آیتوں
 کے روسی اور بعض لوگوں نے اس کو منع کیا ہے اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص کیا ہے اس لیے
 کہ اہوقت عمرہ کی ضرورت تہی الشہر حرمین (مگر کوفی نے اس ضرورت کو بیان نہیں کیا) اور جن لوگوں نے
 کہا ہے کہ آپ ہمت سے طلب کیا ہے کہ آپ الشہر حرمین عمرہ سے منع یعنی رجز واری بائی اور اس
 صورت میں تمام حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پہلو تو حج کا احرام
 باندھا تھا جیسے اکثر رواۃ سے مروی ہے بعد اُس کے حضرت نے انکو حکم کیا کہ حج کو فسخ کر کے عمرہ کر لو جیسے اور
 یاروں کو حکم فرمایا جنہوں کے ساتھ ہی نہ تہی اسی لیے حضرت عائشہ کے احرام میں رواۃ نے اختلاف کیا
 ہے کسی نے عمرہ کا کہا کسی نے حج کا اور اس وایت میں تصریح ہے اسکی کہ جب آپ حالہ ہو گئیں تو حضرت نے
 فرمایا اپنا عمرہ چھوڑ دو اور حج کا احرام باندھ لو اور اس صورت میں سب وایتوں میں تطبیق ہو جاتی ہے
 کہ جس نے حج کا احرام کہا اور اس نے باعتبار اہل احرام کے کہا اور جس نے عمرہ کا کہا اُس نے باعتبار آخر
 حال کے اور یہ جو فرمایا کہ اپنا عمرہ چھوڑ دو اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اُس باطل کر دو بلکہ مطلب یہ ہے کہ ابھی
 اُس کے افعال میں دیر کر دینا تک کے پاک ہو جاؤ اور افعال حج بجا لانا شروع کر دو اس لیے کہ افعال حج جیسے
 وقوف عرفات ہے یاری جمار یہ حیض کی حالت میں بھی ہو سکتی ہیں بخلات طوائف کو عمرہ کا بڑا افضل

ہے اور وہ سب کے اندر ہوتا ہے پھر وہ حالتہ کو کہہ کر نہ سکتا ہر چنانچہ وہ یہ اس تاویل کی وہ روایت جو مروی
 ہے اہل طائوس کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باب سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ انہوں نے احرام
 باندھ کر عمرہ کا اور جب آئین مکہ میں تو قبل طواف کو حالتہ ہو گئیں اور حج کا احرام باندھ لیا اور ناسک حج ادا
 کئے اور اپنے مناسی لوٹنے کو دن اُن سے فرمایا کہ تم جو اب طواف وسیعی کرو گے اُس میں حج و عمرہ دونوں
 کے طواف رخصی ادا ہو جاوے گی غرض اس کو بخوبی واضح ہو گیا کہ عمرہ باقی ہے اور باطل و لغو نہیں ہوا اور دوسری
 روایت میں جو یہ آیا ہے کہ اپنے جب انکو عبد الرحمن کے ساتھ بھیجا تغیم کو تو فرمایا یہ تمہاری عمرہ کی جگہ ہے
 تو تمہارا مطلب ہے کہ حضرت عائشہ نے ارادہ کیا کہ عمرہ اُٹکا حج سے جدا ہو جاوے جیسو اور احرامات مؤمنین
 وغیرہ میں کا ہو ایسا جیسے ان اصحاب کا ہو اچانک ساتھ یہی نہلا کر تھے اور انہوں نے حج کو عمرہ کر کے
 قطع کر دیا تھا اور پھر احرام کھول دیا اور حج کا احرام دوبارہ یوم الترویہ میں باندھا غرض اُنکا عمرہ الگ ہوا
 اور حج الگ ہوا تو انہوں نے یہی ارادہ کیا کہ میرا عمرہ بھی الگ ہو جاوے تو اپنے فرمایا کہ تغیم سے ایک
 عمرہ لیاؤ اور یہی عمرہ کی جگہ ہو جو تم نے کیا تھا اور یہ جو کہا کہ جن لوگوں نے حج و عمرہ کو جمع کیا الا اس سے
 معلوم ہوا کہ ان کو ایک ہی طواف کافی ہے حج و عمرہ دونوں کی طواف و ارادہ اُٹکا حج میں نہ سبج
 ہو جاتا ہے اور امام شافعی اسی کے قائل ہیں اور یہی منقول ہے ابن عمر اور جابر اور عائشہ اور مالک اور
 احمد و یحییٰ اور داؤد و ابی حنیفہ نے کہا کہ لازم میں اسکو دو طواف اور دوسری اور وہ منقول
 ہے علی بن ابی طالب اور ابن مسعود اور شعبی سے اور شخصی سے کہ میں النودی بالاختصار **عمرہ**
 عائشہ زوجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اٹھا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 حجۃ الوداع فبناک من اہل یثرب و بناک من اہل یثرب کنت قد متماک کفقار رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احمر ربیع و کمر یثرب فلیکل من احمر ربیع و کمر یثرب و اھل
 فلا یجیل حتی یجری کل من اہل یثرب فلیکل من احمر ربیع و کمر یثرب فلیکل من احمر ربیع و کمر یثرب
 حتی کان یوم عرکۃ و کمر اہل یثرب فلیکل من احمر ربیع و کمر یثرب فلیکل من احمر ربیع و کمر یثرب
 و اسی و امتیض و اہل یثرب فلیکل من احمر ربیع و کمر یثرب فلیکل من احمر ربیع و کمر یثرب
 مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن بن ابی بکر و امرئ ان احمر ربیع
 التغیم مکان عن فی الی اذ رکبہ الحی و کمر اہل یثرب فلیکل من احمر ربیع و کمر یثرب فلیکل من احمر ربیع و کمر یثرب

عنہا سہ موی سہ کنگھڑی رسول مدلی اسد علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں اور کئی عمرہ کا کینو حج کا اہلال
 کیا جب کہ آخر تو حضرت نے فرمایا جس نے عمرہ کا اہلال کیا اور قربانی نہیں لایا وہ احرام کہہ لے اور
 نے عمرہ کا احرام کیا اور قربانی لایا وہ کہو لے جب تک بانی نحر نہ کرے اور جس نے حج کا اہلال کیا وہ حج پورا
 کرے حضرت عائشہ نے کہا مجھے حیض ہو گیا اور میں نے عذرہ کے دن تک طائف ہی اور میں نے عمرہ کا اہلال کیا
 پھر مجھے آپ نے فرمایا جو بی کہولہ الکوکنگی کرو اور حج کا اہلال کرو عمرہ چوڑو دو میں نے ایسا ہی کیا جب حج کر کے
 تو میرے ساتھ عبدالرحمن کو بھیجا کہ تین عیم عمرہ لاؤن وہ عمرہ جبکہ وہ میں نے پورا نہیں کیا تھا اور حج کا احرام
 باندھ لیا تھا اور اسکا احرام کہولنے کے قبل **ف** مطلب اسکا بہت تفصیل کے ساتھ اور پھر نہ کیا اسکا
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع فاهلک
 بعمرۃ ذاکم اکن سعت الہدی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان معہ ہدی فلیہدی یا لیل
 بالجمہ مہم عیدہ لیل حیل من جمہا حیثما کالت فیضت فلما دخلت لیلکۃ عمرۃ قلت
 یا رسول اللہ کنت اھلک بعمرۃ فکیف اصنع فیہو قال انقصی رأسک وامتشطی
 وامسک عن العمرۃ واهلی ویا لیل کالت فلما قضیت حجی امر عبد الرحمن ان یرکب فادہق
 فاعمر فی من الشجر مکن عند الی امسکت عنہا ثم رجعت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا نے کہا نکلی ہم حجۃ الوداع میں اور میں نے عمرہ کا اہلال کیا اور یہی نہیں لائی اور آپ نے فرمایا جس کے ساتھ
 ہدی ہو وہ حج و عمرہ دونوں کا اہلال کرے اور احرام نہ کہو لے جب تک نون سو فارغ نہ ہوں اور میں نے انقص
 گئی پھر جب بعرفہ پہنچی میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے عمرہ کا اہلال کیا تھا تو اب حج کیونکر کروں فرمایا یہ
 کہول ڈالو کنگھی کرو عمرہ کے افعال سو باز ہو حج کا اہلال کرو پھر جب میں حج کر چکی عبد الرحمن کو حکم فرمایا وہ
 مجھے چھپے ٹھہارے گئے یعنی اونٹ پر اور عمرہ لٹالائے اس عمرہ کی جگہ جسکی بجایا آوری افعال میں بازی
 تہی حکم عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا
 من ادا منکم ان یھل بعمرۃ فلیفعل ومن ادا ان یھل بحج فلیفعل فہلنا وانا ان ادا ان یھل
 بعمرۃ فلیفعل قالت عائشہ رضی اللہ عنہا ہا اھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یھل
 اھل بہ ناس معہ واهل بالعمرۃ واهل ناس بعمرۃ وکنت فیمن اھل بالعمرة
 ثم رجعت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہم نکلی آپ کے ساتھ اور آپ نے فرمایا جو حج و عمرہ

دو نون کا اہلال کرے جو چاہے حج کا جو چاہے عمرہ کا اور حضرت حج کا اہلال کیا اور آپ کے ساتھ اور لوگوں نے
 بھی اور بعضوں نے حج و عمرے دونوں کا اور بعضوں نے فقط عمرے کا اور میں انہی میں ہی **مسکن و**
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت حججنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجة الوداع
 مؤذنین لیل لیل ذی الحجۃ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد منکم
 ان یصل یصل فلیصل فلو کان اصابک بیت لاهلک بعمرۃ قالت فکان من القوم من
 اهل بعمرۃ ومنہم من اهل بالیۃ قالت لکنی اقامت من اهل بعمرۃ فخرجنا حتی
 قد منّا مکة فادركتني يوم عرفة وانا حائض لَمْ اُحِلْ مِنْ عُمْرَتِي فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِ عُمْرَتَكَ الْفُضَى رَأْسِي وَأَمْسِطِي أَهْلِي بِأَلْيِ
 قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْغُصْبَةِ وَقَدْ قَضَى اللَّهُ حُجَّانَا أَرْسَلَ مَعِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
 أَبِي كُرَيْبٍ فَأَرَدَنِي وَخَرَجَ بِي إِلَى الشَّعْبِ عِيمَرُ كَاهِلًا بِعُمْرَةٍ فَقَضَى اللَّهُ حُجَّانَا وَدَعُمُنَا وَلَمْ
 يَكُنْ فِي ذَلِكَ عَصَا وَلَا مَدَقَّةٌ وَلَا حَنْوُكُمْ ثُمَّ حَجَّ حَضْرَتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَرَمَا يَأْكُلُ
 حَجَّةَ الْوَدَاعِ مِنْ بِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ كَقَرِيبِ أَوْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا جَوَارِدَهُ كَرَمَ عُمَرَةَ كَالْأَهْلَالِ
 كَرَمَ وَأَوْ كَرَمِينَ هَدَى نَلَا تَأْتِي عُمَرَةَ هِيَ كَالْأَهْلَالِ كَرَمًا أَوْ كَرَمِي نَعْمَ كَالْأَهْلَالِ كَرَمًا أَوْ كَرَمِينَ هَدَى
 مِنْ تَبِ حَبْرُونَ نَعْمَ عُمَرَةَ كَالْأَهْلَالِ كَرَمًا أَوْ كَرَمِينَ هَدَى نَلَا تَأْتِي عُمَرَةَ هِيَ كَالْأَهْلَالِ كَرَمًا أَوْ كَرَمِينَ هَدَى
 عُمَرَةَ سَوَاحِرَامَ نَحْبِ كَرَمًا أَوْ كَرَمِينَ هَدَى نَلَا تَأْتِي عُمَرَةَ هِيَ كَالْأَهْلَالِ كَرَمًا أَوْ كَرَمِينَ هَدَى
 أَيْسَاهِي كَرَمًا أَوْ كَرَمِينَ هَدَى نَلَا تَأْتِي عُمَرَةَ هِيَ كَالْأَهْلَالِ كَرَمًا أَوْ كَرَمِينَ هَدَى
 كَرَمًا أَوْ كَرَمِينَ هَدَى نَلَا تَأْتِي عُمَرَةَ هِيَ كَالْأَهْلَالِ كَرَمًا أَوْ كَرَمِينَ هَدَى
 پورے کیے اور نہ اُس میں قربانی واجب ہوئی نہ صدقہ نہ روزہ ﴿ان ہدایوں سے معلوم ہوا کہ جائز
 پر دو آدمی کا بیٹھنا روا ہے اگر جانور کو طاقت ہو اور معلوم ہو کہ تینوں قسم مناسک کے روزانہ افراد
 و متبع و قرآن اور کسیر احجام ہے تمام اہل اسلام کا اور شبِ محصب بعد ایامِ تفسیر بق کے جو جس ات محصب
 میں آپ نے شبِ کالی اور منے کو کچھ کیا اور تاریخِ مدینہ سے جلن کی اور پر بیان ہو چکی ہے اور یہ جو فرمایا
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ نہ اُس میں قربانی ہوئی نہ صدقہ نہ روزہ یہ شکل ہے اس لیے کہ تار
 اور متبع دونوں پر قربانی ہے اور تاویل اسکی یہ ہے کہ اس قربانی سے مراد وہ قربانی ہے جو سببِ ارتکاب

مخلوط است لازم آتی ہے جس پر خبر لگا لینی حالت احرام میں یا مہذبہ مذہب لینا یا شکار کرنا یا بال ادا کرنا
 یا ناخن لینا وغیرہ ہے غرض طلب یہ کہ ان وجوہ سے کوئی قربانی لازم نہیں آتی اور یہ تاویل مختار ہے نوادی
 نے اس پر تصریح کی ہے **عن عائشہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِلَى بَيْتِ لُحْيٍ لَذِي الْحَبَّةِ لَا نَرَى إِلَّا الْحَبَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُهْلَ بِعُمُرَةٍ فَلْيُهْلْ بِعُمُرَةٍ وَسَاقِ الْحَدِيثِ بِمُثَلِّحٍ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ
 وَهِيَ **مضمون** در سری **عن عائشہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِلَى بَيْتِ لُحْيٍ لَذِي الْحَبَّةِ مِثْلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ لُحْيٍ وَبِئْسَ مَا مِنْ أَهْلِ
 بَيْتِ لُحْيٍ وَبِئْسَ مَا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ لُحْيٍ وَبِئْسَ مَا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ لُحْيٍ وَبِئْسَ مَا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ لُحْيٍ
 وَقَالَ فِيهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَضَى اللَّهُ جَهَنَّمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ هِشَامُ وَكَرِهْتُ فِي ذَلِكَ هَذَا
 وَلَا صِبَا كَالْمَصْدَقَةِ **حضرت عائشہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہی مضمون مروی ہے **عن عائشہ**
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَامِجَةً
 الْوُدَّاعِ فَمِثْلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ لُحْيٍ وَبِئْسَ مَا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ لُحْيٍ وَبِئْسَ مَا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ لُحْيٍ
 وَاللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَبَّةِ فَمِثْلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ لُحْيٍ وَبِئْسَ مَا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ لُحْيٍ
 وَبِئْسَ مَا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ لُحْيٍ وَبِئْسَ مَا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ لُحْيٍ وَبِئْسَ مَا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ لُحْيٍ
 بَانْدُهَا تَبَايَجَ وَعُمَرُ وَدُونِ كَا أَهْلُونَ فِي احْرَامٍ نَهْنِ كُولَا لُحْيٍ بَنَدُهَا دُونِ سَوِيْنِ مَانِيْنِ ذِي الْحَبَّةِ
 کی **عن عائشہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَذِي الْحَبَّةِ
 إِلَّا الْحَبَّةَ إِذَا كُنَّا بِسُورَةِ أَوْ قَرِيبٍ مِنْهَا حُضْتُ فَادْخُلْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا
 أَبْرَكِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هَذِهِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ
 عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَأَفْضَى مَا يَقْفِي الْحَاجَّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطْلُقِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَنْتَحِلِي قَالَتْ وَكَيْفَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَعَى نِسَاءً بِالْمَقْدَرِ **حضرت عائشہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا
 ہم نکلے آپ کے ساتھ اور خیال نہیں کرتے تھے مگر حج کا (اس لیے کہ عمرہ ایام حج میں براہ راست تھے حیالت کے
 وٹن میں کہ حضرت انس خیال کر رہا تھا یا جب سرف میں آئی کہیں حالضہ ہو گئی اور رو گئی حضرت نے اگر
 بوجہ کیا کیا مگر حیض ہوا میں سے کہہ ان آپ نے فرمایا یہ تو آدم کی بیٹیوں کے لیے اس نے لکھ دیا ہے سو اب تم

حج کے کام کرو سوا طواف کو کہ وہ غسل کے بعد کرنا اور اپنے اپنی بیویوں کی طرف سے قربانی میں کسی کوئی
 اس سے معلوم ہو گیا کہ حائضہ اور نفاس کو جمیع افعال حج سوا طواف کے روا ہے جیسا اوپر گذر گیا اور میں
 ایسا مقام ہے کہ سے قریب کئی میل پر اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے بخاری نے کہ حیض جمیع عورتوں پر آتا ہے
 بخلاف اس کے جو قائل ہے کہ یہ بلا نبی اسرائیل ہی شروع ہوئی اور بخاری نے اس قائل پر انکار کیا ہے اور استدلال
 بخاری کا صحیح ہے اور معلوم ہوا کہ حائضہ کو غسل سنون جو احرام کا غسل ہے روا ہے اور معلوم ہوا کہ طواف
 حائضہ سے صحیح نہیں اور یہ بالاتفاق مسلم ہے مگر اسکی علت میں اختلاف ہے اور یہ بیا سکا شرط کرنا ہے
 طہارت کا طواف نہیں سو امام مالک اور شافعی اور احمد نے کہا ہے کہ طہارت شرط طواف ہے اور ابو حنیفہ نے
 کہا شرط نہیں ہے اور یہی مذہب ہے وادو کا غرض جس نے طہارت کو شرط کہا ہے اس کے نزدیک عیض طہارت
 کے سبب طواف حائضہ باطل ہے اور جنہوں نے اسے شرط نہیں کیا انہوں نے کہا کہ طواف حائضہ اسلیو رکی
 گئی کہ اسے مسجد میں بیٹھنا پڑتا ہے اور یہ جو فرمایا کہ اپنے قربانی کی بیویوں کی طرف سے اس میں احتمال ہے کہ آپ
 نے ان کو بچھ لیا ہو اس لیے کہ قربانی غیر کی طرف سے بے اس کے بچھے صحیح نہیں ہوتی اور امام مالک نے اس
 حدیث سے استدلال کیا ہے کہ قربانی گائے کی اونٹ سے فسل ہے اور شافعی کے نزدیک ٹائفل ہے ہر
 لیے کہ حضرت فرمایا کہ جو جمعہ کے دن اول ساعت میں آؤ وہ ایسا ہے جیسو اونٹ کی قربانی کرنے والا اور اس
 حدیث سے شافعی نے استدلال کیا ہے اور ان دو امتوں سے معلوم ہوا کہ حج عورت پر بھی واجب ہے جب استطاعت
 راہ کی ہو اور محرم کا ساتھ نہ ہو یا یہی استطاعت میں داخل ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور ہر اجماع
 ہے کہ زوج حج فسل سے زوجہ کو روک سکتا ہے زوج فرض تو جوہر کا قتل ہے کہ نہیں روک سکتا اور شافعی
 کے دو قول ہیں ایک جوہر کے موافق اور اصح قول انکایہ ہے کہ روک سکتا ہے اسلیو کہ حق اسکا علم الفروج
 پر واجب ہے بخلاف حج کے کہ وہ علم الفروج واجب نہیں اور اصحاب ثنائیہ نے تصریح کی ہے کہ عورت مستحب
 قویہی امر ہے کہ شوہر کے ساتھ حج کرے جیسا احادیث صحیحہ میں وارد ہو چکا ہے اور اب چونکہ زمانہ فتنہ کا ہے
 لہذا اگر اس کے زوجہ پر فتویٰ دیا جائے تو یہی شاید بنظر مصلحت بعید نہ ہو **عن عائشہ**
 رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ حَجَّ جَاءَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَحَدَّثَہَا بِمَا لَکَ الْیَوْمَ
 حَتَّیْ جِئْتُکَ بِمَرْفَاطِہِ فَمَدَّ لَّیْکَ عَلَیْکَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَانَا اَبِیْکَ
 فَقَالَ مَا یُحِبُّکَ فَاِنَّ اللہَ لَوَدِدْتُ اَنْ لَّمْ اَکُنْ خَدِجَتُ الْعَامَ قَالَ مَا لَکَ

[illegible]

کس لڑکی تھی اور گناہہ جاتی تھی اور سیکر سوکھنے میں کجاویکے پیچھے کی گڈھی لگا لگ جاتی تھی یہاں تک کہ ہم تنہا ہو گئے اور وہاں ہی میں نے عمرے کا احرام باندھا اور عمرہ کے بدلے میں جو اور لوگوں نے کیا تھا **ف** امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں فرمایا ہے کہ فقہانے اس مسئلہ میں متفق کیا ہے جبکہ بنا قصہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے اور وہ مسئلہ یہ ہے کہ عورت جب احرام باندھے عمرے کا اور حالضہ ہو جاوے اور طواف ذکر کے قبل وقوف عرفات کے تو احرام عمرے کا توڑ دے اور حج مفرد کا اہلال کرے یا حج کو عمرے میں ملاوے اور قارن ہو جاوے سو فقہائے کوفہ نے حبسہ امام اعظم اور اُنکے اصحاب میں انہوں نے کہا ہے کہ عمرہ توڑ دے اور حج مفرد کا اہلال کرے اور فقہائے حجاز نے کہا ہے جیسے امام شافعی اور مالک میں اور حج کو عمرے میں ملاوے اور یہی مذہب اہلحدیث کا بھی امام احمد اور اُن کے اتباع میں اور کوفیوں نے عمرہ کی روایت سے استدلال کیا ہے جس میں مذکور ہے کہ حضرت فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ تم اپنے عمرے کو چھوڑ دو اور چوٹی کھول دو اور اخیر میں فرمایا کہ یہ تمہارا عمرے کا بدلہ ہے اور یہ روایت صحیحہ اور پرکندہ کی غرض یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ وہ متنع تھیں اور دلالت کرتی ہے کہ انہوں نے عمرہ چھوڑ دیا اور احرام حج کا باندھ لیا اور گودہ پر احرام پر باقی رہیں تو کنگھی کرنا انکو روا نہ ہوتا اور سبیلہ جبکہ عمرہ تنہا سے لائیں تو حضرت نے فرمایا یہ تمہارا عمرے کا بدلہ ہے پھر اگر عمرہ اول باقی رہتا تو آپ یہ کیوں فرماتے کہ یہ اسکا بدلہ ہے بلکہ عمرہ تنہا لیا عمرہ مستقلہ ہوتا اور اہلحدیث نے اسکا جواب دیا ہے کہ اگر تم نائل کرو اس روایت میں اور سبب لفاظ و عبارات کو جو اس میں بطریق مختصہ مروی ہوئے ہیں اس میں غور کرو تو بخوبی واضح ہو جاوے کہ وہ قارن تھیں اور انہوں نے عمرے کو نہیں چھوڑا تھا چنانچہ مسلم کی روایتوں میں اس بات کی تصریح ہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حج کا طواف کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ طواف تمہارا حج اور عمرے دونوں کو کافی ہے اور انہوں نے عرض کی کہ میرے دل میں تلخیان ہے کہ میں جب تک حج نہیں کیا طواف نہیں کیا اور سچ آپ نے عبد الرحمن سے فرمایا کہ انکو تنہا لے جاؤ اور طواف کی روایت میں یہی ہے کہ آپ نے سنی سے کوئچ کے دن فرمایا کہ تمہارا طواف (یعنی طواف افاضہ) حج اور عمرے دونوں کو کافی ہوگا غرض یہ نصوص صریحہ دال ہیں کہ وہ قارن تھیں اور حج و عمرہ دونوں کو انہوں نے ادا کیا چنانچہ اوپر نوی نے یہی اس پر تصریح کی ہے کہ ہم ذکر کر چکے ہیں اور دال ہیں یہ نصوص

کہ تارن کو ایک طواف اور ایک ہی سعی کا ہے اور اجرت ال مین کہ انہوں نے عمرہ ترک نہیں کیا
 اور احرام اور سکا باقی مگر ادس کی افصال بجالانے میں دیر کی اور یہ جو فرمایا کہ اپنا سر کھول ڈالو اور گنگھی کرو
 اس میں البتہ اشکال ہے اور اسکی حل میں فقہائے جاہل مکہ میں مسلک اول یہ کہ یہ قول دلیل
 ہے عمرہ کی ترک کی جیسے حقیقہ کا قول ہے مسلک ثانی یہ ہے کہ یہ قول دلیل ہے اسکی کہ عمرہ کو اپنی
 گنگھی کرنا روا ہے اور گنگھی کے منع ہونے پر نہ کوئی دلیل کتاب میں ہے نہ سنت میں نہ اجماع اسکا اور طے
 قول ابن حزم وغیرہ کا ہے **مسلک ثالث** یہ ہے کہ اس لفظ کو رد کرنا اور کہنا کہ یہ لفظ فقط عروہ
 نے بیان کیا ہے اور تمام راویوں کے خلاف کہا ہے اور طوائس وقاسم واسود وغیرہم نے یہ روایت
 بیان کی ہے مگر کثیر یہ لفظ نہیں کہا کہ آپ نے سر کھولنے اور گنگھی کرنے کو فرمایا ہو اور اس کو وہ نے کہا ہے
 کہ عروہ نے یہ روایت سے ادس اپنے باپ عروہ سے روایت کی کہ عروہ نے کہا مجھ کو کسی شخص نے
 بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنا عروہ چھوڑ دو اور سر کھول ڈالو اور گنگھی کرو وغیرہ
 اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عمرہ کھولنے کی بات عروہ نے خود حضرت عائشہ سے نہیں سنی مسلک رابع
 یہ ہے کہ عمرہ چھوڑ دینے سے مراد یہ ہے کہ اسکو اپنے حال پر رہنہ دو اور یہ مراد نہیں ہے کہ بالکل ترک ہی کرو
 اور اسکی دو دلیلین ثبوتی ہیں **اول** یہ فرمایا آپ کا طواف فاضل کی وقت کہ یہ طواف تمہارا تھا
 حج اور عروہ دونوں کو کافی ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ عمرہ بالکل ٹل نہیں ہوا **دوم** یہ فرمایا
 کا کافی ہے **ثانی** یعنی اپنی عمر میں رہو اور یہ جو آپ فرمایا عمرہ تنعیم کو کہ یہ تمہارے
 عمرے کی جگہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت ام المومنین محبوبہ سید المرسلین نے چاہا کہ ایک عمرہ مفردہ بجالا
 اور آنحضرتؐ انکو خبر دی کہ طواف تمہارا تھا عمرہ حج و دو نون کو کافی ہو گیا اور عمرہ حج میں داخل ہو
 گیا تو انہوں نے اصرار کیا کہ جیسے اور احباب مومنین کا عمرہ ہوا یا اون لوگوں کا جو ہدی نہ لائے تھے کہ ان
 کے عمرے کا احرام الگ درجہ کا احرام الگ تھا ایسا ہی میرا بھی ایک عمرہ جدا احرام کے ساتھ ہو
 جاوے میرا جیتنیم سے عمرہ لائین تو آپ نے فرمایا یہ ویسا ہی عمرہ ہے جیسا تم نے چاہا تھا اور اس پر
 بھی اختلاف ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پہلے پہل احرام کسکا باندھا تھا اور اس میں
قول ہن اول یہ کہ عمرہ مفردہ کا احرام تھا اور یہی صواب ہے اسلیو کہ حدیث صحیحہ میں آچکا ہے کہ حضرت
 نے صحابہ کو تینوں نسا کی اجازت دی اور فرمایا کہ اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوئی تو میں بھی عمرہ ہی کا

باندھا اور بیچ حضرت نے فرمایا کہ عمرو بن ہریرہ و اور حج کا احرام باندھو یہی ہی پر دال ہو اور دوسرا قنوت
ہے کہ انہوں نے اول احرام حج کا باندھا تھا اور صرف وہیں چنانچہ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ روایت کی تمام
بن محمد اور اسود بن یزید اور عمرو بن سب لوگوں نے حضرت عائشہ سے وہ بات جو اہلالت کرتی ہے کہ انہوں
نے احرام حج کا باندھا تھا نہ عمرہ کا پہرہ و لائل ان کے بیان کیے اور مذہب نے ل کو ثابت کیا اور آخر میں کہا
کہ محرم کو اگر جب بال و کھار نہ مانع ہو مگر کنگھی کرنا کس منع کیا ہے اور کنگھی میں نزاع ہے اور وہ البتہ
محال اجتہاد ہے (رواد المعاد) **عائشہ** قَالَتْ لَيْسَ بِالْحَجِّ اَوْ كُنَّا بِكَرْبَتِ جَبْشَتْ
فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآنَا أَكْبَرُ سَأَلَ الْمَدِيْنَةَ يَكُونُ حَدِيثُ الْمَلِكِ جَشُونُ
عَبْدِ بْنِ حَمْدَانَ الْكَلْبِيِّ فَحَدَّثَنِي أَنَّ الْهَدْيَ مَعَ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآيَاتُ كَرْبَةٍ
عَمَّنْ كَذَبِي أَيْسَارَتُهُ ثُمَّ أَهْلُوا حِينَ نَحْوَا وَكَانَ قَوْلُهَا وَآنَا جَارِيَةٌ حَدِيثُ الشَّيْءِ أَنْتُمْ قِيَمْتُمْ
وَجَبَّحْتُمْ مَوْضِعَهُ الرَّحْلَ **ترجمہ** اس سند و یہی ضمون بروی ہو اگر اس میں یہ نہیں ہے کہ مدی سوار
الہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابو بکر اور عمر اور بالدارون کے ساتھ پھر ان لوگوں نے اہمال کیا جب طے
اور نہ یہ ذکر ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں کم سن لڑکی تھی انوکھی تھی
اور میرے موند میں کجاوے کی نگڑی لگ جاتی تھی **عائشہ** حَدَّثَنِي ابْنُ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرَدَ الْبُحْلَ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا **ف** حضرت عائشہ اور ابن عمر سے
جو یہ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا اس کے تین معنی ہو سکتے ہیں اول یہ
کہ صرف حج کا اہمال کیا ہو دوم سر کے یہ عمل میں افراد کیا ہو یعنی حج و عمرہ دونوں کے واسطے
ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی بجایا کیوں قیس سر کے یہ کہ ایک ہی حج کیا بعد ہجرت کے اور دوسرا
حج نہیں کیا بخلاف عمرے کے کہ وہ چار بار کیا اور صحیح سے افراد حج کے وہی آدمی سے ہیں اور یہاں
اور ابن عمر کے قول میں وہی معنی مراد ہیں کہ افعال دونوں کے ایک ہی بار بجایا لائے اور اس میں سبب تکرار
میں توفیق بھی ہو جاتی ہے اور حضرت کو شان کے لائق بھی ہے اس نظر سے کہ آپ اپنی اہمیت پر رفیع
اور ہستی جانتے تھے اور اسی آسانی کی راہ سے آپ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی
فرمایا تھا کہ تمہارا یہ طواف (یعنی طواف افاضہ) حج و عمرہ دونوں کو کافی ہے اور اس صورت میں

ہو وہ نہ کرے سو بعضی لوگوں نے اس پر عمل کیا اور بعضوں نے نہیں (اس لیے کہ امر وجوب کے طور پر نہ تھا بلکہ استیجاب
 کے طور پر نہ تھا) حالانکہ اذن کے ساتھ ہدی نہ تھی (مگر تاہم وہ احرام حج ہی کا باندہ رہی اور نیت حج ہی کی کی
 رہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو ہدی تھی اور ان لوگوں کے ساتھ ہی جنگ و طاعت تھی
 ہدی کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا تم کیوں
 رو رہی ہو میں نے عرض کی کہ آپ نے جو بار دن سو فرمایا میں نے سنا کہ آپ نے عمرے کا حکم دیا اور میں اسکی بجا اور
 سے بسبب حیض کے مجبور ہوں) آپ نے فرمایا کیوں مینے عرض کی کہ میں نماز نہیں پڑھتی رہی ان سے معلوم
 ہوا کہ حیض کو بے نمازی آگئی بولنا سحیہ کہ اس میں حیا اور تہذیب ہو اور یہ مہطلح گویا اسی حدیث سے
 نکلی ہے) آپ نے فرمایا تمہے کیا نقصان ہو تم حج میں مشغول رہو اور بیٹے ابھی افعال عمرہ میں تاخیر کرو اگرچہ
 احرام عمرہ کا ہے (اور اس سے امید ہو کہ ہم کو وہ بھی عنایت فرماویں اور بات تو یہ ہے کہ آخر تم آدم کی اولاد ہو اور
 اللہ تعالیٰ نے تمہارا دیرپا پیہر دی گھا ہے جو ان سب پر گھا ہے (اس سے معلوم ہوا کہ تخصیص حیض کی اور
 ابتدا اسکی بنی اسرائیل سے باطل ہے) پھر فرمائی ہیں کہ میں حج میں نکلی اور ہم منامین اوڑھے اور میں پاک
 ہوئی اور طواف کیا میت اللہ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محصب ہیں آئے اور آپ عبد الرحمن
 بن ابی بکر سے فرمایا کہ اپنی ہمیشہ کو حرم سے باہر لے جاؤ اور وہ عمرہ کا احرام باندھو (اس سے استدلال کیا
 ہے ان لوگوں نے جو قائل ہیں کہ مکہ والا جب عمرہ کرے تو حل میں لینے حرم سے باہر اور روانہ نہیں ہو کہ حرم
 ہی سے احرام باندھ لیں اور اگر اس نے حرم ہی میں احرام باندھا اور پھر حل میں گیا طواف پہلے تو یہی
 کافی ہے اور اگر بعد میں وہ جب نہیں اور اگر حرم میں احرام باندھ کر بھی حل میں نہ نکلا اور طواف سعی اور حلق
 کیا تو اس میں دو قول ہیں ایک یہ کہ عمرہ کا صحیح نہیں جب تک کہ حل کی طرف نہ نکلے پھر طواف سعی کرے
 اور حلق اور دوسرا قول یہ ہے کہ عمرہ صحیح ہے مگر اوپر دم لازم آتا ہے (یعنی ایک بکری) اس لیے کہ اس نے
 بیقات کو ترک کیا اور علمائے نے کہا ہے کہ واجب حل کی طرف نکلنا تاکہ اس کا حل حرم دونوں میں ہو
 جاوے جیسے حاجی دونوں میں جاتا ہے اور عرفات میں وقوف کرتا ہے اور وہ حل میں ہے پھر کہ داخل ہوتا ہے
 طواف وغیرہ کے لیے یہ تفصیل ہے مذہب شافعی کی اور یہی گھا ہے جمہور علمائے نے کہ واجب ہو نکلنا حل
 کی طرف عمرہ کے احرام کے لیے جب سے حل قریب ہو اور امام مالک نے کہا کہ نذر ہے کہ احرام عمرہ کا تنعیم سے
 اور معتبرین کی بیقات وہی ہے مگر یہ قول ثاؤد و مردود ہے اور جمہور کا وہی قول ہے کہ تمام جواب حل کے

برابر میں خواہ نعیم ہو یا اور کوئی (نمودی) اور طواف کرے بیت اللہ کا اور فرمایا آپؐ کہ میں ہم دونوں کو منتظر
 ہوں یہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم سب دونوں تھے اور میں نے لکبک بکار
 اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفائے روہ کی سعی کی اور ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا
 اسی منزل میں ہے رات میں ہم آپؐ فرمایا کہ تم فارغ ہو گئیں میں نے عرض کی کہ ان آپؐ اپنے اصحاب
 میں کو بچ بکار دی اور نکھر اور بیت اللہ پر سر گذرے اور طواف کیا (یہ طواف ورواح کیا) نماز صبح کے
 پہلے پہر نہ کہ چلے **فائدہ** قولہ اور آپؐ اصحاب کی طرف تھکے اور فرمایا جس کے ساتھ ہم ہی نہ ہوں
 زائد المعاد میں ہے کہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اختیار دیا تک ثلاثہ میں ہم جب مکہ کے
 قریب پہنچے تو حکم دیا کہ جو لوگ حج اور قرآن کا احرام باندھیں میں اور ہم ہی نہیں لائے وہ اسکو فسخ کر دیں
 عمرہ کے ساتھ ہم مردہ پر پہنچ کر بطریق وجوب کے انکو بھی حکم دیا کہ حج اور فرمایا کہ اپنی بہن کو حرم سے باہر لے
 جاوے الا زائد المعاد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں میں ایک ہی ایسا عمرہ نہیں ہے
 کہ آپؐ مکہ سے باہر نکل کر حل ہو عمرہ کا احرام باندھ ہو جسکو آج کل لوگ کیا کرتے ہیں اور آپؐ کے تمام عمر
 وہی تھے جبکہ میں باہر سے آیا ان کے ہوتے ہیں رہنے اور نہ قیاس کرنا کہ نالوں کے عمرے کا جو
 ساکنان کہ ہیں اور انکو حکم دینا کہ حل میں جا کر احرام باندھیں قیاس ہم الفارق ہے اور حالانکہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد حج کے تیرہ برس مکہ میں مقیم رہے مگر سرگزبان ہی مروی نہیں ہو کہ آپؐ اس
 مدت میں کبھی مکہ حل میں جا کر عمرہ کا احرام باندھا اور آپؐ جو عمرہ کیا ہے اور اسکو مشرور و تہنیر آیا ہے
 وہ اوس شخص کا عمرہ ہے جو باہر سے مکہ میں آئے نہ اسکا جو کہ ہی میں ہوتا ہو کہ وہ باہر نکل کر احرام باندھو اور یہ
 آپؐ کے زمانہ میں کسینو ہی نہیں کیا سو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حالانکہ سراروں صحابہ آپؐ کے
 ساتھ تھے اور وہ حضرت عائشہ کی فعل کی یہ تھی کہ وہ عمرہ کا احرام باندھ کر عائشہ ہو گئیں اور آپؐ نے
 حکم کیا عمرہ پر حج کو طائر اور وہ فارغ ہو گئیں اور حضرت نے فرمایا کہ تمہارا طواف حج اور عمرہ دونوں کو کا
 ہو جاوے گا تو انہی یہ طائل ہو کہ اور یہ بیان تو حج اور عمرہ دونوں مستقل (یعنی الگ الگ احرام سے)
 ادا کر کے جاتی ہیں اس لیے کہ وہ متمعات تھیں اور انکو حقیق ہی نہیں آیا اور انہوں نے قرآن ہی نہیں
 کیا اور میں ایسے عمرے کے ساتھ جاتی ہوں جو حج کے ضمن میں ہوا ہے اس سے انکو طائل ہوا تو آپؐ نے
 انکے بہائی کو حکم دیا کہ تنعیم سے عمرہ کرالاؤ گنان کا دل خوش ہو جاوے اور حالانکہ رسول اللہ صلی

اے علیہ وسلم نے وہاں جو عمرہ کیا اور حج عین ذہ اور کسی صحابی نے جو آپ کے ساتھ تھے انتہی غرض اس حکام سے
 یہ ہے کہ آج کل جہ کے لوگ احرام عمرہ کے لیے حل میں جانا واجب جانتے ہیں اور احرام اُسکا کہ کے اندر درست
 نہیں جانتے یہ خلاف ہے اور فقہ حضرت عائشہؓ جو سند لال اُنکا باطل ہے اس لیے کہ فعل کو عموم نہیں علیٰ خصوص
 حباس فعل کی ایک علت خاص پائی جاوے اور وہ ہم اوپر بیان کر چکے اور کلیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کا ہمارے لیے علیٰ العموم موجود ہے کہ آپؐ فرمایا کہ جو ارادہ رکھتا ہو حج اور عمرہ کا اور میقات کو اندر ہو وہ فیر
 سے جہان رہتا ہے بیکہ پکار رہا ہوتا کہ اہل مکہ سے اور یہ لفظ حدیث باسانید متعدد وہ باب الموقوت
 میں سلم کے اوپر گزر چکا پس کی کو احرام عمرہ کے لیے حل میں جانا ضرور نہیں و ذاک المقصود اور کے حکام
 میں سے کہ صاحب سبل فرماتا ہے کہ اہل مکہ عام میں خواہ ساکنان مکہ ہوں یا مجاوران مکہ یا واردان مکہ اور
 احرام حج کے لیے باندھا ہو یا عمرہ کے لیے اور اس سے معلوم ہوا کہ میقات عمرہ کی اہل مکہ کے لیے مکہ ہی
 ہے جیسے حج کی مکہ ہی ہے اور اسی طرح میقات قارن کی بھی مکہ ہی ہے مگر محب طبری نے کہا ہے کہ میر
 نہیں جانتا کسی کو کہ اُس نے مکہ کو عمرہ کے میقات کہا ہوا اور جو اب اس بتایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے خود میقات عمرہ کی بھی مکہ ہیہ لایا ہے اسی حدیث کو دوسرے (جسکا کلام ہم سلم سے ابھی لکھ چکے ہیں) اور
 ابن عباسؓ جو مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا اے اہل مکہ جو کوئی تم میں سے چاہے کہ عمرہ بجا لاوے تو اُسکو چاہے
 کہ اپنے اور اس کے درمیان میں طبرستان کو کر لے اور یہی کہا کہ جو ارادہ کرے اہل مکہ عمرہ کا وہ میر
 کو جاوے اور حرم سے باہر ہو جاوے پس یہ آثار موقوف ہیں اور حدیث مرفوع صحیح کے مقابل نہیں ہو سکتی
 اس کے بعد حضرت عائشہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تنہی جانے کی وہی وجہ بیان کی ہے جو ہم اوپر بیان کر آئے
 یہ کہ اس حدیث حضرت عائشہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ عمرہ بغیر حل کے جائے صحیح نہیں
 اور شخص کے لیے جو مکہ میں رہتا ہے اور جب اس میں یہ احتمال نکل آیا تو وہ اور بھی حدیث مسلم مذکور کے
 مقابل اور برابر نہیں ہو سکتی اور طوائف نے کہا ہے میں نہیں جانتا کہ جو لوگ تنہی سے عمرہ لاتے ہیں
 وہ ثواب پاتے ہیں یا عذاب کو گون نے کہا عذاب کیوں پانے لگے انہوں نے کہا میت اللہ اور اُسکا طواف
 چھوڑ کر چار میل جاتے ہیں اور اس حدیث میں دو طواف کر سکتے اور ہر طواف اُنکا اس آمد و رفت بے
 معنی سے فضل و بہتر ہے اگرچہ یہ کلام اُنکا تفضیل میں طواف کی عمرہ پر مترجم کہتا ہے کہ اس میں دلالت
 کرتا ہے اس آمد و رفت کے بے معنی ہونے اور بلا وجہ اور لاشی ہوئے پر انتہا بلال المترجم اور

امام احمد نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے عمرہ کو مکہ میں طواف کو افضل کہا ہے کہ بعض نے مکہ میں ہنا اور طواف کو افضل کہا ہے اور اصحاب احمد کے نزدیک عمرہ کے کاجب کسی احرام باندھ کر تو صحیح ہے مگر ادھر دم لازم آتا ہے اس لیے کہ اوس نے بیقات کو احرام کو توڑ کر کیا اور صاحب نے کہا ہے کہ واجب کہنا اور ادھر بے دلیل ہے انتہا ماقال فی المسک الخ نام غرض ہر جمع حقیر کے نزدیک مختار یہی ہے کہ مکہ کو عمرہ مکہ سے باندھنا بقول رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کے جائز ہے اور اس کے وجوب پر کوئی دلیل نہیں کہ وہ حل میں نکلے اور فضیہ حضرت عائشہ ثبوت وجوب نہیں ہو سکتا اور اگرچہ بڑے بڑے لوگوں نے یہ کافلا کیا ہے مگر الحق اکبر میں ہوا **سکھن** اور المؤمنین عاتقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت میں تھام لھل یا لھم مفرجاً آدمیتا من فکرت ومنکما من فکرت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلمانوں کی مان فرماتی ہے کہ بعض لوگوں نے ہم میں سے اہلال کیا تھاج مفرد کا اور بعضوں نے قرآن کیا تھا اور بعضوں نے متع **سکھن** القاریم **سکھن** قال جانت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کافجہ ترجمہ قاسم نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حج کا احرام باندھ کر امین تھیں **ف** یعنی پہلے عمرہ کا اہلال کیا تھا پھر بوجہ حیض کے عمرے کو چھوڑ دیا اور حج کا اہلال کیا کہ کسی اور یہ کہنا صحیح ہو گیا کہ وہ حج کو امین تھیں اس لیے کہ اگر حیض نہ بھی ہوتا تو عمرہ کے بعد ضرور حج اور اگر تین جیسے متع کو کہہ سکتے ہیں کہ حج کو آیا ہے اگرچہ اول احرام اسکا عمرہ ہی کا ہوتا ہے **سکھن** عمرہ قالت سمعت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تقول خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم یومین مرزبے القعدۃ لا نؤی الا انہ لیس فی حلی لاذ دتو تائم منکے امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لکن معہ ہذا اذا طاف بالبدنہ ویکون الصفا والمردۃ ان یحل قالت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فدخل علینا یوم الخندق فخرجت بفریقتی ماہدا فقیل ذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعوی انا وجہ قال یحییٰ فذبح **سکھن** هذا الحديث للقاریم **سکھن** فقال انک فی اللہ بالحدیث کل وجهہ ترجمہ عمرہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سوسنا کہ فرماتی تھیں ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب پانچ مار یحییٰ بن زبیدہ کی باقی رہ گئیں اور ہم خیال حجر ہی کا کرتے تھے یہاں تک کہ جب مکہ کے پاس آئے تو آب زوحم فرمایا کہ جس کے ہتھی نہ ہو تو وہ طواف وسیعی کے بعد احرام کہو لڑالے (یعنی حج کو عمرہ کہو) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پیر ہمارے پاس حجر کے دن یعنی دسویں تاریخ

بعد اوسکی فضا کا حکم دیا اور عمرہ تنغیم فضا تہی عمرہ سابقہ کی اور یہ مسلک ہے ابو حنیفہ اور اس کے اتباع کا اور اس
قول کہیوافق یہ عمرہ انہر واجب تھا اور قول اول کر دوسرے جائز اور جہ سمیت متعہ حائضہ ہو جاوے اوس کا ادنی
دو دن قول کہیوافق حال ہے کہ یا تو حج کو عمرہ پر ملا کر قارنہ ہو جاوے یا عمرہ کو چھوڑ کر مفردہ ہو جاوے اور پھر اوسکی
فضا کرے **تیسرے** یہ کہ جب یہ قارنہ ہو گئیں تو ایک عمرہ مفردہ الگ بجالانا ضرور ہوا اس لیے کہ عمرہ
قارن کا عمرہ اسلام کو کافی نہیں اور یہ ایک روایت احمد کی و دروایتون میں ہے **چوتھے** یہ کہ مفردہ
تہمین اور طواف قدوم سے پہلے چلے جائے یا زمین اور افراد ہی بجالا دیں یہاں تک کہ پاک ہو گئیں اور حج پورا کیا
اور یہ عمرہ تنغیم عمرہ اسلام تھا اور یہ مسلک ہے قاضی اسماعیل بن اسحاق وغیرہ کا مالکیہ میں ہے اور یہ مسلک ترجم
کے نزدیک نہایت ہی ضعیف ہے بہ نسبت اور ساک کو تخصیص کی ہے اسکو ضعیف پر ابن قیم وغیرہ نے تہی
ف ما بہ حال اس عمرہ سے اور اس روایت جناب صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بڑے اصول
مناک سے معلوم ہو کہ جزائے خیر دیوے اللہ تعالیٰ ہماری مان کو اور بلند کرے درجہ ان کا اعلیٰ علیہین میں
اول یہ کہ معلوم ہوا کہ قارن کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے عمرہ اور حج دونوں کے **دوسرے**
یہ کہ طواف قدوم ساقط ہو جاتا ہے حائضہ سے اور حال ضعیفہ کا جو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نے بیان کیا وہ اصل اسماعیل ہے اس سائے **تیسرے** یہ کہ داخل و شامل کو درناج کا عمرہ پر حائضہ کو جائز ہے
جیسے طواف کو جائز ہے اور کیون نہ ہو کہ وہ زیادہ قسا کی محتاج ہے اس لیے کہ معذور ہے **چوتھی** یہ کہ حائضہ
سب افعال حج بجالا دے سوا طواف کی یا پانچویں یہ کہ تنغیم حل میں ہے چھٹی یہ کہ دو عمروں کا ایک سال
میں بلکہ ایک سال میں بجالانا روا ہے **ساتھویں** یہ کہ مستحب جب غزوت کا خوف رکھتا ہو تو اسکو روا ہے کہ
حج کو عمرہ پر داخل کرے اور یہ روایت اس مسلک کی اصل ہے **آٹھویں** یہ کہ مکہ کے عمرے کے لیے یہ
روایت اصل ہے اور جو اسکو مستحب جاتا ہے اوس کے ہاتھ میں اس روایت کو سوا اور کوئی دلیل نہیں اس لیے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مکہ سے باہر نکل کر عمرہ نہیں کیا نہ کسی اور صحابی نے جو آپ کے ساتھ تھے سوا جناب
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اور عمرہ مکہ والیوں نے اسی روایت کو اپنے اس قول کی دلیل ٹھہرایا ہے کہ
مکی کو مکہ میں جانا ضروری احرام عمرہ کے لیے حالانکہ اس میں کوئی باہر جانے کے وجوب پر گزروالاء نہیں اس
لیے کہ عمرہ جناب صدیقہ کا یا تو عمرہ فضا تھا اور اس عمرہ کے عوض میں جو انہوں نے ترک کیا تھا ان کو گون
کے قول کے موافق جو اسکو واجب کہتے ہیں جیسے پہلے اور پھر کہ کر دی ہے یا زیادت محض یعنی صرف اون کی

دلجوئی کے لیے اوسکو قول کے موافق جواب دیکھو قار نہ کہتا ہے حالانکہ طواف اور حج دونوں کا فی ہر
 جگہ یہی تصریح بذکر کلما ابن قیم (فی زاد المعاد) **سُئِلَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ لَا أَكُنُّ مَعَ النَّبِيِّ وَلَا مَعَ رَسُولِهِ وَلَا مَعَ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ مَخْضُوعًا مَرَّ حَبِيبٍ
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نکلیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لبیک پکڑ کر
 ہوئے نہ اسراوہ خاص حجبار کہتے تھے نہ خاص عمر کے کا اور بیان کی راوی نے باقی حدیث مثل روایت غصہ
 کی جواب پر گزری **ف** کہا ہمارے محقق زمان شیخ ابن قیم علیہ الرحمۃ والغفران نے زاد المعاد میں کہ
 مطلق احرام باندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلاتعین نہ کہ یہ ایک قول ہے امام شافعی کا اور
 کے دو قولوں میں سے کہ تصریح کی ہے انہوں نے اوسکی کتاب اختلاف حدیث میں اس کے بعد مفضل قول ہے
 کا نقل کیا اور تصریح کی ہے شیخ مذکور نے اس کتاب میں جابجا اس پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قار تھے
 اور یہی صحیح ہے محدثین کے نزدیک اور جو قائل ہیں کہ آپ کا احرام مطلق تھا بغیر تعین نہ کہ کے اور
 اعذار میں ہے یہ روایت بھی ہے جناب صدیقہ کی جبکی ذیل میں ہم فائدہ کھنڈتے ہیں کہ یہی روایت بخاری میں
 بھی مروی ہوئی ہے اور طاؤس نے بھی اس ضمنوں کو روایت کیا ہے کہ ہم نکلیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ساتھ اور آپ حج کا نام لیتے تھے نہ عمرہ کا اور حکم الہی کے منتظر تھے کہ حکم الہی صفا اور مردہ کے
 میں اوترا اور جا برنے ہی روایت کی ہے کہ ہم نے عمل کیا جو اپنے کیا اور اپنے لبیک پکڑ کر ہی توحید کو سامنے
 پہنچ کر کیا تلبیہ کا اور کہا کہ لوگوں نے بھی وہی تلبیہ کہا جو اپنے کہا غرض ان روایتوں میں کسی نہ کہ
 کی تعین نہیں ہے پہلے اسکا جواب دیا ہے کہ ان روایتوں میں کوئی بات ایسی مروی نہیں جو اون دونوں
 کے مخالف ہو جنہیں تعین آپ کی نہ کہ کی مذکور ہے اب سنو کہ روایت طاؤس کی تو مرسل ہے اور وہ معتبر
 نہیں ہر سکتی اور روایات صحیحہ تفصل الاسناد کو جو ثبوت تعین کے باب میں مروی ہو چکی ہیں اور طاؤس
 کی روایت کا انفصال سند نہ کسی طریق صحیح سے معلوم ہوتا ہے نہ صحیح ہے اور اگر صحیح بھی ہو تو جس حکم انور
 کے آپ منتظر تھے وہ میقات سے پیشتر آپ کو پہنچا اور آپ کے پاس ایک فیستہ پروردگار عالم کی طرف سے آیا
 اس نے کہا کہ اے مادی مبارک میں نماز ادا کرو اور کھو عمرہ ہے حج میں ملا ہوا غرض یہ حکم الہی آپ کو قبل
 احرام کے پہنچ چکا اور آپ قرآن کا احرام باندہ ہو کر اور طاؤس اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ حکم الہی آپ
 پر صفا اور مردہ کے پہنچ میں اوترا اور یہ حکم اور ہو اوس حکم اول کے سوا جو آپ کو وادی عقیق میں

اور تاہم (یعنی قبل احرام) اور یہ حکم جو صفا اور مردہ پر اور تر ایندھن حج کا حکم ہے کہ آپ صحابہ کو حکم دیا
کوچ کو عمرہ بجا لاکر فسخ کر دینے کے ساتھ بدی نہ ہو اور یہ بین پر آپ فرمایا کہ اگر پہلے سے میں جانتا اپنے کام
کو جبکو میں آخر میں جاتا تو بدی ساتھ لانا یعنی آرزو کی احرام کے کہو لڑا لے کی مگر یہ بدی لائے مجبور
تجربہ اور یہ آرزو اس لیے تھی کہ اس میں است کی آسانی اور صحابہ کی دلجوئی اور ان کی مودت تھی (اور یہاں
آپ فسخ حج کا حکم وجوب کے طور پر دیا اور جب صحابہ نے نائل کیا تو آپ فرمایا وہی کرو جو میں نے حجہ حکم دیتا
ہوں باقی رہا یہ فرمان ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نہ خیال رکھتے تھے ہم حج کا نہ عمرہ کا یہ اگر
محفوظ ہو تو مطلب اسکا یہ ہے کہ یہ بات احرام سے پہلے تھی اور نہیں تو آپ کے کلام میں مخالفت ہوگی کہ اور تو بتا
صحیح میں آچکا ہے کہ کچھ لوگوں نے ہم میں حج کا کچھ لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور آپ بھی خود احرام
عمرہ کا باندھا تھا اور یہ جو ام المؤمنین ہر موی ہے کہ ہم لبیک پچھتے تھے نہ حج کا خیال تھا نہ عمرہ کا یہ بھی احرام
سے پہلے تھا اور یہ اون کو کہیں موی نہیں کہ مکہ تک ہمارا یہی حال تھا کہ یہ محض باطل ہے یقیناً اور جن لوگوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لبیک سنا ہے اور حج اور عمرہ کا بیان کیا ہے اُنکی روایتیں کیونکر رد کی جائیں
گی اور یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صحیح ہے تو نہ انہما درجہ اسکا یہ ہوگا کہ انکو صحابہ کا
لبیک جو بیعت پر ہوا یاد نہ آ اور مرد بنیت عورتوں کے اس سے زیادہ واقف ہیں لہذا اس کہنہ کی ضرورت
نہیں اسلیو کہ ہماری زبان نے خود تصریح کر دی ہے کہ بعض ہم میں سے عمرہ کا احرام باندھتے تھے اور بعض
حج کا اور جا رہے جو موی ہے کہ آپ توحید کا لبیک پکارا تو اس میں نہ الفاظ لبیک کو موی ہیں نہ
علامہ تعین لکھتے اور روایات اثبات تعین میں ایک زیادت ہو اور زیادت ثقات کی مقبول ہے انتہے
سُئِلَ عَنْ رَفِيٍّ رَفِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
مَنْ حَجَّ بَيْنَ ذِي الْحِجَّةِ أَوْ حَمِيرٍ فَدَخَلَ عَلَى وَهُوَ عَشْرَانُ فَقُلْتُ مَنْ أَخْضَبَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَخْضَبَهُ اللَّهُ النَّارُ قَالَ أَوْ مَا شَعَرَ حَتَّى إِذَا مَرَّتِ النَّاسُ بِأَكْمَرٍ فَإِذَا هُمْ يَلِدُونَ قَالَ
أَكْمَرُ كَمَا تَقُولُونَ أَكْمَرُ وَأَكْمَرُ لَوْ أَنَّ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا
سَقَطَ إِلَيَّ مِنْ حَتَّى أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَهْلُ كَمَا أَهْلُوا ثُمَّ جَاءَهُمْ امَّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتُ عَائِشَةُ رَضِيَ
اللَّهِ عَنْهَا فَرَأَتْهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ لَحَجَّ كِي حَتَّى يَأْتِيَ بِخَوْنٍ كُوَ آسَے اور سب سے باہر
تشریف لائے غصہ میں بہہ رہے ہو میں نے عرض کی کہ آپ کو کس نے غصہ دلایا اے اللہ کر رسول اللہ اس کو

دوزخ میں ڈکے آپ نے فرمایا کہ تم نہیں جانتی ہو کہ میں نے لوگوں کو ایک کام کا حکم دیا اور وہ اس میں تردد کر کے
 ہمیں حکم نے کہا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ آپ نے فرمایا گویا وہ نازل کرنے میں اور فرمایا کہ اگر میں پہلے سے جانتا
 ہوتا اپنے کام کو جو میں نے بعد جانا تو بدی کو اپنے ساتھ نہ لانا (اس قول سے معلوم ہوا کہ انبیاء کو علم غیب
 نہیں) اور یہاں کہ میں خیر یدلین اور ان لوگوں نے جیسا احرام کہولڈا لیا ہے ویسا ہی میں بھی کہول
 دالٹ **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ اس نظر سے تھا کہ آپ کو حکم میں تردد کرنا شیوہ
 ایمان نہیں اور ایمان داری کی بات یہی ہے کہ جیسا مردین میں آپ کا حکم معلوم ہو جاوے کسی بھی ہستی
 کو تو اس کو دل سے ماننا اور سیکو بہتر و افضل جانتا ضرور ہے اور سیکو عمل کرنا اولے اور نہیب ہر دو پر
 مضمون ہے اس آیت کا فلا ورتبک لایؤثرون خستے کیونکہ فیما شجرہ بینہم ثم لایسجدوا لی فی القیمیم **ف**
 قاتلہم فیما یشاءوا اور یہ حکم عام ہے تمام اہل اسلام کو قیامت تک اور نازل اور تردد کی جگہ ہر
 مجتہدوں اور مولویوں اور ورولیشوں کی باتیں ہیں جن میں احتمال خطا کا موجود ہے نہ رسول مصدق
 میں خباہت اس احتمال خطا کی آلیشوں سے پاک ہے اور رسول کی بات کو محل تردد و نازل جانتا نقص
 ایمان ہے اور زوال یقین اور شریعت کی بے ادبی ہے اور حدیث سے معلوم ہوا کہ جو رسول کے حکم
 میں ذرا بھی تردد کرے اس کے لیے بدعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ اسے جہنمی کرے دوزخ میں ڈالے و رسیاہ
 کرے روا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ دعا کی اور حضرت نے اس کو منع نہیں فرمایا یہ
 سے مقلدان متعصبین کو کوسنا روا ہوا اور ان کا حال بد مال کہل گیا (نودی) اور اس حدیث
 سے معلوم ہوا کہ افسوس کرنا کسی مردین کی موت ہونے پر وہاں ہے اور لایسوا علی ما فاکم میں
 داخل نہیں اور نہ اس حدیث میں جو حضرت نے فرمائی کہ اگر کا لفظ کہنا شیطان کا زور دازہ کہو نہ اسے
 اور معلوم ہوا کہ یہ آیت اور حدیث کا مطلب ہے کہ دنیا کی نعمتیں موت ہو پر افسوس نہ کرے کہ اگر
 میں ایسا کرتا تو ایسا ہوتا اور اس تقریر سے حدیث میں اور آیت میں مطابقت ہو گئی **ف**
 عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِمَنْعَةٍ وَخَصَيْنَ
 مِنْهُ فِي الْحَجَّةِ بِمَنْعَةٍ حَدِيثٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَرِهَ الشَّكَّ مِنَ الْكِبَرِ فِي قَوْلِهِ يَكْرَهُ دُونَ
وہی مضمون ہے مگر اس میں حکم راوی کا نہایت کور نہیں نازل کر ذکر میں **ف**
 غرض ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ اب جو تہی تاریخ ذی الحجہ کی کہ میں داخل ہوئے اور فریادیں

پہونچے اور ٹکنا آپ کا ہم اوپر ذکر کر گئے ہیں فلاغودہ اور ذمی طوسی میں جبکہ آبار الزاہر کہتے ہیں انوار
 کی شب کو اترے اور صبح کی نماز میں ادا کی بہر انوار کے داغ نکل گیا اور مکہ چلے اور دن میں اعلا
 مایہ سرفیہ العلیا سے جو حجوں کے قریب ہو دخل مکہ ہوئے دشنیہ ٹیل علیا بلند اور اوپر کا حجوں میں پہونچ
 خائے محطی ہے پہریم ایک مقام کا نام ہے اور عربوں میں مکہ کی نیچے کی جانب ہو دخل ہوتے تھے اور حج
 میں اوپر کی جانب ہو دخل ہوئی اور کل نیچے کے جانب ہو پہر مسجد میں چاشت کی وقت داخل ہوئی اور طہرائی
 لے کر ہا کہ جب آپ کی نظر بیت المقدس کی طرف پڑتی تھی دعا کرتے تھے اللہم زد بیتک ہذا تشریفاً و تعظیماً و ذکر کیا
 وہ ہاتھ پہر جب مسجد میں آؤ تحنہ المسجد نہیں پڑھی سو اس طرح مسجد الحرام کی محبت طواف ہو اور جب حجر اسود
 کے روبرو گئے اس کو استلام کیا راستہ ہاتھ سے یا لکڑی سے چونا یا بوسہ دینا یا ہاتھ سے چوم کر ہاتھ کو
 یا لکڑی سے چوم کر لکڑی کو بوسہ دینا اور حجر اسود سے رکن یا ام کی طرف نہیں بلکہ باب کعبہ کی طرف
 گئی اور طواف شروع کیا اور ہاتھ نہیں اٹھائے اور نہ زبان سے طواف کی نیت کی اور نہ تکبیر کہی ہو
 نماز کے لیے کہتے ہیں جب یہ عوام ان سنت کو نہ جانتے والے کہتے ہیں اور یہ امور سب بدعات و منکرات
 ہیں (زاد المعاد) **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ**
مَنْ كَفَّ لَكَ تَطُفَ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَاضَتْ فَتَنَكَّتْ لَكَ نَارُكَ كُلَّهَا وَقَدْ أَهَلَّتْ بِالنَّجَسِ فَقَالَ
لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّفَرِ يَسْعُ لَهَا أَفْئِدَتُهَا وَجَعَلَ يَلِكُ فَا بَيْتَ قُبْعَتْ
بِهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَكَ الشَّيْخُ فَا عَمَرَتْ بَعْدَ ذَلِكَ تَرَجَّعَ حَضْرَتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 عتضا فرماتی ہیں کہ انہوں نے احرام باندھا عمرہ کا اور آمین اور طواف نہیں کیا تھا کہ جائزہ ہو گئیں
 پہر سب مناسک حج کے ادا کیے حج کا احرام باندھ کر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منیٰ سے کوئٹھ
 کے دن کہ تمہارا طواف حج اور عمرہ دونوں کو کافی ہو جاوے گا اور انہوں نے اس بات سے اپنی خوشی
 ظاہر کی تو آپ نے عبد الرحمن کے ساتھ پیچیدہ یا تنہیم کو کہ بعد حج کے عمرہ لا آمین **ف** اس وقت
 میں تشریح ہو گئی کہ انہوں نے عمرہ چھوڑا نہیں صرف اسکا اعمال میں بدب حیض کے دیر کی اور
 معلوم ہوا کہ فارن کو ایک ہی طواف و سعی عمرہ و حج دونوں کے لیے کافی ہو جاتی ہے اور معلوم ہوا کہ عمرہ حج کو دخل نہ
 جائزہ اور معلوم ہوا کہ عمرہ تنہیم صرف انہی دو خوشی کے لیے تھا ورنہ طواف دونوں کو کافی تھا **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا**
بَيَّعَتْ فَتَنَكَّتْ بِهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَكَ الشَّيْخُ فَا عَمَرَتْ بَعْدَ ذَلِكَ تَرَجَّعَ حَضْرَتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

اچکی تھی تبین اور یہ جو فرمایا ام المؤمنین نے کہ پہر آپ کو حج کا حکم دیا اس میں بیان میں تقدیم و تاخیر ہو گیا
 ہے غرض طواف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہؓ کی روانگی کے بعد تھا اور آپ فارغ ہو چکے تھے
 طواف سے قبل اون کے آنے کے اور اس میں بھی تصریح ہے کہ حضرت عائشہؓ کو دل خوش کرنے کو تنعیم
 پہنچا تھا ورنہ طواف اُن کا حج و عمرہ دونوں کو کافی تھا **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى**
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنَّ يُدْرَفَ عَائِشَةَ فَيُعْمَدَ هَامِرُ التَّنْعِيمِ ترجمہ عبد الرحمن
 سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ انہی سچے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شہرہ
 لے جاویں اور تنعیم سے عمر لے آویں **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مُهَلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
فَلَمَّا مَرَرْنَا بِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَعَثَ حَتَّى أَتَا بِسُرَّةٍ عَرَّكَتْ عَائِشَةَ حَتَّى
إِذَا قَدِمْنَا لَهَا بِالكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجْلَلَ
مِنْكُمْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدًى قَالَتْ فَقُلْنَا جِلُّ مَاذَا قَالَ الْجِلُّ كَلُّهُ قَالَتْ فَكُنَّا لَيْسَاءَ وَتَطْلُبُنَا
بِالطَّيِّبِ لَيْسَاءُ نِيَابًا وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَاتٍ إِلَّا أَنْ يُجْلَى لِيَا لَنُحْمَ أَهْلُنَا يَوْمَ الْقَرْيَةِ فَنَقَرِكَلَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ فَوَجَدَهَا تَبْكِي فَقَالَ مَا أَهَانُكَ قَالَتْ نَارِي
أَرَفْتُ كَحِضَّتِي وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ أَجِلِّ وَلَمْ أَطْفِ بِالْبَيْتِ النَّاسُ يَكُ هُبُونُ الرَّاحِ أَكُلَانِ
فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَذَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِهِ دَمَرَا غَتِيلِ ثُمَّ أَهْلِي بِالْحِجَةِ فَفَعَلْتُ وَ
وَقَفْتُ لَوْ أَقِفْتُ حَتَّى إِذَا طَهَرْتُ طَافَتْ بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ تَذَكَّرْتِ مِنْ
حِجَابٍ وَعَمَّنْ تِلْكَ حِجَابًا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَجِلِّ فِي نَفْسِي إِنَّ لَمْ أَطْفِ بِالْبَيْتِ حَتَّى
يُحْجَّتْ قَالَتْ نَاذِهِبَ بِهَا بِعَبْدِ اللَّهِ حَتَّى نَأْمُرَ هَامِرَ التَّنْعِيمِ وَذَلِكَ لِيَكُنَ الْخَصْبَةُ رَحِمًا
 جابر نے کہا کہ اُسے ہم احرام باندھ رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج مفروض میں (شاید اُن کا اور
 بعض صحابہ کا احرام لیا ہی ہو اور حضرت توقارنؓ تھے) اور اُن میں جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا عمرہ کے احرام کے ساتھ یہاں تک کہ جب صرف میں پہنچے تو حضرت عائشہ صدیقہؓ حلقہ نہ ہو گئیں پہر
 جب ہم مکہ میں آئے طواف کیا کعبہ کا اور صفا اور مروہ کا اور حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کہ جس کے ساتھ پہری (فرمانی) نہ ہو وہ احرام کھول دے آئینہ کیا کیا کہا کہ بالکل کہول ڈالے کہا
 راوی نے کہ پہر ہم ٹپڑ گئے عورتوں کے پاس (یعنی دھڑے سے جماع کرنے لگے) اور خوشبو لگا کر

حجبہا
 حجبہا

اور کپڑے پہنے اور ہمارا در عرفہ میں چار شب کا فرق باقی تھا پھر ترویہ کے دن (یعنی اٹھویں تاریخ ذی الحجہ کی) احرام باندھا یعنی حج کا پہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پاس اور نگہ روتے ہوئے پایا پوچھا کیوں کیا حال ہے تمہارا انہوں نے عرض کی کہ میں حالئذہ ہو گئی اور لوگ احرام کھول چکے اور میں نے نہ احرام کھولا نہ طواف کیا بیت اللہ کا اور لوگ ایسے حج کو چلے تو آپؐ فرمایا یہ تو ایک چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کی سب ٹکویں پر لکھ دی ہے سو تم غسل کرو (یعنی احرام کے لیے) اور احرام باندھو حج کا اور انہوں نے وہی کیا اور دو قوت کیا و قوت کی جگہوں میں یہاں تک کہ جب طاسر ہوئیں تو طواف کیا بیت اللہ کا اور صفا اور مردہ کا اور آپؐ نے فرمایا کہ تمہارا احرام پورا ہو گیا حج اور عمرہ دونوں کا تو انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں اپنے دل میں ایک بات باقی رہی کہ میں نے طواف نہیں کیا جب تک حج سے فارغ نہ ہوئی تو آپؐ نے فرمایا اے عبد الرحمن ان کو تنعیم میں لے جا کر عمرہ کرا لاؤ اور یہ معاملہ اس شب ہو جب محاسبین ٹہیرے تھے **فتا** ان سب روایتوں میں یہ تصریح بخوبی ہو چکی کہ حیض جناب صدیقہ کا سرف میں تھا مگر یہ نہیں آیا کہ ظہر کہاں ہوا سو مجاہد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ وہ عرفات میں پاک ہوئیں اور عودہ نے اون سے روایت کی کہ عرفہ کا دن آن پونچا اور وہ حالئذہ تھیں اور ابن حزم نے کہا ہے کہ عرفہ میں پاک ہونے سے مراد یہ ہے کہ عرفات میں دو قوت کر لیے غسل کیا اور ابھی تک حیض باقی تھا پس ان دونوں روایتوں میں تطبیق ہو گئی پھر اور عودہ نے اون سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں حالئذہ تھی عرفہ کے دن اور مجاہد نے بھی اسی انتہا کو بیان کیا غرض قول محقق یہی ٹہیرا کہ عرفہ تک حیض تھا اور عرفات کو دو قوت کر لیے غسل کیا اور یوم النحر میں حیض تمام ہوا اسی کی تصریح کی ہے ابن قیم نے زاد المعاد میں اور یہی صحیح ہے تو کہ پھر ترویہ کے دن احرام باندھا یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ جو مکہ میں ہوا اور ارادہ حج کا کرے اور مستحب ہے کہ ترویہ کو دن احرام باندھو نہ اس کے آگے سے تو کہ سوئم غسل کرواؤ یعنی غسل احرام کا کرو معلوم ہوا کہ مستحب ہے غسل کرنا احرام کے لیے خواہ عورت حالئذہ ہو یا پاک اور یہ حکم ہے ہر مرد و عورت کو اور آپؐ نے فرمایا کہ تمہارا احرام پورا ہو گیا حج و عمرہ دونوں کا اس کے تین مسئلہ نکلے اول یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قارنہ تھیں عمرہ کو بالکل چھوڑا نہ تھا دوسرے یہ کہ قارن کو ایک ہی طواف و سعی کافی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور جمہور کا اور ابو حنیفہ نے اور ایک

نے جب کاشک محض اسی ہے اور مخالفت احادیث صحیحہ سے کچھ بال نہیں کر سکتی انہوں نے اس کا خلاف
 کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کو دو طواف اور دوسری لازم ہے تیسرے یہ کہ سعی صفا اور مردہ کے طواف صحیح
 کے بعد چاہیے اور طواف سر پہلے نہیں ہو سکتی اس لیے آپ نے ام المؤمنین کو جیسا طواف سر بہ سبب
 حیض کے روکا دیا یہی سے سر ہی روکا اور ابتداء سے حیض حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہفتہ کا
 دن تھا سر نہ میں اور انتہا یہی اوس کی ہفتہ کے دن ہوئی یوم النحر میں ایسی کہ عرفہ کو نہ حجۃ الوداع میں
 جمعہ نہا اور تیسری تاریخ ذی الحجہ کو ابتداء سے حیض تھی اور دسویں سال میں ہجرت کے یہ حج ہو اہی ذکر کیا
 ہے ابن حزم نے کتاب حجۃ الوداع میں **سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ دَخَلَ**
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَمَّا وَجَّهَتْهُمَا وَهِيَ تَتَكَبَّرُ كَمَا كَانَ يَمُثِّلُ حَدِيثُ
الْيَتِيمِ إِلَى أَخِيهِمْ وَلَمْ يَكُنْ كَمَا قَبِلَ هَذَا مِنْ حَدِيثِ الْيَتِيمِ حَبَابُ سر سوشل حدیث
 لیث کہ مروی ہو اے ابنے جو اوپر گذری (مگر اس روایت میں اتنا ہی مضمون ہے جہاں سے حضرت
 عائشہ کا روایت کیا ذکر ہے اور اوسکی اوپر کا مضمون مذکور نہیں **سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا**
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَمَّا وَجَّهَتْهُمَا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَكَ
يَحْمَدُونَ وَتَأْتِي الْحَدِيثَ يَمْحَى حَدِيثُ الْيَتِيمِ وَتَرَادَفَ الْحَدِيثُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا سَهْلًا إِذَا هُوَ بِتِ الشَّيْءِ تَابَعَهَا عَلَيْهِ وَأَرْسَلَهَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْبُرَيْكِ بَكْلٍ فَاهْلَكَ يَحْمَدُونَ مِمَّنْ التَّحْمِيدُ قَالَ مَطَرٌ قَالَ أَبُو الدَّاهِيَةِ فَكَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا
حَبَّتْ صَنَعَتْ كَمَا صَنَعَتْ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَابُ سر نے روایت کی کہ جناب
 صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج میں احرام عمرہ کا باندھا تھا اور حدیث روایت
 کی مانند حدیث لیث کی اور اتنا زاد بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نرم دل تہو حبیب ادن
 سے جناب صدیقہ کچھ فرمائش کرتی تھیں تو آپ مان لیتے تھے یہ کمال اخلاق تھا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کا کہ اپنی بی بیوں کی خاطر داری فرماتے تھے اور ان کی فرمائشیں پوری کر دیتے تھے
 جب تک اللہ پاک کی نافرمانی نہ ہو اور جناب صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خاطر تو سب زیادہ
 تھی اللہ پاک ادن کا درجہ بلند کرے اعلیٰ علیین میں اور ان سے رہنی ہو اور ہم کو انکی کھش بردار
 میں قبول فرماوے آمین یا رب العالمین (غرض یہی عید یا انکو عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتھ

اور وہ تنہا سے عمرہ لایین طرہ اور اسی میں انہوں نے ابو الزبیر سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ جب حجر کرتی تھیں تو ویسا ہی کرتی تھیں جیسا حضرت عمرؓ کے ساتھ حج میں کیا تھا **عمر** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجْتَهِدِينَ بِالْحَجِّ مَعَنَا النَّسَاءُ وَالْوَلَدُ أَنْ فَعَلْنَا ذَلِكَ مَا مَكَةَ طَفْنَا بِالْبَيْتِ وَالضَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَكُنْ مَعَهُ هَذَا فَعَلْنَا قَالَ قُلْنَا آتَى الْوَلَدُ الْوَلَدُ قَالَ قُلْنَا قَاتِلْنَا الشَّاءَ وَلَكِنَّا الشَّاءَ وَالْبَيْتَ وَمَسْنَا الطَّيِّبَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْقُرْبَةِ أَهَلْنَا بِالْحَجِّ وَكَفَّ نَا الطَّوُافَ الْأَوَّلَ بَيْنَ الضَّفَا وَالْمَرْوَةِ كَمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ شَتَّقْنَا فِي الْأَيْلِ وَالْبَقَرِ كُلِّ سَبْعَةٍ مِثْلًا فِي بَدَنَةٍ تَرَجَّمَهُ جَابِرُ بْنُ كَبَّارٍ ثُمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ حج کا لیک پکارنے ہوئے ہمارے ساتھ عورت اور بچہ بھی تھے پھر جب مکہ آئے طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی کی صفاء اور مروہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا جسکی ساتھ وہی نہ وہ احرام کھولڈالے اور حلال ہو جاوے جسے جابر سے کہا کیا حلال ہونا انہوں نے کہا پورا ابھر ہم عورتوں کے پاس آئے (یعنی جماع کیا) اور کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی پھر جب انہوں نے تاریخ ہوئی حج کی لیک پکاری اور کفایت کر گئی جھکوسمی صفاء اور مروہ کی جو پہلے کی تھی اور حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شریک ہو جاوین اونٹ اور گائے میں سات آدھی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج جوڑے نابالغ لڑکے کا بھی درست ہو اور یہی مذہب ابو امام مالک اور شافعی اور احمد اور تمام علماء کا صحابہ اور تابعین سے اور جو لوگ ان کے بعد میں سب قائل میں کہ حج اور کجا صحیح ہے اور وہ بھی ثواب پاتا ہے اور حج نابالغ کے احکام اور جاری ہوتے ہیں اگر اتنا ہے کہ فرض اسلام سے وہ حج کافی نہیں ہوتا اور جب بالغ ہو تو اسکو حج پھر فرض ہوتا ہے۔ بہشتہ طیکہ زاد راہ کی طاقت ہو چسپ اور دن پر فرض ہوتا ہے اور ابو حنیفہ نے اس مسئلہ میں صریحاً جبہور علماء کا سلف سے خلفت تک خلاف کیا اور صراحتہ خلاف حدیث کہتا ہے اور قائل ہوئے ہیں کہ نہ اسکا احرام صحیح ہے نہ حج اور نہ اس میں ثواب ہو اور نہ اس پر احکام حج مرتب ہوتے ہیں اور کہتا ہے کہ حج اسکا صرف ہوا سطر ہے کہ اُسے مشق ہو اور احکام سیکھو اور اسکو مخطورات سے بچنے حالانکہ یہ قول ایک ادنیٰ نے بچے کے نزدیک بھی صریح نادان ہے اسلیو کہ ہم کہتے

ہوں تو شکر کرتے رہو انہیں مگر ان سب پر مذہب امام شافعی کا صحیح معلوم ہوتا ہے جب تک عدم حوازی رکھ کر
 ذلیل قائم نہ ہو اور برائے اصلہ و ان کے مذہب کے ساتھ لگی ہوئی ہو جب تک کوئی دلیل معارض
 نہ پائی جاوے اور صحابہ پر بھی منقول ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ**
أَمَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كُنَّا أَنْ تُحْرِمَ إِذَا كَوَّجْنَا الْوَسْيَ قَالَ فَاهْلِكْنَا
مِنْ أَكْبَطِ حِمْرٍ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نے کہا حکم کیا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمیں احرام کہل
 ڈالا کہ جب ہم منے کو چلین (یعنی اٹھوین تائیں) تو لیک پکاری جتنے حج کی الطح سے **ف**
 الطح نکری ملی زمین کو بھی کہتے ہیں اور یہاں الطح سے ایک خاص میدان مراد ہے جو محکم کے قریب
 ہے اور اس روایت شافعی نے استدلال کیا ہے کہ متمتع کو مستحب یہی ہے کہ احرام حج کا اٹھوین
 تائیں باندھے اور یہی حکم ہے اسکا جو کہ سے حج کو چلے اور مالک وغیرہ نے کہا ہے کہ مستحب یہ کہ اگر
 دیچھے سے احرام باندھو **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ لَمْ يُطْعَمَ النَّبِيُّ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ بَنِي النَّبِيِّ وَلَا كَلْبٌ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ
بَكْبَكٍ وَلَا قَدْ أَقْبَلَ حَاجِرٌ عَبْدَ اللَّهِ کے بیٹے کہتے تھے کہ طواف نہیں کیا نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے اور نہ آپ کے اصحاب نے صفا اور مردہ میں مگر ایک بار زیادہ کیا محمد بن بکر کی روایت میں کہ
 وہی طواف اول **ف** یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور قارن کو ایک ہی
 سے کافی ہے صفا اور مردہ کی اور جو متمتع ہو اسکو دو سعیان ضرور ہیں اور اس میں صفت صراحۃ
 مذہب شافعی کا کہ جو قارن ہو اسکو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے وہی طواف افاضہ کے وقت
 اور یہی مذہب ہے ابن عمر اور جابر بن عبد اللہ اور جناب عائشہ صدیقہ اور طلحہ و اس اور عطاء اور حسن ابی
 اور مجاہد اور مالک اور ابن جثون اور احمد اور اسحاق اور داؤد اور ابن منذر کا اور یہی طرف
 گئے ہیں ابن تیمیہ اور ابن قیم اور یہی ثوری ہے کہ بہت ہی احادیث اس پر دلال ہیں اور ایک گروہ نے
 ان کا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکو دو طواف اور دو سعیان ضرور ہیں اور قائل ہیں اس کے
 شعبی اور نخعی اور جابر بن زید اور عبد الرحمن بن اسود اور ثوری اور حسن بن صالح اور ابو حنیفہ
 رضی اللہ عنہم اور محکم ہے یہ قول علی اور ابن سعد سے اور ابن منذر نے کہا ہے کہ حضرت علی
 کرم اللہ وجہہ سے یہ قول ثابت نہیں اور یہ مذہب نصوص صریحہ نبوی معصوم کے مخالف ہے اور

اور مان لی عطا نے کہا کہ جابر نے کہا کہ پھر آئے حضرت علیؑ اموال صدقات کی تحصیل لیکر جس کے لیے
 حضرت نے انکو بھیجا تھا مین کی طرٹ اور حقیقت مین یہ وہاں امیر ہو کر گئی تھی نہ صدقات کی تحصیل کے
 لیے اور شاید عاملوں نے ان کے سپرد کر دیے ہوں کہ حضرت تک پہونچا دیں ورنہ اموال صدقات نبی
 یاسم کو لینا روا نہیں (پھر حضرت نے اون سے فرمایا کہ تم نے کیا احرام باندھا انہوں نے عرض کی کہ جو
 اہمال ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا (یعنی مین نے لیک مین ہی کہا کہ جو لیک حضرت کی ہو وہی میری
 ہے یہ وہی بات ہوئی جو بنیت امام کی وہ میری (پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قربان کر دو اور
 محرم رہو اور حضرت کر لیے ہدی لائے حضرت علیؑ اور سراقہ بن مالک بن جشم نے کہا کہ یا رسول
 اللہ کیا یہ حکم (یعنی حج کو فسخ کر دینا عمرہ کر کے) ہمارے اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے ہا
فائدہ دوسری روایت مین آیا ہے کہ سراقہ بن جشم اوٹھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا یہ
 ہمارے اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے واسطے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلی
 دو سر ہاتھ کی انگلیوں مین ڈالیں اور فرمایا داخل ہو گیا عمرہ حج مین دو بار یہی فرمایا اور فرمایا کہ بلکہ یہ
 ہمیشہ کے لیے ہے ہمیشہ کے لیے ہے اور نووی نے کہا ہے کہ عمار نے اس مین اختلاف کیا ہے اور
 اس کے چار معنی کہے مین اول اور اصح معنی یہ مین اگرچہ یہی اس کے قائل مین کہ معنی اسکو یہ مین
 کہ عمرہ بجالاناج کے ایام مین جائز ہے قیامت تک (حالانکہ ایام جاہلیت مین ایام حج مین عمرہ کر کے
 بہت برا جانتے تھے) غرض آپ کو جاہلیت کی عادت کا باطل کرنا منظور تھا کہ وہ حج کے مہینوں مین
 عمرے کو ممنوع جانتے تھے **دوسرے** معنی یہ مین کہ قرآن روا ہے اور تقدیر اس کلام کی یہ ہے
 کہ داخل ہو گئے افعال عمرے کے افعال حج مین قیامت تک تیسری تاویل ہے بعض لوگوں کی
 کہ اونہوں نے کہا کہ عمرہ واجب نہیں اور معنی اس کے یہ مین کہ عمرہ ساقط ہو گیا اور کہا اونہوں نے
 کہ داخل ہونا اسکا حج مین یہ ہے کہ وجوب عمرہ کا ساقط ہو گیا اور حج کی فرضیت فراموش کے وجوہ
 ساقط کر دیا اور یہ ضعیف بلکہ باطل ہے اور سیاق صاف دلائل کرتا ہے کہ یہ تاویل غلط ہے چوتھی
 یہ کہ تاویل کی ہے بعض اہل ظاہر نے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ فسخ حج کا عمرہ کر کے جائز ہو گیا قیامت
 تک اور اسکو نووی نے ضعیف کہا ہے تمام ہوا کلام نووی کا اور شیخ ابن قیم نے زاد المعاد مین اسی
 قول کو (یعنی چوتھی کو) باحسن وجہ ثابت کیا ہے اور خلاصہ ان کی تقریر کا یہ ہے کہ روایت کیا ہے

۵۰ تا ۱۰۰ جاہلیت ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرہ کے لیے ہے

اس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چودہ صحابہ بوقتِ مکہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حفصہ
 اور علی اور فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسما بنت ابی بکر صدیق اور جابر بن عبد اللہ
 اور ابو سعید خدری اور زبیر ابن عذرا اور عبد اللہ بن عمر اور انس بن مالک اور ابو موسیٰ اشعری اور
 عبد اللہ بن عباس اور ستر بنت سعید جبلی اور سراقہ بن مالک مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں یہ
 اُن کے روایات صحیحہ حسنہ نقل کیے ہیں اور سراقہ بن مالک بن جشم کی روایت جس میں مذکور ہے کہ
 انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یہ ہمارے اسی سال کے لیے ہے اور آپ نے فرمایا
 کہ ہمیشہ کے لیے ہے نقل کر کے کہا کہ اس لفظِ اخیر میں صراحت ہو گئی کہ جو لوگ قائل ہیں کہ یہ خاصہ ہمارا
 صحابہ کا اور نہ کہ قولِ باطل ہے اس لیے کہ حضرت نے صاف فرمادیا کہ یہ ہمیشہ کے لیے ہے اور برابر بنی
 کی روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگوں پر ختم بھی فرمایا جو احرام کمر لے
 میں داخل کرتے تھے اور اس کو بعد کہا کہ یہی مذہب ہے اہل بیت کا اور جبرائیل ابن عباس کا اور اون کے
 یاروں کا اور ابی موسیٰ اشعری اور امام احمد بن حنبل کا اور عبد اللہ بن حسنہ بن عسکری قاضی
 بصرہ کا اور اہل ظاہر کا اور سلمہ بن شیبہ نے امام احمد بن حنبل سے کہا کہ آپ کی سب باتیں سچی ہیں
 مگر ایک بات انہوں نے کہا کہ کیا سلمہ نے کہا کہ آپ فسخ حج عمرہ کے قائل ہیں امام صاحب نے فرمایا کہ
 اسے سلمہ میں تم کو عقل والا جانتا تھا میرے پاس گیارہ حدیثیں صحیحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 موجود ہیں اس بارہ میں میں اُن کو تمہارے قول کے سبب سے کیونکر چوڑا دوں پہر ابن قیم رحمۃ
 اللہ تعالیٰ علیہ نے تین عذر بیان کیے ہیں جو لوگ اس میں پیش کرتے اول یہ کہ یہ منسوخ ہے
 دوسرے مخصوص بعضا بہر تیسرے بعض روایتیں اس کے معارض ہیں پہر اُن تینوں
 کے جوابات تو یہ دیے ہیں اور بخوبی سمجھ چکے ہیں کہ جو منسوخ ہے عمرہ کو ثابت کیا ہے اور حق
 انہی کے ساتھ ہے اور اہل ظاہر ہی کا مذہب صحیح و موافق روایات ہے (منہ سنہ ما علیہم جہ لہ)
 رَیْظُ بَیْنِ الْاَنْسَانِ اِلَى زَاوِ الْعَادِ عَمْرُو؟ حَاجِبٌ بَشَرٌ اَللّٰهُ دَخَنِي اَللّٰهُ تَعَالٰی شَهْمَا
 قَالَ اَهْلَكْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَيْلِيْ فَكَلِمَا قَدِمْنَا مَسْكَةً اَمَرْنَا اَنْ نَحْلَلَ
 وَنَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَكَفَّ بِنَا ذَا لِكَ عَلَيْنَا وَضَا فَكَلِمَا قَدِمْنَا فَبَلَغَ ذَا لِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَمًا دَرَجِيٍّ اَشْنَى بَلَغَهُ مِنَ السَّمَاءِ اَنْهُ شَيْءٌ مِّنْ قِبَلِ النَّاسِ فَقَالَ اَيْتُهَا النَّاسُ

اَحَلُّوا فَاَكَلُوا الْهَدْيَ الَّذِي مَعَ فَعَلْتُمْ كَمَا فَعَلْتُمْ قَالُوا نَحْنُ اَهْلُ الْبَيْتِ وَنَحْنُ اَهْلُ الْبَيْتِ وَفَعَلْنَا
 مَا يَفْعَلُ الْبُحْلَالُ حَتَّى اِذَا كَانَ يَوْمُ الزَّكَاةِ وَجَعَلْنَا مَسْكَةً يَفْعَلُهَا اَهْلُنَا بِالْحِجَابِ **ترجمہ**
 جابر بن عبد اللہ نے کہا کہ لبیک پجاری میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی ہر جہت ہم کو
 میں آئے تو آپ نے حکم دیا کہ ہم احرام کہول ڈالیں اور اس احرام کو عمرہ کر ڈالیں (یعنی حج کو عمرہ
 کر کے فسخ کر دیں) اور یہ بات ہم پر گراں گزری اور ہمارے حسینہ اس سے تنگ آئیں اور یہ بات حضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم کو پہنچی ہر ہم نہیں جانتے کہ آیا انکو کوئی حکم آسمان سے آیا یا کوئی بات لوگوں سے پہنچی
 غرض اسے فرمایا کہ اے لوگو احرام کہول ڈالو اور اگر میرے ساتھ ہادی نہ ہو تو تو میں ہی وہی کرنا
 جو تم نے کیا ہے (یعنی عمرہ کر کے حج کو فسخ کرنا اور احرام کہول ڈالنا) تب تو ہم نے احرام کہول ڈالا
 یہاں تک کہ صحبت کی ہنسنے عورتوں سے اور سب کام کیے جو بے احرام والے کرتے ہیں (یعنی
 خوشبو لگائی۔ سیسے کپڑے پہنے۔ جماع کیا) ہر جہت اٹھوین تاریخ ہوئی اور کسی ہنسنے پٹیاں موڑی
 (یعنی سنی کر چلے) حج کا لبیک پکارا **سُحِبَ حَبَابُ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ لَعْنَى اللَّهِ تَعَالَى**
عَنْهَا أَنَّهُ حَجَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَ الْجَدِي مَعَهُ وَقَدْ أَهْلُوا بِالْحِجَابِ
مَعَهُ أَفْكَالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُوا مِنْ أَخْرَامٍ كَرُمُ فَوَافَا بِالْبَيْتِ بَيْنَ
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَفَضَّرُوا رَأْفَةً مِمَّا أَحَلَّ الْأَحْرَامُ أَنَّ يَوْمَ الزَّكَاةِ فَاهْلُوا بِالْحِجَابِ سَأَلُوا أَهْلُكُمْ
الَّذِي نَزَلَ مِنْكُمْ بِهَا مَنَعَةً قَالُوا كَيْفَ جَعَلْتُمْ مَنَعَةً وَقَدْ سَمِعْنَا الْحِجَابَ قَالُوا أَفَعَلُوا أَمَّا أَهْلُكُمْ
بِهِ فَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَسْفُتَ الْهَدْيَ لَعْنَتٌ مِثْلُ الَّذِي مَرَّكُمْ فِي لَيْلٍ يَحِلُّ مِثْلِي حَرَامٌ
حَتَّى يَسْلُخَ الْهَدْيَ حَتَّى لَمْ تَفْعَلُوا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 سلم کے ساتھ جس سال کہ آپ کے ساتھ ہادی تھی (یعنی حجۃ الوداع میں) اس لیے کہ آپ نے ہجرت کر کے ایک ہی
 حج کیا ہے) اور بعض لوگوں نے صرف حج مفرد کا احرام باندھا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام
 کو تم احرام کہول ڈالو پھر لوگوں نے طواف کیا بیت اللہ اور سعی کی صفائے عمرہ کی اور بال کے تراشے اور احرام
 کہول کر رہے ہر جہت وہی کا دن ہوا (یعنی اٹھوین تاریخ وہی حج کی) تو لبیک پجاری حج کی اور آپ نے
 فرمایا کہ تم جو احرام لیکر آئے ہو اسکو متعہ کر ڈالو (یعنی اگرچہ وہ احرام جو تکا ہے مگر عمرہ کر کے کہول
 اور بچہ حج کر لینا تو یہ متعہ ہو جاوے گا) اور لوگوں نے عرض کی کہ ہم کیونکر اسے متعہ کریں حالانکہ ہم

نام لیا ہے حج کا آپ نے فرمایا وہی کر جس میں تم کو حکم دینا ہوں پہلے کہ میں اگر ہدی کو ساتھ نہ لانا تو میں بھی ایسا ہی کرتا جیسے تم کو حکم دیتا ہوں مگر یہ کہ میرا احرام کہل نہیں سکتا جب تک کہ قربانی اپنے محل تک پہنچے (یعنی نہ ہوئے) پھر لوگوں نے کیا **ف** اس بیان میں مضمون آگے بچھے ہو گیا ہے اس پر کہ یہ سب گفتگو جو عمرہ کرنے اور احرام کہلنے میں اصحاب سے ہوئی وہ عمرے سے پہلے ہی ہوئی جیسا اور روایتوں میں آیا ہے اگرچہ اسکو رواۃ نے یہاں بعد بیان کیا ہے مگر اصل بات وہی ہے کہ یہ گفتگو ابتدا میں ہوئی ہے غرض اس روایت میں تیسرے ہے کہ پہلے لوگوں نے حج مفرد کا احرام باندھا تھا پھر عمرہ کر کے کہو لاہ الا اور یہی منہج بعمرہ ہے اور اسکی تفصیل اور خوب گندی کہ قیامت تک منہج روا ہے اور صحیح مذہب بقول ابن قیم ہی ہے اور نووی نے کہا ہے کہ اس میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ یہ منہج خاص تھا صحابہ کو ساتھ اور ان کے بعد کی روایتیں اور انکو بھی اوس سال کو سوا اور برسوں میں روا نہ اور یہ قول ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جہاں میر سلف خلاف کا اور بعض نے کہا ہے کہ قیامت تک اسکا جواز باقی ہے کہ جو احرام حج کا باندھ کر آئے اور ہدی ساتھ نہ لادئے عمرہ کر کے احرام کہل ڈالے پھر یوم الترویہ میں حج کا احرام باندھے اور یہ قول ہے امام احمد بن حنبل امیر المحدثین اور ایک کردہ کا اہل ظاہر ہیں اور اسی کو اختیار کیا ہے ابن قیم نے اور یہی مروی ہے چودہ صحابہ پر کہ آپ نے حکم فرمایا اور سرانہ بن جیشم نے آپ پر بوجہ کہ اسی سال پہلے یہ حکم ہے تو آپ نے فرمایا کہ نہیں قیامت تک کے لیے ہے اور اسی کی آزدگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر بسبب موت ہدی کے لاچار تھے **ع** **ج** ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قد متابع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجة الوداع بالبحر فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان يجزعا عمنه فويل قال وكان معه الهدى فلم يستطيع ان يجزعا عمنه **ح** ابن عمر بن عبد اللہ کہہ کہ آئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی لہجہ بیکار تے ہوئے اور اپنے ہم کو حکم فرمایا کہ ہم اسکو عمرہ کر ڈالیں اور احرام کہل لیں اور آپ کے ساتھ قربانی بھی اس لیے آپ اسکو عمرہ نہ کر سکے **ع** ابن عمر قال کان ابن عباس معی اللہ تعالیٰ عنہما یامرنا بالنعرة وكان ابن الربیع یمنعنا قال فلما كن في مكة لم يمنعنا ابن عمر رضي الله عنهما فقال علي بن ابي طالب ما شاء الله وما شاء الناس وان القرآن قد نزل

اسپر کوئی اشہر حج بین عمرہ بجالاوی اور مارنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس خیال سے تھا کہ وہ اور عام
 صحابہ پر خیال کرتے تھے کہ منسج حج عمرہ یہ خاص تھا اسی سال کو ساتہ جس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے حج کیا ہے ابن عبد البر نے کہا ہر کہ اس میں اختلاف نہیں کہ جو متع اس آیت میں مذکور ہے **فَمَنْ**
كَمَعَ بِالْعَمَلِ إِلَىٰ الْحَجِّ فَلَا اسْتِيسْرَ مِنْهُ اس سے یہی مراد ہے کہ اشہر حج میں عمرہ کرے اور
 حج کے قبل اور پھر اُس سال حج بھی کرے اور متع میں قرآن بھی داخل ہو اس لیے کہ اس میں بھی ایک
 قسم کی بر خود ارثی کہ ایک ہی سفر میں جو اپنے وطن سے نکلا تو دونوں تک بجالا یا اور متع میں یہ بھی دخل
 ہے کہ حج کے احرام کو عمرہ کر کے کہو لڈالے جسکو منسج حج عمرہ کہتے ہیں اپنے یہ تینوں منسج اس آیت میں
 ہو سکتے ہیں اتمام ہوا کلام قاضی عیاض کا تو دوسری نے کہا میرے نزدیک مختار یہ ہے کہ حضرت عمر اور
 عثمان وغیرہ نے جو منع فرمایا۔ مستع سے اس سے مراد یہی ہے کہ عمرہ کرے اشہر حج میں اور پھر اسی
 سال حج بھی کرے اور اس میں سے نہی تحریم اور بطلان مراد نہیں بلکہ ثنی اولیت ہے کہ او نہوں نے کہا
 اولیٰ یہ ہے کہ دونوں کو الگ الگ کر دو اور غرض مرغیہ یا تہی افراد کی ادرا ب اجماع ہو گیا ہے علماء کا
 کہ افراد اور متع اور قرآن بغیر کراہت کو بلاتامل روا ہیں اور حشرات اس کو افضل میں ہے کہ اولیٰ کون ہے
 اور اوپر اس کی حجت ہو چکی ہے باقی رہ حضرت عمر کا متع منسج کو منع فرمایا جو اس میں مذکور ہے تو وہ
 ایک مدت معین پر نکاح کرنا ہے اور وہ ابتدا سے اسلام میں مباح تھا پھر منسج ہوا اخیر کے دن پھر
 منسج ہوا فتح مکہ میں پھر منسج ہوا ایام منسج میں اور اس کی حرمت اتیک چلی جاتی ہے اور قیامت تک
 چلی جاوے گی اور زمانہ اول میں اس میں کچھ اختلاف تھا (اس لیے کہ روایات حرمت بعض لوگوں کو
 پہنچی تھی پھر وہ اختلاف مرتفع ہو گیا اور سب اس کی تحریم پر اجماع کیا اور تفصیل اس کی کتاب الذکا
 میں آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ اور علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں کہا ہے
 کہ روایت کی اعش فی فضیل بن عمر سے او نہوں نے سعید بن جبیر سے او نہوں نے ابن عباس سے کہ متع
 کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عودہ نے کہا کہ منع کیا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے متع سے تو ابن عباس
 نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ اب یہ لوگ ہلاک ہوں گے میں تو کہتا ہوں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اور یہ کہتے ہیں کہ کہا ابو بکر و عمر نے اور عودہ نے ابن عباس سے کہا کہ تم ڈرتے نہیں ہو کہ رخصت ہو
 ہو متع کی تو ابن عباس نے کہا جانا اپنی ماں سے پوچھو ایچوٹے عودہ تو عودہ نے کہا کہ ابو بکر اور عمر

تو کبھی منع نہیں کیا (یعنی شیعہ جیسا کہ ابن عباس نے فرمایا) ایسی کسی قسم میں تم لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ تم باز
 نہ آؤ گے جب تک کہ اللہ تعالیٰ تم کو عذاب نہ کرے گا میں تو تم سے حدیث بیان کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی اور تم کہتے ہو کہ ابو بکر و عمر نے یوں کہا ہے عروہ نے کہا کہ وہ لوگ سنت رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کو تم سے زیادہ جانتے تھے اور تم سے زیادہ پیرو سنت تھے اور جواب دیا ہے ابو بکر و عمر نے
 عروہ کی بات کا اس طور سے کہ ہم کہتے ہیں عروہ سے کہ ابن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو تم
 سے زیادہ جانتے تھے اور اس طرح ابو بکر و عمر کے حال سے بھی تم سے زیادہ واقف تھے اور تم سے یہ حال
 بہتر تھے اور ان تینوں کے نزدیک تم سے اول تھے اور یہ تینوں دن ہو زیادہ قریب تھے بہ نسبت تمہارے
 کہ اس میں کہ فی سلمان ذرا بھی شک نہیں کر سکتا اور عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا بھی تم سے
 زیادہ علم والی تھیں اور تم سے زیادہ سچی تھیں بہر فرسی کی سند سے حضرت عائشہ کی روایت بیان کر
 کہ انہوں نے کہا کہ لو کہ ابن عباس تو انہوں نے فرمایا کہ وہ سب لوگ ان
 سے زیادہ جانتے تھے اس میں ہر جہ کے احکام کہ اور کہا ابو محمد جہنم نے کہ اور راویوں نے فضائل اور
 اعلم اور صدق اور اولیٰ بین عروہ سے انہوں نے عروہ کے خلاف بیان کیا ہے بہر ہر بار کے طریق
 سے روایت کی ابن عباس سے کہ قبیح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو بکر و عمر نے اور پہلے جہنم
 نے اس سے منع کیا وہ معاویہ بن ابی سفیان اور روایت کی عبد الرزاق کے طریق سے ابن عباس سے کہ قبیح کیا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو بکر نے یہاں تک کہ وفات پائی اور حضرت عمر نے اور عثمان رضی اللہ عنہما
 عنہما نے بھی ایسا ہی کیا اور پہلے جہنم نے اس سے منع کیا وہ معاویہ بن ابی سفیان ابن قیس نے فرمایا کہ یہ حدیث
 ابن عباس کی جو روایت کی جس میں معاویہ کا ذکر ہے اخراج کیا ہے اسکا احمد نے سند میں اور ترمذی
 نے اور حسن کہا ہے اسکو بہر ذکر کی گئیں روایتیں حضرت عمر سے جہنم نے ذکر ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ
 اگر میں عمر کرتا تو چھڑ کرنا اور قبیح کرنا اور ثابت کیا او شکوہ باسانہ معتبرہ معتدہ پہر ذکر کیا جو ابانہ
 رحمۃ اللہ علیہ کا کہ فرمایا انہوں نے کہ حضرت عمر نے اللہ تعالیٰ سے منع نہیں کیا شیعہ سے بلکہ یوں فرمایا کہ پورا
 حج تمہارا اور پورہ عمر یہ ہے کہ وہ نہ کہ الگ الگ بجالاؤ اور اختیار کیا انہوں نے فضل امیر کو اور وہ یہ
 کہ ہر ایک کو عمرہ اور حج میں جدا جدا سفر کے ساتھ لو کرے کہ اپنے شہر سے چل کر تک آؤ اور قریان
 اور قریح خاص سے کہ جو ایک ہی سفر میں دونوں کی ادائی ہو جاوے یعنی حج اور عمرہ کی فضائل سے

اور تخصیص کی ہے اور سبکی احمد اور ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی رحمہم اللہ نے اور اور فقہانے بھی اور یہ
 وہی افراد ہے جو بجالائے ہیں ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عمر اسی کو پسند کرتے تھے لوگوں
 کے لیے اور ایسا ہی کہا حضرت علی کریم اللہ وجہ سے چنانچہ حضرت عمر اور علی رضی اللہ عنہما یہی تفسیر کرتے
 تھے اس آیت کی تائید انچہ والقرۃ لیکہ کہ اتسام ان کا یہ ہے کہ احرام باندھو ہر ایک کے لیے اپنے گھر سے
 اور الگ سفر میں بجالاؤ ہر ایک کو اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 سے فرمایا ہے کہ ثواب تمہارا بقدر تہنہاری تکلیف کے ہے غرض جب عمرہ کر کے حاجی لوٹ گیا اپنے گھر کو
 اور پہرہ وہاں ہو احرام باندھ کر آیا اور حج کیا اور وہ عمرہ حج کے مہینوں سے پیشتر ہوا تو یہ دونوں حج پوری
 ہو کر با عمرہ کیا اور کسی قبل شہر حج کے اور کہ میں ٹھہر رہا رہا اور حج کیا تو یہ پورا حج و عمرہ ہو اور غرض یہ
 مذہب مختار تھا حضرت عمر کا اور اس میں لوگوں نے غلطیاں کیں کہ انہوں نے منہ سے منع کیا ہے اور
 کہتے تھے سبھا کہ متنع منع کرتے ہیں اور کہتے تھے جانا کہ ترک آؤ کی نظر سے منع کرتے ہیں (جیسا نودی کے
 قول میں اور پر گدرا) اور یہ سنو خیال کیا جسکو نزدیک افراد مختلف ہے اور کسی نے معارضہ کیا روایات
 نہیں کہ روایات استحباب چنانچہ روایات دونوں قسم کے حضرت عمر سے اور پر گدز چکر اور کہتے تھے سبھا کہ اس
 مسئلہ میں ان کے دو قول ہیں جیسے اور رسائل میں ان کے دو قول ہیں اور کسی نے بھی کو قول قدیم جانا
 اور پہرہ روایات جو اذکو رجوع سبھا جیسے ابن حزم کا مسلک ہو اور کسی نے ان کے منع کو ان کی رائے خیال
 کیا جیسے ردی ہے اسود بن یزید کہ میں اور حضرت عمر و عرف میں تھے عرفات کے کہ انہوں نے ایک شخص
 کو دیکھا خوب بالوں میں کہن لگی یہ ہوئے اور غرض قبو آتی ہوئی اوس سے تو فرمایا کہ تو محرم ہے اوس نے
 کہا ہاں آپ نے فرمایا کہ محرم کی یہی شکل ہوتی ہے اوس کے بال پریشان خاک آلود چہرہ مڑتا ہے اوس نے
 کہا کہ میں متمم تھا اور میری بیوی میرے ساتھ ہے اور میں نے توجہ ہی احرام باندھا ہے تو یہ میں کو
 حکم فرمایا حضرت عمر نے کہ کوئی قطع نہ کرے الحدیث اور اس کے واضح ہو کہ یہ ایک راوی تھی او انکی ابن حزم
 نے کہا کہ کیا خوب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثب کر اپنے سب مہینوں سے حجام کیا اور پہرہ چکر
 احرام باندھا اور اس میں تو کسی کا اختلاف نہیں کہ حجام حلال ہو احرام کے ایک لحاظ سے پیشتر ہی غرض یہ
 کہ حضرت عمر کی مخالفت باہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ امام ابن قیم کا ایسا ہی ہے منع
 اختصار و بڑا ذوق فلیتہ **باب** حَجَّۃُ النَّبِیِّ ﷺ لَکُمُ اللّٰہُ عَکْبَرُ کَلِمَہٌ بِیَابِیہِ بِلَانِ مِیْنِ

وَكَتَبَ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَحْمَةً
 الْخَلْقِ وَعَذَابُ مَنْ عَصَى وَهُمْ الْأَحْزَابُ مَحْدَلَةٌ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ نَقَالَ
 مِثْلَ هَذَا فَلَا تَدْرِي مَا نَزَلَ إِلَيْنَا مِنَ الْوَرْدِ حَتَّى انْصَبْتَ قَدَمَاكَ فِي بَحْرِ الْوَادِي سَخِيصَةً
 إِذَا اصْبَدْنَا مِثْلَ حَتَّى إِلَى الْمَرْوَةِ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الْمَفَاعِثِ إِذَا كَانَ آخِرُ
 طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ فَقَالَ لَوَاقِي اسْتَقْبَلْتُمْ مِنْ أَمْرِ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اسْأَلْ الْهَدْيَ وَ
 جَعَلْتُمْ عَمَلَكُمْ لَنْ كَأَنَّ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَكَيْفَ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ فَتَنَامُ سَرَاتُهَا
 ابْنُ جَعْفَرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْعَامِنَا هَذَا أَقْرَبُ لَا بَدِي فَشَبَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَمَامَهُ وَاجْتَدَى فِي الْكُفْرِ وَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَدِي لَا بَدِي وَلَا قَدِيمٌ عَلَى
 مِنْ لَيْمَيْنِ يَبْدِيَنَّ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ مِمَّنْ حَلَّ وَكَلَسَتْ نِيَابًا صَبِيغًا فَارْتَحَلَتْ
 مَا تَكُنَّ عَلَيْهِمَا ذَلِكَ فَقَالَتْ إِنَّ ابْنِي أَمْرِي بِهَذَا أَمَّا لَكَ فَكَانَ عَلَى يَقُولُ بِالْعِرَاقِ فَلَذَهَبَتْ إِلَى
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ سَاعِلًا فَاطِمَةَ الَّتِي صَنَعَتْ مُسْتَعِدًّا لِلرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا ذَكَرْتَ عَنْهُ فَلَا تَخْبِرْتَهُ أَنَّي أَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَ صَدَقْتَ صَدَقْتَ
 مَا ذَا أَقْلَتِ حِينَ خَرَصْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَهْلٌ بِمَا أَهْلُ بِهِ رَسُولُكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنَّ فِيهِ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلُّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِينَ قَدِيمٌ بِهِ عَلَى مَنْ
 اللَّهُ تَعَالَى مِنْ السَّيْمِ وَالَّذِي أَنْ بِي الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحُلَّ النَّاسُ
 كَاهِنَهُ وَقَصَرُوا إِلَّا الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَنَ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّوْبَةِ
 تَوَجَّهُوا إِلَى مَنًى فَأَهْلَوْا بِالسَّرَرِ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهَا الطُّغْرُ
 الْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْغَيْثَ ثُمَّ مَكَتَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقَبِيَّةٍ مِنْ
 شَعْرِ ظَرْفٍ لَهُ بِمِثْرَةٍ فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَكُنْتُ مُرِيَّةً إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ
 عِنْدَ الشَّعْرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْحَجَّاهِ لِي فَأَجَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ حَتَّى أَنْ عَرَفْتَهُ فَوَجَدَ الْهَبَّةَ قَدْ صُرِبَتْ لَهُ بِمِثْرَةٍ فَتَزَلَّ بِهَا حَتَّى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ
 أَمَرَ النَّفْثَةَ أَنْ تَحْلِلَتْ لَهُ فَانْجَلَّ النَّاسُ وَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ
 حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَمَا هُوَ مَرَكُوهٌ هَذَا فِي شَعْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا كَلَشَيْءُ

مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَكَتَبْتُ فِي مَوْضُوعٍ قَدْ دُمِيَ الْجَاهِلِيَّةُ مَوْضُوعًا إِنَّ أَكْبَرَ دَمٍ أَصْعَبُ مِنْ دَمِ نَبَا
 دَمِ ابْنِ رَيْجٍ بَنِي الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْصِعًا فِي بَنِي مُعَدٍ فَكَلَّمَهُ هَذَلٌ وَرَبَّ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ قَدْ
 أَتَى رِبَا أَصْعَبَ رِبَا رِبَا عِبَاسٍ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ دَانَقُوا اللَّهَ فِي الشَّيْءِ فَإِنَّكُمْ
 أَخَذْتُمْ مَوْضِعَ بَأْسٍ مِنَ اللَّهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ قُرْبُوحَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَكَلِمَةِ عَلِيٍّ أَكْثَرُ طَوْنٍ وَرُفْهُنَّ
 لَعَلَّ أَنْتُمْ هَوْنٌ فَإِنْ فَعَلْتُمْ ذَلِكَ فَاصْبِرُوا هُنَّ خَيْرٌ بِأَعْيَادٍ وَمَنْ يَرْجُ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رُفْهُنَّ بِ
 دَكِ سَوْفَتِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَأَقْدَرْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَقْبَلُوا بَعْدَ ذَلِكَ إِنْ ائْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ
 اللَّهِ وَأَنْتُمْ تَسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالَ الْوَلَدُ شَهِدَ أَنْكَ قَدْ بَلَغْتَ وَأَذَيْتَ وَكَلِمَتُ فَقَالَ
 يَا صَبِيغَةَ الشَّيْبَانِيَّةِ يُرْفِعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيُنْكِحُهَا إِلَى السَّائِسِ الْأَحْمَرِ شَهِدَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
 ثُمَّ أَذِنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْخُصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَكَرِهَ يُصَلِّي بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ يَطْلُبُ نَاقَتَهُ الْقَصْوَاءَ إِلَى الْعَصْرِ أَسْتَجْعَلُ
 حَبْلَ الشَّيْءِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْوَيْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ
 قَلِيلًا حَتَّى غَابَتِ الْقُرْصُ وَارْدَتْ أَسَامَتُ خَلْفَهُ وَدَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَدْ شَقَّ الْقَصْوَاءَ الزَّمَامَ حَتَّى أَتَى أَسْحَابَ الْيَصْيَبِ مَوْبِكِ رَحْلِهِ وَيَقُولُ يَدِي الْيَمْنَى إِلَيْهَا
 النَّاسُ الشَّكِيَّةُ الشَّكِيَّةُ كُلُّهَا أَلَيْسَ حَبْلًا مِنَ الْجِبَالِ أَلَيْسَ لَهَا قَلْبٌ لَهَا حَتَّى تَصْعَدَ حَتَّى أَتَى
 الْمَرْكَبَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالشَّيْءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَاقَامَتَيْنِ وَكَرِهَ يُسَبِّحُ بَيْنَهُمَا شَيْئًا
 ثُمَّ أَصْطَحَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ
 يَا ذَاكَ وَإِقَامَتَهُ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْوَيْلَةَ فَدَعَا
 وَكَبَّرَ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى اسْفَرَجَ أَفْدَقَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
 وَارْدَتْ الْفُضْلُ بَنِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَكَانَ رَحْبًا أَحْسَنَ الشَّعْرِ أَبْيَضَ وَسِيمًا
 فَلَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ طَعْنُ يَحْيَى بْنِ فَطْفُوفٍ الْفُضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ
 فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِ الْفُضْلِ فُحُولَ الْفُضْلِ جِهَةً إِلَى الشَّيْءِ الْآخِرِ
 يَنْظُرُ فُحُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ مِنَ الشَّيْءِ الْآخِرِ عَلَى وَجْهِ الْفُضْلِ فَصَرَدَ
 وَجْهَهُ مِنَ الشَّيْءِ الْآخِرِ يَنْظُرُ حَتَّى أَتَى بَطْنَ حُسَيْنٍ فَحَدَّكَ قَلْبًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى

اَللّٰهُ يَخْرِجُ عَلَى الْجَمْعِ الْكَبْرِ اَيُّ حَقِّ اَيُّ الْجَمْعِ اَلَّذِي عِنْدَ الشَّجَرِ فَرَمَا هَا اَسْبَحَ حَصِيَا يَمِيْنُ
 مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا مِثْلُ حَصَاةِ الْخَدْرِ بَعِي مَرِيْنُ يَكُنِ الْوَادِي ثُمَّ اَنْصَرَفَ اِلَى الْمَخْرِ فَحَسَّ
 ثَلَاثًا وَتِسْتَلِيْنُ بِيَدِهِ ثُمَّ اَعْطَى عَلِيًّا فَنَافَى اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَحَسَّ مَا عَدَبَ اَللّٰهُ فِيْ هَدْيِهِ
 ثُمَّ اَمَرَ مَرْثُكَ اَلْبَدَنَةَ بِمَصْنَعَةٍ فَعَمِلَتْ فِيْ ذِيْ طَيْفُفَتْ نَاكِلًا مِّنْ لِّجَمَاعَةٍ وَتَرَامِيْنُ مَرْتَبًا
 ثُمَّ رَكِبَ سُوْلُ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَافَا صِلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَصَلَّى مَلَكَ الظُّلُمَةِ نَافَا نَبِيَّ
 عَمِيْدُ الْمَطْلَبِ لِيَسْمُوْنَ عَلٰى مَرْثُومٍ فَقَالَ اَنْزِعُوْا بَنِيْ عَمِيْدٍ الْمَطْلَبِ لَوْ اَنَّ اَبْعَدِيْكُمْ النَّاسُ
 عَلٰى سِفَا اَيْتَاكُمْ لَزَعْتُمْ مَعَكُمْ ثُمَّ نَادَا لَوْ اَنَّكُمْ اَنْتُمْ مِّنْهُ ثُمَّ رَحِمَهُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اِسْمُ بَابِ
 رَوَايَتِ كَرْتِ هَيْنُ كِهْ اَوْ نَهْوُنْ لَمْ كِهْ اِسْمُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ كِهْ اِسْمُ اَبْنِ هَيْنُ كِهْ اِسْمُ اَبْنِ هَيْنُ كِهْ
 يَهَانُ تَاكُ كِهْ جَبِ هَيْرِيْ بَارِيْ اَيُّ قَوِيْنِ كِهْ اِسْمُ مِيْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيْ هُوْنُ اِمَامُ حَسِيْنِ كَا بُوْتَا سُوْ اِهْوُنْ لَمْ
 مِيْرِيْ طَرَفِ (تَفَقُّتِ سِي) اِهْتَبَهْ بَرْهَ اَيَا اَوْرِيْرِيْ سِرْبَ اِهْتَبَهْ رُكَا اَوْرِيْرِيْ اَوْرِيْ كِيْ اِهْتَبَهْ مِيْ كِهْوَلِيْ
 پِهْرِيْ نَجِيْ كِيْ اِهْتَبَهْ مِيْ كِهْوَلِيْ (يَعْنِيْ شَلُوْ كِهْ عَمِيْرُوْ كِي) اَوْرِيْ رُكَا اِهْتَبَهْ مِيْ كِهْوَلِيْ اَوْرِيْ رُكَا اِهْتَبَهْ مِيْ كِهْوَلِيْ
 كِهْ جِيْ جِيْ مِيْنُ اَوْرِيْ مِيْنُ اَوْنُ دُوْنُوْنُ جَوَانُ لُرُكَا اِهْتَبَهْ پِهْرِيْ كِهْ اِسْمُ اَبْنِ هَيْنُ كِهْ اِسْمُ اَبْنِ هَيْنُ كِهْ
 مَجْهُوْ جُوْ جُوْ پِهْرِيْنِ اَوْنُ سِيْ جُوْ جُوْ اَوْرُوْهْ نَابِيْنَا تَهِيْ اَوْرَا تَهِيْ مِيْنُ نَا زَا وَفَتِ اَلْيَا اَوْرُوْهْ كِهْرِيْ
 مَوْرِيْ اَيْكِيْ جَاوْرَا اَوْرُوْهْ كِهْرِيْ كِهْ جَبَلُ سَكِيْ دُوْنُوْنُ كِنَارُوْنُ كُوْ دُوْنُوْنُ كِنْدَهْوُنْ پِرُ كِهْرِيْ تَهِيْ تَهِيْ تَهِيْ نَجِيْ كِهْ جَاتِيْ
 نَهِيْ تَهِيْ اَوْرُ جَاوْرُ كِهْ جُوْ لَمْ هُوْنِيْ كِهْ سَبَبِيْ اَوْرَا اَيْكِيْ جَاوْرُ بِيْ تِيْ اَيُّ پِرُ كِهْرِيْ تَهِيْ تَهِيْ
 اِسْ حَدِيْثِ مِيْنُ كِبْرِيْ فَاَيْدِيْ هِيْنُ اَوْرِيْ هِيْتِ قَوَاعِدُ اِسْلَامِ هِيْنُ اَوْرِيْ هِيْ حَدِيْثِ سَلْمُ كِيْ اَيْكِيْ حَدِيْثُوْنُ هِيْنُ
 سِيْ هِيْ كِهْ جَاوْرِيْ مِيْنُ هِيْنُ هِيْنُ هِيْ اَوْرَا اَوْدُوْ اَوْدُوْ لَمْ مِثْلُ سَلْمُ كِهْ رَوَايَتِ كِيْ هِيْ اَوْرَا اَوْبُوْ كِهْرِيْ مَزْدَرِيْ اَيْكِيْ
 كِهْ اَبْتَصْنِيْفِ كِيْ اَيُّ فِقْطِ اَوْرُ كِهْ فَاَيْدُوْنُ مِيْنُ اَوْرَا سِيْ سِيْ اَوْرَا سِيْ سِيْ اَوْرَا سِيْ سِيْ اَوْرَا سِيْ
 كُوْ اَيُّ مَزْدَرِيْ كِهْ اَوْرَا سِيْ سِيْ هِيْ اَوْرَا سِيْ سِيْ هِيْ اَوْرَا سِيْ سِيْ هِيْ اَوْرَا سِيْ سِيْ هِيْ اَوْرَا سِيْ
 اَوْرَا سِيْ سِيْ هِيْ اَوْرَا سِيْ سِيْ هِيْ اَوْرَا سِيْ سِيْ هِيْ اَوْرَا سِيْ سِيْ هِيْ اَوْرَا سِيْ سِيْ هِيْ اَوْرَا
 عَالِيْهْ صَدِيْقِ رَضِيْ اَسْمُ تَعَالٰى عَمَّا سِيْ مَرُوْ سِيْ هِيْ كِهْ خِيَالُ رُكُوْ لُوْ كِهْ كِهْ مَرْتَبُوْنُ كَاوْ مَرْتَبُوْنُ
 تَعْظِيْمُ اَوْرَا خَاوْدَارِيْ هِيْ اَبْلِيْ تِيْ كِيْ جِيْ حَضْرَتِ جَابِرِ بْنِ اَلْوَجُوْ كِيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيْ كِيْ جُوْ پُوْتِيْ مِيْنُ اِمَامِ هِيْنُ
 رَضِيْ اَسْمُ تَعَالٰى عَمَّا سِيْ مَرُوْ سِيْ هِيْ اَوْرَا سِيْ سِيْ هِيْ اَوْرَا سِيْ سِيْ هِيْ اَوْرَا سِيْ سِيْ هِيْ اَوْرَا

ہوا کہ جو آدمی اس کی دل خوشی کی کچھ بات کہنا چاہتا تھا تو اس نے اپنے ملاقاتیوں کو
 اور انکو محبت سے جرات دینا کہ کچھ بوجہ میں اور خوف نہ کریں اسی لیے حضرت جابر نے اذن سینہ پر ہاتھ
 رکھا پھر فرمایا کہ بوجہ پانچویں صاحب زادی صاحب محمد نے جو یہ کہا کہ میں اندرون جوان ہوتا اس سے
 معلوم ہوا کہ وہی اذن سے زیادہ محبت کرنے کے اور دلجوئی کی یہی تھی کہ وہ صغیر السن اور چھوٹے تھے
 اور اور بوڑھوں کے ساتھ یہ بات کہ سینہ پر ہاتھ رکھنا ضرور نہیں اور یہ خاطر داری سبب ہوگی اذن کو
 حدیث کا مطلب یاد رکھنے کا چھوٹے معلوم ہوا کہ امامت اندر کی رو سے اور اس کے جائزہ میں نہیں اختلاف
 نہیں مگر افضل ہونے میں تین قول ہیں شافعی کے ایک یہ کہ امام ہونا اندر کا اکلمہ والے سے
 افضل ہے اس لیے کہ اس کی نگاہ کہیں نہیں پڑتی اور خیال نہیں بٹتا دوسرے یہ کہ اکلمہ والا
 افضل ہے اس لیے کہ وہ ناپاکیوں سے خوب پر سکتا ہے تیسرے یہ کہ دونوں برابر ہیں اور یہی قول
 صحیح تر ہے اور یہی مخصوص ہے امام شافعی سے ساتویں یہ کہ گہر والے کا امام ہونا افضل ہے گونا گونا
 بھی ہو آٹھویں یہ کہ نماز جائز ہے ایک کپڑے سے گو اور کپڑے سے ہی موجود ہوں جیسے انکی خبری چار و دہری
 تھی نویں تپائی وغیرہ کا گھر میں رہنا جائز ہے آج پھر نماز پڑھائی اور انہوں نے ہم کو ایسے امامت
 کی اور میں نے کہا کہ خبر دیجیے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج سے (یعنی حجۃ الوداع سے) تو
 جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو
 برس تک مدینہ منورہ میں ہی رہے اور حج نہیں کیا پھر لوگوں میں پکار دیا دسویں سال کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم حج کو جانے والے ہیں پھر جمع ہو گئے مدینہ میں بہت سے لوگ اور سب چلتے تھے کہ پیروی کریں رسول
 مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دیکھا ہی کام کریں (حج کرنے میں) جیسے آپ کریں **۱۱** پکار دیا
 تاکہ لوگ طیارہ کریں حج کی اور مناسک اور احکام حج خوب سیکھ لیں اور آپ کی باتیں اور وعیتیں
 خوب یاد کریں اور اور لوگوں کو یہود و نصاریٰ اور دھرم اسلام کی اور شریعت ایمان کی خوب ظاہر ہو جاوے
 دسویں سال اس کے معلوم ہوا کہ امام کو سخت ہے کہ جب ٹپکے کام پر چلے تو لوگوں کو آگاہ کر دے کہ انکی
 سواری کے لیے طیارہ ہو جاوے گا کیا یہ سوچیں معلوم ہوا کہ سب لوگوں نے احرام حج کا باندھ لیا
 جابر نے کہا کہ پھر حضور نے وہی کیا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پھر جب آپ نے جو لوگ بدی نہیں ہوئے
 تھے انکو شیخ حج مجرہ کا حکم فرمایا تو لوگوں نے نال کیا یہاں تک کہ آپ کو غصہ کرنا پڑا اور آپ نے غصہ کیا کہ

۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

میرے ساتھ ہدی ہے ورنہ میں بھی احرام کو لڑتا اور معلوم ہوا کہ علی اور ابو موسیٰ نے بھی احرام چڑھ کر باندھا
 رہا ابو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احرام تھا اتنے صبح غرض ہم لوگ سب آپ کے ساتھ نکلے یہاں تک
 کہ ذوالحلیفہ پہنچے اور وہاں سارے بنو عیینہ جن میں ابو محمد ابو بکر کے بیٹے پیدا ہوئے اور انہوں نے حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ایسیجا آپ نے فرمایا کہ غسل کر لو اور لنگوٹ باندھ لو ایک کپڑے کا اور احرام باندھ
 لو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑھی مسجد میں اور سوار ہوئے قنوا اور مثنیٰ پڑھا
 اس سے کئی مسئلے معلوم ہوئے چنانچہ بارہویں بات یہ ہے کہ مستحب غسل احرام کا اور سعورت کو بھی
 جو خالصہ ہو یا نفاس والی قیر ہو یا نفاس والی عورت کو مستحب لنگوٹ باندھنا کچھ کپڑا اندام نہانی پر
 رکھ کر کے اور اس میں اختلاف نہیں۔ چودھویں معلوم ہوا کہ وقت احرام کے آپ نے دو رکعت
 پڑھی اور نووی نے انکو مستحب کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ مذہب ہو گا ذوالحلیفہ کا کہ احرام کے وقت دو رکعت
 مستحب ہے سوا احرام جہری وغیرہ کے اور جو لوگ استحب کیا قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی نہ پڑھے تو پھر
 کچھ دم وغیرہ لازم نہیں آتا نہ وہ گنہگار ہوتا ہے مگر ایک فضیلت فوت ہو گئی اور جن وقتوں میں نماز منع ہے
 اگر شہ وقت احرام باندھو تو مشہور یہی ہے کہ نہ پڑھے اور بعض اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ پڑھے اور جن
 عصری وغیرہ نے کھا ہے کہ ان دو رکعتوں کا پڑھنا کسی بنا نہ فرض کے بعد مستحب ہے نہیں تو نہیں اور جن
 قیر رحمۃ اللہ علیہ نے راو العاد میں فرمایا ہے جو بڑے محقق اور حافظ حدیث ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ذوالحلیفہ میں ظہر کی دو رکعت پڑھی اور لبیک پکاری حج و عمرہ دونوں کی اور یہ نماز ظہر کی فرض تھی اور
 احرام کی دو رکعتیں پڑھنا آپ کہیں نہایت نہیں سوا فرض ظہر کے اور جابر کی روایت سے بھی ظاہر ہے
 معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے دو رکعت پڑھی پس غالب ہے کہ یہ ظہر ہی کی دو رکعتیں ہوں اور احرام کی نہ ہوں
 چنانچہ بعضی راویوں میں آیا ہے کہ آپ مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور قوی الحلیفہ میں دو پھر پھر
 ظہر ہی کی تھیں اور قول ابن تیمیم رحمۃ اللہ علیہ کا قوی معلوم ہوتا ہے غرض جنہوں نے سب ایتوں
 میں جنور نہیں کیا انہوں نے سچا کہا یہ احرام کی تھیں اور قصداً آپ کی اونٹنی کا نام تھا صحیح یہاں تک
 کہ جب آپ کو نیکو وہ سیدی ہوئی سید پر وہ ایک مقام پہنچا جیلے کی (تو میں نے دیکھا اگلے کی طرف
 جہان تک کہ میری نظر گئی کہ سوار اور پیادے ہی نظر آتے تھے اور اپنی دہنی طرف ہی ایسے ہی پیہر تھے
 اور بائیں طرف ہی ایسے ہی اور پیچھے ہی ایسے ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سارے پیچھے ہیں تھے

اور آپ پر قرآن شریف اترنا جانا تھا اور آپ کی حقیقت خوب جانتے تھے اور جو کام آپ کیا وہ ہی ہم نے بھی کیا **ف** قول سوار اور پیادہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان مسئلہ میں ثابت ہوا کہ حج میں سوار اور پیادہ دونوں طرح جانا روا ہے اور یہاں مسئلہ یہ کہ سب کا اس پر اتفاق ہو اور دلائل کتاب و سنت اس میں موجود ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے **وَأَذِّنْ بِالَّذِينَ سَلَّخُوا لَكُمْ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ** اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ افضل کیا ہے سوا یا مہ شافعی اور مالک اور حنبل کا قول ہے کہ سوار ہی پر جانا افضل ہے اس لیے کہ اس میں پیر دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پہلی یہی کہ اس میں شاک کا اور کرنا آسان ہے اور پہلی یہی کہ اس میں خج زیادہ ہوتا ہے اور جتنا خرچ زیادہ ہوتا ہے تو بے زیادہ ہے اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے اور دواؤ کا قول ہے کہ پیدل جانا افضل ہے کہ اس میں مشقت زیادہ ہے اور یہ قول ٹھیک نہیں اس لیے کہ مشقت مطلوب نہیں بلکہ پیر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مطلوب ہے رسولہو ان پر مسئلہ یہ کہ جو کہا کہ ادن پر قرآن اورتا تھا اس پر ثابت ہو گیا کہ جو عمل ادن کی طرت سے روایت ہوا اسی کو اختیار کرنا ضروری اور وہی دین ہے نہ وہ قول فعل جو اوسے نکالا گیا ہو کہ وہ ہرگز قابل خد نہیں مذہب میں ہو سکتا ہے **ح** یہ پہر اپنے توحید کے ساتھ لبیک پکاری اور کہا لبیک سوا شریک ایک تک اور معنی اس کے اوپر ہو چلے ہیں اور لوگوں نے بھی یہی لبیک پکاری جواب لوگ پکارتے ہیں یعنی حضرت کی لبیک میں کچھ لفظ بڑھا کر پکاری اور آپ فرادن کو روکا نہیں اور آپ اپنی ہی لبیک پکارتے رہے اور جابر نے کہا کہ ہم حج کے سوا اور کچھ ارادہ نہیں کرتے تھے اور عمرہ کو تو پہچانتے ہی نہیں تھے (بلکہ ایام حج میں عمرہ بجالانا ایام جہالت سے برا جانتے تھے) **ف** یعنی جن صحابہ نے آپ کی لبیک پر کچھ لفظ زیادہ کیے تو آپ نے منع نہیں کیا اس سے ۔ **س**تر ہو ان مسئلہ معلوم ہو گیا کہ لبیک میں زیادتی آپ نے منظر کی اور یہہ جو کہا توحید کے ساتھ اس کو معاد ہوا کہ مشرک لوگ جو شرک کی باتیں بڑھاتے تھے ادن کو حضرت نے نکال دیا اور اکثر علماء نے کہا کہ یہ لفظ اوتنا ہی لبیک کہنا جتنا حضرت نے ثابت ہے اور یہی قول ہے امام مالک اور شافعی کا **ح** یہاں تک کہ جب ہم بیت اللہ میں آئے آپ کے ساتھ آپ نے چوڑا کرن کو (یعنی حجر اسود کو) اور طواف میں تین بار اوچل اوچل کر چوڑے چوڑے ڈگ رکھ کر شانے اچھا اوچھا کر چلے اور چار بار عادت کو موافق چلے پھر مقام ابراہیم پر آئے اور یہ آیت پڑھی **وَآتَخَذُوا**

ع
ت
ح

مرتب مقام ابراہیم متعلق یعنی مقرر کرد مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ اور مقام کو اپنے ادبیت اللہ کے بیچ میں کیا
 پھر سر پہ پاب کھنچو تھے اور میں نہیں جانتا کہ اونہوں نے ذکر کیا ہو مگر نبی ہی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر
 کیا ہوگا کہ آپ نے تیرہین و دو رکعتیں اور اون میں قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکفران پڑھا پھر لوٹ کر
 گئے آپ حجر اسود کے پاس اور اسکو بوسہ دیا اور نکلے اور دوسرے سے جو صفائی طرف ہر حال کا اس سے
 کسی مسئلے معلوم ہو کر چنانچہ اٹھنا شروع ان یہ ہے کہ طواف قدوم میں آپ نے تین بار رمل کیا اور
 چار بار بے صوت و رخاں چلا آتش ثابت ہوا کہ طواف قدوم سنت ہے اور اس پر ساری امت کا اتفاق ہے
 اونیسوان یہ کہ طواف سات پیر ہے پیسوان یہ کہ رمل تین پیر و ن میں اول کے سنت ہے اور
 رمل او چل کر چلنے کو کہتے ہیں اور ہر پیر کے کو شوط کہتے ہیں اور اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ ایک
 طواف میں چارہ جگہ کا ہو یا عمرہ کا رمل سنت ہے اور سواج اور عمرے کے جو طواف ہو اس میں رمل سنت
 نہیں اور جلدی چلنا بھی ایک ہی سنت ہے دوسرے طواف میں نہیں اور سہین شافعی کے و قول مشہور
 ہیں اصح قول یہ ہے کہ جلدی چلنا اس طواف میں سنت ہے جس کے بعد سعی ہے ورنہ نہیں اور یہ صورت
 طواف قدوم اور طواف افاضہ میں ہو سکتی ہے کہ اندونون کے بعد سعی ہو سکتی ہے اور طواف موع
 میں نہیں ہو سکتی اور دوسرا قول یہ ہے کہ جلدی نہ چلے مگر طواف قدوم میں خواہ اس کے بعد سعی کا
 ارادہ ہو یا نہ ہو اور یہ طریق طواف عمرہ میں جلدی اسلیو کہ عمرہ میں اس کے بعد کوئی طواف نہیں اور اسی
 طرح سنت ہے اضطباع اور یہ اکیسوان مسئلہ ہے اضطباع یہ ہے کہ چادر کا بیچ داہنی بغل کے نیچے ڈال دے
 اور دونوں سر اکٹھے گئے سے ایک پیچھے سے لیکر بائیں کندھے پر ڈال دے اور بائیں کندھا کہلا رہے
 کہ اس میں ایک بھادری پائی جاتی ہے اور یہ اضطباع بھی اسی طواف میں سنت ہے جو حسین رمل سنت
 ہے اور اصل رمل کی یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ فضا میں کہ کو تشریف لائے تو مشرکان
 کہنے لگے کہ اگر اندونون کے پڑا دیا اور یہ سب ہو گئی تو آپ نے بارون کو حکم دیا کہ اس طرح
 طواف کریں کہ کافرون پر عجب ہو جاوے اور یہاں ہی اور قوت مسلمانوں کے اوپر ظاہر ہوا اور بعد
 اس حالت دور ہو جانے کے بھی یہ حکم حجۃ الوداع میں باقی رہا اب وہ قیامت تک سنت ہو گیا بجا
 حصہ مولفہ القادسیہ کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھا اب نہ رہا۔ یا پیسوان
 مسئلہ یہ ہے کہ جب طواف سرفارغ ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے اگر دو رکعت طواف کی ادا کرے

اور اس میں اختلاف ہے کہ یہ واجب ہے یا سنت اور شافعیہ کے اس میں تین قول ہیں اول اور صحیح اور پکاریہ ہے کہ یہ سنت ہیں دوسرا یہ کہ واجب ہیں تیسرا یہ کہ اگر طواف واجب ہے تو یہ تین ہیں
 ہیں اور اگر طواف سنت ہے تو یہ بھی سنت ہے اور یہ حال اگر کسی نے اُن کو نہ پڑھا تو طواف اور سکا باطل نہیں
 ہوتا اور سنون ہے کہ اُن کو مقام ابواسم کے پیچھے چڑھے اور اگر وہ نہ ملے تو حجرین (یعنی
 حلیم میں پڑھے) اور نہیں تو مسجد میں نہیں تو مکہ میں نہیں تو حرم میں اور اگر اپنے وطن میں جا کر پڑھے
 جب بھی روا ہے اور اگر کئی بار پورا طواف (یعنی سات سات ستواڑ) کر کے پھر ہر طواف کے لیے دو دو
 رکعت ادا کرے تو ابھی اصحاب شافعیہ کے نزدیک جائز ہے مگر طواف اولی ہے اور مکروہ نہیں اور اس کی
 قائل ہیں مسور بن مخزوم اور عائشہ اور طاؤس اور عطاء اور سعید بن جبیر اور احمد اور اسحاق اور ابو یوسف
 اور مکروہ کہا ہے اسکو ابن عمر اور حسن حبیری اور زہری اور مالک اور ثوری اور ابو حنیفہ اور ابو ثور اور
 محمد بن حسن اور ابن شذر نے اور نقل کیا ہے اسکو قاضی نے جو فقہائے مسیحیوں ان مسئلہ پر ہے
 کہ طواف کی رکعتوں میں پہلی رکعت میں قل یا ایاہا الکافرون اور دوسری میں قل ہو اللہ احد پڑھنا سنت ہے
 چوبیسواں مسئلہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ طواف قدم کے بعد سنت ہے کہ جب دو رکعتوں سے
 فارغ ہو تو کچھ حجر اسود کو چھوئے اور بابا اصفہانی نے اور اس پر اتفاق ہے کہ یہ چھونا واجب نہیں ہے
 اگر نہ چھوئے تو کچھ قدم لازم نہیں آتا اور یہی قول ہے امام شافعی کا پچیسواں مسئلہ یہ ہے کہ اس میں اسے
 نہیں ملتا ہو اسے بلکہ نہ کوہ اور قل یا ایاہا الکافرون بعد تو مکمل ہوا کہ پہلی رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھے اور دوسری میں
 قل یا ایاہا الکافرون اس کے نام ہو کہ مقدم مؤخر سو تین پڑھنا روا ہے اگرچہ بعض جہال اس میں تعجب کریں اور بعض
 روایتوں میں اس کے برعکس بھی آیا ہے جیسے عتہ تکیوں میں لکھا ہے ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ
 نے زاد المعاد میں فرمایا کہ طواف قدم میں اختلاف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدل کیا یا سوار
 پر اور جابر کی یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ طواف قدم پیدل تھا اور جن روایتوں میں حجۃ الوداع میں
 اونٹ پر طواف کرنا آیا ہے مراد اس کے شاید طواف افاضہ ہو اور ابن حزم نے جو صفا اور مردہ طواف
 میں کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار تھے اونٹ پر اور عین بار و وڑایا اور جابر باہتہ چلے اور ان کے
 غلطی ہے حقیقت میں یہ دوڑنا تین بار اور چار با آہستہ چلنا یہ طواف بیت اللہ میں واقع ہوا ہے نہ مسجد
 الصفا والمروہ میں پھر کہا ہے کہ صفا اور مروہ میں ہر بار بطعن وادی (یعنی پیچے کے نشیب کی جگہ) میں چلنا

اب دوسرے مہینے کھڑے کر دیے ہیں (میں) دوسرے مہینوں ہے اور باقی راہ میں کہتے چلنا اور کہا ہے کہ میں اپنے
استاذ شیخ ابن تیمیہ سے اس امر پر عرض کر چکا ہوں کہ یہاں خرم کی پہول ہو اور یہ پہول یہی ہے
ہے جیسے کسی نے کہا ہے کہ حضرت چودہ بار پھر سے صفا اور مردہ کے بچپن اور وہ یہ سمجھا کہ شاید اے اور جائے
دو دن کو ملا کر ایک سعی کہتے ہیں اور ایسا ہی سات مرتبہ کرنا چاہیے حالانکہ یہ صحیح غلط ہے اس لیے کہ اگر
ایسا ہوتا تو سعی صفا پر تمام ہوتی جہاں سے شروع ہوئی تھی اور یہ بخوبی ثابت ہے کہ آپ سے مردہ خرم
کی اور صفا سے شروع کی صحیح پہر چوب صفا کو قریب پہنچ کر وہ ایک پہاڑ کا نام ہے جو کعبہ کے دروازے
بڑے ہیں قدم پر ہے) تو یہ آیت ہے **إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ** (یعنی صفا اور مردہ دو دن اس کی نشانیوں
میں سے ہیں) اور فرمایا آپؐ کہ ہم شروع کرتے ہیں جس سے شروع کیا اللہ تعالیٰ نے اور آپ صفا
پر چڑھ کر یہاں تک کہ بیت اللہ کو دیکھا اور قبلہ کی طرف موڑ کر کیا اور اس کی تجویز بیان کی اور اس کی بڑائی
کی (یعنی لا اہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہا اور کہا لا الہ الا اللہ سو ہر ملاحزب حد تک (یعنی کوئی معبود
لائی عبادت کو نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے اکیلا ہے وہ پورا کیا اوسنے اپنا وعدہ (یعنی دین کے پہلا لڑ
کا اور اپنے نبی کی مدد کا) اور مدد کی اوس نے اپنے غلام کی (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی)
اور شکست دی اوسنے اکیلے سب لشکروں کو پھر اوس کے بعد دعا کی پھر ایسا ہی کہا پھر دعا کی میں بار بار ایسا ہی
کیا پھر اترے اور مردہ کی طرف چل کر یہاں تک کہ جب آپ کے قدم میدان کے پہنچے میں اترے اور دوسری یہاں تک
کہ جب چڑھ گئے تو پھر اترے چل کر یہاں تک کہ مردہ پہنچے پھر مردہ پر یہی دیا ہی کیا جیسے کہ صفا پر
کیا تھا (یعنی وہ کلمات کہو اور دعا کی قبلہ رخ کھڑے ہو کر یہاں تک کہ جب طواف تمام ہو امر وہ پر اتر کر
سات شرط پھر چکے) **ف** اس سے بہت مناسب معلوم ہوئے چنانچہ چھبیسواں مسئلہ یہ ہے
کہ سعی صفا سے شروع کرنا چاہیے اور یہی قول ہے شافعی اور مالک رحمہما کا اور ثانی میں آیا ہے کہ آپ
نے صحابہ کو حکم فرمایا کہ شروع کرو مہین سے جہاں سے شروع کیا ہے اللہ نے اور اسناد اوسکی صحیح ہے
اور **ستائیسواں** مسئلہ یہ کہ صفا اور مردہ پر چڑھنا چاہیے اور اس میں اختلاف ہے میں اختلاف ہے
جہاں شافعی نے کہا ہے کہ چڑھنا ستر سے نہ مضر ہے نہ واجب ہے اور اگر کوئی اوس پر نہ چڑھے تو سے صحیح ہو
گئی مگر فضیلت فوت ہوئی اور جنس بن کلیل شافعی کا قول ہے کہ سعی صحیح نہیں ہوئی اور صواب وہی
قول اول ہے مگر ضرور ہے کہ صفا کی در زمین اثر بیان لگا کر سے شروع کرے اور مردہ کی در زمین پیر کی

ان گنایان لگا کر تمام کرے کہ سنی ناقض نہ ہو اٹھائیسواں یہ ہے کہ سبب ہے کہ اتنا چڑ ہے کہ کعبہ دکھائی
 دے اگر ممکن ہو ورنہ خیر اونیسیواں یہ ہے کہ سبب ہو بلکہ مسنون ہے کہ صفا پر کھڑا ہو اور وہی ادعیات
 چڑ ہے اور دعا کرے قبل رخ ہو کر اور تین بار ذکر اور تین بار دعا کرے اور بعضوں نے کہا تین بار ذکر
 اور دو بار دعا کرے مگر قول اول صحیح ہے اور اس دعا میں اشارہ ہے کہ جنگ اخواب میں تمام قبائل عرب
 مدینہ پر چڑھ آئے تھے اللہ تعالیٰ نے انکو ہر گادیا اور یہ جنگ جسکو شندق کہتے ہیں چوتھے سال ہجرت
 کے یا پانچویں سال میں ماہ شوال میں واقعہ ہوئی تھیسیواں یہ کہ وادی کے پچھین دو ٹن مستحیہ ہوتے
 چلنا حسب عادت اور اس دڑنیکو سے کہتے ہیں اور ہر بار میں جب وادی کے بچے میں پہنچے دڑ کر چلے
 اور اگر کینے اُس کو ترک کیا تو فضیلت فوت ہوئی یہ نیز ہے شافعی کا اور اُن کے موافقین کا اور امام
 مالک کے کہا ہے کہ جو خوب ندوڑا و سپرد بارہ اعادہ واجب ہے اور ایک دوسری روایت بھی ادن ہی
 الی ہے اکتیسواں مسئلہ یہ ہے کہ مردہ پر پہنچ کر بھی وہی ذکر اور دعا کرے جو صفا پر کی ہے اور یہ
 مستفق علیہ مسئلہ ہے۔ تیسواں مسئلہ یہ ہے کہ معلوم ہو کہ سے آپ کی مروہ پر تمام ہوئی تو
 صفا سے مروہ پر پہنچا یہ ایک پیرا ہوا اور دامن سے پھر صفا پر آنا دوسرا پیرا ہے ایسے ہی سنا
 بہیرے چاسمین اور یہی مذہب ہے جمہور سلف و خلف کا صرف دو خصوصیت غلطی اور خطا سے ہمارا اختلاف
 کیا ہے اور کہا ہے کہ صفا سے جانا اور پھر صفا پر آ جانا یہ ایک پیرا ہوا غرض ایسے ہی سات بہیرے کہ جمہور
 کے حساب پر چودہ بہیرے ہوتے ہیں ضرور ہے اور کچھ قول ادن کا احمدیث سے مروہ دہو گیا اس لیے کہ
 اس صورت میں سبھی صفا پر تمام ہوتی اور ہمیں مذکور ہے کہ مروہ پر تمام ہوئی اور وہ دو شخص ابن زبنت
 شافعی اور ابو بکر صیرفی ہیں اصحاب شافعیہ سے اور اب عمل ساری امت کا جمہور کے موافق ہے اور
 ابن قیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے زاد المعاد میں ادن صاحبون کے قول کو خطا کہا ہے صحاح ابواب
 فوطیہ کہ مجھے اگر پہلے سے معلوم ہوتا اپنا کام جو بعد معلوم ہوا تو میں وہی ساتھ نہ لاتا (اور مکہ ہی میں خرید
 لیتا) اور اپنے اس حرام حج کو عمرہ کر ڈالتا تو اب تم میں سے جسکو ساتھ مدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے
 (یعنی طواف و سعی تو ہو چکی اور عمرہ کے انغال ہو کر ہو گئے) اور کچھ عمرہ کر لے پھر تہجد بن مالک برو
 جعہم کھڑے ہو اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے حج کو عمرہ کر ڈالتا ہمارا اسی سال کے لیے خاص ہے
 یا ہمیشہ کے لیے اسکی اجازت ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے اجازت ہے اور ہمیشہ کے لیے ہے اور حضرت علی

میری نبی صلوٰۃ علیہ وسلم کے اونٹ لیکر آئے اور حضرت فاطمہؓ کو دیکھا کہ ان میں بہن جنہوں نے احرام پہن لیا اور رنگین کپڑے پہن ہوئے ہیں اور سر پر لگاے گئے ہیں تو حضرت علیؓ نے بڑا مانا تو انہوں نے فرمایا کہ
 سیر باب نے حکم فرمایا اس کا پہرہ اسی نے کہا کہ حضرت علیؓ عراق میں فرماتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس گیا غصہ کرتا ہوا حضرت فاطمہؓ پر اس احرام کھولنے کے سبب جو انہوں نے کیا تھا
 پوچھنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسباب کو جو میں نے ذکر کی اور آپ کو خبر دی میں نے کہ
 میں نے انکو بڑا جانا تو آپؐ فرمایا کہ فاطمہؓ نے سچ کہا سچ کہا (یعنی میں ہی نے انکو احرام کھولنے کا
 حکم دیا ہے) پھر آپؐ فرمایا کہ تم نے کیا کہا جب حج کا قصد کیا تو میں نے عرض کی کہ میں نے کھایا یا امین
 اہلال کرتا ہوں اور سکا جبکہ اہلال کیا ہے تیرے رسول نے تو آپؐ فرمایا میرے ساتھ ہدی ہے (اس کے بعد
 نے احرام نہیں کھولایا) اب تم بھی احرام نہ کھولو کہ جابر نے کہہ وہ اونٹ جمعہ حضرت علیؓ میں سولائے
 تھے اور جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ لائے سب ملکر سو اونٹ ہو گئے کہ جابر نے کہہ سب لوگوں
 نے احرام کھول دیا اور بال کترائے مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جن کے ساتھ قربانی تھی (کہ وہ محرم
 ہی نہ ہو) **ف** تو دیکھو اگر پہلے سے معلوم ہوتا الخ اس سے معلوم ہو گیا کہ انبیا کو علم غیب نہیں
 ہوتا جب تک اللہ پاک کی سی بات کی خبر بذریعہ وحی یا الہام صحیح کے نہ ہو جیسا کہ بت معلوم کر لینا اور کام
 نہیں اور یہ نبی معلوم ہوا کہ آپؐ ازلہ کی کہ اگر ہدی ساتھ نہ ہوتی تو احرام حج کا عمرہ کے فسخ کر ڈالتا
 کہ اس میں آسانی اور سہولت ہوتی کے لیے اور آپؐ کی عادت تھی کہ جیسا اختیار دیا جاتا آپؐ کو وہ بالکل
 میں ادا سے اختیار کرتے جو آسان یا آسان تر ہوتی اور اس سے باطل ہو گیا قول دن لوگوں کا جو حج
 کے فسخ کے فائل نہیں عمرہ کر کے اور بڑی ناسید ہوئی مذہب ظاہر یہ کی جو فسخ حج عمرہ کے فائل ہیں اور اس کے
 تابعین و مدعی بڑی پیش کرتے ہیں **اول** یہ کہ جب صحابہ میں اختلاف ہوا اس کے جواز و عدم جواز
 میں تو احتیاط یہی ہے کہ فسخ نہ کرے اور اس کا **جو اب** تو اتنا ہی کافی ہے کہ احتیاط واجب ہوتی
 ترک فسخ میں کہ سنت رسولؐ تقلید میں ہے ظاہر نہ ہوتی اور جب آپؐ کی سنت ظاہر ہو گئی اور آپؐ
 قیامت تک کے لیے فرما دیا سراقہ بن جشم کے جواب میں تو اب احتیاط اتباع سنت میں ہے نہ ترک
 سنت میں اور **دوسرا** عندیکہ کہ آپؐ نے صحابہ کو فسخ حج کا حکم اس لیے دیا کہ معلوم ہو جاوے
 دن لوگوں کو کہ عمرہ حج کے مہینوں میں جائز ہے اس لیے کہ جاہلیت کو زمانہ میں عمرہ حج کے مہینوں میں

ممنوع جانتے تھے اور یہ عذر اس کے بھی لغو ہے اور اس کا جواب اول یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پہلے تین عمرے کر چکے تھے اور وہ تینوں ذی قعدہ کے مہینوں میں ہوئے تھے اور ذی قعدہ حج کے مہینوں میں ہے تو اب امر ممنوع کے بجالانے کی حکومت منہم کرتے ہو کیا ضرورت یہی دوسری یہ کہ صحیحین میں روایات متعددہ میں یہ امر مذکور ہو چکا ہے کہ آپ نے بیقات پر اجازت دی کہ جو چاہے عمرہ کا احرام کرے جو چاہے حج کا جو چاہے حج و عمرہ دونوں کا پھر اسی سے معلوم ہو گیا کہ عمرہ حج کے مہینوں میں جائز ہو گیا اب فسخ کی کیا ضرورت رہی تیسرے یہ کہ آپ نے بخوبی تصریح کر دی اور صاف فرمادیا کہ جس کے پاس بھی نہیں ہے وہ احرام کہولڈ اے اور جس کے ساتھ بھی ہے وہ محرم رہے اور آپ نے یہی ارشاد کیا کہ اگر میں بھی نلتا تو احرام کہولڈا لے ڈالت غرض دونوں قسم کے محرموں میں آپ نے فرق کیا تو بخوبی ثابت ہو گیا کہ احرام ہرگز مانع فسخ نہیں بلکہ بدی کا ساتھ لانا مانع فسخ ہے اور قسم جو علت فسخ کی بیان کرتے ہو (یعنی تاحیابہ کو معلوم ہو جاوے کہ ایام حج میں عمرہ درست ہے) یہ محرم میں باقی جاتی ہے اور ایسی نہیں ہے کہ ایک محرم میں باقی جاوے اور دوسرے میں بنائی جاوے حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدی کو فارق ٹھہرایا کہ جو لایا ہے وہ فسخ نہ کرے اور جو نہیں لایا ہے وہ فسخ کر دے۔ اور اگر وہ علت ہوتی جو تم نے کہی ہے تو سب کو فسخ کا حکم دیا جاتا غرض اس طرح کے گیارہ جواب بالفیق فسخ کو علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں دیے ہیں (منزل ابدال الزیاد فایر جالیہ) اور یہ جو مذکور ہوا یعنی علم غیب نہونا تینتیسواں مسئلہ ہے اس حدیث کا اور جو فسخ حج چونتیسواں اور یہ جو ہے کہ حضرت علی نے برا مانا الخ اس سے معلوم ہوا چونتیسواں مسئلہ کہ ضرور ہی شوبہر کو کہ اگر کوئی خلاف شریع بات بی بی سے دیکھے تو اس پر غصہ کرے اور مانع ہو اگر چہ وہ پیغمبر زادی ہو پیر اور ون کا تو کیا ذکر ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو یہی خیال ہوا پیر جب حضرت کی اجازت معلوم ہو گئی چپ ہو گئے چونتیسواں مسئلہ یہ کہ حضرت علی کی لبیک سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی یون احرام باندھے کہ یا اللہ میرا احرام وہی ہے جو فلان شخص کا احرام ہو تو یہ روا ہے چونتیسواں مسئلہ یہ ہے کہ راوی نے جو کہا کہ او نہون نے بال کترائے اور اس سے معلوم ہوا کہ کترانا بھی روا ہے گو منڈانا سر کا فضل ہے مردون کو مگر صحابہ نے بیان فضل پر اس لیے عمل نہ کیا کہ اگر منڈا اتے تو حج کے وقت مطلق بال نہ رہتا سیر

یہاں تفصیر پر کفایت کی اور حلق نہ کیا ح (پھر جب تردید کا دن ہوا) (یعنی آٹھویں تاریخ خمینی الحج کی)
 تو سب لوگ مناکو چلے اور حج کی لبیک بکاری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی سوار ہوئے اور مناکو میں
 ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر (پانچ نمازیں) پڑھیں پھر تہوڑی دیر ٹھہرے یہاں تک کہ آفتاب
 نکل آیا اور حکم فرمایا اپنے اس خیمہ کا جو بالون کا بنا ہوا تھا کہ لگا دیا جاوے غمرہ میں (کہ نام ہے ایک مقام)
 کا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور قریشین تعین کرتے تھے کہ آپ شہر الحرام میں وقوف کریں
 گے جیسے سب قریش کے لوگوں کی عادت تھی ایام جاہلیت میں اور آپ وطن سے آگے بڑھ گئے یہاں
 تک کہ عرفات پہنچے اور اپنے خیمہ اپنا غمرہ میں لگا پایا اور اس میں ادھر کی بہانہ تک کہ حجاب آفتاب ڈھل گیا
 اپنے حکم فرمایا کہ قصداً اونٹنی کسی گئی اور آپ دادی کے بچہ میں پہنچے اور خطبہ پڑھا لوگوں پر اور فرمایا
 کہ تمہارا خون اور اموال ایک دوسرے پر حرام ہیں جیسے آج کے دن کی حرمت ہے اس مہینہ کے اندر
 اس شہر کے اندر اور ہر چیز زمانہ جاہلیت کی رسمیرے دو دن سپردن کے نیچے رکھ دی گئی (یعنی
 ان چیزوں کا اعتبار نہ رہا) اور جاہلیت کا خون بے اعتبار ہو گئے اور پہلا وہ خون جو میں اپنے
 خونوں میں سے معاف کیو دیتا ہوں ابن ربیعہ کا خون ہے کہ وہ دودھ پیتا تھا بنی سہمہ اور سہمہ کو نہ دیا
 نے قتل کر ڈالا (غرض میں اور کا بدلہ نہیں لیتا) اور سب طرح زمانہ جاہلیت کا سود سب چھوڑ دیا
 گیا (یعنی کوئی اس وقت کا چڑھا سود نہ لے نہ دے) اور پہلے جو سود کہ ہم اپنے یہاں کے سود میں سے چھوڑ
 دیتے ہیں (اور طلب نہیں کرتے) عباس بن عبد المطلب کا سود ہے اس لیے کہ وہ مسکاف کر دیا گیا
 اور تم لوگ اب ڈرو اللہ کے عہد تو ان پر زیادتی نہ کرو اس لیے کہ انکو تم نے اللہ پاک کی امان میں لیا ہے
 اور حلال کیا ہے تم نے اون کے ستر کو اللہ تعالیٰ کے کلمے سے اور تمہارا حق اون کے اوپر ہے کہ تمہارا
 بچہ ہونے پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دین (یعنی تمہاری گھر میں) جسکا آنا تم کو ناگوار ہو پھر اگر وہ لپکا
 کریں تو انکو ایسا مار دو جو نہت چوٹ نہ لگے (یعنی ہڈی وغیرہ نہ ٹوٹے کوئی عضو ضائع نہ ہو جس صورت
 میں فرق نہ آوے کہ تمہاری کہیتی اور جڑ جاوے) اور انکا حق تمہارے اوپر اتنا ہے کہ روٹی اون
 کی اور کپڑا اون کا دستیکر موافق تمہاری ضرورت ہے اور تمہاری درمیان چوڑی جاتا ہوں میں
 ایسی چیز کہ اگر تم اسے مضبوط پکڑے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہو اللہ کی کتاب اور تم سے سوال ہوگا (تسبیح
 میں) اور میرا حال پوچھا جاوے گا پھر تم کیا کہو گے تو میں عرض کی کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک

آپ نے اسد بال کا پیغام پہنچایا اور رسالت کا حق ادا کیا اور امت کی خیر خواہی کی پہر آجے اشارہ کیا اپنی
 آنکشت شہادت (کلمہ کی اونگلی) سے کہ آپ اسے آسمان کی طرف اٹھاتے تھے اور لوگوں کی طرف جھک
 تھے اور فرماتے تھے یا اسد گواہ رہو یا اسد گواہ رہو تین بار یہی فرمایا اور یوں ہی اشارہ کیا پہر اذان اور
 تکبیر ہوئی اور ظہر کی نماز پڑھی اور پہر قنات کہی اور عصر پڑھی اور ان دونوں کے سچ میں کچھ نہیں پڑھا
 (یعنی نفل سنت وغیرہ) **ف** اس سے کئی مسائل معلوم ہوئے جنہیں میں مسائل سابقہ اثر فیسوان
 مسئلہ یہ ہے کہ آپ نے حج کے لیے آٹھویں تاریخ منا کا ارادہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ جو مکہ میں ہو وہ
 آٹھویں تاریخ احرام باندھے اور یہی مذہب ہو امام شافعی اور ان کے موافقین کا کہ اون کے نزدیک
 افضل بھی ہے اسی حدیث کو روایا و تالیسوان یہ کہ سنت یہی ہے کہ آٹھویں تاریخ سے پہلے منا
 نہ جاوے اور امام مالک نے پہلے اس سے جائیکہ مکہ وہ کہا ہے اور بعض سلف نے کہا ہے کچھ مضائقہ نہیں
 اگر پہلے جاوے اور یہ جو فرمایا کہ آپ بھی سوار ہوئے اس سے چالیسوان مسئلہ معلوم ہوا کہ اس جگہ
 میں سوار ہونا افضل ہے پیدل چلنے سے جیسو اور راہون میں حج کے سوار ہونا افضل ہے پیدل چلنے سے
 اور امام نووی نے اسی کو صحیح کہا ہے اور امام شافعی کا ایک قول ضعیف بھی ہے کہ پیدل چلنا افضل ہے
 اکٹالیسوان یہ کہ ساتین یہ پانچ نمازین پڑھنا مسنون ہے جیسو حضرت اڑپہ میں چالیسوان
 یہ کہ منے میں اس شب یعنی نوین رات کو رہنا سنت ہے اور یہ رہنا مسنون ہے کہ رکن نہیں نہ واجب ہے
 اور اگر کسی نے اسکو چھوڑ دیا تو اس پر دم جب نہیں ہوتا اور سب پر اجزاء ہو تینتالیسوان
 یہ کہ یہو کہا جب آفتاب نکل آتا اس سے ثابت ہوا کہ منی سے نہ نکلے جب تک آفتاب طلوع نہ ہو اور یہی
 سنت ہے باتفاق چوالیسوان یہ کہ منہ میں اور نہ تہا تحبے اس لیے کہ سنت یہ ہے کہ عرفات میں
 داخل نہ ہوں جب تک آفتاب ڈل نہ جاوے پہر جب آفتاب ڈل جائے ظہر اور عصر ملا کر پڑھیں پہر عرفات
 میں داخل ہوں اس لیے منہ میں اور نہ تہا مسنون ہوا چھپر جاکھیم ہو لگا یا جاوے اور زوال کے قبل
 غسل کریں و وقت عرفات کے لیے پہر جب زوال ہو جاوے امام لوگوں کے ساتھ مسجد ابراہیم میں
 جاوے اور وہاں دو حصے چھوٹے خطبہ پڑھے اور دوسرا خطبہ بیت چھوٹا ہو پہر بعد اسکو ظہر اور
 عصر دونوں کو جمع کر کے ادا کرے پہر نماز سور فارغ ہو کر موقف میں جاوے تینتالیسوان مسئلہ
 یہ ہے کہ معلوم ہوا کہ محرم کو خیمہ میں یا اور سایہ کے نیچے رہنا درست ہے چھپالیسوان خیموں کا

کہنا راہی بالون کے ہون خواہ اور کسی چیز کے آؤن کو ایک موضع ہے عرفات کے بغل میں اور عرفات میں
 داخل نہیں قول قریش یقین کرتے تھے اسکا مطلب یہ ہے کہ قریش تمام عرب کے خلاف کرتے تھے کہ عرب کے
 عرفات میں جا کر وقوف کرتے اور قریش مزدلفہ میں کھڑے رہتی اور کہتی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے گہ والے ہیں ہم
 حرم سے باہر نہ جاویں گے اور مزدلفہ میں ہے پس رسول اللہ صلو اللہ علیہ وسلم نے لغریان و احباب و انصار
 قرآن کے عرفات میں جا کر وقوف کیا جیسے اس صاحب نے فرمایا ہے ثم افيضوا لرب حيث افاض الناس
 یعنی پہر لو تو وہاں ہر جہان سے سب لوگ لوٹتے ہیں یعنی عرفات سے قولہ یہاں تک کہ جیسا کتاب فرما گیا
 اس کے ساتھ لیسوا ان مسئلہ ثابت ہو کہ عرفات میں داخل ہونا قبل صلوٰۃ ظہر و عصر کے خلاف
 سنت ہے قولہ آپ وادی کے بیچ میں پہنچ کر الخ یہ وادی وادی عودہ ہے جہین عین کو پیش را کہ نہ برآئ
 کے بعد انہوں نے اور عودہ عرفات میں داخل نہیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اور ثناء علماء کا
 یہی قول ہے مگر امام مالک فرماتے ہیں کہ عرفات میں ہے قولہ پہر خطبہ پڑنا الخ اس پر اثر تالیسوں
 مسئلہ معلوم ہوا کہ خطبہ بیان حق پر امام کو عودہ کے آؤن یہ بالفاق امت مسنون ہے اور جہود پر کا یہی قول
 ہے اور خلاف کیا ہے اس میں مالک نے اور مذہب شافعی کا یہ کج میں چار خطبہ سنت میں ایک
 تو ساتویں تاریخ و پنج کی کعبہ کے پاس بعد ظہر کے دوسرے کے یہی جو مذکور ہوا عودہ میں عرفات کے
 دن تیسرے یوم النحر میں یعنی دسویں تاریخ چوتھی کو تیج کے دن منے سے جب کو یوم نحر
 اول کہتے ہیں اور وہ ایام تشرین کا دوسرا دن ہے یعنی بارہویں تاریخ اور اصحاب شافعی نے
 کہا ہے کہ یہ سب جگہ ایک ہی ایک خطبہ ہے مگر عرفات کو دن کہ اس میں دو ہیں اور اس بطور یہ سب
 خطبے بعد نماز ظہر کے ہیں مگر خطبہ عرفات کو وہ قبل ظہر کے ہے اور ہر خطبہ میں احکام ضروری حج کے
 تعلیم کرنا ضروری ہے قولہ اور تمہارے خون اور اموال الخ اس میں بڑی تاکید فرمائی کہ جیسے عرب
 کو اس دن کی حرمت اور اس ماہ کی حرمت اور اس شہر مکہ کی حرمت بخوبی معلوم تھی ویسے ہی ایک
 دوسرے کو ماننا مال لٹنا ایذا دینا کد آپ حرام فرمایا اور اس سے ثابت ہوا اور کچا سوال ان
 مسئلہ کہ نظیر دینا اور مثال بیان کرنا اور تشبیہ دینا درست ہے جیسے آپ نے یہاں مال و جان کی
 حرمت کی تشبیہ دی قولہ ہر چیز ایام جاہلیت کی میرے پیروں کے نیچے پہنچا الخ اس پر مقصود یہ
 ہے کہ ہم و شما اور معاملات ایسے کہ جن میں ابھی قبضہ نہیں اور خون ایسے جبکہ قصاص نہیں

لیا گیا اور سو جو وصول نہیں کیا گیا اس کا مطالبہ اب نہ کرنا چاہیے اور یہ سب باطل اور لغو ہو گیا اور اگرچہ
 کا نام محققون نے لکھا ہے کہ ایسا ہوتا تھا بیزارمہ کا وہ بیٹا حارث کا وہ بیٹا عبدالمطلب کا اور بعضوں نے
 اس کا نام حارثہ کہا ہے اور یہ لڑکا چوٹا تھا اور گہروں میں گہنٹیاں ملتی چلتا تھا اور بنی سعد اور بنی امیہ
 کے بچپن لڑائی جھوٹی اور اس کے ایک پتھر لگا اور مر گیا یہ قول ہر زبیر بن بجار کا اور یہ جو فرمایا ڈرو ہر
 سے عورتوں پر بالغ اس کو بچا سو ان مسئلہ ثابت ہوا کہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک اور اخلاق اور
 محبت اور نرمی سے سہر کرنا ضرور ہے اور اس بارہ میں بہت احادیث آئی ہیں اور بہت ڈرایا ہے آپ
 نے انکی حق تلفی سے اور فرمایا ہے کہ تم میں سے بہتر ہے جو عورتوں کے ساتھ اچھی طرح رہتا ہے اور
 امام نووی کی اس بارہ میں ایک کتاب ہے ہر یاض الصالحین اور یہ جو فرمایا حلال کیا ہے تم نے ان کے
 ستر کو الخ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فاساک معروف اور تیسرے جاحسان اس حکم سے خدا تعالیٰ کے
 ان کے فروج پر حلال ہوئے ہیں تو اسکا خیال رکھو کہ اُنہے تکلیف نہ دو اور ان کے حقوق تلف نہ کرو
 یا مرد اس کی آیت ہو فافحوا مطاب لکم من النساء یا مرد کلہ سے ایجاب و قبول ہے اور یہ کلمہ اللہ ہی نے
 بتایا ہے اور یہ جو فرمایا تمہارے بچپن کے پالنے اس سوزنا مرد نہیں سلو کہ اس میں تو رجیم ہے یعنی
 پتہ رکھ کر کے مار ڈالنا بلکہ مراد یہ ہے کہ کسی خیر کے ساتھ تخلیہ نہ کریں یا کسی کو گہر میں آنے نہ دیں جب تک
 کی اجازت نہ ہو خواہ مرد ہو خواہ عورت خواہ اجنبی ہو خواہ بی بی کے محارم میں سے ہو غرض بغیر اجازت
 شوہر کے کسی کو گہر میں آنے نہ دینا چاہیے پھر خواہ اجازت زبان کو بائیں جاوے خواہ عرف و عادت سے
 اکاون یہ مسئلہ ہر کہ عورت کو مارنا تنبیہ اور تادیب کے لیے مگر ایسی ہی ضرب ہو کہ جس سے ضرر شدید
 پہنچ جاوے اور اگر ایسی مار ماری جو درست ہے یعنی اُس میں ضرر شدہ نہ بد تھا اور اتفاق سے وہ مر گئی
 تو اس پر (یعنی زوج پر) اذیت ہو اور زوج کے عائد پر اسکی ادا واجب ہو اور زوج اپنے مال پر کفارہ
 دے باون قولہ روٹی انکی الخ معلوم ہوا کہ خراج عورت کا اور کہلانا پلانا اور کپڑا ستور کے موافق
 زوج پر واجب ہو اور یہ مسئلہ اجماعی ہے کسی کا اس میں اختلاف نہیں تیسرے میں وصیت کی آپ نے
 قرآن کے لٹک پر اور فرمایا کہ جب تک اُسکو کپڑے نہ ہو گے گمراہ نہ ہو گے اور حد بیان کی ہدایت کی اُس کے
 مت تک معلوم ہوا کہ جس نے قرآن چوڑا دیا یعنی اسکو اوامر پر عمل نہ کیا تو اسی سے نہ بچا قصص سے
 عبرت نہ کپڑی خبروں کی تصدیق نہ کی وعدوں کی امید نہ رکھی و عید دن سے خوف نہ کیا صفات باری پر

یقین نہ لایا وہ گمراہ ہوا یہ اور کا حال ہے جو قرآن سے معافی اور نہ اس سے عمل نہیں کرتا ہے
 پھر اس کا حال یہ ہے کہ جو کج بخت قل ہوا اس کے معنی بھی نہیں جانتا اور اس بد بخت شقی ازلی کا کیا ذکر ہے
 جو مردود و ملعون یہ خیال رکھتا ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے یا کہتا ہے
 کہ بے فقہ کے قرآن پڑھنے سے گمراہ ہو جاتا ہے یا خیال کرتا ہے کہ بے فقہ جانے حدیث پر چلنے سے گمراہ
 ہو جاتا ہے غرض یہ سب شعبہ بین منکالات و گمراہی کے کہ اللہ تعالیٰ اُس سے ہر مسلمان کو بچا دے۔
 چونکہ مسئلہ یون پور سے ہوئے کہ آپ (خبر دی کہ تم سے سوال ہو گا میرے حال سے) میں خبر دی آپ
 قیامت کو سوال ہو کہ ہر امت سے ہو گا اور ہر نبی سے اور رو بکاری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قرآن
 شریف میں اور رو بکاری حضرت نوح علیہ السلام کی حدیث میں اسی جہت سے ہے کچھ پس مسئلہ
 یون پور سے ہوئے کہ آپ اشارہ کیا آسمان کی طرف اور کہا یا اسماء الی آخرہ اس سے معلوم ہوا کہ اسماء پاک
 جل جلالہ وجل شانہ اپنی ذات مقدس سے عالم کے اوپر ہے اور یہی عقیدہ تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کا اور سیلیہ آپ اشارہ جسی کیا اور سکیط اور باطل ہوا مذہب خبیثان امت گرفتار ان جہت
 کا جو قائل ہیں کہ خداوند تعالیٰ سب جگہ ہے یا زعم ہیں کہ جیسے عرش پر ہے ویسی ہی فرش پر ہے یا
 مدعی ہیں کہ جیسے عالم کے اوپر جو دیے ہی نیچے ہے اور معلوم ہوا کہ یہی عقیدہ تھا صحابہ کا جو سرور
 انبیاء کا تھا اس لیے کہ اگر ایک صحابی کا خیال بھی اس کے موافق ہوتا تو وہ برقی بطح چمکتے حضرت
 سے سوال کرتا اور آپ جواب باصواب میں اپنی صلاح دین و دنیا جانا اور آپ کو قل و فشان کو جان
 جہان اور نور ایمان تصور کرتا اور ظاہر ہے کہ ایسا اجماع صحابہ کا جیسے عرفات میں تھا کہ یہی ہے کہ
 ہوا یہ غرض اس حدیث نے اطفال جہیمہ کو شیم کر دیا اور افراخ فلما سفہ کو بے مادر و پدر اور معتزلہ اور
 منکران صفات کو جن کے اقوال شذر و نذر واقع ہوئے ہیں ملک ایمان سے شہر بدر کر دیا غرض جب
 ثابت ہوا کہ ایک اعجازی ہی ہے پھر متعجب ہوا اور کسی بددی نے اوپر کچھ سوال کیا تو اب جو دینی علم
 و دینی فہم اس کے خلاف عقیدہ رکھو وہ پلے سرے کا گندار اور حدود جے کا کندہ ناتراش کج فہم و متناظر
 بدعقیدہ و بد معاشر ہے چھپ چھپ مسئلہ یون پور سے ہوئے کہ آپ نے ظہر اور عصر ملا کر اور اس وقت کا
 اس پر اجماع ہے کہ یہ جمع یہاں جائز ہے اور مشرور ہے مگر اس کے سبب میں اختلاف ہو کسی نے کہا سبب
 اس کا بجا آدمی اس کا ہوا یہ مذہب الج حنیفہ اور بعض اصحاب فحاشی کا ہے اور اکثر شافعی نے کہا سبب

اسکا سفر ہے اور انگوٹھ کا نول ہے جو وہ بین ہٹا ہو یا مکہ کا ہو کہ وہ دو منزل ہو کم ہے تو اسکو جمع رو بہرہ
 جیسے نظر روا نہیں **منازل** مسئلہ یوں پوری ہوئے کہ جو شخص جمع کرے دو نمازوں کو تو اسکو
 لازم ہے کہ ترتیب سے پڑھے یعنی ظہر پہ عصر اور پہلے نماز کے لیے اذان اور اقامت اور دوسرے کے
 لیے فقط اقامت کہو اور ان کے پیچیدہ کچھ نہ پڑھے اور اس میں شافعیہ کا اتفاق ہے اور یہی صحیح ہے
 صحیح پہ سوار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ آگے کھڑے ہونے کی جگہ میں پہنچاؤ
 کا ہیٹ کر دیا بہتر دن کی طرف اور پگ ڈنڈی کو اپنے آگے کر لیا اور قبلہ کی طرف موڑ نہ کیا اور کٹھن
 رہی یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا اور زردی تھوڑی تھوڑی جاتی رہی اور سورج کی ٹکیا ڈوب گئی
 اور اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھالیا اور لوٹے اور مہار قصدا کی ہتھکڑی پہنچی ہوئی تھی کہ سسر اس کا
 کجاہ کے آگے سو رک میں لگ گیا تھا (سو رک وہ جگہ ہے جہاں سوار بعض وقت تھک کر اپنا
 پیر جو ٹکا ہوا رہتا ہے اس جگہ رکھتا ہے) اور آپ سیدنا تہ سے اشارہ کرتے تھے کہ اگر
 لوگوں پر سان رسان چلا آرام سے اور جب کسی ریت کی ڈھیری پر آجاتے (جہاں بیٹھ کر پانی
 تو ذرا مہار ڈھیلی کر دیتے یہاں تک کہ اونٹنی چڑھ جاتی آخر مزدلفہ پہنچ گئے اور وہاں مغرب اور
 عشا پڑھی ایک اذان سے (جو مغرب کے پہلے کہی) اور دو تکبیریں سے اور ان دونوں
 فرضوں کے پیچیدہ نفل کوچہ میں پڑھے (یعنی سنت وغیرہ نہیں پڑھی) پھر آپ لیٹ رہی یہاں تک
 کہ صبح برآمد ہوئی پھر فجر کی نماز ادا کی (سبحان اللہ کیسے خادم ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے کہ رات دن آپ کے سونے بیٹھنے اوٹھنے جاگنے کھانے پینے پر نظر ہے اور ہر نفل مبارک کی
 یاد و نیت و حفاظت ہے) اللہ تعالیٰ رحمت کے ان پر (جب فجر خوب ظاہر ہو گئی اذان اور تکبیر کے
 ساتھ پھر قصدا (اونٹنی پر) سوار ہوئے یہاں تک کہ شمع الحرام میں آگے اور وہاں قبلہ کی طرف
 موڑ کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اللہ اکبر کہا اور لا الہ الا اللہ کہا اور سبکی توحید پکاری اور
 وہاں ٹھہرے رہی یہاں تک کہ روشنی ہو گئی بخوبی اور لوٹے آپ وہاں سے قبل طلوع آفتاب کے
 اور فضل بن عیاض کو اپنے پیچھے بٹھالیا اور فضل ایک نوجوان اچو بالوں والا گورا چٹا خوب
 صورت جو ان تہا پہر آپ جب چلے تو ایک گروہ عورتوں کا ایسا چلا جاتا تھا کہ ایک ایک اونٹ
 پر ایک عورت سوار تھی اور سب چلی جاتیں تھیں اور فضل ان کے طرف دیکھنے لگے سور رسول اللہ صلی

اس علیہ وسلم نے فضل کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور زبان پر کچھ نہ فرمایا سبحان اللہ یہ اخلاق کی بات تھی
 اور نبی منکر کس غیبی سے ادا کیا اور فضل نے مونہ اپنا دوسری طرف پھیر لیا اور پھر دیکھنے لگا ریان
 کی کمال اطمینان کی وجہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق پر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 پھر اپنا ہاتھ اور ہر پیر کر اون کے منہ پر رکھ دیا تو فضل نے دوسری طرف مونہ پھیر
 کر پھر دیکھنے لگے یہاں تک کہ بطن میں پہنچے تب اونٹنی کو ذرا چلا یا اور بیچ کی راہ لی جو جبرہ کبری
 پر جا نکلتی ہے یہاں تک کہ اس جبرہ کے پاس آئے جو درخت کو پاس ہوا اور اس کی جو عقیبتی کہتے ہیں
 اور سات کنکریاں اسکو ماریں ہر کنکری پر اسد کبر کہتے ایسی کنکریاں جو چٹکی سے ماری جاتی ہیں اور
 دانہ باقلا کے برابر ہوں اور اووی کے بیچ سے کھڑے ہو کر ماریں اگر سننے اور عرفات اور فز دلفندہ
 د اہنی طرف اور کہ بائیں طرف رہا پھر نخر کی جگہ آئے اور رستہ اونٹ اپنی دست مبارک نخر کیے
 رقبان دست و بازویت شوم باقی حضرت علی کو دیے کہ اونہوں نے نخر کیے اور شریک کیا آپ نے
 ان کو اپنی ہڈی میں پھر حکم فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ٹکڑا لیوین اور ایک ٹکڑی سین ڈالا اور
 پکا یا گیا پھر آپ نے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں اس میں سے گوشت کھایا اور اس کا شوربا
 پیا پھر سوار ہوئے اور بیت اللہ کی طرف آئے اور طواف افاضہ کیا اور ظہر مکہ میں پڑھی اور بنی عبد المطلب
 کے پاس آئے کہ وہ لوگ زمرہ پر پانی پلا رہے تھے آپ نے فرمایا پانی بہر دے اولاد عبد المطلب کی
 اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ بہیڑ کر کے تھے پانی نہ بہرے دین گے تو میں بھی ہتھاردا شریک ہو کر پانی
 بھرتا (یعنی جب آپ بہر سنت ہو جانا تو پھر ساری امت بہرے لگتی اور ان کی سفایت جاتی رہتی)
 پھر ان لوگوں نے ایک ڈول آپ کو دیا اور آپ نے اس میں سے پیا **ف** اب سائل سنو قولہ پھر
 آئے کھڑے ہونے کی جگہ اٹھاؤن مسئلہ یوں پوری ہوئے کہ سب جبرہ نماذ سو فراع ہو تو حبلہ
 موقف میں آجائے **ا**ونٹ کھڑے یوں ہوئے کہ وقوف سواری پر فضل ہے اور اسعدیث سر
 بھی ثابت ہوتا ہے اور اس میں شوافع کے تین قول ہیں کہ اصح اون میں یہی ہے کہ سواری پر فضل
 ہے اور دوسرا یہ کہ بے سواری کے افضل ہے تیسرا یہ کہ دونوں برابر ہیں مگر سواری پر فضل نہیں ہے اور
 بے سواری کے تقریر اور فضل تقریر سے افضل ہے پس قول اول بہتر ہے **س** کھڑے یوں ہوئے کہ ان
 جہر دن کے پاس فضل ہے وقوف کرنا اور وہ پھر بچے ہوئے ہیں جبل حرست کو دہن اور جبل حرست

زمین عرفات کو پہنچن واقع ہے غرض ہر وقت مستحب وہی ہے اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ جیل رحمت پر
 چڑھنا موجب قربت ہے اور بعض نادان سمجھتے ہیں کہ بے ادس کو چڑھنے وقت صحیح نہیں وہ یہ وقت
 میں اور جیل رحمت پر چڑھتے کہ اولیٰ جاننا مفت کی رحمت ہے بلکہ تمام عرفات کا میدان موقت ہے اور
 مستحب اور فضل وہی موقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ^{صلی اللہ علیہ وسلم} ^{صلی اللہ علیہ وسلم} مسئلہ یون پوری ہوئے کہ معلوم ہوا کہ
 قبلہ کی طرف منہ کرنا وقت کے وقت مستحب ہے ^{صلی اللہ علیہ وسلم} مسئلہ یون پوری ہوئے کہ وقت مغرب تک
 چاہیے کہ آفتاب بھلی ڈوب جاوے اور اس کے ڈوبنے کے بعد مزدلفہ کو چلے پھر اگر کوئی قبل غروب کے
 ہی چلا گیا تو وقت اور حج تو اس کا پورا ہو گیا مگر اس پر دم آتا ہے وجوب کی راہ سے یا انتخاب کے
 طور سے اور اس میں شافعی کے دو قول ہیں صحیح قول ہے کہ سنت ہے اور دوسرا یہ کہ دم واجب
 ہے اور بنی اسکی اس پر ہے کہ آیا وقت کرنے والے پر رات اور دن دونوں کو جمع کرنا واجب ہے یا نہیں
 تو صحیح قول یہی ہے کہ سنت ہے نہ وقت و فوف کا ذوق عرفہ کے دن بذال شمس سے دوسرے دن
 کے طلوع فجر تک ہے یعنی یوم النحر کی فجر تک غرض جو وقت میں دن و نمان ٹھیک گیارہ بڑی دیر ہی
 اس کا وقت ہو گیا اور حج اس کو مل گیا ورنہ وقت ہو گیا یہ مذہب ہے امام شافعی اور جہاں یہ علماء
 کا اور امام مالک کا قول ہے کہ صرف یوم النحر وقت صحیح نہیں بلکہ کچھ رات بھی شامل ہونا ضرور ہے اور
 اگر فقط رات پر اکتفا کی تو صحیح ہو گیا اور اگر فقط دن پر اکتفا کی تو وقت صحیح نہیں ہوا اور امام احمد
 نے کہا ہے کہ وقت کا وقت عرفہ کی فجر سے شروع ہوتا ہے اور اس پر تمام امت کا اجماع ہے کہ اصل
 وقت بہت بڑا رکین ہے جبکہ وہ اگر وقت ہو گیا تو حج فوف ہو گیا اور بے ادس کو حج صحیح نہیں ہوتا۔ قولہ
 اور اس مسئلہ کہ بچے جہاں لایا اس سے ^{صلی اللہ علیہ وسلم} مسئلہ یون پوری ہوئے کہ ایک جالوز برد آدمی کا بیٹا
 درست ہے اگر جالوز طاقت رکھتا ہو اور اسے باب میں بہت روایتیں آئیں ہیں قولہ سر اور اس کا کجاوہ کے
 نکلے مورک میں لگ گیا مورک وہ جگہ ہے جو کجاوہ کے آگے ہوتی ہے اور کہیں سوار جب تک جاہا
 ہے اور پیر ٹنگے ٹنگے سن ہو جاتے ہیں تو اٹھا کر دن رکھ لیتا ہے اور دن ایک چڑا لگا ہوتا ہے
 اور اس کے ثابت ہو گیا ایک مسئلہ کہ پورے ہو اس ^{صلی اللہ علیہ وسلم} مسئلہ کہ سوار کو ضرور ہوا کہ پیدل
 کے ساتھ نرمی کرے اور ان کے چھین سوار ہی دوڑا دے نہیں کہ اندن میں بھاگ کر پڑے اور کبڑ ہو کر
 بالکل چلے پھر پھر آپ ہا کہ پہنچی رہی اور پلٹ ^{صلی اللہ علیہ وسلم} یون پوری ہوئے کہ ثابت ہوا کہ جب عرفات سے لوٹے

تو آہستہ آہستہ رسان سان چلو چلیدی چلنے کی حاجت نہیں کہ خلاف سنت ہو کہ آخر مزدلفہ پہنچ گئے اور مزدلفہ مشہور جگہ ہے حد اور سکی مشہور ہے اور عرفات سے تین کیسے اور مزدلفہ سے تین کیسے ہو اور سنی سے مکہ تین کیسے اور وہ حرم میں داخل ہو اور اس سے ثابت ہوئے مسائل کہ -
چوتھیں سطح یون پور سے کہو کہ شب کو آپ دن ہو اور شب کو دن ہو نہا خفیہ کے نزدیک واجب اور امام اہم کے نزدیک بھی اور بعض شافعیہ کا بھی یہی قول ہو اور بعض شافعیہ کے نزدیک فرض ہے -
پانچویں سطح یون پور سے کہو کہ آپ نے مغرب اور عشا ایک اذان اور دو اقامت کی ہے یہی ظہر و عصر عرفات میں پڑھی تھی اور یہ مذہب ہر شافعی اور نہ فر کا اور دوسرے اماموں کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک یہ ہو کہ عشا میں اقامت ضرور نہیں اس لیے کہ وہ اپنے وقت پر ہی بخلاف عصر عرفات کے کہ وہ غیر وقت میں تھی مگر سنت اس علت پر مقدم ہے اور اس سطح سے کہ یون پور سے کہوئے کہ سنت یہی ہے کہ عرفات سے جب رٹے تو مغرب میں دیکر سے اور عشا کے ساتھ ملا کر پڑے اور یہ جمع تاخیر ہے اور اسپر اجماع ہے تمام امت کا کہ یہاں جمع تاخیر ضرور ہے اور اس میں اختلاف ہو کہ سبب اس کا کیا ہے اچھنیفہ اور ایک گروہ کا قول ہے کہ یہ سبب اس کا ہے اور جائز ہے یہ جمع اہل مکہ اور اہل مزدلفہ کو بھی اور اہل تنے کو بھی اور اور لوگوں کو بھی اور صحیح یہ ہے کہ یہ جمع بسبب سفر ہے اور اسی مسافر کو رد اس کو جو سافت قصر کا ارادہ رکھتا ہو اور وہ دو منزل میں اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ جائز ہے جمع ہر سفر میں کو چھوٹا بھی سفر ہو یہ مضمون ہے نووی کا شرح مسلم میں اور عالمگیری میں ہے کہ جمع مزدلفہ کے لیے خطبہ اور سلطان اور جماعت اور احرام شرط نہیں بخلاف حج عرفہ کے کہ انہی نے اہل حنفی اور نووی نے کہا ہے کہ اگر کسی اور جن عرفات میں یا راہ میں مزدلفہ کے سفر پڑے لی اور جمع نہ کی اس عشا کے تو رد اسے مگر خلاف افضل سے اور بات یہ ہو کہ نیابت نہیں ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور یہ طور اطاعت ان کی واجب ہو امت پر اور یہی مذہب ہو صحابہ اور تابعین کا اور اوزاعی اور ابو یوسف اور شہب کا بھی قول تھا ہے اور اصحاب حدیث کا بھی کہ اگر الگ الگ اپنے اپنے وقت میں ادا کی تو بھی رد اسے اور ابوحنیفہ وغیرہ کو فیوں نے کہا ہے کہ ضرور ہے کہ مزدلفہ میں حج کرو اور اس سے پہلے کہ نہیں رد انہیں اور امام مالک نے بھی کہا ہے کہ قبل مزدلفہ کے رد انہیں مگر جب کو یا جب کو سواری کو کچھ عذر ہو جائے مگر اس کو بھی ضرور ہے کہ مغرب بعد غروب شفق ادا کرے اور اس کے بعد نہ پڑے

پورے ہوئے کہ اندونون کے پیر میں شامت ہوا کہ سنت نہ پڑھے مگر اس میں اختلاف ہے کہ یہ نہ پڑھنا سنت
 کا شرط ہے جمع کی یا نہین اصحاب شافعیہ کہ نزدیک صحیح یہی ہے کہ شرط نہین بلکہ سنت مستحبہ اور بعض
 اصحاب شافعیہ نے کہا ہے شرط ہے قولہ اسکے بعد جو مذکور ہے کہ پیر آپاٹ رہا اور ~~مستحب~~ مسئلہ
 یوں پورے ہوئے کہ رات کو وہاں رہنا واجب ہے یا سنت ہے صحیح قول شافعی کا یہ ہے کہ اگر کوئی شب کو
 وہاں نہ آجودا اور کجا صحیح ہو گیا اور گنہگار ہوا مگر اوپر دم واجب ہے اور وہ سحر اقول یہ ہے
 کہ اوکلی ترک میں گناہ نہین اور نہ دم واجب ہوتا ہے مگر وہاں پیر نارات کو مستحب ہے اور ایک جماعت
 کا قول ہے کہ وہ رکن ہے اور بغیر اس کے صحیح ہی نہین ہوتا جیسے بغیر وقوف عرفات کے حج
 صحیح نہین ہوتا اور یہ قول ہے امام شافعی کے نواسے کا اور ابو بکر محمد بن اسحق بن خزیمہ کا اور علقمہ اور ہود
 اور شعبی اور سنخی اور حسن بصری کا اور اکبر شریون ہوئے کہ نہ زلف میں نماز سو رہے پڑھنا چاہیو
 صحیح کی اس لیے کہ آج مناسک بہت ہیں بہت مشربون ہوئے کہ صبح کی نماز میں اذان اور
 اقامت دونوں سنون ہیں اور اسطرح تمام نمازون میں مسافر کے اور ہمیں بہت حدیثیں وارد ہوئی
 ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں ہی اذان دلوائی جیسے حضرت ابن ولواتے تھے تو کہ پہر چلے
 یہاں تک کہ مشعر الحرام میں آئے اور اس سے کہتے ~~مسافر~~ مسئلہ یوں پورے ہوئے کہ معلوم ہوا کہ یہاں تو
 بھی سواری پر نفل ہے پیدل سے صیادا پر ہی گذرا اور اس کے معلوم ہوا کہ مشعر الحرام وہی قرن ہے
 اور جہاں پر غفرین اور اہل سیر نے کہا ہے کہ مشعر الحرام تمام مزدلفہ ہے اور چوہمت مشربون پورے
 ہوئے کہ معلوم ہوا یہاں بھی وقوف کرنا مناسک حج میں داخل ہے اور اس میں کچھ اختلاف نہین مگر
 اختلاف اس میں ہے کہ یہاں سے کب چلو سوا بن مسعود اور ابن عمر اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جہاں پر
 علما کا قول ہے کہ یہاں کھڑا دعا کرتے رہے اور ذکر میں مشغول رہے یہاں تک کہ صبح روشن ہو جاوے
 جیسے احمدیش میں ہے اور امام مالک نے کہا کہ یہاں سے روشنی ہونے کے قبل چلیے یہ تو نفل ہے
 مگر نہ پڑھنا چاہیو اس پر پورے ہوئے چھت مسئلہ یعنی معلوم ہوا کہ اجنبی عورتوں سے
 آنکھ بند کرنا چاہیے اور پورے ہوئے چھت مسئلہ معلوم ہوا جو قدرت رکھو گناہ سے روکنے کی
 اپنے ہاتھ سے تو روکدے اپنے ہاتھ سے سبیلو اپنے ہاتھ رکھ دیا تو کہ بطن محسوس میں پہنچے محسوس
 اس لیے کہتے ہیں کہ فیل اصحاب فیل کا وہاں رک گیا تھا اور روکنے کو عربی میں کہتے ہیں - تو کہتے

اور مٹی کو ذرا چلایا اس کے پورے ہوئے مسئلہ کے متعلق صاحب شافعی نے کہا ہے کہ بطن مجھ سے جلدی گذرنا
 چاہیے اور یہ سنت ہر مقام کی سنتوں میں سے اور وہ ایک تیر کے ٹیڈاک ہر یا ڈیڈا پونچے کی سات
 تک قولہ بیچ کی راہ لی اس سے پورے ہوئے مسئلہ کے معلوم ہوا کہ اس وقت عرفات سے اس سے
 منی میں داخل ہونا سنت ہے اور یہ اس راہ کے سوا ہے جس راہ سے آپ عرفات کو گئے تھے اور یہی
 بات ہر جیسے آپ کے جاتے وقت بتیۃ العلیاء کی راہ لی اور نکلتے وقت منیۃ السفلی کی تحفید میں بھی
 آپ ایک راہ کو جانے دوسرے آتے یا ہستقا میں چاؤر اور طہر غرض یہ سب گویا بطور نفاذ کے ہوا
 قولہ حجرہ عقبہ اس سے پورے ہوئے اس کی مسئلہ میں معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ جب نزلہ
 سے آؤ تو منی میں پہنچ کر پہلے حجرہ عقبہ کی سی کرے اور اس کے پہلے کچھ نہ کرے اور یہ رمی اور
 منی میں اترنے سے پہلے ہر غرض اس می سے فارغ ہو کر پھر اترے قولہ اور سات کنکریاں الخ اس
 سے پوری ہوئے اس کی مسئلہ میں معلوم ہوا کہ سات کنکریاں مابین دانہ باقلہ کے برابر نہ اس کے بڑے
 نہ چھوٹے اور اگر اس سے بڑے چھوٹے ہوں تب بھی کافی ہیں مگر پھر ہوں اور امام شافعی اور جمہور کے
 نزدیک سرسہ اور ہڑتال اور سونے اور چاندی وغیرہ سے رمی درست نہیں ہے بلکہ ہر جن چیزوں کو حجر
 نہیں کہتے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اجزاء ارض میں سے جو چیز ہو درست ہے اور
 پوری ہوئے اس کے اس کی مسئلہ میں معلوم ہوا کہ ہر کنکرے پر تکبیر کہے یعنی اسد الکبر اور معلوم ہوا کہ
 ایک ایک کنکرے الگ مارے اور یہی ثابت ہے اور حدیث سے اور بطن مادی میں کھڑا ہو جیسویم اور
 تصریح کر چکے ہیں اور بعضوں نے کہا قیاد کی طرف موڑ نہ کر کے کھڑا ہوا اور یوم النحر میں بھی رمی حجرہ
 عقبہ شروع ہے اور کچھ نہیں اور سب پر اجماع ہے تمام مسلمانوں کا اور یہ رمی ایک میں داخل ہے باجماع
 مسلمان اور مذہب شافعی کا ہے کہ یہ واجب ہو مگر نہیں پھر اگر کسی نے چوڑی پہنا تاکہ ایام
 رمی کے مکمل گئے تو گنہ گار ہوا اور اس پر دم لازم آیا اور حج صحیح ہو گیا اور ماکتے کہا ہے حج فاسد
 ہو گیا اور واجب میں سات کنکریاں کہ اگر ایک بھی کم ہو گئی تو چھہ کافی نہیں ہوتیں قولہ پھر کھر
 کی جگہ میں آئے اس سے معلوم ہوا کہ ہدی بہت لانا مستحب ہے کہ آپ کی سوا نہ ہدی رہتی
 اور پورے ہوئے یہاں یہی مسئلہ میں ثابت ہوا کہ مستحب ہے کہ ہدی کا اپنے ہاتھ سے اور نہایت
 بھی جائز ہے بالاجماع جب ناپ مسلمان ہو اور پورے ہوئے اس سے قرآن ہی مسئلہ میں

معلوم ہو کہ سب پر جلدی ذکر کرنا ہدایا اگرچہ بہت ہون اور ذبح سب کا یوم النحر میں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سرسٹھ اونٹ جو آپ کے ساتھ آئے تیرہ آپ ذبح کیے اور باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ لاکے تھے وہ ان کو ذبح کے لیے دیے جو وہ میں سے لاکے تھے عرض یہ سب چور سو ہو گئے تو کہ پھر فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ٹکڑا لے اس پر پورے ہو چور سنی پے معلوم ہوا کہ ہر قربانی میں سے کچھ کھانا سنت ہو اور چونکہ ہر ایک میں سے کھانا شکل نہ تھا تو آپ نے یہ ترکیب کی اور اس کی سنت ہونے پر سب علی کا اتفاق سے قولہ اور طواف افاضہ کیا النحر اور اس کے پورے ہو چکا اسی مسئلہ یعنی معلوم ہوا کہ طواف افاضہ رکن ہے اور یہ بہت بڑا رکن ہے جتنا کہ جامع مسلمین اور اول اس کا شرف سحر کے نصف ہے شافعیہ کے نزدیک اور بفضل وقت رمی جمرہ عقبہ کے بعد ہر اور ذبح بدلی در حلق کے پیچھے اور اس میں دن چڑھ جاتا ہے یوم النحر کا اور ساری دن میں نحر کے جب چاہے بجالادو بلکہ اگر است اور یوم النحر سے زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے اور تاخیر کرنا انا ہم مشرق سے زیادہ ترکروہ ہے اور آخر وقت اس کی جب تک آدمی زندہ رہی مگر شرط یہ ہے کہ بعد وقوف عرفات کے ہو اور اگر وقوف عرفات سے پہلے کرے تو روا نہیں اور تمام علماء کا اتفاق ہے کہ طواف افاضہ میں نہ رمل نہ نہ اضطباع ہے اور اگر کینہ طواف رطاف کی نیت ہو طواف کیا اور طواف افاضہ اوسکو دہتا تو یہ طواف افاضہ کی جگہ ہو گیا اور اس میں بشر ہے شافعی کا جیسے کسی پر حج اسلام ہو اور وہ بہ نیت قضا یا بارادہ نذر حج بجا لادے تو وہ حج اسلام کی جگہ ہو جاتا ہے اور ابو حنیفہ اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ طواف افاضہ کسی اور طواف کی نیت سے صحیح نہیں ہوتا اور اس طواف افاضہ کو طواف الزیارت اور طواف الصدر اور طواف الفرض اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں اور اس پر پورے ہو چکیا اسی مسئلہ میں معلوم ہوا کہ باقی بہرنا اور پلانا بڑی فضیلت ہے کہ اگر وہ کسی آپ نے اس کی مگر اس خوف سے کہ نبی عبد المطلب کی خدمت میں جاکر بچا ملائے اور معلوم ہوا اس کے کہ بعض سختیات کا ترک کسی مصلحت سے روا ہے اور پورے ہو اس سے۔

اس مسئلہ کا نام بہت ہی فضیلت فرم کے پینے کی اور بہت روا ہیں بہ بارہ میں آئی ہیں اور یہ ایک مشہور کنوان ہے بہت اللہ شریف سے آرتیس ہاتھ پر اور وہ مار فرم سے شوق ہے کہ کیا کثیر کہ کہتے ہیں اور حضرت علی سے مروی ہے کہ زمین کے تمام کنوؤں سے بہتر زمزم اور سب کا بڑی بہت تمام ہوئی شرح احمد میں اور بہتے ختم کیا اوسکی شرح میں در نہ بہت فوائد میں اوس کے و محمد اللہ علیہ السلام

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ قَالٍ أَنَّهُ كَانَ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَأَلَهُ عَنْ
 حُجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ بِمَنْ يَنْبَغِي حَدِيثُ خَاتَمِ بَنِي إِسْمَاعِيلَ وَكَانَ فِي الْحَدِيثِ
 وَكَانَتْ الْعَرَبُ يَدْفَعُ بِهِمْ أَبُو سَيَّارَةَ عَلَى جَمَاعَةٍ عُرِيٍّ فَكُنَّا أَحْبَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَأَلَهُ مِنْ الْمَرْدِ لَنَعْلَمَ بِالشَّعْرِ الْحَدِيثَ لَمْ نُشَلْ ثُمَّ لَيْسَ أَنَّهُ سَيَقْصُرُ عَلَيْهِ وَكَانَ مِنْ كَثَرَةِ شَعْرِهِ
 فَاجْازَوْهُ لَمْ يَكْرِضْ لَهُ حَتَّى أَتَى عَرَفَاتٍ فَتَنَلَّ ثُمَّ جَمَعَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ لَمْ يَكْرِضْ لَهُ جَمْعُ بَابٍ نَعْمَ مِنْ بَابٍ
 كَمَا كَرِهَ بَابُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَاسْمُهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَجَّ كَحَالٍ بِوَجْهٍ أَوْ أُنْهَوْنَ نَعْمَ مِنْ بَابٍ كَمَا
 حَدِيثُ جَبْرِ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ فِي بَيَانِ كِي تَبِيٍّ أَوْ أُسْمِيٍّ نَا زِيَادَهُ كَمَا كَرِهَ بَابُ قَامَهُ نَهَا (يَعْنِي إِيَّامَ جَابِلِيَّةِ يَزِيْر)
 كَمَا أَبُو سَيَّارَةَ (أَيْ كَيْفَ شَخْصٍ كِي كُنَيْتُ هِيَ) أَوْ كُنْزُ وَفَدَفٍ لَوْ مَا لَانَا تَبَا (أَوْ عُرُوفَاتٍ كَوْنُ جَابِلِيَّةِ) بِرَجَبِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْزِلَةٍ سَأَلَ بَرَّهَ تَوَقُّفٍ فِي يَفِينِ كَمَا كَرِهَ بَابُ مَعْرِضٍ أَوْ مَعْرِضٍ أَوْ مَعْرِضٍ
 أَيْ كِي مَنَزَلٍ هُوَ كِي أَوْ بَابُ دَهَانٍ سَهِيٍّ أَيْ كِي بَرَّهَ كُنْزُ أَوْ مَعْرِضٍ أَوْ مَعْرِضٍ أَوْ مَعْرِضٍ أَوْ مَعْرِضٍ
 (يَعْنِي قَرِيبَ عُرُوفَاتٍ) أَوْ دَهَانٍ أَوْ تَرَفٍّ **ف** يَعْنِي قَرِيبَ خِيَالٍ كَمَا كَرِهَ بَابُ مَعْرِضٍ مِنْ دَقِيقٍ كَرِيبٍ
 جَيْسٍ وَهِيَ قُرُوفُ إِيَّامِ جَابِلِيَّةِ مِنْ كَرْتِ تَبِيٍّ حَضَرَتْ أَوْ كِي بَرَّهَ عُرُوفَاتٍ كَرِيبَ أَوْ مَعْرِضٍ أَوْ مَعْرِضٍ
 عُرُوفَاتٍ مِنْ دَقِيقٍ كَرِيبَ أَوْ بَرَّهَ كَرِيبَ **جَعْفَرُ** حَدَّثَنِي أَنِّي عَزَّ جَابِلِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَحَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّطْ هَهُنَا وَهِيَ كِي لَهَا مَحْضُ
 تَا كَحَدَّثَنِي أَنِّي رَحِمْتُ لَكُمُ وَنَقَطْتُ هَهُنَا وَعَرَفْتُ كَاهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هَهُنَا جَمْعُ كَاهَا
 ثُمَّ جَمَعَ جَابِرُ بْنُ سَجْدَةٍ مِنْ بَرَّهَ هِيَ كَرِيبَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْمَ مِنْ بَابٍ نَعْمَ مِنْ بَابٍ
 مِنْ سَارِيٍّ كَرِيبَ هِيَ تَوَقُّفُ بَابٍ نَعْمَ مِنْ بَابٍ نَعْمَ مِنْ بَابٍ نَعْمَ مِنْ بَابٍ نَعْمَ مِنْ بَابٍ نَعْمَ مِنْ بَابٍ
 دَقِيقٍ كَرِيبَ هِيَ أَوْ مَعْرِضٍ أَوْ مَعْرِضٍ أَوْ مَعْرِضٍ أَوْ مَعْرِضٍ أَوْ مَعْرِضٍ أَوْ مَعْرِضٍ أَوْ مَعْرِضٍ
 كَمَا لَزِمِيٍّ أَوْ سَارِيٍّ كَرِيبَ هِيَ تَوَقُّفُ بَابٍ نَعْمَ مِنْ بَابٍ نَعْمَ مِنْ بَابٍ نَعْمَ مِنْ بَابٍ نَعْمَ مِنْ بَابٍ
 وَهِيَ بِهَرِيبَ هِيَ تَوَقُّفُ بَابٍ نَعْمَ مِنْ بَابٍ نَعْمَ مِنْ بَابٍ نَعْمَ مِنْ بَابٍ نَعْمَ مِنْ بَابٍ
 عَلَيْهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ أَقْدَمَ مَكَّةَ أَوْ الْحَجَّ نَا سَأَلَهُ ثُمَّ مَسْنَى عَلِ
 بِمَيْتِنَهُ ثُمَّ لَنَا وَنَسْنَى أَوْ بَعَا ثُمَّ جَمَعَ جَابِرُ بْنُ سَجْدَةٍ مِنْ بَرَّهَ هِيَ كَرِيبَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آسَةِ حَجَرٍ أَسْوَدَ كَوَجْهٍ أَوْ مَعْرِضٍ أَوْ مَعْرِضٍ أَوْ مَعْرِضٍ أَوْ مَعْرِضٍ أَوْ مَعْرِضٍ

فائدہ بیان ان سب کا مفصل اور پرکندہ **عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا** مالت گان
 تِلْكَ قَوْمٌ مِّنْ ذَٰلِكَ يَفْقَهُنَّ بِالْمُزْدَلَفَةِ وَكَانُوا يَتَمَتَّعُونَ الْخُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْحَرْبِ
 يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَهُمُ السَّلَامُ آمَنَ اللَّهُ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَأْتِي عَرَفَاتِ
 فَيَقِفُ بِهَا شَحْرَ يَفْقَهُنَّ مِنْهَا فَنَدَّكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَدِيثِ أَخَا خَالِ النَّاسِ
 ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قریش اور جو لوگ انکی چاہل پر تہر خروا لہ میز
 وقوف کرتے تھے اور اپنی کو خمس نام رکھتے تھے ابو الہیثم نے کہا ہے کہ یہ نام ہے قریش کا اور انکی اولاد
 کا اور کنانہ اور جدیلہ قیس کا اسلیو کہ وہ خمس کہتے تھے اپنے دین میں لینے لشکر اور سختی رکھتے
 تھے اور باقی عرب کے لوگ عرفہ میں وقوف کرتے تھے بہر حال اسلام آیا اللہ پاک نے اپنے نبی کو حکم فرمایا
 کہ عرفات میں آدین اور وقوف فرما دین اور ہم میں سے لوہین اور یہی مطلب ہے اس آیت کا ثم امینوا
 یعنی لوگو ہم میں سے جہان سے اور لوگ روٹے ہیں **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ**
بِالنَّبِيِّ عَمَّا قَالَ الْخُمْسُ لِلْخُمْسِ رَيْنٌ وَمَا دَلَّكَ كَانُوا يَكُونُونَ عِدَّةً إِلَّا أَنْ
تُعْطِيَهُمُ الْخُمْسَ نِيَابًا يَفْعَلُ الرِّجَالُ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ النِّسَاءُ كَانَتْ الْخُمْسُ لَا يَخْرُجُونَ
مِنَ الْمَرْدَلَةِ وَكَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ يَكُونُونَ عَرَفَاتِ قَالَ هِشَامُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَبَا عَرَفَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ الْخُمْسُ هُمُ الَّذِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ خَيْرَ أَفِضُوا مِنْ
حَدِيثِ أَخَا خَالِ النَّاسِ قَالَتْ كَانَتِ النَّاسُ يَفْقَهُنَّ مِنْ عَرَفَاتِ كَانَتْ الْخُمْسُ يَفْقَهُنَّ
مِنَ الْمَرْدَلَةِ يَقُولُونَ لَا تَنْفِضُوا إِلَّا مِنَ الْكِرْمِ فَلَمَّا نَزَلَتْ أَفِضُوا مِنْ حَدِيثِ أَخَا خَالِ
 الناس رجحوا أولاد عرافات ترجمہ ہشام نے اپنے باپ کی روایت کی کہ عرب طواف کرتے تھے بیت
 اللہ کا ننگے کمر جس اور جس سریش میں اور انکی اولاد و غرض لوگ ننگے طواف کرتے تھے کہ جبکہ
 قریش لوگ ان کو کپڑے دے دیتے تھے سو مرد و دون اور عورتیں عورتوں کو کپڑے دیا کرتی تھیں اور
 خمس مرد و عورتوں سے باہر نہ جاتے اور سب لوگ عرفات تک جاتے ہشام نے کہا میرے باپ نے مجھے خبر دی کہ
 جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہی مضمون فرمایا جو اوپر ابھی گذرا اتنی بات زیادہ
 کہ جب آیت مذکور اوخری تو عرب عرافات جاتے تھے **عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَةَ**
بِنْتَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَطْلُبُ الْخُمْسَ عَرَفَةَ فَمَنْ رَأَى رَسُولَ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى قِطَاعَ النَّاسِ بِحَرْفٍ فَقُلْتُ: وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لَمِنْ أَلْحَمَسٍ فَمَا سَأَلَهُ
 هَلْ كَانَ دَكَاةً ثُمَّ نَزَلَ ثَمَّ مِنْ أَلْحَمَسٍ ثُمَّ جَعَلَ يَسِيرُ بَيْنَ طَعْمٍ لَمْ يَمِزْهُ إِلَّا بِأَنْفِهِ كَمَا يَكُونُ أَوَّلُ مَسْجِدٍ
 نَالِشَ كَوْنَهُ عَزْوَكَ دُونَ كَيْفَ دَيْكُنَا هُوَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنَ كَسَاةً لَمْ يَكُنْ
 بَيْنَ خِرَافَاتٍ مِنْ لَوْنٍ كَمَا كَانَتْ لَمْ يَكُنْ يَمِزْهُ إِلَّا بِأَنْفِهِ كَمَا يَكُونُ أَوَّلُ مَسْجِدٍ
 تَزْوَافَةٍ سَوَاكُ نَهْنِ أَلْتَمَ (اور فرشتے حرمین شمار کیے جاتے تھے) جو لوگ مزدلفہ سے باہر نجاتے تھے
باب جَوَازِ تَغْيِثِ الْأَحْذَامِ وَهُوَ أَنْ يُقَيِّمَ بِأَحْذَامِ كَأَحْذَامِ فَلَاكِلٍ أَيْ شَخْصٍ لِبَنَةِ أَحْرَامٍ
 مِنْ كَبْشَةٍ كَمَا جَوَّزَ لَانْ شَخْصٍ كَأَحْرَامٍ هِيَ وَهِيَ سِوَا هِيَ اس کے جائز ہونے کا بیان ہے جب حضرت علی
 نے کہا تھا کہ جو احرام رسول اللہ کا ہو وہی میرا بھی اور آپ نے اسے جائز کر دیا **عَنْ** أَبِي مُؤَيْثٍ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنِجَّجٌ بِالْبَطْنِ
 فَقَالَ لِي يَحْيَى نَعَمْ فَقَالَ بَمَا أَهْلَكْتَ قَالَ قُلْتُ لَبِيكَ بِأَهْلَالٍ كَأَهْلَالِ الشَّيْبِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَدْ أَحْسَنْتَ طُفَّ بِالْبَكِيَّةِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاحِلًا قَالَ طُفَّ
 بِالْبَكِيَّةِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَطُفَّ أَتَيْتُ أَهْلًا وَتَزَيَّجْتُ قَبْلَ فَقُلْتُ رَأَيْتُ لَمْ أَهْلَكْتَ بِالْحَجِّ
 قَالَ فَكُنْتُ أَوَّلَ بَرِّ النَّاسِ كُنْتُ كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ
 يَا أَبَا مُؤَيْثٍ أَوْ يَأْبَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ دُوَيْدَكَ بَعْضُ مُنْذِيكَ كَأَنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ
 أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي الشَّكْلِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَتَيْنَاهُ تَقِيًّا فَلْيَتَّقِ فَإِنَّ
 أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدِمَ عَلَيْنَا فَيَوْمَ كَانُوا قَالُوا قَدْ قَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَكَ كَرَمٌ
 ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَنْ تَأْخُذَ بَكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِنَّ كِتَابَ اللَّهِ بِأَمْدٍ بِالْإِيمَانِ وَأَنْ تَأْخُذَ
 بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى
 بَكَرَ الْهَدْيَ حَجَّكَ ثُمَّ جَعَلَ ابْنُ مَوْسَى لَمْ يَمِزْهُ إِلَّا بِأَنْفِهِ كَمَا يَكُونُ أَوَّلُ مَسْجِدٍ
 بَظَاهِرٍ بَطْنٍ كَمَا يَكُونُ أَوَّلُ مَسْجِدٍ بَظَاهِرٍ بَطْنٍ كَمَا يَكُونُ أَوَّلُ مَسْجِدٍ
 عَرْضَ كِي كَيْفَ كَمَا لَبِيكَ أَنْزَلِيكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يَكُونُ أَوَّلُ مَسْجِدٍ
 طَوَاتُ كَرْدٍ وَرَضَا وَرَمَدُ كَا وَرَمَدُ كَا وَرَمَدُ كَا وَرَمَدُ كَا وَرَمَدُ كَا وَرَمَدُ كَا وَرَمَدُ كَا
 مِنْ طَرَفٍ كَمَا بَرَّتِ اسْمُ رَضَا وَرَمَدُ كَا وَرَمَدُ كَا وَرَمَدُ كَا وَرَمَدُ كَا وَرَمَدُ كَا وَرَمَدُ كَا

سر کی جو بین دیکھ دین پر سچے حج کی لبیک پجاری اور میں لوگوں کو بھی سکھاتا تھا کہ جو حج کو آوے ہر مہر کی
 کے وہ عمرہ کر کے احرام کہول ڈالے پیر ویم الزویہ میں حج کا احرام باندھ لے) یہاں تک کہ حسب خلافت ہوسکی
 حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تو ایک شخص نے مجھ سے کہا اے ابوموسیٰ یا کہا اے عبداللہ بن
 تیس تم اپنے بعض فتوے رد کرکھو اسلیے کہ تم کو معلوم نہیں کہ امیر المؤمنین نے کون سی نئی بات نکالی
 انک میں تمہارے پیچھے (معلوم ہوا کہ صحابہ کا عقیدہ تھا کہ خلفا کی بات کو بھی احداث جانتے تھے اور سنو
 پیدا خیال کرتے تھے اور سنت میں داخل نہ جانتے تھے یہی وجہ سے حضرت عمر نے یہی جماعت تراکیج جس
 کو اپنے مقرر فرمایا تھا یَحْتَمِلُ لِدَعْوَةِ هَذِهِ فَرَمَا یا اور یہ نہ کہا فَعَمَّتِ الشَّيْطَانُ هَذِهِ حَالًا لَمْ اَصِلْ
 تراکیج کی سنت کو ثابت تھی بلکہ اصل جماعت کی بھی ثابت تھی مگر صرف دوام اور پیر حضرت سے نہیں
 کیا تھا اور دوام کا حکم حضرت عمر نے دیا اتنے سوتیر کو جو ان کی جانب سے تھا آپ کو پسند نہ آیا کہ اسکو سنت
 میں داخل کریں سچان اللہ کیا ادب تھا صحابہ کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ہی سے معلوم
 ہوا کہ قول صحابی حجت نہیں ورنہ خلفا کے بات کو احداث نہ کہتے) اب ابوموسیٰ نے کہا اے لوگو جن کو میری
 فتویٰ دیا سے (یعنی احرام کہول ڈالنے کا) تو وہ نال کرین اسلیے کہ امیر المؤمنین آنے والے ہیں سو تم انکی
 پیروی کرو کہ ہمارا دسی نے پرائے حضرت عمر اور میں نے اون سے ذکر کیا تو اوہ ہونے کہا اگر تم اسکی کتاب
 پر چلے تو وہ حکم فرماتی ہے پورا حج و عمرہ بجالانے کا اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلے تو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام نہیں کہول احب تک قربانی نہ پہنچے لی اپنی جگہ پر **ف** اور
 جس کے پاس قربانی ہووے ہی نہیں غرض حضرت عمر بن خطاب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے فعل کا خیال کیا اور قول کا خیال نہ آیا کہ آپ نے تمام صحابہ میں حکم دیا کہ جس کے پاس ہری نہ ہو
 وہ احرام کہول ڈالے اور بعض خباہان حدیث اس کی تاویل کی ہے یہ کہ منہ کرنا آپ کا اخذ بالاکو
 کے طریق سے تھا کہ خاموش آپکی بیوی کہ لوگ حج کو انک سفر میں اور عمرہ کو انک سفر میں بجالا دین اور
 اسی کو وہ پورا خیال فرماتے تھے کہ وہ خیال کیا ہی ہو گھٹا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور بیان کی ہم
 سے یہی روایت عبید اللہ بن معاذ نے اون سے معاذ اون کے باپ نے اون سے شعبہ نے اس اسناد
 سے ماخذ اس کی **ع** اِنِّیْ مُؤَمِّلٌ بِرَضِیَ اللہُ تَعَالٰی
 عَنْہُ قَالَ قَدْ مَشِیْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

وَهُوَ مِنْكُمْ بِالْبَطْنِ فَقَالَ بَرَأَ أَهْلُكَ قَالَ فُلْتُ أَهْلُكَ بِأَهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ هَلْ سَفَّتَ مِنْ هَذِهِ فُلْتُ لَا قَالَ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَخَرَجْتُ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ
 وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَسَطَّطَنِي وَخَسَّكَ رَأْسِي فَكُنْتُ أَفْرَقِي
 النَّاسَ بِذَلِكَ فَرَمَاةُ ابْنِ بَكْرِ وَرَمَاةُ عُمَرَ كَانِي لَقَاءِ كَلْبِ بْنِ الْحَزَمِ إِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ
 إِنَّكَ لَا تَذَرُنِي مَا أَحَدُكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَأْنِ الشُّكِّ فَقُلْتُ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنْتُ
 أَفْضَلَكُمْ بِشَيْءٍ فَلْيَسْتَعِذْ بِهِدَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْهِ كُفْرٌ فِيهِ قَاتِلُكُمْ قَتْلًا قَدِيمًا
 قُلْتُ يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذَا الَّذِي أَحَدُكَ فِي شَأْنِ الشُّكِّ قَالَ أَنْ تَأْخُذَ بِكِتَابِ
 اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ وَلَا تَمُوتُوا لِحُجْرٍ وَأَلْعَمَرَةِ لِلَّهِ فَإِنْ تَأْخُذَ بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 كَانِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ يَحْلُحُ حَتَّى تَحْسَ الْوَعْدَ ابْنِ مَوْسَى نَ كَمَا مِنْ جَنَابِ
 رَسُولِ ضَمَا صِلَى السَّعْدِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا بَاسَ أَبَا أَدْرَاسَ كَمَا كُنْكَ بِلِي زَيْنِ بْنِ أَوْثَانَ بَاسَ كَمَا بَاسَ
 (بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَنْزِلِ كِي هُوَ هِيَ) أَوْ رَاسَ نَ مَجْهَ سَ بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ
 أَبَا لِي نَبِي صَلَّى السَّعْدِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ
 السَّعْدِ وَرَفَا مَرْدَه كَا طَوَا فَا كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ
 بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ
 لَكَ لَوْ كُنْ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ
 فَارُوقَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَا لَطُورَ حَرَسَتْ كَاهِنِينَ تَهَا كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ
 كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ
 تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي إِلَى الْيَمَنِ قَالَ قَوَّافْتُ فِي
 الْعَامِ الَّذِي فِيهِ فَفَعَالَ لِي سَوْدُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَا كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ
 حِينَ أَحْوَمْتُ قَالَ فُلْتُ كَيْبِكَ إِهْلَاكَ إِهْلَاكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 هَلْ سَفَّتَ هَلْ سَفَّتَ لَا قَالَ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ
 ثُمَّ سَأَلْتُ الْحَدِيثَ مِنْ بَنِي حَدِيثِ شُعْبَةَ وَشُعْبَانَ ابْنِ مَوْسَى كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ
 سَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ كَمَا بَاسَ

اُن کا کہہ ڈرتے تھے مراد اس کو عمرہ قضا سے جو قبل فتر ہوا ہے اور چونکہ وہ عمرہ ہی ذیقعدہ میں تھا لہذا
 اوس پر بھی منع کا اطلاق صحیح ہے کہا مسلم نے اور بیان کی مجسورہ ہی روایت یحییٰ بن حارثی نے اودن سے
 خالد نے یعنی ابن الحارث از اودن سے شعبہ نے اسی ہنادوس مثل اسی کی **عکس** **سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ** قَالَ
 اجتمع على قَعْنَمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بَعْضَانِ فَكَانَ عُثْمَانُ يُعْمِرُ عَنِ الْمُتَعَةِ أَوْ الْعُمَةِ
 فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا يُرِيدُ إِلَّا أَمْرًا فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَنْهَى عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنَا مِنْكَ قَالَ إِنْ لَا اسْتِطَاعَ أَنْ أَدْعَكَ فَكَلِمَا أَنْ رَأَى عَلِيٌّ ذَلِكَ
 أَهْلًا بِهِمَا جَمِيعًا **السَّيِّدُ** **سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ** كَمَا كَرِهَتْ عَلَى أَوْ حَضَرَ عُثْمَانُ دُونَ عُثْمَانَ مِنْ رُكُومِ
 ہے ایک مقام کا اجمع ہوئے اور عثمان منہ سے منع کرتے تھے (یعنی ایام حج میں کہ وہ منع ہے) تو حضرت
 علی نے کہا کیا ارادہ ہے تمہارا اس کام کے ساتھ خود ہی صلے اسہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور تم اس سے
 منع کرتے ہو تو عثمان نے کہا تم ہمیں جو پڑ دو ہمارے حال پر حضرت علی نے فرمایا میں تمہیں نہیں جوڑ سکتا
 ہر جب حضرت علی نے یہ حال دیکھا تو حج اور عمرہ دونوں کا لبیک بکرا **عکس** **ابْنُ ذَرٍّ** قَالَ كَانَتْ
 فِي النَّجْدِ كُفَّاتٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً أَبُو ذَرٍّ قَالَ كَانَتْ
 صَلَی اسہ علیہ وسلم کے لیے **ف** ہا اثر معارض نہیں ہو سکتا رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کے ارشاد
 سر اسہ ارشاد کے کہ آپ سر اربعہ بن جشم سے فرمادیا کہ منع مہینہ کے لیے جائز ہے **عکس** **ابْنُ ذَرٍّ**
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لَنَا خَاصَّةٌ يُعْمِرُ الشُّعْبَةَ فِي النَّجْدِ أَبُو ذَرٍّ قَالَ كَانَتْ حَجَّ مِینَ ہَا
 ہی لیے خاص تھا **عکس** **ابْنُ ذَرٍّ** رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لَنَا خَاصَّةٌ يُعْمِرُ
 مُتَعَةَ النَّسَاءِ وَمُتَعَةَ النَّجْدِ **ف** ترجمہ ابو ذر نے کہا دو متعہ ایسے ہیں کہ ہمارے ہی لیے خاص تھے یعنی
 متعہ عورتوں کا (یعنی ایک وقت نکاح کرنا ایک وقت مقرر تک) اور متعہ حج کا **ف** یعنی ایام حج
 میں عمرہ بجالانا یا احرام حج کو عمرہ کر کے فسخ کر دینا اور ہر حج کرنا اور متعہ حج کی خصوصیت محض اُن کی کہ
 ہے مخالف نصوص محمد پر حجت نہیں **عکس** **عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الشَّعْبَةِ** قَالَ أَتَيْتُ إِبْرَاهِيمَ
 النَّخَعِيَّ وَابْرَاهِيمَ الشَّيْبَانِيَّ فَقُلْتُ إِنَّ أَهْلَ الْأَنْجَمِ أَجْمَعَ الْعُمَةَ وَالْحُجَّةَ الْعَامَ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ
 النَّخَعِيُّ لَكِنْ أَبُوكَ لَمْ يَكُنْ لِيُحْمَرْ بِذَلِكَ قَالَ يُكْفَرُ مَنْ كَفَرَ بِمَا كَفَرَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ
 أَنَّهُ مَرَّ بِأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِالزَّبَدَةِ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَتْ لَنَا خَاصَّةٌ دُونَكَ

روایت کی کہ ہم سے محمدؐ اور ان کے روح نے اور نبی عبادہ نے اور نبی سے شعبہ نے اور نبی سے سلیمانؑ
 اسی اسناد کو مثل ان دونوں روایتوں کی اور سفیان کی روایت میں المنع فی الحج زیادہ ہے یعنی یہ نہ کہ
 حج کے منع کا تھا کہ **عَنْ مُطَرِّبٍ قَالَ قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَصْبِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا** **رَوَى**
أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمَوْصُوعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ قَدْ أَعْمَرَ لَكُمْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فِي الْحَجْرِ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ فِي الْحَجْرِ فَلْيُحْجِرْهُ فَإِنَّهُ يَكُونُ مِنْكُمْ وَلَوْ كُنْتُ مِنْكُمْ لَكُنْتُ مِنْكُمْ
مَنْ رَوَى عَنْهُ **أَوْ تَأْتَى كُلُّ أُمَّةٍ مِنْكُمْ بَعْدُ مَا شَاءَ أَنْ يَتَوَاتَى مِنْهُمْ** نے کہا کہ مجھ سے عمران
 بن حصین نے کہا کہ میں نے سنا کہ ایک حدیث بیان کروں کہ اللہ تعالیٰ تم کو حج سے اس کا نفع دے گا اور جانے
 لو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کو ایک گروہ کو عمرہ کر دیا یا عشرہ ذی الحجہ میں اور پھر آپؐ
 کوئی آیت نہ آئی کہ اس حکم کو منسوخ کرتی اور نہ ان دونوں میں عمرہ سے منع فرمایا یہاں تک کہ دنیا سے
 چلے گئے پھر آپؐ کے بعد جب حاجی چاہے اپنی راعی سے کہا کہ **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا**
وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا **رَوَى عَنْهُمَا** **وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا** **رَوَى عَنْهُمَا**
 یہی حدیث مروی ہے اور ابن حاتم کی روایت میں بھی ہے کہ پہلے ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا
 کہہ دیا یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **فَإِنْ** ان روایتوں سے عمران کا مقصود دیکھتے ہیں کہ عمرہ لانا
 ایام حج میں اور کسی کو منع کہتے ہیں جائز اور روا ہے اور حضرت عمرؓ پر انہوں نے انکار کیا کہ وہ اپنی راعی
 سے منع کرتے تھے حالانکہ قرآن شریف اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے اس کا جوا
 معلوم ہوا اس مقام میں غور کرنا چاہیے کہ حضرت عمرؓ باوجودیکہ حلیفہ خاص ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے اور سند طوائف رشیدہ کے نزیت بخیر ہیں مگر ان کی رائے یہی حدیث رسول معصوم کے
 خلاف ہوئی تو سلف نے انہیں انکار کیا پھر اماموں کی بات جب رسول معصوم کی حدیث کے خلاف ہو گئی تو کیا
 نہ قابل انکار و رد و طرد ہوگی اور منع کرنا حضرت عمرؓ کا منع سے اس نظر سے نہ تھا کہ منع روا ہی نہیں بلکہ
 صرف اس خیال سے کہ افراد کو منع پھر ترجیح ہے پھر بھی انکی رائے پر انکار کیا اور یہاں برادران احداث
 اعدائے انصاف کا یہ قاعدہ ہو رہا ہے کہ حدیث کو مقابل میں اماموں کی حلت و حرمت پر پیش کی جاتی
 ہے اور حدیث شریف کے خلاف ہوتے ہوئے بھی انہی کی بات لی جاتی ہے انہوں نے حدیثوں سے
عَنْ مُطَرِّبٍ قَالَ قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَصْبِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا **أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ** **أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ**

عَسَىٰ اللَّهُ أَنْ يَفْعَلَ بِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ لَمْ يَنْهَ
 عَنْهُ أَحَدٌ مَاتَ لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ قُرْآنٌ يُخَوِّمُهُ قَدْ كَانَ لَيْسَ لَكَ سَكَنٌ أَتَقَاتِ قَدْ كُنْتَ
 ثُمَّ لَمْ يَكُنْ لَكَ كَذَا ترجمہ طرف نے کہا کہ مجھ سے عمران بن حصین نے کہا کہ میں تم سے اکیس دن
 بیان کروں شاید اللہ عزوجل اس سے تم کو فائدہ بخشنے اور وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے حج اور عمرہ جمع کیا اور پھر اس سے منع نہ فرمایا یہاں تک کہ انتقال فرمایا اور نہ اس میں کوئی قرآن کی
 آیت اتری جس سے انکا حج کرنا حرام ہو تا اور ہمیشہ میرے اور پر سلام فرمایا جاتا نہ صاحب تک میں نور داغ
 نہیں لیا تھا پھر جب داغ لیا تو سلام موقوف ہو گیا پھر میں نے داغ لینا چھوڑ دیا تو پھر سلام ہونے لگا جب
ف اپنے مطلب یہ کہ عمران بن حصین صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مرض بسیر تھا اور فرشتہ کو پھر سلام
 کیا کرتے تھے جب تک انہوں نے داغ نہیں لیا اور نہایت تکلیف بیماری سے اٹھاتے تھے اخیر میں جب
 داغ لیا تو فرشتوں نے سلام موقوف کر دیا جب چھوڑ دیا اور داغ لینے سے باز آئے پھر فرشتے سلام کرنے
 لگے (نوی شریعہ سلم) **عَلَيْكَ حَمِيدٌ نَبِيْهِ لَإِلَاقَالَ سَمِعْتُكَ مُطَرِّقًا قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ**
بِشَيْءٍ حَدَّثَنِي مَكَادُ ترجمہ حمید سو ہی مضمون مروی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا **عَلَيْكَ مُطَرِّقًا قَالَ**
بَعَثَ إِلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ وَقَالَ إِنِّي كُنْتُ مُحَدِّثًا لَكَ بِأَحَادِيثَ
لَكَ اللَّهُ أَنْ تَنْسِكَ بِهَا بَعْدَ لِي فَإِنْ عِشْتُ فَأَكْتُمُ عَمَّا تَرَى وَإِنْ مِتُّ فَخُذْ بِمَا أَرَى بِكَ
أَنَّكَ قَدْ سَلِمْتَ عَلَى مَا أَعْلَمُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ لَمْ يَنْهَ
فِيهَا وَكَانَ بِلِلَّهِ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ فِيهَا بِرَأْسِهِ مَا شَكَلَ مَرَجِمُ
 طرف نے کہا مجھے پیغام بھیجا کہ عمران بن حصین نے بلا بھیجا اس بیماری میں جو میں اُنکی وفات ہوئی تھی
 اور کہا کہ میں تم سے کسی حدیث میں بیان کرتا ہوں شاید اللہ تعالیٰ میرے بعد تم کو اُس سے نفع دیوے پھر اگر
 میں جیتا رہا (یعنی اس مرض سے اچھا ہو کر) تو تم اُسکو میرے نام سے بیان نہ کرنا اور پوشیدہ رکھنا
 اور اگر میں مر گیا تو چاہنا بیان کرنا اول بات یہ ہے کہ مجھ پر سلام کیا گیا (یعنی فرشتوں کا) دوسرے
 یہ کہ میں خوب جانتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ دونوں کو جمع کیا (یعنی ابام حرج میں) اور
 پھر اس میں نہ تو قرآن اترتا اور نہ آپ اس جمع سے منع فرمایا اور اس شخص نے جو چاہا سو اپنی رائے
 سے کہہ دیا (یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) **ف** اس روایت سے معلوم ہوا کہ

قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَاذْكُوا لَيْلِي بِمَنْ شِئْتُمْ حَتَّى يَقْبَضَ جَسَدُهُ
 ثُمَّ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَدْرَةِ وَلْيَقْبِضْ لَيْلِي شُحْرُ لَيْلِي يَا حُجَّاجُ
 وَ لَيْلِي مَنْ لَحْرَ جِدْ هَذَا فَاذْكُوا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةَ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَى أَهْلِكُمْ فَكَفَّ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ قَامَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الزُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَرَجَ
 ثَلَاثَةَ أَطْوَابٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَابٍ ثُمَّ رَكَعَ حِينَ قَفَّ طَوَافُهُ بِالْبَيْتِ
 عِنْدَ الْمَقَامِ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَدْرَةِ سَبْعَةَ
 أَطْوَابٍ ثُمَّ لَحْرَ لَيْلِي مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْبَضَ جَسَدُهُ وَتَحْدِثُ لَيْلِيكُمْ النَّفْسُ وَ
 أَنَا صَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْدَى فَكَافَى مِنَ النَّاسِ ثُمَّ رَجَعَ سَالِمٌ بِنَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں عمرہ کے ساتھ حج
 میں ملا کر اور قربانی کی اور قربانی کے جانور اپنے ساتھ لے گئے ذی الحلیفہ سے اور شہرہ میں آپ کی
 لبیک پکاری عمرہ کی پہر لبیک پکاری حج کی اور اس طرح لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ متع کیا عمرہ کا حج
 کے ساتھ اور لوگوں میں کسی کے پاس قربانی تھی کہ وہ قربانی کے جانور اپنے ساتھ لایا تھا اور کسی کے
 پاس قربانی نہ تھی پہر جب آپ مکہ میں پہنچے لوگوں سے فرمایا کہ جو قربانی لایا ہو وہ کسی چیز سے حلال نہ ہو
 جس سے حالت احرام میں دور رہا ہے جب تک اپنی حج سے فاسخ نہ ہو اور جو قربانی نہ لایا ہو وہ تو میت لہر
 کا طواف کرے اور صفا اور مروہ میں سے کر کے اپنے بال کتر ڈالے اور احرام کھول ڈالے پہر حج کی لبیک
 پکارے یعنی اٹھوین تاریخ اور چاہے کہ بعد حج کے قربانی کرے پہر جب قربانی مسیر نہ ہو تو وہ تین روزہ
 رکھے حج میں اور سات روزہ رکھے جب اپنے گھر پہنچے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ
 میں آئے تو پہلے پہل حج اسود کو بوسہ دیا پہر تین بار کدو کدو کر شادہ اوچھال کر طواف کیا (یعنی جنہ
 رمل کہتے ہیں) اور چار بار چکر طواف کیا (جسے عادت کے موافق چلتے ہیں پہر دور کعت پڑھی جب طواف
 سے فارغ ہو چکے اور وہ دور کعت مقام ابہم کے پاس لدا کی پہر سلام پھیرا اور صفا پر تشریف لے کر آیا
 اور صفا اور مروہ کے بیچ میں سات بار طواف کیا اور پہر کسی چیز کو اپنے اوپر حلال نہیں کیا اور چیزوں
 میں سے جن کو بسبب احرام کے اپنے اوپر حرام کیا تھا یہاں تک کہ حج سے بالکل فارغ ہو گئے اور قربانی

اپنی زوجہ کی یوم النحر یعنی وسیمین یا پنج مین اور بچہ کو کہ لوٹ آئے اور طوافِ نافہ کی سیست اس کے بہرہ چہرہ
کو اپنے اوپر حلال کر لیا جبکہ احرام سے حرام کیا تھا اور جو لوگ قربانی اپنے ساتھ لائے تھے انہوں نے
بھی ویسا ہی کیا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا **فائدہ** قدر مستند کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مراد اس سے یہ ہے کہ پہلے حج کا احرام باندھا پھر عمرہ کا اور قاضی عیاض کا یہی قول ہے اور لغت
کے رد میں یہی منقسم ہوا اور یہی لوگوں کے متفقہ سے یہی مراد ہے کہ پہلے انہوں نے احرام حج کا باندھا پھر عمرہ
کر کے احرام کو ہٹا لیا پھر حج کیا مگر اسے احرام باندھ کر یہی لغت کے رد سے متفقہ اور قطع ہوا کہ اپنے بال
کترائے الخ اس سے معلوم ہوا کہ بال کترانا یا منڈانا یہ بھی مناسک حج میں داخل ہے اور یہی مذہب
ہے جہاں مذہب شافعی کا اور صحیح مذہب شافعیہ کا اور انکو مناسک حج نہ جانتا ضعیف مذہب ہے اگرچہ خلق میں
منڈانا بالوں کا افضل ہے مگر بیان اپنے کترانے کا حکم اس لیے دیا کہ حج کے بعد منڈانا ہو ورنہ بال کترانے
اور چاہیے کہ بعد حج کے قربانی کر کے الخ مراد اس سے قربانی متع کی ہے کہ متع پر واجب ہے اور اس کو
وجوب کے شروط کتب فقہ میں مذکور ہیں قولہ جبکہ قربانی میسر نہ ہو تین روزے رکھے یا تین روزہ اولی
ہین کہ عرفہ سے پہنچ کر کہ لے اور حج کا احرام باندھنے کے بعد جب عمرہ سے فارغ ہو جاوے اور اگر عمرہ کے اور
احرام حج کے قبل رکھے تو یہی کافی ہیں مذہب صحیح کے رد میں اور اگر احرام عمرہ کے بعد قبل فارغ عمرہ کے کچے
تو صحیح مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ وہ کافی نہیں اور اصحاب مالک کا قول بھی ایسا ہی ہے اور ثوری اور
ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کافی ہے اور اگر عید اور ایام تشرین سب گزر گئے تو انکی قضا
شافعیہ کے نزدیک واجب ہے اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ اب وہ روزے نہیں رکھ سکتا
بلکہ اس کو قربانی چاہیہ ضرور ہے اگر طاقت ہو باقی سے سات روزہ وہ وطن میں جا کر رکھے اور اس
حدیث میں معلوم ہوا کہ طواف قدم متع ہے اور اس میں دل بھی تین بار گنا مستحب ہے اور دل کے معنی
اس حدیث میں اور ہر جگہ اور معلوم ہوا کہ طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے پیچھے ادا کرنا مستحب ہے
(نذوی شرح مسلم) اور کھسا مسلم علیہ الرحمۃ نے روایت کی مجاہد سے عبد الملک بن شعیب نے ان سے
ان کے باپ نے ان سے ان کے دادا نے ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے
عمرہ نے کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
متع سے (یعنی باعتبار تمتع لغوی کے) جو چھ مین عمرہ ملا کر کیا اور لوگوں کے متع سے خبر دی جبکہ

سالم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشیع سے **باب** بَيَانِ أَنَّ الْقَارِنَ لَا يَحْتَلُّ إِلَّا فِي
 وَقْتُ تَحْلُلِ الْحَاجَةِ الْمَخْرُجَةِ بِابِ اس بایں کہ قارن احرام نہ کہو لے مگر جبکہ مفرد احرام کہو لے۔
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَكَلِمَةُ الْحِلِّ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ رَأَيْتُ
 كَيْدَكَ رَأَيْتُ رَأَيْتُ هَلْ لِي فِي كَلَامِكَ أَحِلُّ حَتَّى أَتَحَنُّ مَرْجُمَةً عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَرْدِي هُوَ
 کہ ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کہ اے رسول اللہ تعالیٰ کے لوگوں نے اپنا احرام
 کھول ڈالا اور آپ نے عمرہ فرما کے احرام کیوں نہیں کھولا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں
 کو گوند یا خطمی وغیرہ سے جھپایا ہے اور اپنی قربانی کے گلوں میں مار ڈالے ہیں سو میں احرام نہ کہوں گا
 جب تک کہ قربانی ذبح نہ کر لوں کہہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابن نمیر نے اون کے
 خالد بن مخلد نے اون کے مالک نو اون کے نافع نے اون ابن عمر نے اون سے حفصہ نے کہ انہوں
 نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا سبب ہو کہ آپ نے احرام نہ کھولا مانند ادبر کی روایت کی **عَنْ**
 حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَكَلِمَةُ الْحِلِّ مِنْ
 عُمْرَتِكَ قَالَ إِنْ قُلْتُ هَذَا وَكَلِمَةُ رَأَيْتُ فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَتَحَنُّ مِنْ أَلْحِجَّةِ مَرْجُمَةً
 حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس میں یہ ہے کہ اپنے فرمایا میں احرام
 نہ کہوں گا جب تک حج کا احرام نہ کہوں اور کہہا مسلم علیہ السلام نے کہ روایت کی ہے ابو بکر بن ابی شیبہ
 اون سے ابو اسامہ نے اون سے عبید اللہ نے اون سے نافع نے اون سے ابن عمر نے کہ حفصہ نے عرض کی
 کہ یا رسول اللہ اور روایت کی مثل حدیث مالک نے اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا میں احرام نہ
 کہوں گا جب تک کہ قربانی ذبح نہ کر لوں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَنِي
 حَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَوْدَاجَهُ أَنْ يَحْلُلُوا
 عَامَ حَجَّةِ الْوُجَعِ قَالَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قُلْتُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَحْلُلَ فَقَالَ
 إِنْ كَلِمَةُ رَأَيْتُ وَكَلِمَةُ هَذَا فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَتَحَنُّ هَذِهِ مَرْجُمَةً عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
 عمر کے تحت جگہ نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے حفصہ نے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اپنی بیویوں
 کو کہ احرام کھول ڈالیں حجۃ الوداع کے سال میں تو بل ہی حفصہ نے عرض کی کہ آپ کو کون روکتا

سے احرام کہلنے سے آپ فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں کو ظلمی وغیرہ سے جمایا ہے اور اپنی قربانی
کی گتے میں ہار ڈالا ہے سو میں احرام نہ کہوں گا کہ حسب تک اپنی قربانی کو بچہ نہ کروں **فان لودی**
لے فرمایا کہ ان سب روایاتوں سے معلوم ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور قارن
حسب تک کہ وقت عرفات اور رمی سے فارغ نہ ہو جیتک احرام نہیں کہل سکتا اور ان سے یہ بھی
معلوم ہوا کہ تمبید کرنا یعنی بالوں کو کسی لسیہ یا چیز سے جھیر گند یا کسی وغیرہ سے جمالینا مستحب اور
قربانی کے گلے میں ہار ڈالنا بھی مستحب اور یہ دونوں باتفاق مسنون ہیں **باب جواز**
التَّكْلِ بِالْإِخْتِصَارِ وَجَوَازِ الْقَصْرِ وَالْقَارِنِ عَلَى طَوَائِفٍ وَاحِدَةٍ وَسَعَى وَاحِدَةٍ
حاجی جو کہیں راہ میں معذور ہو جاوے تو اسکو احرام کہلنے کا اور قرآن کے جائز ہونے کا اور
قارن کی ایک طوائف اور ایک سعی کافی ہوئے بیان **عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُسْمَانَ**
أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَخْرَجَهُمْ كَخُرُوجِ فِي الْفَيْتَةِ مَعَهُمْ إِذْ قَالَ إِنَّ صُلَيْمَانَ دَخَلَ عِزًّا أَلَيْسَتْ مَنَعًا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ نَاهِلَ الْعُمَرَةِ وَسَارَ حَتَّى إِذَا أَظْهَرَ عَلَى
الْبَيْدَةِ أَرَأَيْتَ لَيْسَتْ إِلَى اخْتِصَارِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ أَفَهُوَ كَخُرُوجِ نَدَا أَوْجَبَتْ
الْحُجَّةُ الْعُمَرَةَ فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا جَاءَ الْبَيْتَ طَافَ بِهِ سَبْعًا ذَلِيلِينَ الْقِفَا وَالْمَكْرُورَةَ سَبْعًا
فَكَرِهَ عَلَيْهِ وَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يَخْرُجْ عَنْهُ وَهَذَا يَرْجِعُ نَفْعًا سے روایت ہے کہ عبد البر بن عبد
نحله ایام فتنہ میں عمر کے کوادر کہا اگر میں روکا گیا بیت اللہ سے تو دیا ہی کر نیگے جیسا کیا ہم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہمین پہر نیگے عمرہ کا احرام کر کے اور گئے یہاں تک کہ بیدار ہو پوچھ
(جہان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک اکثر صحابہ نے سنی تھی حجۃ الوداع میں) انہی باروں
سے کہا کہ حج اور عمرہ کا حکم ایک ہی ہے کہ دونوں کو بلال کر سکتے ہیں اگر روکے جاویں تو میں ہی تکرار
گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر حج بھی عمرہ کے ساتھ واجب کر لیا اور چلے یہاں تک کہ بیت اللہ پہنچ کر
اور وہاں سات بار طواف کیا اور سات بار صفا اور مروہ کے بیچ میں سعی کی اور اس سے زیادہ کچھ نہیں
کیا اور یہ سب کی کافی سمجھا اور قربانی کی **قَالَ** **فَتَحْيَا** ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
کیا یعنی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال میں کافروں کی شرارت سے روکے گئے تو آپ
نے احرام کہل ڈالا دیا یہی سعی روکے جا کر میں گئے تو راہ میں احرام کہل ڈالیں گے اور محدث

سے معلوم ہوا کہ فارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی حج و عمرہ دونوں کے لیے کافی ہے اور
یہی مذہب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور جمہور کا اور خلافت کیا ہے اس حدیث کا اور جمہور کا مذہب
نے اور ایک گروہ نے اور کہا ہے کہ دو طواف اور دو سعی ضرور ہیں **عَلَى تَفَرُّجِ أَنْ عَبْدِ اللَّهِ**
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمْ يَزِدْ عَبْدُ اللَّهِ عَلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حِينَ نَزَلَ الْحُجَّاجُ لِقَوْلِ
الْبَيْهَقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَأَنَّكَ لَا تَضُرُّكَ أَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ فَإِنَّكَ لَتُغْفِرُ أَنْ تَكُونَ بَيْنَ
النَّاسِ قَوْلًا يُجَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ إِنْ حُجِلْتُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَ حُجَّتِي نَحَلْتُ كَقَارِئِ كَذَلِكَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ اللَّهُ مَدَّ
أَيْ قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَإِنْ تَطَلَّعْتُ حَتَّى أَتَى ذَا الْحِكْمَةِ فَكَبَّرْتُ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ قَالَ إِنْ حُجِلْتُ سَبِيلِي
فَضَلَّيْتُ حُجَّتِي وَإِنْ حُجِلْتُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَ شَعْرَتِي لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ سَارَحْتُمْ إِذَا
كَانَ بَطْنُ الْبَيْدِ إِذَا قَالَ مَا أَسْرُهُمَا إِلَّا دَاخِلًا إِنْ حُجِلْتُ بَيْنِي وَبَيْنَ الْعُمْرَةِ حُجِلْتُ بَيْنِي
وَبَيْنَ الْحُجَّةِ أَسْرُهُمَا كَمَا أَيْ قَدْ أَوْجَبْتُ حُجَّةً مَعَ عُمْرَتِي فَإِنْ تَطَلَّعْتُ حَتَّى أَتَاعَ بِقُدَيْدٍ
هَكَذَا بِأَشْرَكَافٍ لَهَا مَطَاوِفًا فَاحْجِدْ إِلَى الْبَيْتِ بَيْنَ الضُّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا
حَتَّى أَحَلَّ مِنْهُمَا كَبْحَةً يَوْمَ الْخَيْسِ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عبد اللہ اور سالم بن
عبد اللہ ان دونوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہا جن دنوں حجاج بن یوسف ظالم ابن زبیر سے لڑنے آیا تھا
کہ اگر آپ اس سال حج نہ کریں تو کیا ضرر ہے اس لیے کہ ہم کو خوف ہے کہ ایسا نہ ہو کہ لوگوں میں لڑائی ہو اور
آپ بیت اللہ تک جا سکیں تو انہوں نے کہا اگر میں نہ جا سکوں تو ویسا ہی کروں گویا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا ہے جب کفار قریش نے آپ کو روک لیا تھا بیت اللہ سے اور میں آپ کے
ساتھ تھا پھر عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ گواہ رہو میں نے عمرہ اپنے پر واجب کیا اور چلے یہاں تک کہ ذی
الحلیفہ پہنچے اور عمرہ کی لبیک پکاری پھر کہا کہ اگر میری راہ کھل گئی تو میں عمرہ بجا لاؤں گا اگر میری
اور بیت اللہ میں کوئی حائل ہو گیا تو ویسا ہی کروں گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور
میں ہی آپ کے ساتھ تھا پھر یہ آیت پڑھی کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ أَجْلَى مِنْهُ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پھر چلے یہاں تک کہ جب لبیک کی پیٹھ پر پہنچے تو کہا کہ حج اور عمرہ دونوں

علیہ الرحمۃ اور روایت کی ہے ابو البرج زہرانی اور ابو کمال نے دونوں نے کہا روایت کی ہے حماد نے
اور کہا سلم نے روایت کی مجھے سوزنہ میرے جو فرزند ہیں حرب کہ انہوں نے کہا روایت کی مجھے سوزنہ میرے
حماد اور سمیل ان دونوں سے روایت کی ایوب نے ادن سے ابن عمر نے سارا یہی قصہ جو مذکور ہوا اور نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فقط حدیث کے شروع میں کیا جب لوگوں نے ابن عمر سے کہا تھا کہ کہیں لوگ آپ کو
روکے ہیں نہیں تو انہوں نے جواب میں کہا کہ اگر روکین تو میں ہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کیا ہے جسے روایت کی روایت میں اوپر گزر چکا **باب** فی الاذکار والفرکان افراد اور قرآن
کا بیان **عن** ثناح بن عزن ابن عمرو بن حصی اللہ تعالیٰ عنہما **روا** یہی یحییٰ قال اھلکنا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالبحر مفرقہ اونی روا یہی یحییٰ عن ابن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اھل بالبحر مفرقہ ترجمہ عبد اللہ عمر بن خطاب کے فرزند سے روایت ہے
کہ انہوں نے کہا لبیک بکاری سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکمل حج کی اور ابن
عز بن روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکمل حج کی لبیک بکاری **عن** انس قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یقول لکم لیلۃ فلیحذرن ان ینزلن ابن عمر فقال لکی بالبحر مفرقہ فلیحذرن ان ینزلن ابن عمر فقال لکی بالبحر مفرقہ
انس کا کہنا کہ انا سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لکم لیلۃ فلیحذرن ان ینزلن ابن عمر فقال لکی بالبحر مفرقہ
سے کہ لبیک بکاری سے جو اور عمرو دو لوگ کہنے لگے یہی حدیث ابن عمر سے بیان کی تو انہوں نے کہا فقط حج کی
لبیک بکاری سے سو میں انس سے ملا اور ان سے کہا کہ ابن عمر تو یوں کہتے ہیں انس نے کہا کہ تم لوگ
سکونچے جانتے ہو میں نے بخوبی سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے لبیک ہے
عمرہ کی اور حج کی **عن** انس انہ راى النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمیع بیحکمابین
الحج والعمرة قال فسالت ابن عمر فقال اھلکنا بالبحر مفرقہ فلیحذرن ان ینزلن ابن عمر فقال لکی بالبحر مفرقہ
انس کا کہنا کہ انا سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لکم لیلۃ فلیحذرن ان ینزلن ابن عمر فقال لکی بالبحر مفرقہ
تطبیق ان سب ایون میں ہی سے کہ اول آپ احرام حج مفرد کا باندہ بننا پہر عمرہ ہی طلبا اور آپ
قارن ہو کر اور یہی نہر صحیح اور مختار سے محدثین محققین کا کہ آپ اول مفرد تھے پہر قارن ہو گئے اور
روایت ابن عمر میں ابتدا سے احرام کا بیان ہے کہ جب مفرد تھے اور روایت انس میں آخر کا کہ آپ
قارن تھے **باب** استھباب طواف الھدوم والحاجۃ والسعی بعدہ

طواف قدوم اور اس کے بعد کسی کا بیان **عَنْ** وَبَرَّهٖ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
عَنْهُمَا كُنَّا رَجُلٌ فَقَالَ أَيْضًا إِنَّ أَطْوَفَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَرَى الْمَوْقِفَ فَقَالَ
نَعَمْ فَقَالَ لَنْ أَبْرَأَ عَنَّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ لَا تَطْفُنْ بِالْبَيْتِ حَتَّى تَأْتِيَ الْمَوْقِفَ
فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَدْ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ
بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ الْمَوْقِفَ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَحِضْ أَنْ تَأْخُذَ
أَوْ يَقُولَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا إِنْ كُنْتُ صَادِقًا تَرَجَّعْتُ وَبَرَّهٖ كَمَا كُنْتُ
عمر کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہنا کہ مجھے طواف کرنا قبل عرفات میں جانے کے درست ہے
ابن عمر نے کہا کہ ہاں اور سنی کہا ابن عباس تو کہتے ہیں کہ جب تک عرفات میں نہ جائے تب تک طواف
نہ کرے ابن عمر نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا عرفات
میں جانے سے پہلے تو رسول اللہ کا قول لینا بہتر ہے یا ابن عباس کا۔ اگر تو سچا ہو **فائدہ**
ابن عمر کے قول سے طواف قدوم حاجی کے لیے ثابت ہوا اور قبل عرفات میں وقوف کرنے کے مشروع
ہے اور یہی قول ہے تمام علما ہوا ابن عباس کے اور سب علماء نے کہا ہے کہ کچھ طواف قدوم سنت ہے
اور واجب نہیں مگر بعض اصحاب فقیہ اوس کے وجہ کے نازل ہیں کہ اگر کوئی چوڑے تو قربانی دے اور
مستحضر رہے کہ سنت ہے اور اس کے چوڑے سے قربانی لازم نہیں اور وقوف عرفات تک کسی نے
نہ کیا تو قربت ہو گیا اور بعد وقوف کو اگر اس نیت سے بھی کیا تو طواف قدوم نہ ہوا اور قدوم کے معنی آخر
کے حاجی آتے ہی یہ طواف کرتا ہے اس لیے اسے طواف قدوم کہتے ہیں اور جس نے کہ بعد وقوف
عرفات کے طواف قدوم کی نیت سے طواف کیا تو طواف افاضہ ادا ہو گیا اور نیت لغو ہوئی اور طواف
افاضہ کے بعد اگر کیا تو طواف نفل ہو گیا نیت جب بھی لغو نہیں ہے اور طواف قدوم کے بہت نام ہیں
طواف قادم اور طواف درود اور طواف دار و اور طواف نخییت اور عمرہ میں طواف قدوم نہیں
بلکہ عمرہ میں جو طواف کرے گا وہ اس کا رکن ہے اگرچہ قدوم کی نیت سے بھی کرے بلکہ نیت اس کی لغو ہو
جاوے گی اور رکن ادا ہو جاوے گا جیسے کسی پر حج واجب ہو اور نفل کی نیت سے حج کرے تو وہ جب تک
ہو جائیگا نیت میں کار ہو جائے گی اور یہ جو فرمایا ابن عمر نے کہ اگر تو سچا ہو یعنی اگر تو ایمان میں سچا
اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یقین ہے تو اس سے کہتا ہے تو رسول اللہ کا قول غریب ہو ہو

کسی کے قول کی نظیر انہی باتیں ہیں مگر ابن عباس ہوں یا اوکروا الدعباس کیون نہ ہوں اس کے معلوم ہوا کہ
 رسول معصوم کا قول ہوتے ہوئے کسی کے قول پر چلنا خواہ امام ہو یا مجتہد یا اور کوئی پیر و مرشد یہ سچون
 کا کام نہیں ہے بلکہ جو بڑے بے ایمانوں کا کام ہے جنکو رسول اللہ کی نبوت کا سچے طور سے یقین نہیں
 ہے (نودی) **عَنْ** ذُبْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَجُلًا مِمَّنْ بِالْبَيْتِ وَقَدْ أَحْرَمَتْ بِالْحَجِّ
 فَقَالَ وَمَا يَجْنِدُكَ فَقَالَ إِنَّ رَأْيِي أَنْ فُلَانٌ يَكْرَهُهُ وَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْهُ رَأَيْنَاهُ قَدِ
 فَتَكَتَهُ الدُّنْيَا قَالَ مَا يَأْتِيَا أَوْ تَكُنْتَهُ الدُّنْيَا فَكُنْتَهُ قَالَ رَأَيْنَاهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 أَحْرَمَ بِالْحَجِّ سَوَاطِفَ بِالْبَيْتِ وَسَخَّرَ بَيْنَ الصَّغَاوَاتِ الْمَكْرُوهَةِ فَسَمِعَهُ اللَّهُ وَسَمِعَهُ رَسُولُهُ
 أَحَقُّ أَنْ تُشَهِجَ مِنْ سُنَّةِ فُلَانٍ اِرْتَضَيْتَ صَادِقًا وَمُرَّه لَمْ يَكُنْ أَحَدًا كَمَا كُنْتَ أَهْلُ شَيْخٍ ابْنِ عُمَرَ
 پر چہا کہ میں طواف کر دین بریت اللہ کا اور عین حج کا احرام باندھا ہے تو او نہوں نے کہا کہ طواف سے
 تمکو کون روکتا ہے او نہوں نے کہا کہ میں نے فلا نے کے فرزند کو دیکھا (یعنی ابن عباس کو) کہ وہ انکو
 مکروہ جانتے ہیں اور آپ ان سے زیادہ صغارے پیارے ہیں اور میں انکو دیکھتا ہوں کہ دنیا نے انکو
 غافل کر دیا ہے تو ابن عمر نے فرمایا کہ ہم میں اور تم میں ایسا کون ہے جسکو دنیا نے غافل نہیں کیا پھر کہا
 ابن عمر نے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ انہوں نے حج کا احرام باندھا اور بیت اللہ کا
 طواف کیا اور صغارہ میں سے کی اور سنت اللہ اور رسول کی بہتر سے بعد ارمی کے لیے فلا نے کی
 سنت سے اگر تو سچا ایمان دار ہے **ف** ابن عمر نے یہ جو کہا کہ کون ایسا ہے جس نے دنیا نے غافل نہیں
 کیا یہ ان کا زہد اور تقویٰ تھا اور قصر نفس کی راہ سے فرمایا **بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْحُرْمَ بِعُسْرَةٍ**
لَا يَحْتَكِلُ بِالطَّوَّافِ قَبْلَ السَّحْيِ وَأَنَّ الْحُرْمَ نَجَسٌ لَا يَحْتَكِلُ بِطَوَّافٍ الْقُدُومِ وَكُلِّ رَأْيٍ
الْقَائِدِ عَمْرٍ وَآلِهِ کا احرام سعی کے قبل اور حاجی کا اور فارغ کا طواف قدم سے نہیں کہتا
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا بَكْرٍ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ بِعُسْرَةٍ فِطَافَ بِالْبَيْتِ
 وَكَهْ يَطُفُّ بَيْنَ الصَّغَاوَاتِ أَيْ فِي أَمْرَاتِهِ فَقَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا أَصْلَ حَلَّتْ الْقَامُ رَمَعَتَيْنِ وَبَيْنَ الصَّغَاوَاتِ الْمَكْرُوهَةِ سَبْعًا
 بَعْدَ مَا كَانَ كَبُرَ فِي رَسُولِ اللَّهِ أَسْوَأُ حَسَنَةً تَزُجُّهُ عَمْرٍ وَبَنَارُ لَمْ يَكُنْ أَحَدًا كَمَا كُنْتَ
 ابن عمر سے کہ ایک شخص عمر لایا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صغارہ اور مروہ کے پیر میں نہیں بچھا

مِثْلَ ذَلِكَ شَجَرَةً حَتَّى تَمُوتَ قَدْ رَأَيْتُهَا أَقُولُ شَيْءٌ يَكْفِيكَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ شَيْءٌ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ
 شَيْءٌ مَعَارِيضُهُ وَعَبْدُ اللَّهِ بِرَحْمَةِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا شَجَرَةً مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَكَانَ أَقُولُ شَيْءٌ يَكْفِيكَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ شَيْءٌ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ شَيْءٌ
 رَأَيْتُ الْمُحَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ شَيْءٌ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ أَحَدًا مِنْ ذَاتِكَ فَعَلِ
 ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ثُمَّ لَمْ يَنْقُصْهُمَا يَمُوتُ وَهَكَذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ أَفَلَا
 يَسْتَلُونَهُ وَلَا أَحَدٌ مِنْهُمْ مَضَى مَا كَانُوا يَتَّبِعُونَ وَكَانَ يَشْيُرُ حِينَ يَضَعُونَ أَقْدَامَهُمْ
 أَقُولُ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ لَكُمْ وَقَدْ رَأَيْتُ أَقْرَبَ وَخَالِي حِينَ تَقْدُمَانِ لَا
 تَبْدَأُ لِي بِغَيْرِ أَقُولُ مِنَ الْبَيْتِ طَوَافًا بِهِ شَجَرَةً لَا تَحِلُّ لَكُمْ وَقَدْ أَحْبَبْتُ لِي أَقْرَبًا
 أَفَبَلَدَتْ حَتَّى دَخَلْتُهَا وَالزُّبَيْرِيُّ وَمَوْلَانِ وَقُلَانِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ثُمَّ تَقْلَبُ كَمَا مَكْحُولًا
 الزُّبَيْرِيُّ حَلُّوا وَقَدْ كَذَّبَ وَنِيْمَا ذِكْرًا مِنْ ذَلِكَ مَرَّحِمَهُ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَرِيمٌ
 ہے کہ ایک شخص نے عراق والوں کو اون سے کہا کہ عروہ بن زبیر سے میرے لیے یہ پوچھ دو کہ جو شخص
 بیک بار جو حج کی اور طواف کر چکے ہو بیت اللہ کا تو وہ حلال ہو چکا یا نہیں (یعنی احرام اوس کا مکمل کیا
 یا نہیں) پھر اگر وہ تم سے کہیں کہ نہیں حلال ہوا تو اون سے کہو کہ ایک شخص کہتا ہے کہ وہ حلال ہو گیا
 محمد نے کہا کہ پھر یہ حج عروہ سے پوچھا تو اونہوں نے فرمایا کہ نہیں حلال ہوا وہ شخص جس نے بیک حج کی
 پکاری ہے جب تک کہ حج پورا نہ کرے میں نے کہا کہ ایک شخص کہتا ہے حلال ہو گیا تو اونہوں نے فرمایا
 بہت برا کہتا ہے وہ پھر وہ عراقی مجھے ملا اور مجھ سے پوچھا زمین نے اُس کے بیان کو دیا (یعنی جواب
 عروہ کا) تو اُس نے کہا کہ اون سے کہو وہ یہ کہتا ہے کہ ایک شخص نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور اسما اور زبیر نے بھی پھر ان دو زنان نے ایسا کیوں کیا محمد نے کہا میں کبھی
 عروہ سے نہیں ملا اور ان سے اسکا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ کون شخص ہے میں نے کہا میں اسکا حال
 نہیں جانتا انہوں نے فرمایا کہ وہ میری پاس آکر کیوں نہیں پوچھ لیتا میں اسکو عراق والو جانتا ہوں
 میں نے کہا میں نہیں جانتا (سو وقت تک شاید ان کو یہی معلوم نہ ہو کہ یہ عراقی ہے بعد معلوم ہوا ہوا
 تب عروہ نے کہا کہ اوس نے جھوٹ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حج کیا تو اسکی خبر دی مجھ کو
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ پہلے پہل جواب مکر میں داخل ہوئے تو وہ صوکیں اور بیت اللہ

کا طواف کیا اس سے ثابت ہوا وضو کرنا اور امت کا اجتماع ہے کہ وضو طواف کے لیے مشروط ہے مگر اس میں اختلاف ہے کہ واجب ہو یا شرط ہے صحت طواف کی سو امام مالک اور شافعی اور جمہور اور امام احمد کا قول ہے کہ شرط ہے یعنی بغیر وضو طواف صحیح نہیں اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ مستحب ہے اور شرط نہیں اور جمہور کی دلیل یہی حدیث ہے اور ابن عباس کا قول یہی اسکی دلیل ہے جو ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طواف بیت اللہ کا نماز ہو مگر اللہ تعالیٰ نے اس میں کلام روا کر دیا اور اگرچہ صحیح یہی ہے کہ یہ روایت موقوف ہے اور قول ابن عباس ہے کہ ہے مگر جب قول صحابی مشہور ہو جاوے اور کوئی ادسہ انکار نہ کرے تو حجت ہو علی الخصوص جب فعل نبی ہی اور سہرال ہو پھر اسکی حجت ہو تو میں کیا مقال ہے ابہرچہ کیا حضرت ابو بکرؓ اور انہوں نے ہی پہلے طواف کیا بیت اللہ کا اور نہ تھا کچھ سوا اس کے انہیں پر جو متن میں لم یکن شیء اور آگے یہی کسی جگہ یہی لفظ آیا ہے اسکو قاضی عیاض نے کہا ہے کہ کات کی غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ لم یکن عمرہ یعنی پھر ابو بکر نے طواف کر کے اپنے حج کو عمرہ نہیں کر ڈالا کہ عمرہ کر کے احرام کھول دیے ہوں اور حج کا احرام بھردو بارہ کہ سو باند ہے ہوں جیسا مذہب ہے بعض کا اور یہی قول ہے ابن تیمیہ وغیرہ کا اور دلائل اس کے ہم اور بیان کر چکے ہیں اور اس سائل کا یہی مذہب یہی تھا اور نووی نے فرمایا ہے کہ عمرہ کا لفظ غلط نہیں ہے بلکہ لفظ اور معنی دونوں صحیح ہیں یعنی لم یکن غیرہ تشدید یا ہے یعنی پھر طواف کر کے حضرت ابو بکر نے اسکو بدل نہیں ڈالا کج کو عمرہ کر دیا ہوا قرآن کو دیا ہوا پھر عمر نے ہی اسی کی مثل کیا پھر حج کیا عثمان نے اور انکو ہی میں نے دیکھا کہ پہلے طواف بیت اللہ کیا اور اسکو بدل نہیں پھر معاویہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی پھر حج کیا میں نے اپنے باپ زبیر کے ساتھ سو انہوں نے بھی پہلے طواف کیا بیت اللہ کا اور پھر اسکو بدل نہیں پھر میں نے مہاجرین اور انصار کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا پھر میں نے سب کے اخیر میں جب کو ایسا کرتے دیکھا وہ ابن عمر میں کہ انہوں نے بھی حج کو عمرہ کر کے توڑ نہیں ڈالا اور ابن عمر تو انکے پاس موجود ہیں یہ لوگ انکے کیون نہیں بوجہ لیتے اور سب طرح جنو لوگ گذر چکے ہیں لوگ جب مکہ میں قدم رکھتے تھے تو پہلے طواف کرتے تھے بیت اللہ کا اور پھر احرام نہیں کھولتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ طواف مقدم سے احرام نہیں کہلاتا اور معلوم ہوا کہ باہر کا آدمی جب حرم میں داخل ہو تو پہلے طواف کرے مستحب

المسجد بنی ہند اور یسب بامین متفق علیہ ہیں) اور میں نے اپنی والدہ اور خالہ کو دیکھا کہ جب یہ شریف
 لائیں کہ میں تو اول بیت السکاطوات کرتین اور پھر احرام نہ کر لیتین (یعنی جب تک حج اور عمرہ سے
 فارغ نہ ہو لیتین) اور میری ماں نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ آمین اور اُمّی بہن (یعنی حضرت عائشہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اور میرا نانا نے فلاں نے عمرہ لیکر پہر جب حج اسود کو چودا حلال ہو گئیں (یعنی
 بعد اتمام اور طواف اور سعی کے) اور اُس عراقی نے جو کہا چوٹ کہا اس سکہ میں (**ف**
 چو کہ کہا کہ مجھے میری ماں نے خبر دی کہ وہ آمین و اُمّی کے بہن وغیرہ اور حج اسود کو چودا حلال ہو کر
 اور مراد ان چوہے والوں سے حضرت عائشہ کے سوا اور لوگ ہیں اس لیے کہ یہ ان دنوں حائضہ تھیں اور
 انہوں نے طواف و نذر و قودہ پر غرضی نے کیا ہے حجۃ الوداع میں اور اسی طرح جو قول اسما کا اگر
 کی روایت میں آویگا اس سے بھی اتنی کے سوا اور لوگ مراد ہیں اور قاضی عیاض کا یہی قول ہے
 اور مقصود اس سے یہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع سے خبر دی اور ظاہر ہے کہ یہ ان
 لوگوں کا عمرہ تھا جو حج سے منع کر کے عمرہ کر دیا اور حضرت کے حلال کا استثنا اس لیے نہیں کیا کہ فقہ
 انکا مشہور رہتا اور صحیحی احتمال ہے کہ شاید یہ حلال اُس عمرہ کا ہو جو جناب عائشہ صدیقہ معظمہ سے لائیں
 تھیں اور جس نے پیچال کہا کہ یہ فقہ حجۃ الوداع کے سوا اور وقت کا تھا اور اس نے خطا کی اس لیے کہ حدیث
 میں تصریح ہے کہ یہ بیان حجۃ الوداع کا ہے اور یہ جفرمایا کہ جب حج اسود کو چودا حلال ہو گئیں اس پر میرا
 نہیں ہے کہ قبل سعی کے حلال ہو گئیں بلکہ مراد یہی ہے کہ جب حج اسود کو چودا اور طواف اور سعی تمام
 کی اور طواف اور سعی کے نافع ہوئے حلال ہوئے اور یہ صندوق اس عبارت میں معتد ہے اس لیے
 کہ اجماع ہے سلمانوں کا اسپر کہ قبل طواف تمام ہونے کے حلال نہیں ہوتا اور جب ہور کا مذہب ہے
 کہ طواف کے بعد سعی یہی ضرور ہے اور ادوی نے اس تفسیر کو بہ سبب شہرت کے چھوڑ دیا اگرچہ
 بعض سلف پر مشتمل ہے کہ سعی واجب نہیں اور اس پر ناقلین کو اس حدیث کو حجت نہیں ہو سکتی
 اس لیے کہ یہ حدیث بالا جماع معول ہے (نودی) **سُكُنْ فِي أَهْلِكَ يَدُوتِ اِيْنِ يَكْرُ كَفِي اللّٰهُ تَعَالٰى**
عَلَيْهِمَا تَاَلَيْتَ خَرَجًا خَرَجَ مِيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ
هَذِي كُنِيْ حَرَامًا مِّنْ لِّمَنْ هَذِي مَعَهُ هَذِي كُنِيْ حَرَامًا مِّنْ لِّمَنْ هَذِي كُنِيْ حَرَامًا مِّنْ لِّمَنْ هَذِي
لَحَلَّتْ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِّي كُنِيْ حَرَامًا مِّنْ لِّمَنْ هَذِي كُنِيْ حَرَامًا مِّنْ لِّمَنْ هَذِي

شَرَحَتْ فَجَلَسَتْ اِلَى الْاُتْبَنِ فَقَالَ قُوفِي عَنِّي فَقُلْتُ الْخَشْيُ اَنْ اُتْبِكَ تَرْجَمُ
 اسما ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبہ اوی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا ہم احرام باندھ کر نکل
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ یہی ہو وہ تو اپنے احرام پر قائم رہے اور جب ساتھ نہ ہو
 وہ احرام کہل ڈالے اور پھر ساتھ یہی نہ تھی سو میں نے احرام کہل ڈالا اور زبیر کے ساتھ یہی تھی یہ
 اُن کے شوہر تھے سو انہوں نے احرام نہ کہلایا اسما کہتی ہیں کہ پھر میرے اپنے کپڑے پہنے اور نکلی اور
 زبیر کے پاس جا بیٹھی تو انہوں نے کہا تم میرے پاس سے اٹھ جاؤ (اسلمی کہ میں احرام میں ہوں) اور
 یہ احتیاط اور نفوس کی بات تھی کہ شاید بی بی کی طرف مائل ہوں اور شہوت سے جو بیڑ چھاڑ دو تو میں
 نے اُن سے کہا کہ کیا تم ڈرتے ہو کہ میں تمہارے اوپر کوڑھوں کی رمبہ انہوں نے ظرافت سے کہا کہ مرد ہو
 کر عورتوں سے کیا ڈرتے ہو **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَتْ
 قَدْ مَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَلِّدِينَ بِالْحِجَابِ شَرَّ ذَكَرٍ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ
 جُرَيْجٍ عَزَّارَهُ قَالَ قَالَ اسْتَرْخِي عَنِّي اسْتَرْخِي عَنِّي فَقُلْتُ الْخَشْيُ اَنْ اُتْبِكَ
 ترجمہ اسما سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ جیسا کہ کپڑے بدل کر زبیر کے پاس آئیں
 تو انہوں نے فرمایا تم مجھ سے دور ہو جاؤ تم مجھ سے دور ہو جاؤ تو انہوں نے کہا کیا تم ڈرتے ہو کہ میں
 تمہارے اوپر کوڑھوں کی **عَنْ** اَبِي الْاَسودِ اَنْ عَبْدَ اللَّهِ مَوْلَا اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمَا حَدَّثَهُ اَنَّهٗ كَانَ يَسْمَعُ اَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَلِمَةً مَرَّتْ بِالْحِجَابِ تَقُولُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَرَكْنَا مَعَهُ هُمَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافُ الْحَقَائِبِ قَلِيلُ الظُّهْرِ
 قُلْتُ لَكَ اَنْوَادُ نَافِلَةٍ اَمْ اَنْ اُدْخِلْنِي عَالِيَتَهُ وَالْاُتْبِي وَفُلَانٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمَا فَكُنَّا مَسْحُومَاتِ الْبَيْتِ اَحْلَلْنَا شَرَّ اَهْلَانَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحِجَابِ قَالَ هَارُونَ فِي رَوَايَتِهِ
 رَأَى مَوْلَى اَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَرْجُوًّا اَبِي الْاَسودِ رَوَيْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 بَنَتْ اَبِي بَكْرٍ اَنْ سَمِعَتْ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا حِينَ جَاءَتْ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 مَكَّةَ مِنْ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا حِينَ جَاءَتْ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا حِينَ جَاءَتْ اَبَا بَكْرٍ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا حِينَ جَاءَتْ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا حِينَ جَاءَتْ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 حِينَ جَاءَتْ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا حِينَ جَاءَتْ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا حِينَ جَاءَتْ اَبَا بَكْرٍ

کہ بیکہ بیکہ پکار سی بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کی اور آپ کے یاروں نے حج کی اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کے بعد احرام نہیں پہنایا اور نہ اون لوگوں نے جو قربانی لائے تھے اور باقی لوگوں نے عمرہ کر کے احرام پہنایا اور طلحہ بن عبید اللہ ان میں تھے جو قربانی لائے تھے سو انہوں نے احرام نہیں کھولا مسلم نے کہا کہ روایت کی ہم سے یہی حدیث محمد بن ثناب نے اون سے محمد بن یونس نے ابن جعفر نے اون سے شیعہ نے اسی اسناد سے مگر اس میں یہ ہے کہ طلحہ بن عبید اللہ اون لوگوں میں تھے جو قربانی نہیں لائے تھے اور ایک اور شخص بھی اونہی میں تھا سوان دونوں نے احرام پہنایا تھا **باب جواز التیمم** فی اشھر النسخ حج کے مہینوں میں عمرہ کے جائز ہونے کا بیان **عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما** قال کانوا یرون ان العمرۃ فی اشھر النسخ فی النحر فی الاذن ویجعلون الختم صفراً ویقولون اذا برأ الذنب وعفا الاصل فاشک صفر فحلت العمرۃ لمن اعتمر قد مر الیہ صلی اللہ علیہ وسلم واخدا بک جلیۃ اربعۃ مہلین **باب** فی کساحہم ان یجعلوا عمرۃ فتعاکم ذلک عندہم فقالوا یا رسول اللہ ائی النحر قال الحلی کے لئے ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ لوگ جاہلیت میں اپنے اسلام کے زمانہ سے پہلے حج کے دنوں میں عمرہ لائیکہ زمین کے اوپر بڑا گناہ جانتے تھے اور محرم کے مہینے کو صفر کر دیا کرتے تھے (یعنی اسلیو کہ تین مہینے برابر باہر حرام کے جو آتے ذیقعدہ ذی الحجہ محرم تو وہ گہرا جاتے اور لوٹ پاٹ نکرتے اس لیے نہ شرارت نکالی کہ محرم کی جگہ صفر کر کہہ دیا اور اور حذب لوٹ پاٹ کی اور جب صفر کا مہینہ آیا تو محرم کی طرح اسکا ادب کیا اور یہی سنی تھی جس کو قرآن میں اللہ تعالیٰ مشرکوں کی عادت فرماتا ہے) اور اونٹوں کی بیٹھین اچھی سو جاوین (یعنی جو سفر حج کے سبب لگ گئی ہیں اور زخمی ہو گئی ہیں) اور رستمین سو حاجیوں کے اونٹوں کے نشانہ قدم مسٹ جاوین اور صفر کا مہینہ تمام سو جاوے تب عمرہ جائز ہے ۔ عمرہ کرنے والے کو یہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے یار جو تھے ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھتے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے انکو حکم فرمایا کہ اس حج کے احرام کو عمرہ بناوین (جیسے مذہب ابن قیم وغیرہ کا ہے کہ اوپر بدل لائے گزر چکا) سوچو لوگوں کو بڑی انوکھی بات لگی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم کیسے حلال ہوں (یعنی پورے پاؤں پر سے کہ بعض چیز سے بچتے رہیں) تو آپ نے فرمایا کہ پورے حلال ہو (یعنی کسی چیز سے پرہیز

[illegible]

رُفِیَ إِلَى یَوْمِ الْقِیَمَةِ ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمر جس سے پہلے لغت
 لیا جس کے پاس قربانی نہ ہو وہ اسی طرح حجکا احرام عمرہ کر کے کہول ڈالے اس لیے کہ عمرہ حج کے دنوں میں
 ردائیں پہن کر قیامت تک **فائدہ** رو مو گیا اس سے اہل جاہلیت کا قول جو حج کے دنوں میں عمرہ کو راجع تھو
 تھے **عمرہ** شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَحْمَةَ الصُّبَعِيَّ قَالَ مَنَعْتُ فَنَحَايَ نَاسٌ عَنْ ذَلِكِ
 فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَنِي بِأَنْ لَا تُحَرِّمَ الْفَلَاحُ
 إِلَى الْبَيْتِ كَمَا تَرَى آتٍ وَمَنْ عَمِيَ فَقَالَ عُمَرَةُ مُتَقَبِّلَةٌ كَمَا حَجَّ مَسْبُورًا قَالَ فَأَتَيْتُ
 ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَأَخْبَرْتُهِ بِالدُّخَانِ رَأَيْتُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
 سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجَمَةُ شُعْبَةَ أَبُو جَحْمَةَ ضَبَعِي سَمِعْنَاكَ وَأَهْلُونَ
 کہامین نے منع کیا اور لوگوں نے مجھے منع کیا میں ابن عباس کے پاس آیا اور ان سے پوچھا
 سو انہوں نے مجھے حکم دیا اور میں بیت کو پاس جا کر سو رہا اور خواب میں دیکھا کہ ایک شخص آیا
 اور اس نے کہا کہ عمرہ بھی مقبول ہے اور حج بھی مقبول ہے میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 سے خواب بیان کیا کہ سب بزرگی اللہ کو ہے سب بزرگی اللہ کو ہے یہ سنت جو ابی القاسم صلی
 اللہ علیہ وسلم کی (یعنی ہر کیوں نہ قبول ہو) **بَابُ اشْتِعَارِ الْبُذَاتِ وَتَقْلِيدِهِ عِنْدَ**
أَبِي جَحْمَةَ قُرْبَانِي کی کوہان چیرنی اور سب کو گلہ بین ہار ڈالنے کا بیان **عمرہ**
 ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّحْلُ بِإِذْنِ
 الْحَكِيمَةِ شَحْرَ دَعَا بِنَاقَتِهِ مَا شَعَرَ هَا فِي صَفْحَةٍ سَمَاءِهَا الْأَيْمَنِ وَكَسَبَتْ الدُّمَّ نَا
 فَكَذَلِكَ هَا لَعَلَّيْنِ شَحْرَ دَكِبَ رَأَحَتْهُ فَكُنَّا اسْتَوَيْتُ بِهِ عَلَى الْبَيْتِ أَمَّا أَهْلُ يَأْلُجَ
 ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی وہی
 الحلیفہ میں اور اپنی اونٹنی کو منگوا لیا یعنی قربانی کی اور اس کی کوہان کے اوپر دامن طرٹ اشعار
 کیا یعنی ایک زخم لگا دیا اور خون بہ چلا اور اس کے گلے میں دو جوتیوں کا ہار لٹکا دیا یہ تقلید
 ہوئی پہر اپنی سواری پر سوار ہوئے اور جب اونٹنی آپ کو لیکر بیدار ہوئی کھڑی ہوئی تو آپ
 نے لہیک بکاری (یعنی اگر چہ نماز کے بعد بھی لہیک کہہ چکے تھے مگر یہاں بھی بکاری) **ف**
 یہ کو نچا دیدینا قربانی کے جانور کو اس لیے ہے کہ پچا نا جائے کہ یہ جانور قربانی کا ہے تاکہ کسی سے نہ

ایذا دہی اور لوٹے نہیں اور کچھ صحیح ہے انہی روایتوں کے رو سے اور ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکو جو بدعت کہا ہے کچھ قول اُن کا مردود ہے اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہر شاید اذن کو کچھ احادیث نہیں پہنچیں اور سیکو اشعار کہتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو اسکو مشد کہا ہے وہ قول ہی لغو ہے اس لیے کہ یہ مشد نہیں بلکہ مانند فصد و حجابست کہ ہے یا مانند ختان اور دلغ کے اور اس اشعار کی جگہ تمام علماء کے سلف و خلف کے نزدیک و اپنی جانب سے کو مان نہیں کی اور امام مالکؒ نے کہا ہے کہ بائیں جانب ہے اور اس حدیث میں اُن کا رد ہے اور بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنا سنون ہے شافعی کے اور نزدیک علماء سلف و خلف کے سوا امام مالک علیہ الرحمۃ کے کہ وہ اہل کے قائل نہیں ہیں اور شاید انکو یہ احادیث صحیحہ نہیں پہنچیں حالانکہ احادیث صحیحہ سبباً میں بہت ہیں اور وہ محبت میں اور حدیث صحیح کے آگے کسی کا قول حجت نہیں اور سہ پہر اتفاق ہے کہ بکری کو یا دنیہ کو اشعار ضرور نہیں پہنچے کہ ضعیف ہے اور گائے کے لیے مستحب ہے امام شافعی کے نزدیک اور اسطرح ہار ڈالنا بھی اور دونوں چیزوں کو جمع کرنا جیسے اونٹ کر لیے ہونا ہے ویسے ہی گائے کے لیے بھی ہے شافعی کے نزدیک اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اونٹ کے گلے میں ہار ڈالنا دو چیزوں کا مستحب ہے اور یہی مذہب تمام علماء کا اور اگر تاکا جڑا کچھ اور ڈال دیا تو بھی روا ہے اور اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ آپ سوار ہوئے اپنی اونٹنی پر اور کچھ اونٹنی اسکی سوا تھی جبکہ اشعار کیا ہوا تو سوا ہونا چ میں افضل ہو ایدل چلنے سے کھا مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہے یہی حدیث محمد بن مشن نے اذن سے معاذ نے اذن سے ہشام اُن کے باپ نے اذن سے قتادہ نے اس سند سے بھی مضمون جو شعبہ کی روایت میں ہے مگر اس میں یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ الحلیفہ میں آئے اور نماز ظہر کا ذکر نہیں کیا **باب** قَوْلُهُ لَا يَرْجِعُ عَنَّا مَاهَذَا الْفُلْيَا اَلَّتِي قَدْ تَشَقَّقَتْ اَوْ تَشَقَّبَتْ بِالنَّاسِ اَحْذَالُ كے بارہ میں ابن عباس کے فتوے کا بیان **حکم** قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَسَّانَ الْاَعْبَجِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْحُجَّيْمِ لَا يَرْجِعُ عَنَّا مَاهَذَا الْفُلْيَا اَلَّتِي قَدْ تَشَقَّقَتْ اَوْ تَشَقَّبَتْ بِالنَّاسِ اَنْ يَّحْتَمِلَ كَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ فَقَالَ سَنَّهُ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْنِ رَجُلًا مِّنْ تَرْجَمَهُ قَتَادَةُ نَعَى كَهَامِيْنَ اَبُو حَسَّانَ اَعْرَجَ سَنَاكَ اَيْكُ ثَخَنَ نَعَى بَنِي حُجَّيْمَ كَيْ تَقْبِلُهُ مِّنْ كَرَاهَا كَ

اکبر عباس کی کیا فتویٰ آپ اپنی ہی میں جس میں لوگ مشغول ہو رہے ہیں یا جس میں وہ لوگ گڑبڑ کر رہے ہیں
 کہ جس نے طواف کیا بیت اللہ کا (یعنی حاجیوں میں سے اور اس طواف سے طواف قدوم مراد ہے) اسودہ طواف
 ہو گیا تو انہوں نے فرمایا یہ سنت ہے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اگرچہ تمہارا رنگ ناک میں خاک ہو جاوے
 (یعنی تمہارا طواف ہو تو ہند کرے) **عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ**
اللَّهُ عَنْهُمَا إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ قَدْ تَفَشَّعَ بِالنَّاسِ مِنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ الطَّوْفُ
عُمُرَهُ فَقَالَ سَنَدُهُ يُدِيرُكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ رَغِمَتْكُمْ تَرْجَمُهُ سوادہ روایت ہے
 کہ ابی حسان نے کہا کہ کسی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ مجھے مسئلہ ایسا ہے کہ لوگوں
 میں بہت پہل گیا ہے کہ جو طواف کرے بیت اللہ کا وہ حلال ہو گیا اور اسکو عمرہ کر ڈالے (یعنی اگرچہ
 احرام حج کا ہووے) تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سنت تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اگرچہ
 تمہارے ناک میں خاک ہوے **عَنْ عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ**
لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ حَاجٌّ وَلَا عُمْرًا حَاجٌّ إِلَّا حَلَّ قُلْتُ لِعَطَاءٍ مِمَّنْ أَيْنَ يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ بَيْنَ
تَوَكُّلِ الشَّوْعَيْنِ وَجَلَلُ شَحْرَحَ لَهَا إِنْ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ ذَلِكَ بَعْدَ الْمُحَرَّمِ
قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ هُوَ بَعْدَ الْمُحَرَّمِ وَقَبْلَهُ كَانَ يَأْخُذُ ذَلِكَ
مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَّخِذُوا فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ عَطَاءُ
 نے کہا کہ ابن عباس فتویٰ دیتے تھے کہ جس نے طواف کیا بیت اللہ کا (یعنی پہلے پہل مکہ کے آتے ہی)
 وہ حلال ہو گیا خواہ حاجی ہو یا غیر حاجی (یعنی معتمر ہو) میں نے عطاء سے کہا کہ وہ یہ بات کہان سے کہتے
 تھے انہوں نے کہا اس آیت سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پھر حج کیا اوس قربانی کی پہنچنے کی بیت اللہ
 تک ہر قوم میں سے کہا یہ تو عرفات سے آنے کے بعد ہے انہوں نے کہا کہ ابن عباس کا قول یہ ہے کہ کحل
 اس کا بیت اللہ سے خواہ بعد عرفات کے ہو یا قبل اوس کے اور وہ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل
 مبارک سے نکالتے تھے کہ آپ خود حکم فرمایا کہ لوگ احرام کہول ڈالیں حجۃ الوداع میں **ف**
 نودی نے کہا میں نے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مذہب یہی ہے کہ حاجی بھی حجب طواف
 کرے بیت اللہ کا تو اسکو عمرہ کر کے احرام کہول ڈالنا چاہیے اور یہ مذہب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما کا اور مذہب چہرہ کا اس کے خلاف ہے سلف ہون خواہ خلف اسلم کہ تمام علماء کا قول یہ ہے

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ وَسَلَّمَ بِمَشْفِقٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ أَوْ رَأَيْتَهُ يُقَضِّرُ عَنْهُ وَيُشْفِقُ
 وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ **قرنہ** حضرت طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
 سے روایت کی کہ معاویہ نے انکو خبر دی کہ میں نے بال کترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مروہ کے ابر
 تیر کی بہال سے یا میں نے آپ کو مروہ پر دیکھا کہ آپ بال کتر وار ہے میں تیر کی بہال سے مروہ پر **ف** انہ
 سے معلوم ہوا کہ بال کتر وانا ہی روا ہے حج و عمرہ میں اگر چہ نڈانا افضل ہے اور قطع میں افضل ہے ہر کہ عمرہ
 کے بعد کتر ادا کئے حج کے بعد نڈا کئے کہ دونوں کا حق بخوبی ادا ہوا چاہے اور یہی معلوم ہوا کہ قصر و حلق مروہ
 کے پاس ہر عمرہ میں کہ مروہ ہی جگہ ہے عمرہ کے حلال ہونے کی جیسے حاجی کو مستحب ہے کہ حلق و قصر منیٰ میں
 کرے اور اگر حرم میں کہین اور یہی ہر دو ٹھہری روا ہے اور یہ روایت معاویہ کی کہ انہوں نے حضرت کے بال
 کترے یا کترے دیکھا عمرہ جبرائیل میں ہے اس لیے کہ حجۃ الوداع میں تو آپ قارن تھے اور ثابت ہوا ہے کہ حجۃ
 الوداع میں آپ نے منیٰ میں حلق کیا اور ابو طلحہ نے آپ کے مبارک بال تقسیم کیے اور حدیث معاویہ عمرہ
 قضائے پر یہی معمول نہیں ہو سکتی اس لیے کہ عمرہ قضائے میں ہوا ہجرت کر اور اس وقت تک حضرت
 معاویہ ایمان نہیں لائے تھے اس لیے کہ وہ تو آٹھویں سال ہجرت کر ایمان لائے تھے یہی قول مستحضر
 اور صحیح ہے اور جس نے اس روایت کو حجۃ الوداع میں سمجھا ہے بڑی غلطی کی ہے اور دوسری غلطی
 یہ ہوئی اور لوگوں کو کہ حضرت کو حج کو متعہ سمجھا حالانکہ آپ قارن تھے جیسا روایات متعددہ میں اور پروردگار
 ہوا کہ آپ ساتھ ہی تھی اس لیے آپ احرام نہیں کہو لا مگر بعد و قوف عرفات کے اور بعد فرائع حج کے۔
باب جَوَادِ التَّمَتُّعِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ مَتَّعٍ اور قرآن کے جائز ہونے کا بیان حج میں **عَنْ**
 ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرَةَ بَابِ
 حَرَا فَأَلَمْنَا فَاذْهَبْنَا مَعَهُ أَمْرًا أَنْ تَجْعَلُوا كَمَا تَرَوْنَ الْأَمْرَ سَأَلَ الْهَدْيَ فَاذْهَبْنَا كَانِ
 يَوْمَ التَّوْبَةِ وَرَحْنَا الرِّسَى أَهْلَكْنَا بِأَلْحَجِّ **قرنہ** حبیبہ ابوسعید نے کہا ہم نیکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ساتھ حج کو بکارتے ہوئے پہر جب کہ میں آئے تو آپ نے حکم دیا کہ ہم اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالیں
 مگر وہ لوگ جبکہ ساتھ فرما رہے تھے پہر جب انہیں تاریخ ہوئی ذی الحجہ کی اور ہم سب منیٰ کو چلے تو پہر لبیک
 بکارتی حج کی (یعنی یہ حج میں عمرہ کر کے احرام کہول ڈالنا تھا) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لبیک
 بکارت کر کہنا اور چھینا مستحب ہے اور یہ حکم سے مردوں کو اور عورتیں اس آواز سے کہین کہ آپ ننیں اور

[illegible]

بیٹھے تھے اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسواک کر رہی تھیں اور میں انکے مسواک کی آواز
 سن رہا تھا سو میں کہا ابو عبد الرحمن (یکسیت ابو عبد الرحمن عمر کی) کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
 میں عمرہ کیا ہے او نہوں نے کہا کہ ہاں میں نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی کہ اسے
 میری ماں آپ سنی ہیں کہ ابو عبد الرحمن کیا کہتے ہیں انہوں نے کہا کہ کیا کہتے ہیں میں نے کہا وہ
 کہتے ہیں کہ عمرہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میں تو جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا
 بد بخیر ابو عبد الرحمن کو تم سے میری جان کی کہ حضرت نے کبھی جب میں عمرہ نہیں کیا اور جب آپ عمرہ
 کیا تو ابو عبد الرحمن آپ کے ساتھ تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اور جب میری سہیلی نے کہا
 قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعَدُوَّةُ بِنْتُ الزَّيْذِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا الْمَسْجِدَ فَاذْأَبَدُ اللَّهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَالْبَيْنِ الْمُحْجَرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَالْمَاءِ يَصْلُوْنَ
 الطَّيِّبُ فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَواتِهِ فَقَالَ بَدَعَةٌ فَقَالَ لَهُ عَدُوَّةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَرِهْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَبَعَ عُمَرَ
 أَحَدُ يَمِينٍ فِي رَجَبٍ فَكَرِهْنَا أَنْ نَكُنَّ بِهِ وَنُزِدَ عَلَيْنَا وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهَا فِي الْمُحْجَرَةِ فَقَالَ عَدُوَّةُ لَا أَسْمَعُ يَمِينٍ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ لَمْ يَقُولِ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 فَقَالَتْ وَمَا يَقُولُ قَالَ يَقُولُ احْتَمَمْتُ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَبَعَ عُمَرَ أَحَدُ يَمِينٍ فِي
 رَجَبٍ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا احْتَمَمْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِلَّا وَهُوَ مَحْتَمٌ وَمَا احْتَمَمْتُ فِي رَجَبٍ قَطُّ ثُمَّ جَمِعَ بَابُ رَوَايَتِ هِيَ کہ او نہوں نے کہا میں اور عروہ
 دو نو مسجد شہوی میں گئے اور عبد الرحمن عمر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرو کے پاس پہنچے
 تھے اور لوگ مسجد میں نماز چاشت پڑھ رہے تھے سو میں نے عبد الرحمن کو پوچھا کہ یہ نماز کیسی ہے انہوں نے
 فرمایا بہت ہے (یعنی مسجد میں ادا کرنا اس کا اور سہقام کرنا مثل صلوٰۃ مفروضہ کیے بدعت ہے)
 پھر ان سے کہا عروہ نے کہ ابو عبد الرحمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے ہیں
 او نہوں نے فرمایا کہ چار کہ ایک اون میں سے رجب میں سویم کو پر معلوم ہوا کہ ہم اون کو چٹلا دیں یا
 انکو روکریں اور میں نے مسواک کر نیکی آواز سنی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی
 کہ وہ حجر سے میں نہیں سو عروہ نے کہا کہ آپ سنی ہیں اسے مومنوں کی نافرمانی جو ابو عبد الرحمن کہہ

رجب میں اونہوں نے پوچھا کہ کیا کہتے ہیں کہا کہ تہیہ میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے
 ہیں ایک سادہ میں سے رجب میں وجہ اب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحمت
 کرے ابو عبد الرحمن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمرہ ایسا نہیں کیا جو یہ ادن کے ساتھ نہ ہوں اور
 رجب میں اپنے کوئی عمرہ نہیں کیا **ف** حاصل ان روایتوں کا بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم نے چار عمرے کیے ایک ذی قعدہ میں سال حدیبیہ میں چھٹے سال میں ہجرت کے اور اوس عمرے سے
 کافرون نے روکا اور سب نے احرام کہو لڈ الا بغیر اس کے کہ طواف سعی فرما دین اور یہ بھی عمروں میں شمار
 کیا گیا اور دوسرا ماہ مذکور میں سن سات ہجری میں اور یہ عمرہ پہلے عمرہ کی قضا تھا اور تیسرا ماہ مذکور میں
 سن آٹھ ہجری میں اور اسی سال مکہ فتح ہوا اور چوتھا حجۃ الوداع کے ساتھ ہوا اور احرام اوسکا ماہ
 میں ہوا اور اعمال اسکی ذی الحجہ میں ہوئی اور ماہ رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا علما نے کہا ہے کہ عبداللہ
 بن عمر بہول گئے یا شک ہو گیا اسی لیے جب جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اونکی بات
 رد فرمائی تو وہ چپ ہو رہے اور آپ نے یہ سب عمرے ذی قعدہ میں پہلے کیے کہ کفار کی رسم ٹوٹ جائے
 کہ وہ ایام حج میں عمرہ کو برا جانتے تھے چنانچہ اوپر گزر چکا ہے اور بعد ہجرت کو تو آپ نے ایک ہی
 حج کیا اور قبل ہجرت کہ مسلمین ایک ہی حج مروی ہے اور اور کتب میں دو ہی آئے ہیں اور زید
 بن ارقم کی روایت میں یہاں انیس ہی جہاد مذکور ہیں اور اصل یہ ہے کہ جہاد آپ کو پچیس میں اور
 بعضوں نے ستائیس ہی کہی ہیں اور اسکو سوا اور یہی قول میں کہ وہ کتب مغازی میں مشہور ہیں اور
 یہ جو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ تہیہ یعنی قسم ہے میری جان کی یہ عوب کی بول
 چال ہو اور بعضوں نے اس کے لغوی کہن کو جائز کہا ہے اور امام مالک کو نزدیک یہ مکر وہ ہے اس لیے
 کہ اس میں تنظیم ہے عنبر اللہ کی اور شاہد ہے اللہ تعالیٰ سے اوس کے بغیر کی اور بدعت فرمانا صلوٰۃ
 ضحیٰ کو اس نظر سے ہٹا کہ اوسکو لیے اجتماع کرنا اور مساجد میں مثل نماز فرض کے باہتمام تمام ادا کرنا
 بدعت ہو اگرچہ اصل اوس کی سنت ہو ثابت ہو اس سے معلوم کہ جس کی اصل ہی ثابت ہو وہ بھی بدعت
 شرعی کے بدل میں سے بدعت ہو جاتی ہے عرض سنت میں فرض کا سا باہتمام اور رجب میں رجب کا
 انتظام اور مکروہات حرام کا سا پرہیز اور طواف مکروہات کا سا احتراز یہ سب اشیاء بدعات میں داخل
 کر دیتا ہے **بَابُ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ فِي مَكَّنَّ** رمضان شریف میں عمرہ کی فضیلت عن

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَأَةَ مِنْ الْأَنْصَارِ سَمَّاَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَنَسِيْتُ اسْمَهَا
مَا مَنَعَكَ أَنْ تَخْبُرَ مَعَنَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ لَنَا إِلَّا نَاحِيَانِ كَحَجٍّ أَمَوُودَ كِدَاهَا وَابْنَهَا عَلِيَّ نَاحِيَةً وَتَرَكَا
لَنَا نَاحِيَةً أَنْتَضِعَ عَلَيْهِ قَالَ فَإِذَا أَحْبَبْنَا رَمَضَانَ فَلَعَنَّا عَمْرَهُ فَإِنْ عَمْرَهُ فَنِيَّةٌ تَعْدِيلُ حُجَّتِهِ
ترجمہ عطاء نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک بی بی
سے فرمایا اور ابن عباس نے اون کا نام ہی لیا مگر میں پہول گیا کہ کیوں تم ہمارے ساتھ حج کو نہیں جیتے
تو انہوں نے عرض کی کہ ہمارے پاس بانی لانے کے دو ہی اونٹ تھو سو ایک پر ہمارا شوہر اور ہمارا
بیٹا حج کو گیا اور ایک اونٹ ہمارے لیے چھوڑ گیا کہ اوپر ہم باپنی لاتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ اچھا جب
رمضان آوے تو تم ایک عمرہ کر لینا کہ اس کا بھی خواجہ کے برابر ہے **ف** یعنی ثواب اگرچہ اس کا
حج کے برابر ہے مگر یہ نہیں کہ حج فرض اور کوئمہ سے اور تباوے اور اس عورت پر حج فرض تھا کہ اس کے
پاس سواری تھی **عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ قَالَتْ مَرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا أُمُّ سَيِّدَانٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَا مَنَعَكَ أَنْ
تَكُنِي فِي حَجَّةٍ مَعَنَا قَالَتْ نَاحِيَانِ كَانَا لَا بِنِي فَلَا رُكُوعَ حَاجٍّ كَهُوَ دَانِيَةً عَلَى أَحَدِهِمَا نَاحِيَةً
الْأُخْرَى يَسْتَفِئُ عَلَيْنَا قَالَتْ فَعَمْرُهُ فِي رَمَضَانَ تَقْفُو حُجَّتَهُ أَوْ حُجَّتَهُ قُلْتُ ترجمہ ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس میں ہے کہ اس عورت نے کہا کہ ہمارے شوہر کے
دو اونٹ تھو ایک پر وہ اور اٹھارہ حج کو گیا اور دوسرے پر ہمارا چھوڑا باپنی لاتے تو آپ نے فرمایا
کہ عمرہ رمضان میں حج کے برابر ہے یا فرمایا ہمارے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے **بَابُ اسْتِخْبَارِ**
دُخُولِ مَكَّةَ مِنَ الثَّلَاثَةِ الْعُلْيَا وَالْخُرُوجِ مِنَ الثَّلَاثَةِ السُّفْلَى مکہ میں داخل ہونے اور نکلنے کا بیان
عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ
يَكُونُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعْتَسِرِ وَإِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنَ الثَّلَاثَةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّلَاثَةِ
السُّفْلَى عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ سے نکلتے تو شجرہ کی
راہ سے نکلتے اور معسر کی راہ سے داخل ہوتے (معسر ایک مقام ہے مدینہ سے چھ میل پر) اور
جب مکہ میں داخل ہوتے تو اونچی ٹیلے سے اور جب نکلتے تو نیچے کے ٹیلے سے **ف** اور یہی موجب ہے

مکہ کے جانے والے کو اور راہ ہبل دینا مستحب ہے ہر شخص کو نکلنے والے کے ساتھ **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ**
وَقَالَ فِي رِوَايَةٍ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ترجمہ عبید اللہ بن اسحق سند کو بھی مضمون مروی ہوا اور
 ایک روایت میں زہری کی یہ ہے کہ داخل ہوتے آپ مکہ میں اور پر کے ٹیلے سے جو بطلی میں ہے (اور وہ ایک
 مقام کا نام ہے) محض پر بازو میں اور یہ وہ ٹیلہ ہے کہ اس سے تقابہ کہ میں اور جاتے ہیں **عَنْ**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَهُ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَ مَكَّةَ
مِنْ أَعْلَاهَا كَخَبَجٍ مِنْ أَسْفَلِهَا عا شہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت ہے کہ رسول اللہ
 اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آئے تو داخل ہو کر کیطرت اور نکلیجے کی طرف **عَنْ**
تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ أَعْلَاهَا
مَكَّةَ قَالَ هَيْشَامُ فَكَانَ إِنْ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كَلِمَةً كَانَ إِنْ أَكْبَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَلِمَةٍ
 ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبل
 کو فتح ہوا کہ کیطرت سے داخل ہو کر جو مکہ کی بلندی کیطرت ہے (گدا ہمزہ کے ساتھ اور مد سے ایک ٹیلہ
 ہے مکہ کی بلندی کیطرت اور گدا لغیر مد کے ایک ٹیلہ ہے مکہ کے نیچے کیطرت) اہتمام نے کہا کہ پرے
 والد اردن دونوں کیطرت سے داخل ہوتے تھے اور اکثر کہ کیطرت سے داخل ہوتے تھے **بَابُ**
الْمَسْجِدِ الْكِبَرِيِّ بِبَيْتِ طُحَيٍّ عِنْدَ إِزَادَةِ دُخُولِ مَكَّةَ وَأَلَا غَيْثُ سَالٍ لِدُخُولِهَا وَ
دُخُولِهَا كَهَذَا ذی طوی میں رات کو رہنا مستحب ہے اور نہ کر دن کو مکہ میں جانا **عَنْ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاتَ بِبَيْتِ طُحَيٍّ حَتَّى
أَصْبَحَ فَدَخَلَ مَكَّةَ قَالَ دَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ دَفْعًا وَإِيَّاهُ بِنِ سَعِيدٍ حَتَّى صَلَّى
 الصُّبْحَ قَالَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَتَّى أَصْبَحَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم شب کو ذی طوی میں ہے (ذی طوی ایک مقام مشہور ہے مکہ سے قریب) صبح کو وقت تک پہرہ
 میں داخل ہوئے اور عبد اللہ بھی ایسا ہی کرتے تھے اور ابن سعید کی روایت میں ہے کہ ذی طوی میں
 آپ صبح کی نماز پڑھی **عَنْ** **قَالَ نَفِيعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَ لَا يَقْدُمُ سَكَنَ**
الْأَكْبَاتِ بِبَيْتِ طُحَيٍّ حَتَّى يُصْبِرَ وَيَغْتَسِلَ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ تھکا داکوین کس عن النبی
 صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَعَلَّكَ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر مکہ میں نہ جاتے جب

ایک فی طوی میں رات کو نہ سہی پہر جب وہ ان صبح ہو جاتی رہا ہے پھر وہ نفل ہوئے دن کو اور ذکر کرتے
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے **مَنْ كَانَ يَوْمًا عَبْدًا لِّلَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ يَوْمَيْنِ يَتْبَعُهُ حَتَّى يَصِلَ إِلَى الْمَسْجِدِ حِينَ
يَقْدُمُ مَكَّةَ وَمُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ عَلَى أَكْمَرَةٍ عَلَيْهِ
لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ نَحْرًا لِكَيْتَ اسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى أَكْمَرَةٍ عَلَيْهِ نِظَرٌ مَرَّجَمٌ
 نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ نے اون کو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تھے تھے ذی طوی
 میں اور شب کو وہ ان رہتے یہاں تک کہ صبح کو نماز پڑھتے جب مکہ کو آتے اور رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کی نماز کی جگہ اوپر ایک موٹے ٹیلے کے ہے کہ وہ ٹیلا اوس مسجد میں نہیں سے جو وہاں
 بنی ہے مگر اُس کے نیچے ہے ایک موٹے ٹیلے پر **مَنْ كَانَ يَوْمًا عَبْدًا لِّلَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ فَرَضَ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ حَتَّى
الْكُحْبَةِ يَجْعَلُ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ فَتَرَى سَارَ الْمَسْجِدِ الَّذِي فِي بَطْنِ الْأَكْمَرَةِ وَمُصَلَّى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكْمَرَةِ السُّودَاءِ يَدْعُو مِنَ الْأَكْمَرَةِ
عَمْرًا أَوْ رَجُلًا أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ يَصِلُ مُسْتَقْبِلَ الْفَرَضَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ الَّذِي سَبَّكَ
وَبَيْنَ الْكُحْبَةِ وَالْمَسْجِدِ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَافِعٌ کہ عبد اللہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے موٹے کیا طرف دونوں ٹیلوں کی اوس پہاڑ کے جو پہاڑ اون کے اور کعبہ کے بیچ میں تھا اور اس مسجد
 کو جو وہاں بنی ہے بائیں طرف کر دیتے تھے اوس مسجد کے جو کنارہ کو بے ٹیلے کے اور جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہ اوس کا لے ٹیلے سے نیچے ہے اوس کا لے ٹیلے سے دس ہاتھ چھوڑ
 کر یا اس کے یکم و بیس پہر نماز پڑھتے تھے موٹے کیوں ہوئے دونوں ٹیلوں کی طرف اس لئے پہاڑ کے جو
 تیرے اور کعبہ کے بیچ میں ہے اللہ رحمت اور سلام بھیجے **أَمِيرُ** ان سب روایتوں سے معلوم
 ہوا کہ مکہ میں داخل ہونے کے وقت یہاں مستحب ہے اور رات کو ذی طوی میں رہنا جبکہ یہاں میں پہاڑ
 ورنہ اوس کے بعد کا اندازہ کر لے اور شافعیہ کے نزدیک **عَلَى سَنِيَّةٍ** اور اگر غسل نہ ہو سکے تو نیم
 کرے اور شب کو ذی طوی میں رہنا بھی مستحب ہے اور مکہ کو دن میں داخل ہونا بھی مستحب ہے اور
 بعضوں نے کہا رات دن دونوں ابر سے اور بعضوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہانم سے

میں رات کو داخل ہوئے اور بعضوں نے کہا وہ بیان جواز کے لیے تھا افضل وہی دن کو جانا ہے کیا ہے
 اسے صحابہ کرامؓ فی الطَّوَّافِ الْعَمْرَةِ وَفِي الطَّوَّافِ الْأَوَّلِ فِي الْحَجِّ رَمْلَ كَاسْمِ جَبِ طَوَّافَاتِ
 اِدْلِ بْنِ حَجَّجِ کے اور طواف عمرہ میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا حَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَّافِ الْأَوَّلِ خَبَّ ثَلَاثًا وَامْشَى اَلْبَعْدَى
 كَانَ يَسْعَى بِيْطْنِ الْمَسْبِلِ إِذَا حَافَ بَيْنَ الصُّغَا وَالْمَكْرُوَّةِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمَا يَقُولُ ذَلِكَ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 کرتے بیت اسد کا تو میں بارجلبدی جلدی چلتے چوتھے قدم رکھ کے اور چار بار عادت کر موانف
 چلتے اور بیتا کے آنے کی جگہ میں معڑتے جب سعی کرتے صفا اور مروہ میں اور ابن عمر بھی ایسا ہی
 کرتے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
 إِذَا حَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعَمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَتَقَدَّمُ فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَمْشِي
 اَلْبَعْدَ ثُمَّ يَصْلِي وَبَعْدَ تَلَاوُثٍ ثَلَاثَ طَوَّافَاتٍ بَيْنَ الصُّغَا وَالْمَكْرُوَّةِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 اسے صلی اللہ علیہ وسلم حج میں یا عمرہ میں پہلے پہل طواف کرتے تو میں بار دوڑتے اور چار بار چلتے
 اور دو رکعت نماز پڑھتا ہوں پھر سے کرتے صفا اور مروہ کی **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَهْتَدِي مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الزَّنَبَ الْأَسْوَدَ
 أَوَّلَ مَا يَطُوفُ حِينَ يَهْتَدِي ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ السَّبْعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب مکہ آتے اور حجر اسود چوتھے اور پہلے پہل طواف کرتے
 تو میں بار دوڑتے سات پہیر دن میں سے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْحَجِّ إِلَى الْحَجِّ ثَلَاثًا وَامْشَى اَلْبَعْدَ اَلْحَجَّ
 وہی مصنون ہے **عَنْ** نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 وَكَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 کہ رمل کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجِّ إِلَى الْحَجِّ ثَلَاثًا اَلْأَسْوَدَ حَتَّى
 انْتَهَى إِلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمل ثلاثۃ احواف
 من الحجر الی الحجین وہی مضمون سے عکس زر الطیل قال قلت لابی عبد اللہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ انایت لہذا الرمل بالبیئت ثلاثۃ احواف مشی أربعۃ احواف اسئلہ
 ہو کانت قومک یزعمون انہ سئلہ قال فقال صدقوا وکذبوا قال قلت ما قولک
 صدقوا وکذبوا قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم مکۃ فقال المشرکون
 ان محمدًا واصحابہ لا یستطیعون ان یطوفوا بالبیئت من الغدزل قال وکانوا یجحدونہ
 فامرہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرمکوا ثلاثا ویمشوا اربعاً قال قلت
 لہ اخبرنی عن الطواف بین الصفا والمزدہ راکیبا اسئلہ ہو کانت قومک یزعمون انہ سئلہ
 قال صدقوا وکذبوا قال قلت وما قولک صدقوا وکذبوا قال ان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کثر علیہ الناس یقولون ہذا محمد ہذا محمد حتی خرج
 العوائق من البیوت قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ ولا یمشی الناس بین
 یدیه کلما کثر علیہ رکیب والمشی والتمعی افضل ترجمہ ابو الطیف نے ابن عباس رضی
 اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ خبر دیجئے بیت امد کے طواف کی اور اس میں تین بار رمل کرنا اور چار بار عینا
 سنت ہو اس لیے کہ تمہارے لوگ کہتے ہیں کہ وہ سنت ہو تو انہوں نے کہا کہ وہ چوٹے ہیں میں سچے ہیں
 میں نے کہا اسکا کیا مطلب انہوں نے فرمایا کہ رسول امد صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف
 لائے تو مشرکوں نے کہا کہ محمد اور ان کے یار بیت امد تشریف کا طواف نہیں کر سکتے ضعف اور لاغری
 کے سبب اور آپ سے صدر کہتے تھے تو آپ نے حکم دیا کہ تین بار رمل کریں اور چار بار عادت کو موقوف
 چلیں (غرض یہ ہے کہ انہوں نے اس فعل کو جو سنت ہو کہ وہ مقصودہ سہما یہ ادن کا چوٹ تھا باقی
 بات سچ تھی اہل بیت نے کہا ہجو خیر و یحیی صفا و مروہ کے بیچ میں سعی کرنے کے سوار ہو کر وہ
 سنت ہو کہ آپ کے لوگ اسو سنت کہتے ہیں انہوں نے فرمایا وہ بھی ہیں میں چوٹ بھی میں نے
 کہا اسکا مطلب انہوں نے فرمایا کہ رسول امد صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے تو لوگوں کی
 بہتر بہتر ایسی ہوئی کہ کواری عورتیں تکسہ باہر نکل آئیں اور لوگ کہنے لگے کہ یہ محمد ہیں یہ محمد ہیں
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش خلقی ایسی تھی کہ آپ کے آگے لوگ مارے نہ جاتے تھے

(یعنی نہ کچھ بھل ہو چلو چلو جیسے امرا سے دنیا کے سوا کچھ ہوتی ہے) آپ کو ایسے نہ ہوتی تھی) پر جب لوگوں کے
 بڑی بیہوشی ہوئی تو آپ سوار ہو گئے اور پیدل سی کرنا افضل ہے (یعنی آماجوت ہوا کہ جو چیز سب سے بڑی
 تھی اور سکو بلا ضرورت سنت کھا باقی سچ ہے کہ آپ نے سنی سوار ہو کر کی ہے) کہا مسلم نے اور روایت
 کہ ہم سے محمد بن یحییٰ نے ان سے بڑی نے ان سے جبریری نے اسی ہندو سراسی روایت کہ مانندگر
 اس میں یوں ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ مکہ کے لوگ حاسد تھے اور یہ نہیں کہا کہ وہ آپ سے حسد رکھتے تھے
عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لَأَبْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ بِالْبَيْتِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهُوَ سَنَةٌ قَالَ صَدُقُوا وَكَذَّبُوا رَجُمَهُ وَهِيَ سَنَةٌ
بِهِ بَخْصَارٌ عَنِ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِأَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَرَأَيْتَ قَدْ رَأَيْتَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَفِّهِ لِي قَالَ قُلْتُ رَأَيْتُهُ عِنْدَ الْمَرْوَةِ عَلَى
نَاقَةٍ وَقَدْ كُنْتُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَذَلِكَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَدْعُونَ عَنْهُ وَلَا يَكْفُرُونَ بِهِ رَجُمَهُ ابْنُ الطُّفَيْلِ
 ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کو دیکھا ہے اور انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کرو ابو الطفیل نے کہا میں نے مردہ کے پاس ایک اونٹنی پر دیکھا اور
 لوگوں کا ان پر جرم تھا تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ ان وحشی تھے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم اس لیے کہ صحابہ کی عادت تھی کہ لوگوں کو آپ کے پاس نہ بٹھاتے نہ تھے اور نہ بٹھاتے مقرر
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَصْحَابُ مَكَّةَ وَقَدْ دَهَنَتْهُمْ حُمُرٌ يَنْدُبُ قَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدُمُ عَلَيْكُمْ
عَدَا أَقْوَمَ قَدْ دَهَنَتْهُمْ الْحُمُرُ وَلَقَوْمٌ مِمَّا شِدَّةٌ فَجَسَوْهُمُ مَّا كَيْلَ الْحَبِّ وَأَمْرَهُمُ الشَّيْءُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَزِمُوا تِلْكَ الْأَشْوَاطَ وَيَقْسُوا مَا بَيْنَ التَّنَائِيْنِ إِلَى الْمَشْرِكِينَ
جَلَدَهُمْ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ نَعْمُ أَنْ الْحُمُرُ قَدْ دَهَنَتْهُمْ هَؤُلَاءِ
أَجَلَدُ مِنْكُمْ كَذَلِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَلَمْ يَنْفَعُهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ
أَنْ يَزِمُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْهَامَ عَلَيْهِمْ رَجُمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے بارگاہ میں آئے اور انکو ضعیف کر دیا تھا سب سے زیادہ

اور مشرکوں نے کہہ رکھا کہ کل تمہارے پاس یہ لگ آدین گے کہ انکو بخار نے صلیف و ناتوان کر رکھا ہے اور ربی ناتوانی ہو گئی ہے اور مشرکینِ عظیم کے پاس بیٹیہ اور بنی صلیہ علیہ وسلم نے یارون کو حکم دیا کہ تین شوط میں رمل کریں اور مابین حجر اسود کے اور رکنِ یمنی کے عادت کو موافق چلیں کہ مشرکوں کو انہی وقت اور طاقت معلوم ہو سو مشرکوں نے کہا کہ تم نے تو کہا تھا کہ ان کو بخار نے ناتوان کر دیا ہے یہ تو ایسے طاقتور ہیں کہ کیا کہنا ابن عباس نے کہا کہ آپؐ کو بخار ساڑن سپرون میں رمل کا حکم نہیں دیا تو اس لیے کہ یہ تک جاوین گے **ف** ان حدیثوں سے رمل کا استحباب ہونا معلوم کیا اور معنوی رمل کے یہی ہیں کہ حلدی حلدی چوٹے چوٹے قدم رکھ کر چلنا اور کوہنا ضرور نہیں کہ اس میں شجاعت اور جلاوت اور قوت معلوم ہو اور کچھ عمرہ کے طواف میں اوجھ کے بھی ایک طواف میں سنون سے اور صحیح قول شافعی کا یہ ہے کہ رمل حج کے اُس طواف میں ہونا چاہیے جس کے بعد سعی ہو اور پھر اتفاق ہے کہ رمل عورتوں کو مسنون نہیں جیسے صفا اور مردہ میں انکو دوڑنا ضرور نہیں صرف عادت کے موافق چلنا کافی ہے اور اگر کسی نے رمل کو ترک کیا تو سنت چھوٹ گئی اور کچھ جہانہ ادس پر نہیں اور بعض اصحاب کا نزدیک ادس پر ایک قربانی ہے اور بعضوں کے نزدیک نہیں اور بیتا کی جگہ میں دوڑ کر چلنا ضرور ہو ورنہ دو ستر کہنہ لگا دیے ہیں اور ان کے بیچ میں دوڑ کر چلے اور حسبِ تین بہیرے طواف کے پورے جاوین تو چار باقی چکروں میں عادت کے موافق چلے اور یہ جو اخیر کی روایت ابن عباس کی ہے جس میں مذکور ہے کہ مابین حجر اسود اور رکنِ یمنی کی عادت کو موافق چلیں یہ ساڑن سال عمرہ فضا کا حکم ہے اور حجۃ الوداع میں آپؐ نے پورے تین شوط میں رمل کیا پس اب یہ روایت حجۃ الوداع کی ناخ ہے اور وہ مشنوخ مغرض پورے تین شوط میں رمل ہے اور حضرت ابن عباسؓ نے اللہ تعالیٰ عنہما کا مذہب ہو کہ کہ رمل جنابِ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ضرورت کے سبب تھا کہ کفار پر ناتوانی مسلمانوں کی ظاہر نہ ہو اب بعد رفع ضرورت کے سنت نہ ہو مگر چہرہ صحابہ و تابعین کے نزدیک ہمیشہ سنت ہے نہ تین شوط میں اور نہ بہرے کے طواف کے شوط کہتے ہیں اور عبد اللہ بن زبیر کا مذہب ہے کہ ساتون شوط میں رمل سنت ہے اور حسن بصری اور ثوری اور عبد الملک بن ماجشون کے نزدیک اگر رمل ترک کر دے تو قربانی دے اور امام کا بھی پہلے ہی قول تھا پھر اس سے رجوع کیا (کل مذاہم اللہ علیہما)

عن اَبِي عَاصِمٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: **بَابُ** الْبَيْتِ لِلرَّيِّ الْمَشْرِكَ بَيْنَ قُتُوذٍ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اس کے طواف میں اس کی رمل کیا کہ مشرک لوگ ابکی قوت دیکھیں یعنی اپنے اپنے در نہیں نہ سنوں ہو اور یہ انہی کا مذہب ہے **باب** اسْتِخْبَابِ اسْتِعْلَاكِ الزُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ فِي الطَّوَافِ **صرف** دو نورکن میان کا بوسہ دینا صحیح ہے **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ الْيَمَانِيَيْنِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے انہی دو نورکن کی طرف کے کوڑوں کو بوسہ دیتا دیکھا **ف** کعبہ پر چار کعبہ چار کوڑوں کا اور ساقی لینے لبا رکھا ہے اور دو کوڑے اس کو میں کی طرف منسوب ہیں انکو رکنین یا نہیں کہتے ہیں اور دو کوڑے شام کی طرف منسوب ہیں انکو شامیین کہتے ہیں اور رکن شامی کی طرف حطیم واقع ہے ان دو نورکن شامی کوڑوں کو نہ بوسہ لیتے ہیں نہ چھوتے ہیں بلکہ حطیم کی دیوار کے پار سے طواف کرتے ہیں کہ حطیم کی جگہ یہی طواف میں داخل ہو جاوے اس لیے کہ یہ جگہ کعبہ کے اندر کی ہے مگر بنا کے کعبہ کے وقت باہر رہ گئی ہے بخلاف دو نورکن میان کے کہ انکو بوسہ دیتے ہیں ایک کوڑے میں حجر اسود لگا ہوا ہے اور دوسرے کو رکن بیان کہتے ہیں کہ یہ دو نورکن کوڑے بنائے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موافق ہیں بخلاف شامیوں کے چنانچہ کیفیت اس نقشہ کے مندرجہ حاشیہ سے ذہن نشین ہو سکتی ہے **عن** اَبِي عَاصِمٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا يَكُونُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدًا مِّنْ اَزْكَائِ الْبَيْتِ اِلَّا الزُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ **ترجمہ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اس کے چار کوڑوں میں سے رکن اسود (دہی جو ہم رکن بیان اور بلکہ چکے ہیں) اور اس کو باس والے کوڑے کو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رکن کی طرف ہر استلام کرتے تھے **فائدہ** استلام کے معنی چھونا اور حجر اسود کو چھونا اور بوسہ دینا دونوں جاہل ہے اور رکن میان کو فقط چھونا ہی اور باقی دو نورکن کو نہ چھونا نہ بوسہ دینا کہ وہ بنا سے ابراہیم پر نہیں واقع ہیں یہی مذہب ہے جو ہر کو اور بعض سلف لڑا چھونا ہی صحیح کہا ہے چنانچہ امام حسن اور امام حسین اور ابن زبیر اور

جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک اور عروہ بن زبیر اور ابو الشعثا کا یہی سب سے پہلا چاروں رکنوں کو چھو کر
 اور قاضی ابو الطیب نے کہا ہے کہ اس کا اجماع ہو چکا ہے کہ ان دونوں کو نون کو نہ چھوئے اور رکھا ہے
 کہ اس میں صحابہ میں پہلے اختلاف تھا پھر سب کا اجماع ہو گیا کہ وہی کو نون کو چھوئے (نودی) **عَنْ**
 عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ
 إِلَّا الْحَجَّزَ وَالْزُّكَيْنَ **عَنْ** مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجْرَ اسود اور رکن یمن
 کو چھوتے تھے **عَنْ** اَبِي عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَهُ هَذَيْنِ الزُّكَيْنِ
 الْيَمَانِيَّ وَالْحَجَّزِ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا وَنَسِيَهُ
 وَلَا رَحَائِدَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جب سو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 دیکھا حجر اسود اور رکن یمن کو استلام کرتے ہوئے جب سے میں نے انہیں چھوئے ان سختی میں نہ
 آرا میں (یہ سننے ہی بہتر بہتر ہو میں استلام نہیں چھوڑتا) **عَنْ** ثَلَاثٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اسْتَلَمَا الْحَجَّزَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهُ
 وَقَالَ مَا تَرَكْتُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ ترجمہ نافع
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے ابن عمر کو دیکھا کہ حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے چھوا اور ہاتھ کو بوسہ
 دیا اور کہا کہ جب سو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ایسا کرتے ہوئے جب سو مین
 نہیں چھوڑا **عَنْ** ابْنِ الطَّفِيلِ الْبَكْرِيِّ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمَا يَقُولُ لَمَّا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ عِزَّ الزُّكَيْنِ الْيَمَانِيِّ
 ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ
 دیا نہ میں دیکھا سو ان دو رکن یمن کے **بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْبِيلِ**
 الْحَجَرِ الْأَمْوَدِيِّ فِي الطَّلَاقِ **عَنْ** سَلَمَةَ ابْنِ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمَا حَدَّثَنَا أَنَّهُ قَالَ قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْحَجَرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا اللَّهُ
 لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِلكَ مَا
 قَبَّلْتُكَ زَادَهُارُونَ فِي رِوَايَةِ عُمَرَ وَحَدَّثَنِي بِمِثْلِهَا زَيْدُ بْنُ اسْلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ وَكَرَّ
 ترجمہ سالم کے باپ نے روایت کی کہ بوسہ دیا عمر بن خطاب (حجر اسود کا اور کہا کہ اسے شگلی

قسم آگاہ ہو کہ میں جانتا ہوں کہ تو ایک پیغمبر ہے اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا
 ہوتا تو وہ تجھے بوسہ دیتا۔ تو کہی بوسہ نہ دینا۔ رونا نے اپنی روایت میں یہ کہا کہ اسی کی شکل میں جو کہ
 کی زمین پر اس نے اپنے باپ اسلم سے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَبْلَ الْفَجْرِ وَقَالَ إِنَّكَ قَبْلَكَ رَأَيْتُكَ لَكَ عِلْمُكَ أَنَّكَ حَبْرٌ وَكَبَيْتِي رَأَيْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ وَهِيَ مَضْمُون ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ
 قَالَ رَأَيْتُ الْأَمْلَكُ يَعْنِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُقَبِّلُ الْحَبْرَ وَيَقُولُ وَاللَّهِ رَأَيْتُ لَكَ قَبْلَكَ
 وَإِنَّكَ عِلْمُكَ أَنَّكَ حَبْرٌ لَا تَخْضَعُ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْ لَا أَنَّ نَبِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَبْلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ وَفِي وَدَائِرَةِ الْمُقَدِّمَةِ وَكَانَ كَابِلُ رَأَيْتُ الْأَصْبَحِ مَرَحْمَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبْرٍ
 کہا کہ میں اصل کو دیکھتا ہوں (انکو دیکھا مراد اس سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں
 اس سے معلوم ہوا کہ لقب کسی کا اگر مشہور جاوے اور وہ اس سے بڑا نہ مانے تو اس سے یاد کرنا درست ہے
 اگرچہ دوسرا شخص بڑا مانے اور فرماتے تھے حجر کو بوسہ دیتے ہوئے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں تجھے کہ بوسہ
 دیتا ہوں اور جانتا ہوں کہ تو ایک پیغمبر ہے کہ حضرت پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے اس قبل سویت
 پرستون اور گور پرستون اور چلہ پرستون کی نالی مر گئی جو قبروں وغیرہ کو اس خیال سے بوسہ دیتے ہیں کہ
 ہماری ہر ادنیٰ چیز کے اسلم کو جب حجر اسود جو ہمیں اللہ سے اسکا بوسہ ہی اتباع جناب رسول کریم صلی
 علیہ وسلم کے سبب سے ہے نہ اس خیال سے کہ یہ ضرر رسان اور نفع دہندہ ہے تو ہر اور چیز پر جن کا بوسہ
 کہیں ثابت نہیں بلکہ منع ہے اس خیال سے کہ بوسہ کیونکر جائز ہوگا اور اس کے وہی مضمون ہے
عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُقَبِّلُ الْحَبْرَ
 وَيَقُولُ لَكَ قَبْلَكَ وَأَعْلَمُكَ أَنَّكَ حَبْرٌ وَلَوْ لَا أَنَّ نَبِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُقَبِّلُكَ لَمْ أَقْبَلْكَ وَهِيَ مَضْمُون ہے **عَنْ** سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَبْلَ الْفَجْرِ وَالْزَمَمَةَ وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَقِيقًا مَرَحْمَةُ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ کہنا کہ میں نے حضرت عمر کو دیکھا کہ انہوں نے بوسہ لیا حجر اسود کو اور بوسہ
 اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ بہت عجیب جانتے تھے **عَنْ**
 سُفْيَانَ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا الْقَاسِمِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَقِيقًا وَلَمْ يَفْلَحْ

اَبُو الطَّفِيلِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَكَسْتَلِمُ الزُّكْنَ
 نَحْبِي مَعَهُ وَيَقْبِلُ الْحِجْنَ تَرْجَمَهُ اَبُو الطَّفِيلِ فِي رِوَايَتِهِ أَنَّ مِينَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَوَيْكِبًا كَطَوَانِ كَرْتَةٍ تَبِي اَوْرَرْنَ كُو اَبْنِي جَهْرِي سِي جِهْرِي اَوْرَجَهْرِي كُو جِهْرِي لِيْتِي سَحْلِي سَكْتِي
 اَتَمَّا تَاكَلْتَ تَكُوْتُ اِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَشْتَكِي فَقَالَ طَوْفُ مِنْ
 وَدَارِ النَّاسِ وَانْتِ رَاكِبَةٌ قَاكَلْتَ تَطْعَمْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيِّدِي
 يُصَلِّي اِلَى جَذَبِ الْبَيْتِ هُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابِ مُسْطَوِيٍّ سَلِمَ لِي شَكَايَتِي
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي مِينَ بِيَارِ هُونِ اَنِّي فَرَمَا كِي سَبِ اَلْكُونِ كِي بِيَجِي سَوَارِ هُوَ كِي طَوَانِ
 كِي سَوَارِ هُونِ لِي كِي كِي مِينَ طَوَانِ كِي تَبِي اَوْرَابِ سَوْرِهِ وَطَوْرِ رُجِهِ تَبِي نَازِ مِينَ بِيَارِ هُونِ
 اَبِي بَاوِرِ فِ اَبِي نِي اَلْكُونِ كِي بِيَجِي طَوَانِ كَا حَكَمِ اِسِي لِي فَرَمَا كِي اَبِي تَوَعْرَتِ كِي رُو
 سِي دَوْرِ هِنَا لَازِمِ سِي دَوْرِ هِي كِي اَلْكُونِ كُو اَدْنِ كِي جَاوِرِ سِي اِنْدَا نِي بِيَجِي اِن سَبِ رَوَاتِيُونِ سِي
 نَابِ هُوَا كِي سَوَارِ هُوَا طَوَانِ دَرَسْتِ سِي عَلِي الْخَصْرِ سِي بَاوِرِ كُو اِسِي لِي بِيَارِ هُونِ بَابِ اِلِيَا هِي بَانِي
 سِي كِي بِيَارِ كُو طَوَانِ دَرَسْتِ هُوَا سَوَارِ هِي بِرَبَابِ **بَابُ** بَيَانِ اَنَّ السَّخِيَّ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَدْرَةِ دَرَسْتِ
 اَلْبَيْتِ اَلْحِجْ اَلْحِجْ سَحِي صَفَا اَوْرَمَرْدِ كِي رَكْنِ سِي كِي بِي اَوْرَكُو حُجْرِ نِهْنِ هُوَا سَحِي عَرَفْتِ عَنْ
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ لَهَا اِنَّ لَاحِظًا رَجُلًا كُو لَمْ يَطْفُ بَيْنَ الصَّفَا
 وَالْمَدْرَةِ فَخَرَّةٌ ذَلِكَ تَاكَلْتَ لَمْ قُلْتُ اِنَّ اللَّهَ يَقُولُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَدْرَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ اِلَى
 الْخِيَارِ لَا يَرُ مَا اَشْتَرُ اللَّهُ حُجَّ اَمْرِي وَلَا عَمْرُو لَمْ يَطْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَدْرَةِ وَكُو كَانَ
 كَمَا يَقُولُ لَكَ اَنْ لَكَ جَاهُ عَلَيْهِ اَنْ لَا يَطُوفَ بِهَا وَهَلْ تَدْرِي فِيمَا كَانَ ذَاكَ اِنْ
 كَانَ ذَاكَ اَنْ اَلْاَصَارَ كَا تَوَا جَعَلُونَ فِي الْحَاكِلِيَّةِ لِعَمَلَيْنِ عَلَى شَطْرِ الْحَجِّ يَقَالُ
 لِهَمَّا اِسَافٌ وَكَأَيْلَةٌ لَمْ يَجِدِيْنُونَ فَيَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَدْرَةِ ثُمَّ يَجِيْتَانِ فَمَا
 جَاءَ اِلَا اِسْلَامٌ كَرِهُوا اَنْ يَطُوفُوا بَيْنَهُمَا لِذِي كَانُوا يَصْنَعُونَ فِي الْحَاكِلِيَّةِ
 فَانْتَفَا نَزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَدْرَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ اِلَى الْخِيَارِ قَاكَلْتَ تَطَاوُ
 تَرْجَمِهِ عَرْدِ نِي جَنَابِ عَائِشَةَ صَدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سِي كِي كِي مِينَ جَابَاتِ هُونِ كِي اَكْرُ كِي
 صَفَا اَوْرَمَرْدِ هِي سِي نَكْرِي كُو كِي مَضَا لَفِي نِهْنِ لَوْنِهُونِ لِي فَرَمَا كِي مِينَ هِي نِي كِي كِي كِي اَسَدِ

ثانی فرماتا ہے کہ صفا اور مردہ اللہ پاک کی قدرت کی نشانیوں سے ہیں سو کچھ گناہ نہیں ادا ہوں میں
 طواف کرنے سے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ یہ بات نہیں بلکہ یوں ہے کچھ پورا نہیں ہوتا کسی کا اور نہ
 عمر جب تک کہ طواف نہ کرے صفا اور مردہ کا (یعنی سعی نہ کرے) اور اگر ایسا ہو تو جیسا تھے جانا
 ہے تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتا کہ کچھ گناہ نہیں ادا ہوں میں طواف نہ کرنے سے اور تم جانتے ہو کہ یہ آیت
 کیونکر اور کس حال میں اور تری ہے کیفیت اسکی یہ ہے کہ دریا کے کنارے پر ایام جاہلیت میں دو
 بہت تھیں ایک کا نام اساف دوسرے کا نام کدھ تھا اور لوگ ان کے پاس جانے تھے اور پھر اگر سے
 کرتے تھے صفا اور مردہ پر اور پھر تم کہاتے تھے پھر اسلام آیا تو مسلمان نے ادا ہوں میں سعی
 کرنے کو برا جانا (یعنی مشرکوں کی چال سمجھی) تب اللہ پاک نے یہ آیت ہماری اسی لیے یوں
 فرمایا کہ صفا اور مردہ شعراہ سے ہیں اور ان میں طواف کرنا گناہ نہیں پھر لوگ سعی کرنے
 لگے (معرض یہ کہ اب سعی واجب ہو اور ترک اسکا روا نہیں) **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا أَدْرَى عَلَىٰ جَنَاحَا أَنْ لَا أَنْطَوِّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ
لِيَمْ قُلْتُ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ الْآيَةُ فَقَالَتْ لَوْ
كَانَ كَمَا أَتَقُولُ لَكَانَ فَلَا جَنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يُطَوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَ هَذَا فِي الْأَنْبِيَاءِ
مِنْ الْأَنْصَارِ كَانُوا إِذَا أَهْلَكُوا أَهْلَكُوا الْمَنَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا جِيلٌ لَهُمْ أَنْ يُطَوَّفُوا
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا قَدْ مَوَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْجَسَدُ كَوْنًا ذَلِكَ
لَهُ كَمَا نَزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةُ فَلَكُمْ عَمْرِي مَا أَتَى اللَّهَ حُجَّجٌ مَنْ لَمْ يُطِيفْ بَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ تَرَجِمَهُ عَرْدٌ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی کہ اگر کوئی طواف نہ کرے صفا اور
 مردہ میں تو میں جانتا ہوں کچھ حج نہیں ادا ہوں نے فرمایا کیوں کہا اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے صفا
 اور مردہ اللہ کی نشانیں سے ہیں پھر گناہ نہیں کوئی اگر اس میں طواف کرے تو انہوں نے فرمایا
 اگر یہ بات ہوئی تو یوں فرماتا اللہ پاک کہ اگر کوئی طواف نہ کرے تو کچھ گناہ نہیں ادا ہوں میں آیت تو انصاف
 کے لوگوں میں اور تری ہے کہ وہ لوگ جب لبیک پکارتے تو لبیک پکارا کرتے تھے مناء کے نام سے
 ایام جاہلیت میں اور کہتے تھے کہ صفا اور مردہ میں سے کرنا درست نہیں پھر جب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو آئے تو اس کا ذکر ہوا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ہماری

سوابِ ثَم ہے میری جان کی کہ پورا نہ ہو گاج اسکا جو سچ نہ کرے صفامردہ کی **ف** اس حدیث
 سے کمالِ علم اور تفقہ ثابت ہوا ہماری مان جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہ خوب سمجھا پہنچ
 نے اس آیت کے مطلب کو کہ ظاہر میں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سچی نہ واجب مگر نہ ضرور ہے اور سببِ دل
 سے اس کے معلوم ہوتا ہے کہ اول لوگوں نے حجب اس میں عیب سمجھا تب اس طرح ارشاد ہوا غرض
 ایک شوخ و جب ہوتی ہے مگر آدمی جب اسکو برا جانتے لگتا ہے تو اس سے کہتے ہیں کہ اس میں کچھ عیب
 نہیں اور غرض یہ ہوتی ہے کہ اس کے خیال کو رد کریں اور وجوب اس کا جیسا ہی دیا ہی رہتا ہے
 اسکی مثال ایسی ہے جیسو کوئی عصر کی نماز نہ پڑھا اور غروب آفتاب قریب ہو گیا اور وہ یہ خیال
 کرے کہ غروب کی وقت نماز وا نہیں تو اس سے کہیں گے کہ اس وقت نماز پڑھنے میں کچھ گناہ نہیں
 تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ نماز واجب اور فرض نہ رہی اور یہ جو ادب کی روایت میں مذکور ہوا کہ اسات
 و نامہ دہبت طہور یا کے کنارے اسکو قاضی عیاض نے غلط کہا ہے اور ٹھیک بات یہ ہے
 کہ دوسری روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ وہ لوگ مناتہ کے نام سے لبیک پکارتے تھے اور ایک روایت
 میں ہے کہ مناتہ طاعنیہ جو مثل میں تھا اسکی لبیک پکارتے تھے اور لکھن مشہور ہے کہ مناتہ ایک بت
 تھا جو عمر بن لے نے دریا کے کنارے کھڑا کیا تھا مثل میں قدید کے پاس اور ایسا ہی وارد ہوا
 ہے اس روایت میں موطاکی اور ازاد و عثمان اسی کے نام کی لبیک پکارتے تھے حج میں اور ابنِ کلبی
 نے کہا کہ مناتہ ایک پتھر تھا کہ نہیل لے پوجتے تھے قدید میں اور اسات اور نامہ یہ کہی دریا کے کنارے
 نہیں تھے بلکہ انکی حقیقت یوں مشہور ہے کہ وہ مرد و عورت تھے اسات بیٹا تھا بقاد کا اور نامہ بیٹی تھی
 ذہب کی اور اسکو بت سہل ہی کہتے تھے اور یہ دو توبیہ جرم سے تھے اور انہوں نے کعبہ کے اندر
 رکھا تھا سو اللہ تعالیٰ نے انکو مسخ کر کے پتھر کر دیا اور یہ کعبہ کے پاس گاڑ دیے گئے یا صفامردہ
 پر کہ لوگ انکو دیکھ کر عبرت پکڑیں اور بعضوں نے کہا کہ قحطی بن کلاب نے انکو پہرہ دن سے بدل دیا اور
 ایک کو کعبہ سے ملا کے رکھ دیا اور دوسرے کو زنرم پر اور بعضوں نے کہا دونوں کو زنرم پر رکھ دیا
 اور ان کے پاس قربانی کی اور انکی عبادت کا حکم دیا پھر جب مکہ فتح ہوا بنی صلیہ اللہ علیہ وسلم
 نے انکو توڑ ڈالا اور یہ قصر جو چنے طول دیا تو بڑے فائدہ کے لیے یعنی جیسا حال اسات و نامہ کا
 ہوا کہ غرض انکو لوگوں کی اس کے رکھنے سے یہ بتی کہ لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور خانہ کعبہ کا

ادب کریں شیطان نے چند روز میں یہ عرض پہلا کر اپنا مطلب لگا لاکہ انکی عبادت کرو اتنی اور خلق کو شکر
 میرج الدیا پہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو توڑ دالا کہ شرک کی برائی اور مشرکوں کی امانت ظاہر ہو
 جاوے گی حال ہے صالحین کے قبور کا اور اُن کے آثار اور مقامات اور چلپوں کا کہ جب لوگ انکی
 زیارات موافق سنت کو چھوڑ دیں اور اُنکے قبور کو دیکھ کر اپنی موت کا یاد کرنا چھوڑ دیں بلکہ اُن
 کو سجدہ اور نذرین نیازین منتین چھڑائے لگیں اور معبود برحق کی طرح ان کی عبادت کرنے لگیں
 تو مشیطان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرر پہنچا اور اُن گنبدوں کو توڑ ڈالیں اور اُن قبروں کو زین کے
 برابر کر دیں اور جنہوں کو منہدم اور خاک کر دیں اگرچہ بزرگوں و مشرک بڑے چلا یا کریں اور لاکھوں
 گور پرست غل مچا یا کریں **عَنْ عَدُوَّةَ بِنْتِ السَّيِّدِي قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُوفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَبَابًا وَمَا أَبَالِي أَنْ لَا
أَطُوفَ بَيْنَهُمَا نَأَلْتُ بَيْسَ مَا قُلْتُ يَا أَبْنُ أَخِي طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سِتْرَ طَافَ الْمُسْلِمُونَ نَكَاتَ سُنَّةٍ وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ أَهْلِ مِثَاةِ الطَّاعِيَةِ الَّتِي بِالْمَشْأَلِ
لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ سَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ
أَيْعَتَمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا وَلَوْ كَانَتْ كَمَا يَقُولُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ
أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا قَالَ الرَّهْزَرِيُّ كَذَبْتُ ذَلِكَ لَا بِي مَكِّي بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ وَقَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ سَجْدَةَ كَرِيمٍ
أَهْلَ الْعِلْمِ يَقُولُونَ إِنَّمَا كَانَ مِنْ لَوْ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُولُونَ
إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَبْدَيْنِ مِنْ أَمْرِ لِحَا هَيْدِيَّةٍ وَقَالَ آخِرُونَ مِنْ الْأَنْصَارِ
إِنَّمَا أَمْرُنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَكِنْ نُسَمِّيهِنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأَرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ
فِي هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ ثُمَّ جِئَهُ عَوْدَهُ فِي جَنَابِ عَائِشَةَ صَدِيقَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلَ كَمَا كُنْزُ
 جانتا ہوں کہ جو سعی نہ کرے صفا اور مروہ میں اوسے پیر کو گناہ نہیں اور میں تو پورا وہ نہیں کہتا
 اگر نہ سعی کروں اُن میں تو انہوں نے فرمایا کہ برا کہا تو نے اسی میرے یہاں نبی رسول اللہ صلی اللہ

عالیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے سب سے سچی کی ہے اور یہ سنت ہے (بیان سنت سمر اور واجب ہوا) اور
 حقیقت اس کی یہ ہے کہ عرب میں دستور تھا کہ جو منانہ بدرخت کا جو مثل میں تھا بیک پکارتا تھا وہی
 ذکر کرتا تھا صغیر وہ میں پہر چپ اسلام ہوا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہم لوگوں کو
 تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیں سے ہیں پہر جو حج کرے یا عمرہ لاوے
 اور سپر گناہ نہیں کہ ادن میں سچی کرے اور اگر وہ بات مہوتی جو تھے کھی تو یوں فرمانے کو گناہ نہیں
 اس پر جو سچی ذکر کرے ادن میں رہتہ سچی نے کہا کہ میں نے یہ روایت ابی بکر بن عبد الرحمن سے بیان
 کی تو انہوں نے بہت پسند کی اور انہوں نے کہا کہ علم اس کا نام سے (یعنی جو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا نے اس آیت سے سمجھا) اور کہا ابو بکر نے کہ میں نے سنا ہے بہت لوگوں سے جو علم رکھتے تھے
 وہ کہتے تھے کہ یہ طواف ذکر کرنے والے صفا اور مروہ میں عرب کے لوگ تھے کہ وہ کہتے تھے کہ ادن
 دو پتھروں کے بیچ میں طواف کرنا جاہلیت کا کام تھا اور دوسرے لوگوں کا قول تھا کہ ہم کو طواف
 بیت اللہ کا حکم ہوا ہے اور صفا اور مروہ میں پہر لے کا حکم نہیں ہوا جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
 اتاری کہ صفا اور مروہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیں سے ہیں آخر آیت تک ابو بکر نے کہا کہ میں
 بھی یہی خیال کرتا ہوں کہ انہی دو گڑھوں کے واسطے یہ آیت اتری **عَنْ عَدُوَّةَ بِنِ الْرَّسُولِ**
قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَسَأَلْتُ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا
سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَحْجُّ
أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَانْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ
فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَرَادَ عُمْرًا فَلَا حُجْبَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا فَإِنْ كَانَ حَجُّهُ رِجْئًا رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُمَا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوْفَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ كَحَدِّ أَنْ
يَتَوَكَّنَ الطَّوْفَ بِهِمَا ثُمَّ عَرَّوْهُ نَهَى قَضَرًا وَامْتِ كَيْدًا وَبَدَّ كُرْهُوًا اور میں یہ ہے
 کہ جب لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم کو یہاں طواف
 کرنا برا معلوم ہوتا ہے تب اللہ پاک نے یہ آیت اتاری **إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ** حضرت
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پہر سنت ٹھہرا دیا اس سچی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے اب کسی کو اس کا ترک کرنا روا نہیں **عَنْ عَدُوَّةَ بِنِ الْرَّسُولِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا**

اخبرنا ان الانصار كانوا قبل ان يسلموا هم وعسان يجعلون ليناة فتخرجوا ان
 يطوفوا بين الصفاء المردوة وكان ذلك سنة في ايامهم من احذر ليناة لم يطف بين
 الصفاء المردوة وانهم سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك حين
 اسلموا فانزل الله عز وجل في ذلك ان الصفاء المردوة من شعائر الله فمن حج
 البیت او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما ومن تطوع خيرا فان الله شكرا
 عليه ثم ترجمہ عروہ سے روایت صحیحہ کہ جناب عائشہ صدیقہ نے انکو خبر دی کہ انصار کا قاعدہ تھا
 اور عسان کا کہ وہ اسلام سے پیشتر منہ کے لیے لیبیک پکارتے تھے اور صفاء اور مردہ میں سعی کرنا برا
 جانتے تھے اور یہی طریقہ تھا ان کے باپ دادوں کا کہ جس نے احرام باندھنا منہ کے لیے وہ صفاء اور
 مردہ میں سعی نہ کرتا تھا اور جب وہ لوگ مسلمان ہوئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے پوچھا تب اللہ پاک نے یہ آیت اتاری کہ صفاء اور مردہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں سو جو
 حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ لاوے اسکو گناہ نہیں ہے کہ سعی کرے ان دونوں میں اور جس نے خوشی
 سے ایک ٹیک کی اللہ تعالیٰ اسکا قدر دان اور جانتے والا ہے **عن ابن عباس رضی اللہ**
تعالیٰ عنہما قال كانت الانصار يكدھون ان يطوفوا بين الصفاء المردوة حتى تكتم
ان الصفاء المردوة من شعائر الله فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح عليه ان
يطوف بهما ترجمہ انس سے روایت ہے کہ انصار صفاء اور مردہ کی سعی کو برا جانتے تھے
 یہاں تک کہ یہ آیت اتری ان صفاء اور مردہ **باب بیان ان السعی لا یکرہ سعی دوبارہ**
 نہیں ہوتا **عن جابر بن عبد اللہ** یقول لک یطوف البیت صلی اللہ علیہ وسلم
 لا احتجاب بین الصفاء المردوة الا طواف واحد **ترجمہ جابر** کہتے تھے کہ سعی نہیں کئے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ ایک یا دون نے صفاء اور مردہ کی مگر ایک بار مسلم نے فرمایا کہ روایت
 کی ہم سے عبد بن حمید نے انکو خبر دی محمد بن یحییٰ نے انکو ابن جریر نے اسی سند سے مثل روایت
 مذکور کے اداس میں یہ ہے کہ ایک ہی بار طواف کیا یعنی صفاء اور مردہ کا جو پہلے بار کیا تھا۔
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج و عمرہ میں سعی کو ایک ہی بار کرنا چاہیے اور دوبارہ کرنا سچا ہے
 اس لیے کہ بدعت ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تارن تھے اس

کہ قاترین کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کا ہے مترجم کہنا ہے کہ اس سے حال معلوم ہو گیا اور ان دعاؤں
 اور وظیفوں اور اشغال کا جو مشائخین میں سرورج ہیں اور پیغمبر معصوم سے ثابت نہیں کہ وہ سب بہت
 ہیں اس لیے کہ جب ایک چیز کی اصل ثابت ہو اس کی تکرار بدعت منویٰ تو جس کے سرور سے اصل ہی ثابت
 نہیں وہ تو بدرجہ اولیٰ بدعت ہوئی اور معلوم ہو کہ شارع نے ہر وظیفہ اور لاؤن کی جو تعداد مقرر کر دی
 ہے اس کے زیادہ کرنا بھی بدعت ہو جاتا ہے اور وہ فعل یہ سب اس زیادہ کو بدعت میں شمار کیا جا
 ہے اور یہ بڑے کام کی بات ہو اور اس کو خوب یاد رکھنا چاہیے **باب** اسْتَحْبَابُ اِذَا مَدَّ
 الْحَبْلَ الْتَلْبِيَةَ حَتَّى يَشْرَعَ فِي رَفْعِ جُمُوعَةِ الْعُقْبَةِ يَوْمَ الْحَكِي حَاجِي لِبَيْكِ بَكَارِي جَاوِے
 حَبِيبُ كَحْمَرِ عَقْبَةِ كِسِي نَفْسُ وَرَكْعَتِ سَعْدِ اَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
 رَدِّتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ لِّمَا بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّعْبَ الْاَكْبَرَ الَّذِي دُونَ الْمَزْدَلِفَةِ اَنَاخَ فَبَالَ شَحَاءً فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ
 الْوُضُوْءَ تَوَضَّأَ وَوُضُوْءٌ خَفِيفٌ ثُمَّ قُلْتُ الصَّلَاةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الصَّلَاةُ اَمَّا لَكَ
 فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اَتَى الْمَزْدَلِفَةَ فَصَلَّى ثُمَّ رَدِّتُ الْفَضْلُ
 رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْدًا جَمْعٍ قَالَ كَرِيْبٌ كَاخْبَرْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بَعْثَ بَايَسَ
 رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ مَاعِيْنَ الْفَضْلُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَمَّا بَلَغَ الْاَكْبَرَ مَرَّحَمَةً سَامَةً لَمَّا كَانَتْ بَيْنَ جَنَابِ رَسُوْلِهِ اَصْلَى اَمْرٍ عَلَيْهِ
 كِي سَوَارِي بِرَبِيْعٍ بِيْهْرَا عَرَفَاتٍ سَهْبِ اَبْ بَابِيْنَ كَهَاتِيْ بِرَبِيْعٍ مَزْدَلِفَةَ كَقَرِيْبٍ تَوَافُ
 كَمِيْثُهَا يَابِشَابَ كَمَا اُوْرَاكُے اُوْرِيْنَ نَے اَبْ بِرَبَانِيْ دَالَا سَوَابْ نَے بِلَا كَسَا رَضُوْ كِيَا بِهَرِيْنِ عَرَضِ
 كِي كَفَارِ كَاوَقَتِ كِيَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَيْنَ فَرَمَا يَمَانُ تَهَارِيْ اَكُے هَے پَرَا اَبْ سَوَارِيْ اُوْر مَزْدَلِفَةَ اَكُے
 اُوْر نَارِ بِيْ پَر فَضْلُ كُو اَبْنِ سَاهِيْ بِيْچَ بِيْهْرَا يَصْحَ كُو مَزْدَلِفَةَ كِي كَرِيْبُ كُو كِهَا كُو خَبَرِيْ جِيْ عَمْدِ اَمْرِ
 بِنِ عِبَاسَ نَے فَضْلُ هَے كُ جَنَابِ رَسَالَتَا بَ رَسُوْلِ اَمْرِ صِلَى اَمْرِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَبِيْ لِبَيْكِ بَكَارِيْ رَهَے
 بِيَا تَشَا كُ كَحْمَرِ بِرَبِيْچُو (يَعْنِيْ كَحْمَرِ عَقْبَةِ بِرَبِيْ) **فَا** اِسْحَدِيْثُ سُوْ مَعْلُوْمُ هُوَا كُ عَرَفَاتٍ سُوْ سَوَارِيْ بِرَبِيْ
 سَحْبَے اُوْر اِيْكَ سَوَارِيْ بِرَبِيْ وَخُصُوْنِ كَا بِيْهْرَا هَے اُوْا هَے حَبِ سَوَارِيْ كُو طَوَافُ هُوَا اُوْر بَرِيْ كُو
 بِيْچَ سَوَارِيْ بِرَبِيْ تَا خَلَا تَ اَبِيْنِ قُوْلُ مِيْنِ نَے اَبْ بِرَبَانِيْ دَالَا اِسْ سُوْ مَعْلُوْمُ هُوَا كُ رَضِيْنِ دُوْ سَرِ شَخْصِ كُو

[illegible]

کیا پوری طرح سے پہر ٹانگی گھیر کر لی اور مغرب پڑھی پھر ہر ایک نے اپنا اونٹ جہان کا تھا بٹھا دیا پھر کعبہ
 ہوئی اور غشا پڑھی اور ان کے بیچ میں کچھ نہیں پڑھا (یعنی سنت نہ پڑھی) **عَنْ** عُبَّادِ بْنِ
 اَبِي عُبَّادٍ عَنْ اَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الدُّفْعَةِ مِنْ عِدَايَاتِ الرَّبْعَيْنِ تِلْكَ الشَّرْعَابِ لِحَاجَتِهِ فَصَبَبَتْ
 عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ فَقُلْتُ انْصَلْبُ قَالَ الْمَصْلُ اَمَامَكَ تَرْجَمُهُ كَرِيحُ كَهَا كُ اَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ
 كُہا کہ لوٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے اور کسی گھاٹیوں میں اور سے حاجت کید سطر
 اور میں نے آپ پر پانی ڈالا یعنی وضو کے وقت اور کہا کہ آپ نماز پڑھیں تو فرمایا کہ نماز کی جگہ
 آگے مٹھارے ہے (یعنی مزدلفہ) اور باقی تفصیل اس حدیث اسامہ کی اور پھر جس سے **عَنْ**
 كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ اَخَافُ أَنَّ
 اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِدَايَاتِ فَكُنَّا اُنْشُرُ اِلَى الشَّعْبِ لِكُلِّ قَبَالٍ وَكَمْ يَقُولُ اَسَامَةُ
 اَرَاكَ الْمَاءَ قَالَ فَذَعَامًا فَتَوَضَّأَ وَصَوَّءَ لَيْسَ بِالْبَالِغِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ
 قَالَ الصَّلَاةُ اَمَامَكَ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى بَلَغَ جَمْعًا فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ **تَرْجَمَهُ**
 کرینے وہی مضمون اسامہ سے روایت کیا اور اس میں اسامہ کے پانی ڈالنے کا ذکر نہیں ہے اور
 یہ بات زیادہ ہے کہ پھر آپ مزدلفہ میں پہنچے اور مغرب اور غشا ملا کر پڑھی **عَنْ** كُرَيْبٍ
 أَنَّهُ سَأَلَ اَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَيْفَ صَنَعْتُمْ حِينَ رَدِفَتْ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَقَالَ جِئْنَا النَّبِيَّ الْكَذِي يُلِينِي النَّاسُ فِيهِ
 لِلْخَبَرِ كَمَا نَحْنُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ وَنَالَ وَمَا قَالَ أَهْرَاقِ الْمَاءَ
 ثُمَّ دَعَا بِالْوُضُوءِ فَتَوَضَّأَ وَصَوَّءَ لَيْسَ بِالْبَالِغِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ فَقَالَ الصَّلَاةُ
 اَمَامَكَ كَرَكِبَ حَتَّى جِئْنَا الْمَدْلِفَةَ كَمَا قَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاحَ النَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ
 وَكَمْ يَحْمِلُوا حَتَّى اَتَامَ الْعِشَاءَ الْاُخْرَى فَصَلَّى ثُمَّ حَلُّوا اَوَّلَتْ فَكَيْفَ تَعْلَمُ صَحِيحٌ
 اصْبَحْتُمْ قَالَ رَدِفَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَانْظَرْتُ اَنَا فِي سَبَاقِ
 قُرَيْبٍ عَلَى رَجُلٍ **تَرْجَمَهُ** کرپ نے اسامہ زید کے فرزند سے پوچھا کہ تم جب سوار ہوئے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تو کیا کیا عرفہ کی شام کو انہوں نے کہا کہ ہم اس گھاٹی میں آئے

جہان لوگ اوشون کو پہاتے ہیں نماز مغرب کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی کو
 بٹھایا اور اوترے اور پیشاب کیا اور بانی دینے کا ذکر اسامہ نے نہیں کیا پھر وضو کا بانی فالگا اور
 بلکا سا وضو کیا پورا نہیں (یعنی ایک ایک بار اعضا دھوئے) اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ
 نماز آپ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہر پھر آپ سوار ہوئے یہاں تک کہ ہم مزدلفہ آئے اور مغرب
 کی تکبیر ہوئی اور لوگوں نے اونٹ بٹھائے اور کہوئے نہیں یہاں تک کہ عشا کی تکبیر ہوئی اور آج
 نماز عشا ہی پڑھی پھر اونٹ کو ولیدے میں لے کھا کہ پھر مٹنے صبح کو کیا کیا انہوں نے کہا کہ فیصلہ
 عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کے ساتھ پیچھے سوار ہوئے اور میں قریش کے راہ سے پیدل چلا
حکمہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ان الشعب الذی ینزلہ الامم اذ نزل فبال وکلم یفل اھراق شحہ رعا یوضو فتوضا
 وضو خفیفا فقلت یا رسول اللہ الصلوۃ نکال الصلوۃ اما مک ثم حمہ وہی ضمن
 ہے جو اور کئی بار گذرا اس میں یہ ہے کہ اس گھاٹی میں آپ اترے جہان امرا اترتے ہیں -
حکمہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان ردیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسکرم حنین انا من عرفۃ فلکنا جاء الشعب انا من راحلۃ شحہ ذھب الی الفاطی
 فلکنا رجع صبت علیہ من الاداق فتوضا شحہ ركب شحہ انا من راحلۃ شحہ
 بین الخیرۃ العشاء ثم حمہ وہی ضمن ہے مگر اس میں ہے کہ آپ ہانچنے تشریف لگے اور
 اسامہ نے چہاگل سے بانی ڈالنا آپ وضو فرمایا **حکیم** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا من عرفۃ واسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 ردۃ قال اسامہ فما زال یسیر علی ہذہ جحرۃ ثم حمہ ابن عباس نے روایت کی
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اور اسامہ آپ کے ساتھ پیچھے سوار ہوئے اور
 اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ چلتے رہے یہاں تک کہ مزدلفہ میں پہنچے **حکیم**
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ابنہ قال سئل اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وانا شاھد ان
 قال سالت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم اذ وقف من عرفات کیف کان یسیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین انا من

مِنْكُمْ رَفَعَهُ قَالَ كَانَ كَيْدُ الْعَتَقِ كَذَا وَحَدَّثَ فَجَوَّهَ نَفْسَ مَرْحُومِ شَامِ نَ اِنْبِیَا پ سے روایت
 کی کہ ان کے سامنے کئی سنیو اسامہ سے پوچھا یا انہوں نے خود پوچھا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو
 اپنی اونٹنی پر سوار کر لیا تھا عرفات سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنو کر جلتے تھے یعنی اونٹنی کو کس حال
 لیے جاتے تھے تو انہوں نے کہا سیٹھی چال چلاتے تھے ہر جب ذرا کہلی جگہ پاتے یعنی جہاں بہتر
 کم ہوتی تو اس جگہ وزہ تیز کر دیتے **عَنْ هِشَامِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ حَدِيثَ
حُمَيْدٍ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ قَوْلُ الْعَتَقِ **مِشَامِ بْنِ عَمْرٍو** سِی اسناد دوسری مضمون مروی ہوا
 مگر حمید کی روایت میں یہ ہے کہ شام نے کہا کہ نص جرا اونٹنی کی چال سے وہ عتق سے تیز ہے **عَنْ**
أَبْنِ أَيْوُبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي حَبَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبِ الْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ **الْبُيَايُوكِ** روایت ہے کہ انہوں نے نماز پڑھی حبتہ
 الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب اور عشاء ملا کر مزدلفہ میں **عَنْ** **يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ**
يُحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ابْنُ زَيْدٍ فِي رِوَايَةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ الْخَطَمِيِّ وَكَانَ امْتِدَادًا
الْكُوفَةِ عَلَى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ صحیح ہے اس اسناد سے بھی مضمون مروی ہوا اور ابن رحمہ کے زعم
 میں بھی ہے کہ عبد اللہ بن زید خطمی جبرادی میں وہ امیر تھے کہ وہ کے ابن زبیر کے زمانہ میں **عَنْ**
أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ الْعِشَاءَ
بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نماز
 جمع کر کے مزدلفہ میں پڑھی **عَنْ** **عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ جَمَعَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمْعًا لِكَيْ يَلْزِمَ سَجْدَةً وَصَلَّيَا الْمَغْرِبَ
ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَصَلَّيَا الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ **كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّيُ جَمْعًا كَذَلِكَ حَتَّى لَحِقَ اللَّهُ**
 مرحومہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء ملا کر
 پڑھی مزدلفہ میں اور ان کے پیچ میں ایک رکعت ہی نہیں پڑھی اور مغرب کی تین رکعت اور عشاء کی دو
 پڑھیں اور عبد اللہ بھی آخر عمر تک اسی طرح پڑھتے رہے **عَنْ** **سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ** **أَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ**
جَمْعًا وَالْعِشَاءَ بِاتِّمَامٍ وَلِحَالٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ صَلَّى مِثْلَ ذَلِكَ
وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ

ترجمہ سعید بن جبیر نے مغرب اور عشا کی نماز ایک تکبیر سے پڑھی اور بیان کیا کہ ابن عمر نے بھی ایسا ہی کیا
اور ابن عمر نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا **عَنْ** شُعْبَةَ بْنِ الْاَسَدِ وَفَاكَ
صَلَّاهُمْ بِنَا قَامَةً وَاحِدَةً شُعْبَةُ نَاسِي اسناد و روایت کی کہ دونوں نمازیں ایک تکبیر سے
پڑھیں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ
صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِنَا قَامَةٍ وَاحِدَةٍ وَهِيَ مَضْمُونٌ فِي جَوَابِ رِوَايَةِ بَارِزَةَ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَفْضَا مَعَهُ أَبُوحَافِصٍ حَتَّى أَتَيْتُكَ جَمْعًا فَصَلَّى بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ
بِنَا قَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هَكَذَا أَصَلَّى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَكَانِ **سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ** نے لکھا کہ ہم لوٹے تھے عبداللہ بن عمر کے ساتھ اور انہی کے ساتھ
میں اور وہاں مغرب اور عشا ایک تکبیر سے پڑھی اور کہا کہ یہ طرح ہمارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہاں نماز پڑھی تھی **ف** ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ مغرب میں قصر نہیں کیا
وہ ہمیشہ تین پڑھی جاتی ہیں اور سنت یہی ہے کہ جہاں جمع ہوں دو نمازیں وہاں بیچ میں سنت
پڑھی جاوے **بَابُ اسْتِحْبَابِ يَدَاةِ التَّغْلِيلِ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ النَّحْسِ بِالْمَرْدِ كَفَرَةٍ**
بہت ساری صبح کی نماز پڑھنے کا بیان مزدلفہ میں عید کی صبح **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْاَكْمَلَةِ اَمْ لَيْتُهَا اَمْ اَصْلَوْتَيْنِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ
وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْغَدِ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا **ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ میں نے رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دیکھا تو نماز وقتوں ہی پر پڑھتے دیکھا مگر دو نمازیں ایک مغرب دو عشا
کہ مزدلفہ میں آپ ملا کر پڑھیں اور اسکی صبح کو صبح کی نماز اپنے وقت سے پہلے پڑھی (اپنے معمولی
وقت سے کہ جو وقت روز پڑھا کرتے تھے **عَنْ** الْاَعْمَشِ بْنِ الْاَسَدِ وَفَاكَ تَبَيَّنَ لِي فَتَعْلَمُ نَكْبَتُكَ مِنْ هَذَا اسناد و روایت
یہی روایت اور نہیں ہے صبح کی نماز وقت سے پہلے پڑھے اندھیرے میں **ف** غرض یہ ہر دو نہیں ہے کہ طلوع فجر سے پہلے پڑھے
بلکہ مراد یہ ہے کہ بعد طلوع فجر کے اور دونوں سے پہلے پڑھی چنانچہ بخاری میں عبداللہ بن مسعود مروی ہے
کہ انہوں نے طلوع فجر کے بعد مزدلفہ میں نماز پڑھی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صبح
کی نماز اسی گھڑی میں پڑھی تھی جو جمعہ کا مذہب ہے کہ جمیع ایام میں نماز اول وقت ادا کرنا مستحب ہے
اور علی الخصوص آج کے دن مزدلفہ میں اور زیادہ ساری ضرورت اس لیے کہ حجاج کو آج نہانا ہوتا

[illegible]

ہے اور ابن عمر کہا کرتے تھے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ضعیفوں کو اسکی اجازت
 دی ہے **ف** مشعر احرار مفتحا کے نزدیک ایک پہاڑ ہے مزدلفہ میں اور مفسرین کے نزدیک اور
 اہل سیر کے نزدیک تمام مزدلفہ ہے اور ان سب راہیوں سے معلوم ہوا کہ عورتوں اور لڑکوں کو اگر گرات
 سے مزدلفہ سے روانہ کرنا کہ وہ بیٹھ رہاڑ سے حاجیوں کے بچہ پہلے سے رمی جبرہ سے فارغ ہو جاویں
 روا ہے **باب** رَحْمَةُ جَمْعَةِ الْعُقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَتَكُنْ مَكَّةَ عَنْ شَيْكِهِ
 يَكُنْ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ حَجْرٍ عَشْبَةِ كُنْكَرِيَانِ مَارِيَا بِيَانِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ كَالِ
 رَحْمَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا جَمْعَةُ الْعُقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ
 حَصَاةٍ يَكُنْ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالِ فَقِيلَ لَكَ إِنَّ أُنَاسًا يَوْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ
 ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هَذَا الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الذِّنِّ أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ
 سُورَةُ الْبَقَرَةِ ثُمَّ حَجَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي حَجْرٍ كُنْكَرِيَا
 نَالِ كِے اندر سے مارین اور سات کنکریاں مارین اور ہر کنکری پر اسے اکبر کہتے تھے سو ان سرسینوں
 کہا کہ لوگ تو اوپر سے انکو کنکریاں مارتے ہیں تو عبد اللہ فرمایا کہ قسم ہے اس معبود کی کہ جس کے سوا
 کوئی معبود نہیں کہ یہ مقام رہنے جہان سے سینے مارین ہیں اور اس کے جب سورہ بقرہ اترتی ہو
 رہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا **عَنْ** الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحُجَّاجَ بْنَ يُونُسَ يَقُولُ وَهُوَ يَخْطُبُ
 عَلَى الْمَشْرِيقِ الْقُرْآنَ مَا أَكْثَرَ جُرْدِلِ السُّورَةِ أَيْ يَذْكُرُ فِيهَا الْبَقَرَةَ وَالشُّورَةَ الَّتِي يَلْكُمُ فِيهَا النَّاسُ وَالسُّورَةَ
 الَّتِي يُذَكِّرُ فِيهَا آلَ عِمْرَانَ قَالَ فَلَقِيتُ أَبْرَاهِيمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِهِ فَسَبَّحَهُ وَقَالَ حَدَّثَنِي
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّه كَانَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَتَى جَمْعَةَ
 الْعُقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِي فَاسْتَعْرَضَهَا فَرَمَاهَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَاةٍ يَكُنْ
 مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالِ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ النَّاسَ يَوْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ هَذَا
 وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الذِّنِّ أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ثُمَّ حَجَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَسْعُودٍ
 حَجَّاجِ بْنِ يَرْسَفَ كَرَسَا كَ وَهُوَ خُطْبَةُ عَيْنِ كَتَابِهَا كَرَأَنَ مِنْ رَيْفِ كِ وَهِيَ تَرْتِيبُ كُحُو كَ وَجَبْرِ لٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 نے رکھی ہے کہ پہلے وہ سورہ جو جس میں بقرہ کا ذکر ہے پھر وہ جس میں نسا کا ذکر ہے پھر وہ جس میں
 آل عمران کا ذکر ہے انش نے کہا پھر میں ابراہیم علیہ السلام ملا اور انکو اس بات کی خبر دی تو انہوں نے اسکو برا

کہا اور پھر کہا کہ روایت کی مجھ سے عبد الرحمن بن زید نے کہ وہ عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ تھے اور
 جبرہ عقبہ پر آئے اور نالہ کہے پھر میں کہڑے ہو کر اور جبرہ کو آگے کیا اور اسے کنگریاں مار بن نالہ
 کے پیچھے سے اور ہر کنگری پر اللہ اکبر کہتے تھے راوی نے کہا کہ پھر میں نے اون سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن
 (کی نیت پر عبد اللہ بن مسعود کی) لوگ تو اوپر سے کہڑے ہو کر کنگریاں مارتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ یہ
 جگہ اس معبود کی ختم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ اس کی ہے جیسے سورۃ بقرہ اور شی ہے۔
 (ف) حجاج بن یوسف کی غرض اس ترتیب سے اگر ترتیب آیات ہو تو صحیح ہے کہ ترتیب آیتوں
 کی خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اور تو یہی ہے یعنی شارع کی طرف سے ہے کہ اس میں کسی
 کی راہ کو دخل نہیں اور پھر اچھا ہے سب لمانوں کا اور اگر ترتیب سورتوں کی مراد ہے تو یہ
 ترتیب اماموں اور قاریوں کی راہ سے ہوئی ہے اور شارع کی طرف سے نہیں اور قاضی عیاض نے
 کہا ہے کہ یہاں جو حجاج نے سورۃ ناکہ کو آل عمران سے پہلا ذکر کیا تو یہ دلیل سے اس کی کہ ان کو ترتیب
 آیات مقتضو تھی کہ آیتوں کی ترتیب کو نہ بدلو کہ یہ شارع کی طرف سے اور غرض نے جو ابراہیم سے یہ بات
 بیان کی تو ان کی غرض یہ تھی کہ سورۃ بقرہ یا سورۃ النہل حجاج کہنا درست نہیں اس پر انہوں نے
 رد کیا اور یوں روایت کی کہ عبد اللہ بن مسعود نے خود کہا ہے کہ سورۃ بقرہ کو کھنار داسوا سے اور
 اس روایت سے معلوم ہوا کہ جبرہ عقبہ کی رمی اس طرح مستحب ہے کہ نالہ کہے پھر میں کہڑا ہوں جبرہ کے نیچے اور
 کہ کو بائیں طرف رکھ کر اور منی کو دائیں طرف اور جبرہ عقبہ کی طرف موہ نہ کرے اور سات کنگریاں مار کر
 اور ہر کنگری پر اللہ اکبر کہے پھر صحیح مذہب ہے شافعیہ کا اور یہی قول ہے جمہور کا اور اس روایت سے
 ان جاملوں کی سبب و قوفی بھی معلوم ہو گئی جو نماز میں ترتیب سورہ کو واجب جانتے ہیں اور اگر کسی نے
 اول رکعت میں پہلی سورت پڑھ دی اور دوسری رکعت میں اگلی پڑھی تو اعتراض کرتے
 کہ یہ نہیں جانتے کہ ترتیب سورتوں کی شارع کی طرف سے نہیں نہ اس ترتیب سے سورتیں نازل ہوئی
 ہیں جس ترتیب سے مصحف عثمانی میں موجود ہیں اور دوسری یہ ہے کہ ہر رکعت کا حکم جدا ہے اور
 ہر ایک کی قرات جدا ہے ان میں ترتیب جہ مغیرہ دارد **لَا تَقْرَأُ بِالْأَعْمَشِ فَإِنَّكَ تَقْرَأُ بِالْأَعْمَشِ**
 لَا تَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَاقْضِ الْكَلِمَاتِ بِمِثْلِ حِكْمَتِهَا ابْنِ مَسْرُورٍ ترجمہ ہے کہ ہم نے کہا کہ اگر
 نے حجاج سے سنا کہ وہ کہتا تھا کہ یوں نہ کہو سورۃ بقرہ اور بیان کی حدیث مثل ابن مسرور کی پس

وہی روایت جو اوپر گذری ہے **عبد الرحمن بن یزید** کہ حجہ مع عبد اللہ رحمہ اللہ نکالی
 عنہ قال فرجی الحجرة بسبع حصيات وجعل البيت عن يسارہ ومني عن يمينہ وقال
 هذا مقام الذي انزلت عليه سورة البقرة ترجمہ عبد الرحمن نے حج کیا عبد اللہ کے ساتھ اور
 حجرہ کو نکرایا بائیں سات اور کعبہ کو بائیں طرف کیا اور منی کو دایں طرف اور کعبہ کی جگہ اسکی
 ہے جیسے سورہ بقرہ اتری ہے **عبد الرحمن بن یزید** کہ حجہ مع عبد اللہ رحمہ اللہ نکالی
 البقرة ترجمہ شعبہ سے اس اسناد میں روایت مروی ہے اور اس میں یوں ہے کہ حجرہ عقبہ پر آکر
 باقی مضمون وہی ہے **عبد الرحمن بن یزید** قال قيل لعبد الله ان ناسا يؤمنون
 الحجرة من حق العقبة قال فوماها عبد الله صلى الله تعالى عنكم من بطن الوادي
 ثم قال من ههنا والذی لا الہ غیرہ رماها الذی انزلت علیہ سورة البقرة -
 مضمون وہی ہے جو اوپر کی بار ترجمہ ہوا **باب استنباط منجۃ العقبة**
 یوم النحر را کجا دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیتا تھا دعا کرتا تھا مناسک کے
 مستحب ہونا حجرہ عقبہ کی رمی کا سوا یہو کر اور مناسک کے سب سے حکم **عبد الرحمن بن یزید** کہ حجہ مع عبد اللہ رحمہ اللہ نکالی
 حاکم بن زید عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يزجي على احدكم
 يوم النحر ويقول لیتاخذ مناسک کے کہ فانی کا آدھی لکے کہ آج بعد حجی ہذا
 البقرہ پیر نے جابر سے سنا کہ انہوں نے کہا میں نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ حجرہ عقبہ کو نکلا
 مارتے تھے اپنی اونٹنی پر سے قربانی کے دن اور فرماتے تھے کہ سب سے مناسک انہو حج کے اس
 لیے کہ میں نہیں جانتا کہ اس کے بعد حج کروں **باب** یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ جو سوا یہو کر سنے
 میں پہنچے وہ سواری ہی پر سے نکرایا مارتے اور اگر اوڑھ کر مارین تو بھی روا ہے اور جو منی میں پیدل
 آوی اور سکو پیدل ہی مارنا چاہیے چکم ہے یوم النحر کا اور بعد اسکو دو دن میں ایام تشریق یعنی گیارہ روز
 بارہویں سو سنت یہی ہے کہ جمیع حجرات کو پیدل ہی مارے اور تیسرے دن سوا یہو کر مارتے اور کیا
 ہی سوار کہ کو چلا جاوی یہی مذہب ہے شافعی اور مالک وغیرہ کا اور احمد اور سہمی کے نزدیک یوم
 النحر میں تھپ ہر پیدل مارنا اور ابن منذر نے کہا ہے کہ ابن عمر اور ابن زبیر اور سالم پیدل ہی مارے
 تھے اور سہمی اجماع ہے کہ ہر طرح مارتے درست ہو جاتا ہے حرب کو نکرا ہی حجرات پر سے **عبد الرحمن بن یزید**

عن جابر بن حصیر عن جديهما أم الحصين رضي الله تعالى عنهما قال سمعتهما تقولان
 حججت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حجة الوداع فدرأيته حين رمل على جمره العقبة
 وانصرف وهو على راحلته ومعها يداك وأسامة أحدهما يقول بدها حركه
 الآخر ارفع ثوبه على رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم من النمس قالت فقال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم قولوا كثيرا فسمعته يقولان إن أمس عليك
 عبد محمد حبيبها قالت أسود يقول لكم بكتاب الله تعالى أن سمعوا له وأطيعوا
 ترجمہ یہی نے اپنی دادی ام الحصین سے سنا کہ وہ فرماتی تھیں کہ حج کیا ہیں جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع سو میں نے آپ کو دیکھا کہ حجرہ عقبہ کو نکلے مارے اور لوٹے
 اور آپ سوار تھے اپنی اونٹنی پر اور آپ کے ساتھ ہلال اور اسارہ تھے کہ ایک تو آپ کی اونٹنی کی
 مہار پکڑ کے کہیں چلتا اور دوسرا اپنا کپڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر پکڑے ہو ہوتا
 وہو کے سبب سو ام حصین نے کہا کہ آپ نہ بہت باتیں فرماتیں یہ کہ میں نے سنا کہ فرماتے تھے اگر
 منہاروی اور ایک غلام کن کٹا حاکم کیا جاوے میں خیال کرتا ہوں کہ ام حصین نے یہی کہا کہ کالا
 غلام ہوا اور کہا کہ تم کو کتاب اللہ کے مطابق حکم دیوے تو یہی اس کی بات سنو اور اسکا کہنا مانو
عن أم الحصين رضي الله تعالى عنهما قال حججت مع النبي صلى الله عليه
 وسلم حجة الوداع فدرأيته أسامة وبلالا رضي الله عنهما واحداهما اخذوا حطام
 ناقة النبي صلى الله عليه وسلم والآخر ارفع ثوبه يسند هذين الحديثين مروى عن
 العقبة ترجمہ ام الحصین وہی مضمون مروی ہے جو اوپر مذکور ہوا کہ ام مسلم علیہ الرحمۃ کے نام ابی عبد
 خان کا خالد بن ابی زید ہے اور وہ مامون بن محمد بن سلمہ کے اور روایت کی ہے اون سے روکیج اور حجاز
 اعور نے کہا استنباب کوں حصی الجمار بقدر حصی الخدائک نکری کا بیان شرک
 برابر ہو **عن** جابر بن عبد الله يقول رأيت النبي صلى الله عليه وسلم رمى الجمرة
 رميها حصي الخدائک **باب** کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ نے
 حجرہ کو وہ نکلے یاں مارین جو چٹکی سے پہنکی جاتی ہیں **ف** نووی نے فرمایا کہ اس سے ثابت ہوا
 کہ مستحب ہے کہ نکلے یاں دانہ باقلا کے برابر ہوں اور اگر اس سے بڑی ماری تو یہی روا ہے مگر مکروہ ہے

باب بیان وقت استحقاق الری - اس وقت کا بیان جبر بن رمی مستحب
عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **الجمعة**
يوم النحر طيب دائما بعد ما ذكركم انك التمس ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں بارین جبرہ کو نحر کے دن پھر دن چڑھے اور بعد کے دنوں میں حب آفتاب
ڈبل کیا **ثالث** انوی نے فرمایا کہ یہی مستحب ہے کہ دسویں تاریخ کو پھر دن چڑھے رہنے کرے
اور ایام تشریق میں سے دو دن لینے گیا رہوین بارہوین کو بعد زوال کے اور تیرہوین کو بھی ایسا
صی اور مذہب شافعیہ اور مالک اور احمد اور جہور علما کا یہ ہے کہ ان تینوں دنوں میں تشریق کے
قبل زوال رمی ردائین اور سندان کی بھی حدیث ہے اور طائوس اور عطاء کا قول ہے کہ ان تینوں
دنوں میں بھی قبل زوال پڑھے اور ابو حنیفہ اور اسحق بن راہویہ نے کہا ہے کہ تیسرے دن البتہ قبل زوال
روا ہے اور دلیل شافعیہ کی تو یہی روایت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے
کہ مناسک حج کے چھ سو سیکھ لو پس جو وقت آپ کی ہے وہی اوسے ہے اور جبر کے تین ہیں اور
مستحب ہے کہ جب جبرہ اوسے رمی کر چکے تو تھوڑی دیر ٹھہر کر دعا کرنا رہے قبلہ رخ ہو کر اور اسی
طرح دوسری جبرہ کی رمی کے بعد بھی اور تیسری کے بعد بھی نہ ٹھہرے یہی بروی ہوا ہے صحیح
روایت میں ابن عمر سے اور یہی مضمون ہے بخاری میں اور اس دعا میں رفیعہ میں مستحب ہے اور
شافعیہ اور جہور علما کا یہی مذہب ہے اور امام مالک کا قول ہے کہ اگر کسی کو اس وقت اور دعا
کو تھوڑا دیا تو اس پر کچر گناہ نہیں مگر ٹوڑی سے منقول ہے کہ وہ کسی فقیر کو کہا نا کہ ہلا دے
یا ایک قربانی کرے گناہ مسلم نے اور روایت کی ہے یہی حدیث علی نے خبر دی انکو عیسیٰ نے
خبر دی انکو ابن ماجہ نے خبر دی انکو ابوالریث نے کہ انہوں نے سنا جابر بن عبد اللہ سے کہ فرماتے تھے
باب بیان ان حاکم الجماعۃ سبک کنکریوں کے عدد کا بیان
عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **الجمعة**
يوم النحر طيب دائما بعد ما ذكركم انك التمس ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے لینا اسٹنچے کے طاق ہیں اور کنکریاں جبرہ کی طاق ہیں اور

رَحِمَهُ اللَّهُ الْمُحَقِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالْمُقَصِّرِينَ وَهِيَ مَضْمُونٌ بِهِيَ مَكْرُ
 اس میں سرمنڈانے والوں کو تین بار دعا دی اور کترانے والوں کو چوتھی بار کہا مسلم نے اور روایت
 کی ہم سے یہی حدیث ابن شثنی نے اون سے عبد الوہاب فر اون سے عبد اللہ نے اسی سند سے اور اس
 حدیث میں بھی جب چوتھی بار ہوا تو آپ نے فرمایا اور کترانے والوں پر بھی **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَقِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ**
لِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَقِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ لِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِلْمُحَقِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ لِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ وَ لِلْمُقَصِّرِينَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ بخشش کر سرمنڈانے والوں کی لوگوں
 نے عرض کی کہ کترانے والوں کی پہر فرمایا یا اللہ بخشش کر سرمنڈانے والوں کی پہر عرض کی کہ یا رسول
 اللہ کترانے والوں کی بھی آپ نے فرمایا یا اللہ بخشش کر سرمنڈانے والوں کی پہر لوگوں نے عرض کی
 کہ کترانے والوں کی آپ نے فرمایا اور کترانے والوں کی بھی کہا مسلم نے اور روایت کی جس سے
 اون کو زید نے اون سے روح نے اون سے علانی اون سے ان کے باپ نے اون کو ابی ہریرہ نے
 اور انہوں نے روایت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی مضمون جو ابو زرعہ نے ابو ہریرہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور پر روایت کیا **عَنْ** يَحْيَى بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدِّهِ اَبِيهِمْ سَمِعَهُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاعِ كَعَا لِلْمُحَقِّقِينَ قَالَا قَالَا لِلْمُقَصِّرِينَ
مَسْنَةً وَاحِدَةً وَكَمُ يُقْلُ وَكَيْفَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاعِ یہی نے اپنے وادی سے روایت کی انہوں
 نے حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے سرمنڈانے والوں کو پینت بار دعا
 کی اور کترانے والوں کے لیے ایک بار اور وکیع کی روایت میں حجۃ الوداع کا لفظ نہیں ہے
عَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ حَقْلًا لَأَسْهُ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاعِ
 محمد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرمنڈایا اپنا حجۃ الوداع میں **ف**
 ندوی نے فرمایا کہ علماء کا اجماع ہے کہ حلق افضل ہے اور بال کترانا روا ہے مگر جو ابن منذر
 نے حسن بصری سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ پہلو حج میں منڈانا ضرور ہے اور کترانا ناہنہ
 اور اگر یہ قول ان کا ثابت بھی ہو تو اجماع اور خصوص صحیح روایات صحیحہ کے آگے مردود ہو

اور سارے اندر ہر ہر حلق اور تقصیر دونوں مناسب و عمرہ سے بین اور ایک کن ہر انوار کا بین
 اور ہر ہر قول ہر کافر علماء کا اور ادنیٰ درجہ کفایت کا حلق و تقصیر میں شافعی کے نزدیک تین مال بین
 اور ابو حنیفہ کے نزدیک چوتھائی سر اور ابو یوسف کے نزدیک آٹھ سو اور مالک اور احمد کے نزدیک کتر
 سر اور امام مالک ہر ایک روایت میں سارے سر ہی آیا ہے اور سارے سر کے فضل ہونے پر سب متفق ہیں
 یا سارے سر کے کتر آنا ہو اور غورتوں کے حق میں کتر آنا ہی ہے مثلاً انہیں ہے اور اگر کسی دیوانی نے سر
 لیا تو بھی شک ادا ہو گیا فقط وہ سر منڈی کہلائے گی اور اتفاق ہے اس پر کہ حلق ہو خواہ تقصیر نہ
 کند یا ان مارنے کے ہو اور بعد بیچ قربانی کے اگر قربانی اس کے ساتھ صوا اور طواف افاصلہ سے قبل
 برابر ہے کہ وہ قارن ہو یا مفرد اور ابن جہم نے جو کہا ہے کہ قارن حلق ذکرے جب تک طواف وحشی
 فاسخ نہ ہو یعنی طواف افاصلہ سے یہ قول باطل و مردود ہے اور حضرت سے طواف افاصلہ کے قبل ہی
 حلق ثابت ہوا ہے **فصل** زوسی نے کہا ہے کہ جتنے مقدمہ شرح میں ذکر کیا ہے کہ ابراہیم
 بن سفیان جو ثاگردین مسلم علیہ الرحمۃ کے اگواس کتاب کے سنو میں تین مقام باقی رہ گئے ہیں
 کہ اول مقام اول میں سے یہ ہر کتاب الحج بین اور یہ جگہ وہی ہے (یعنی جہان ترجمہ میں ابراہیم کا
 ذکر ہے کہ وہ مسلم بن حجاج سے روایت کرتے ہیں) اور آگے اس مقام کے اول و آخر پر تثنیہ ہو چکی ہے
 غرض اول اس مقام کا وہی جہان سے ابن عمر کی روایت شروع ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا رحمت کرے اللہ تعالیٰ سر منڈانے والوں پر **باب** بَيَانُ أَنَّ السَّيِّئَةَ
 يَوْمَ النُّحْرِ أَنَّ يَوْمَ النُّحْرِ شَرُّ يَوْمٍ وَلَا يَبْدَأُ فِي الْكَرْبِ بِالْجَانِبِ الْأَيْمَنِ مِنْ رَأْسِ
 النُّحْرِ **باب** اس بیان میں کہ نحر کے دن پہلے رمی کرے پہر نحر پر حلق اور حلق و رمی
 سے شروع کرے **عَنْ** الْأَنْبِيَاءِ صَلَّيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَنَّ يَمِينَهُ نَاقِي الْجُمُرَةِ فَرَمَاهَا شَرَّ أَتَى مَنْزِلَهُ يَمِينَهُ وَنَحَرَ شَرَّ قَالَ لِلْحَلَاقِ خُذُوا
 أَشَارَ الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ شَرُّهُ لَا يَسِرُّ شَرُّ جَعَلَ يُعْطِيهِ النَّاسُ رَحْمَةً السَّنِ بْنِ مَالِكٍ
 کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منہ میں آئے تو پہلے حجر عقبہ پر گئے اور کنکر یان مارے پھر
 اپنے قدموں کا پتھر لے لائے منہ میں اور قربانی کی پھر حجام سے کہا کہ لو اور شاہ کیا دامنہ طرف
 سر کے اور پھر بائیں پہر لو گن کو دیکھو شروع کر کے مبارک اپنے **حک** ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

شَيْبَةَ وَابْنِ لُمَيْسٍ وَابْنُ كُرَيْبٍ قَالُوا اخْتَلَفْنَا حَقْمُ بَرِئَاتٍ عَنْ هَذَا بِطَرَفٍ الْأَسْنَادِ
 أَمَّا أَبُو ثَيْبٍ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ لِلْخَلْقِ هَذَا وَاسْأَلُوا بَيْدَهُ الْجَانِبَ الْأَيْمَنَ هَكَذَا فَقَسَمَ
 مَشْعَرَهُ بَيْنَ مَنْ يَلِيهِ قَالَ ثُمَّ اسْأَلُوا إِلَى الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ لِحَقْفَةٍ فَأَعْطَاهُ
 أَمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَاسْأَلَا فِي رِوَايَتِ ابْنِ كُرَيْبٍ فَقَسَمَ بِالْشُّقِّ الْأَيْمَنِ
 فَوَضَعَهُ الشَّعْرَةَ وَالشَّعْرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ بِالْأَيْمَنِ فَصَنَعَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ هَذَا
 أَبُو طَلْحَةَ فَقَسَمَ إِلَى ابْنِ كُرَيْبٍ رِوَايَتِ كِي سَمِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنِ عُثْمَانَ ابْنِ أَبِي رَاسٍ
 ثَمَانُونَ لَمْ يَكُنْ لَهُ رِوَايَتِ كِي سَمِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ رِوَايَتِ كِي سَمِ ابْنِ أَبِي رَاسٍ
 سَنُوهُ ابْنُ أَبِي رَاسٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ رِوَايَتِ كِي سَمِ ابْنِ أَبِي رَاسٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ رِوَايَتِ كِي سَمِ ابْنِ أَبِي رَاسٍ
 اس طرح اور بانٹ دیے بال اپنے اون لوگوں کو جو قریب تھے آپ سے کہا راوی نے کہ بچہ اشارہ کیا
 حجام کو بائیں طرف کے سر کا اور اُس کے بالوں کا ایک حلقہ بنایا اور ام سلمہ کو عطا فرمایا اور ابوبکر
 کی روایت میں ہے کہ وہ اپنی طرف سے شروع کیا اور ایک دو دو بال بانٹ دیا لوگوں کو بچہ بائیں طرف
 اشارہ کیا اور اون کو بھی ایسا ہی کیا اپنے منہ ایا پہر فرمایا کہ یہاں ابوطحہ بین سو اٹھو دے دیا۔
 حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْثُومٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى
 جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْبَيْتِ فَخَرَّهَا وَاجْتَمَعَ جَمْعٌ مِنْ جَمْعِهِمْ وَقَالَ بَيْدَهُ عَنْ رَأْسِهِ
 فَخَلَّشَ قَهْلُ الْأَيْمَنِ فَقَسَمَ فِيهِمْ يَلِيهِ ثُمَّ قَالَ اخْلُوعِي الشُّقَّ الْأَيْمَنَ فَقَالَ ابْنُ أَبِي
 طَلْحَةَ فَأَعْطَاهُ أَيَّاهُ النَّاسِ بَنِي كُرَيْبٍ رِوَايَتِ كِي سَمِ ابْنِ أَبِي رَاسٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ رِوَايَتِ كِي سَمِ ابْنِ أَبِي رَاسٍ
 کی رمی کی اور پہر اُسے تو اونٹ کو ذبح کیا اور حجام بیٹھا ہوا تھا اب نے اشارہ فرمایا سو وہ اپنی
 طرف کا سر منڈایا اور اون بالوں کو تقسیم کیا اون لوگوں میں جواب کے نزدیک تو بچہ فرمایا کہ اب
 دوسری جانب مونڈو۔ سو فرمایا کہ ابوطحہ کہاں ہیں وہ بال اٹھو عنایت فرمائے سَمِ ابْنِ أَبِي رَاسٍ
 ابْنِ مَرْثُومٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ وَ
 خَرَّ رَأْسَهُ وَخَلَّشَ نَازِلَ الْخَالِ شَقَّ الْأَيْمَنِ فَخَلَّشَ ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ
 فَأَعْطَاهُ أَيَّاهُ ثُمَّ نَازِلَ الشُّقَّ الْأَيْمَنَ فَقَالَ اخْلُوعِي الشُّقَّ الْأَيْمَنَ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ
 أَقْسَمْتُ بِبَيْنِ النَّاسِ رَجَبِ دِي سَمِ ابْنِ أَبِي رَاسٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ رِوَايَتِ كِي سَمِ ابْنِ أَبِي رَاسٍ

سے سحر کے دن جب نزلہ سے لوٹ کر منے میں آوین تو چار عمل حضور میں پہلے رسی حجرہ عقبہ بہر قربانی کا
 وچ پہر سر منڈانا یا کرنا یا پہر کہ جاکر طواف افاضہ کرنا اور اس کے بعد سعی کرنا اگر طواف قدوم کے بعد
 نہیں کی ہے اور اگر طواف قدوم کے بعد کر چکا ہے تو دوبارہ مکر وہ بلکہ دعوت ہے حبیب اور پر گزر گیا اور
 ان چار دن عملوں کو اسی ترتیب سے بجالانا سنت ہے پہر اگر کسی کو اول طہارت کیا تو یہی روا ہو گیا ان صحیح
 حدیثوں کے رو سے جو مسلم میں بعد اس کے آئیگی اور یہ بھی مستحب ہے کہ جب منی میں آوے تو پہلے
 کہیں در جاوے بلکہ سواری ہی پر سحر حجرہ عقبہ کی رسی کر کے پہر اپنی منزل میں آوے اور اسی طرح
 مستحب ہے کہ قربانی کا سحر اور فوج منی میں ہو اگر چه حرم میں کہیں بھی ہو تو روا ہے اور یہ بھی معلوم
 ہوا کہ منڈانا افضل ہے اور مستحب ہے کہ داہنی طرف سے شروع کرے منڈانے والا اپنے سر کو اور یہی مذہب
 ہے شافعیہ کا اور جب ہو کر بخلاف ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے کہ وہ کہتے ہیں کہ منڈانے والا بائیں طرف
 سے پہلے منڈائے اور قول انکا چونکہ خلاف روایات مذکور ہے اس لیے رد ہے اور یہ بھی معلوم
 ہوا کہ آدمی کے بال پاک ہیں اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جب ہو کر اور یہی صحیح ہے اور یہ بھی معلوم
 ہوا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک تبرک ہیں اور انکو رکھنا جائز ہے مگر بند متصل معلوم
 ہوا کہ یہ آپ ہی کے بال ہیں اور یہ جو لوگ اس زمانہ میں موئے مبارک ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں انکا
 دعویٰ صحیح نہیں ہے بلکہ انکی سند متصل تو کیا منقطع ہی بلکہ مفصل نہیں قوی تو کیا ضعیف ہی بلکہ
 غیر نبی کے بال کو نبی کا بال جانتا ناحق کا وبال حمل لینا ہے اور گویا غیر نبی کو نبی کے برابر اپنی میزان
 خرد میں تول لینا ہے وَمَا هَذَا إِلَّا هَذَا لَا تَعْبُدُونَ اور اس میں اختلاف ہے کہ یہ حجام کون تھا اور اس
 کا نام کیا تھا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک کی حجۃ الوداع تو صحیح اور مشہور
 تو یہ ہے کہ یہ عمر بن عبد اللہ غزوہ ینبین اور بخاری میں ہی ہے کہ لوگوں نے کہا ہے کہ وہ معمر بن
 عبد اللہ ہیں اور بعضوں نے کہ وہ خراش بن امیہ بن ربیعہ کلی ہیں بعض کاف کہ مشہور ہیں کلیب
 بن بشیمہ کلیر (نودی) **بَابُ جَوَازِ تَقْدِيسِ الدَّخْلِ عَلَى النَّبِيِّ وَالْحَلْقِ عَنِ النَّبِيِّ**
وَعَنِ النَّبِيِّ تَقْدِيسِ الطَّوَافِ عَلَيْهِ كَلْبًا سے پہلے فوج اور فوج اور رسی
 سے پہلے حلق اور ان سے پہلے طواف کرنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَسَمٍ
 ابْنِ الْعَاصِ قَالَ رَفَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِئَةَ لَبَّاسٍ

[illegible]

عوض کی کہ میں نے بیچ کیا رمی سے پہلے آپ نے فرمایا اب رمی کر لو اور کچھ حرج نہیں اور تیسرا آیا اور عرض
کی کہ میں نے طواف اٹا خذ کیا سمیت اسد کا رمی سے پہلے آپ نے فرمایا اب رمی کر لو اور کچھ حرج نہیں یاد
نے کہا کہ اسدن حضرت کو جو چیز بوجہی کہ آگے بھیجے ہو گئی آپ نے فرمایا اب رمی کر لو اور کچھ حرج نہیں -
سُحُرُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيقٌ لَهُ فِي الدَّيْرِ
وَالْحَاكِلِ وَالْمَرْحُومِ وَالْتِقَادِ نِيمٍ وَالْثَّانِي فَقَالَ لَا حَرَجَ وَهِيَ سَمْنٌ مِنْ سَمْنِ
نحر کے دن چار کام ہیں اول رمی حجرہ عقبہ کی پھر دو حجرہ ہر حلق پھر طواف اٹا خذ اور سنت یہی ہے
کہ یہ چار دن کام اسی ترتیب سے بجا لاوے اور یہی مذہب ہو ساعت کا اور شافعیہ کا اور دلیل انکی
یہی روایات ہیں اور اُن کا قول ہے کہ اگر کسی نے اُن میں آگے بھیجے کیا کسی کام کو تو وہ اسے اسد
اور سپر مذہب نہیں نہ قربانی ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور مالک اور سعید بن جبیر اور جرج بن
اور یحییٰ اور قتادہ کا قول ہے کہ ابو سپر قربانی لازم ہے اور ایک قول شاذ ابن عباس کا یہی ایسا
ہی ہے مگر ان سب پر روایات باب حجت ہیں اور ظاہر اس لفظ سے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ کچھ حرج نہیں یہی معلوم ہوتا ہے کہ اُس کو نہ گناہ ہے نہ اور کوئی چیز واجب ہو قربانی وغیرہ
سے اور اگر کچھ واجب ہوتا تو آپ یہاں بیان اور تاخیر بیان کی اس کے وقت سے روا نہیں ہے اور
اس پر اجماع ہے کہ اگر کسی نے قبل رمی کے نحر کر لیا تو اب کچھ نہیں اور اس پر بھی اجماع ہے کہ عابد
اور یہو لئے والا اس میں برابر ہے پھر حنکر نزدیک قربانی واجب ہو دو پر واجب ہو اور جن کے
نزدیک نہیں تو دو دنوں پر نہیں اور اتنا فرق ہے کہ قصد کرنے والا فلاں سنت کو گنہگار ہوتا ہے
اور یہو لئے والا نہیں ہوتا اور یہ جو دار ہو کہ آپ اوطنی سوار ہو کر کھڑے رہے جیسا عبد اللہ کی
روایت میں اور یہ مذکور ہوا اس سے ثابت ہو کہ ضرورت کے وقت سواری پر بیٹھنا روا ہے اگرچہ
کہ میں جانا منظور نہ ہو اور خطبہ پڑھا آپ نے نحر کے دن اور خطبہ حج کے شافعیہ کے نزدیک چار ہیں اول
کہ میں کعبہ کے نزدیک ساتویں تاریخ کو ذی الحجہ کی دو کمرہ رافزہ میں عرفہ کے دن تیسرا منہ نحر
کے دن چوتھا پھر تیسرے میں ایام تشریق کے دوسرے دن میں اور یہ سب ایک ہی ایک خطبہ ہیں اور بعد
نماز ظہر کے سوا اس خطبہ کے جو غزوہ میں ہے کہ وہ دو خطبہ ہیں اور قبل صلوٰۃ ظہر کے میں اور بعد نماز
کے اور دلائل اُن کے میں نے احادیث صحیحہ سے شرح مذہب میں بیان کیے ہیں ایسا ہی کہا نزدیکی

نے فرمایا صحیح مسلم میں **باب استحبّ طواف اہل خاضعہ یوم النحر طواف افاضہ نحر کے**
 دن بجالانا صحیح مسلم میں **عن** ثارفع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم افاض یوم
 النحر ثم سجد فصل الطحس مینی قال ثارفع فكان ابن عمر یفعل یوم النحر ثم سجد
 یرحمہ فصل الطحس مینی ویذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجد فیکہ ترجمہ
 نافع نے ابن عمر سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف افاضہ کیا نحر کے دن اور پھر سجدے اور
 اظہر سے میں پڑھی نافع نے کہا کہ ابن عمر طواف افاضہ کرنے سے نحر کے دن اور پھر سجدے کر ظہر
 پڑھتے تھے سنے میں اور کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایسا ہی کرتے تھے **ف**
 اس کو معلوم ہوا کہ طواف افاضہ نحر کے دن اول روز میں کر لینا مستحب ہر **باب استحبّ**
تودل المصحب یوم النحر محصب میں اترنے کا بیان **عن** عبد العزیز بن الرقیع عن
 اللہ تعالیٰ عنہ قال سالت انس بن مالک قلت الخیر فی بیثی عقلتہ عن رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان صلی الطحس یوم الترویۃ قال مینی قلت کائن صلی العصر
 یوم النحر قال بالابطح شہر قال افعل ما یفعل امراءک ترجمہ عبد العزیز رفیع کے فرزند سے
 کہا کہ پرچہ میں نے انس بن مالک سے خبر دو مجھ کو جو تم نے یاد رکھا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترویہ
 کے دن (یعنی اٹھویں تاریخ) نماز ظہر کہاں پڑھی انہوں نے کہا منی میں پھر منی نے کہا کہ نماز عصر
 کہاں پڑھی کوچ کے دن کہا ابطح میں پھر کہا کہ روم جیسا کرتے ہیں تمہارے حاکم لوگ **عن** ابن عمر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم روا بایکبار و عمرو کانوا یزیدون
 الا ببطح **ع** عبد الرحمن بن عبد اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر ابطح میں
 اتر کرتے تھے **ف** ابطح وہی ہے جو محصب کہتے ہیں **عن** ثارفع ان ابن عمر کان یزید
 التحصیب سنۃ وکان یصل الطحس یوم النحر بالحسبۃ قال ثارفع قد حصب رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و الخلفاء بعدہ ترجمہ نافع نے ابن عمر سے روایت کی کہ جو محصب
 میں اترنے سنت عابتے تھے اور ظہر وہیں پڑھتے تھے نحر کی نافع نے کہا کہ محصب میں اترے ہیں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد اترے ہیں خلیفہ آپ کے **عن** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا قالت تروو الا ببطح لیس بسنۃ انما تروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کل ہم مذابجا ہے گا
 ترضیف نبی کما نہ من اور نیلے جہان کافروں نے کفر پر قسم کہا میں نہیں آپس میں عین انھیں ذرۃ یعنی
 اللہ تعالیٰ عنہ قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجئے غن نار لون
 غدا یخفف بئیں کنا کترہ حلیث نقاسموا علی ال کفر ذلک ان کثریشا زبئی کنا نبتہ حالفث
 علی بئیں ہا شیعہ زبئی المطالبان لا ینا کحوہم ولا یبا یعوہم حتی یسئلوا الیہم رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی یہاں تک کہ جمہ ابوہریرہ نے کہا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا میں نے کل ہم خیف نبی کما نہ من اور نبی کما نہ من جہان کافروں نے کفر پر قسم
 کہا میں نہیں اور کیفیت اور سکی یہ تھی کہ قریش نے اور نبی کما نہ من نے قسم کہا میں تھی کہ نبی ہاشم اور نبی عبدالمطلب
 سے لینے اور ان کے قبیلوں سے نہ کلاخ کرین نہ خرید و فروخت کرین جب تک وہ جناب رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کو اور ان کے سپرد نہ کر دین اور مرد خیف نبی کما نہ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رقبہ اور سکی آگے آویگی انشا ربہ
 تعالیٰ ہے کہ ابیہ ذرۃ یعنی اللہ تعالیٰ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما نزلنا
 ان شکاک اللہ اذا حکم اللہ الخیف حلیث نقاسموا علی ال کفر ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا اور فتح دی تو منزل ہماری
 خیف جہان قسم کہا میں اور انہوں نے لینے کافروں نے کفر پر **ف** عرض یہ کہ محمد میں انما
 اس میں اختلاف تھا صحابہ کوئی اس کو منزل اتفاق کہتے تھے اور یہاں انما مسنون نہ جانتے تھے اور
 کوئی اسی فتہ راوی رسول جاکر مستحب ٹھہرتے تھے چنانچہ امام شافعی اور مالک اور جہور کے نزدیک مستحب
 ہے بنظر اقتدار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دیر دی خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین مگر
 اس پر اتفاق ہو کہ اگر کسی نے اس کو ترک کیا تو اس پر کچھ الزام نہیں اور مستحب ہو کہ وہ ان ظہر اور عصر اور مغرب
 اور عشاء پر ہو اور کچھ رات تک ٹھہرے یا ساری رات بنظر اقتدار سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور
 مستحب اور ابطم اور حصہ اور لطیخار اور خیف نبی کما نہ من یہ سب نام ایک ہی مقام کے ہیں اور اصل میں
 خیف اوس زمین کو کہتے ہیں کہ نشیب میں واقع ہو بہاڑ کے دامن میں اور وہاں سے مدینہ منورہ کا
 سیدار استہ ہے اسی کے لیے کہا کہ وہاں سے نکلتا آسان ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ انشا ربہ تعالیٰ ہم وہاں آئیں گے اس لیے کہ اللہ پاک کا حکم ہے کہ لا تقولن لیسئلی رقی کا علی

ذَٰلِكَ عَدَاۤءُ الْاِنۡسَانِ اِنَّ نَفْسًا لِّلّٰهِ يَفۡتِنُ ۚ لَا يَسۡمَعُ لَهَا سَوۡىً ۚ وَهُوَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ
 چاہا اور کفار نے جب حضرت مکہ معظمہ میں تھے آپس میں تم کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور
 بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کو مکہ سے نکال دیں اسی خیف بنی کنانہ کی گھاٹی میں لدور آپس میں ایک
 اقرار نامہ لکھا اور طرح طرح کے لہوایات اوس میں تحریر کیے اور قطع رحم اور کفر پر کمر باندھی اور اس
 اقرار نامہ کو کعبہ میں لٹکا دیا اللہ بال ایک ویک کو مقرر کیا کہ وہ سارا کاغذ کہا گئی صرف اللہ
 اور رسول کا نام اُسمیں رہ گیا اور جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی اور
 آپ نے اپنی چچا ابوطالب کو خبر دی اور وہ اُن کا فزون کے پاس آئے اور یہ امر ظاہر کیا پھر اونہوں نے
 وہ کاغذ نکال کر دیکھا اور دیکھا ہی پایا چنانچہ بعض علمائے فرمایا ہے کہ وہ ان اُتہا آپ کا شکر آتھی
 کے ارادہ سے تھا کہ اس نعمت کا شکر بحال دین کہ اللہ تعالیٰ نے دین کو ظاہر کیا اور عاجزون کو غالب
 اور کافروں کو مغلوب فرمایا ایسا ہی کہا نودوی نے **باب** مَجۡبُوبِ الْیَمِیۡتِ یعنی کیکالی
 اَبَاہِ النَّسَوِیۡتِ وَالتَّحۡفِیۡصِ فِی تَرۡکِیۡہِ لَا کَھِلَ الشَّیۡقَیۡۃُ شَبَّ کُوۡرَہِہَا مَنِ مِّنَ اَیَّامِ تَشْرِیۡقِ
 مِیۡنِ دَاجِبِہِہٖ اَوۡ رَجُلٌ لَّکَ مِیۡنَ زَمَرُمۡ یَلَاۡتِہٖ ہُوۡنُ الْکُوۡرِ حَضَرَتِ ہِیَ حَکَمُ اَبِیۡہِ عُمَرُوۡہُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی
 عَنْہُمَا اَنَّ الْعَبَّاسِیۡنَ مِمَّنْ عَلَّیۡہِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِسۡنَادُہٗنَ رَسُوۡلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
 وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَنَّ یَکۡبِیۡتَ ہِیَ رَسُوۡلَہٗ کَیۡلَیۡ سَمِیۡۃُ مِّنْ اَجَلِ سِقَیۡۃِہَا فَاَدۡنَ لَہٗ عَبۡدُ الصَّغَرِ مَرۡعِی
 اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ عباس بنی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت مانگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
 کہ رات کو نبی کی راتوں میں مکہ میں رہیں اس لیے کہ اون کو زمرم پلائے کی خدمت تھی **حکَمُ** عُبَیۡدِ اللہ
 اَبِیۡہِ عُمَرُوۡہُ مِمَّنْ اَلَا سَمَیۡۃُ مِثْلَہٗ عَجِیۡدُ الصَّغَرِ اسی اسناد دوسری بھی عنہوں پر دی ہے **ف**
 اس روایت پر دوسرا معلوم ہوئے اول یہ کہ منی کی راتوں میں رات کو منی ہی میں رہنا ضرور ہے اور
 اس پر اتفاق ہے علماء کا مگر اس میں اختلاف ہے کہ یہ واجب ہے کہ سنت ہے امام شافعی کے اس میں دو قول
 ہیں صحیح قول یہ ہے کہ واجب ہے اور مالک اور احمد کا بھی یہی مقولہ ہے دوسرا قول یہ ہے کہ سنت ہے اور
 اسی کے قائل ہیں ابن عباس اور حسن اور ابو حنیفہ غرض جس نے واجب کہا ہے اوس نے کہا ہے کہ اوسکو
 مارک پر قربانی واجب ہوتی ہے اور جس نے سنت کہا ہے وہ مارک کے لیے قربانی مستحب کہتا ہے اور اگر
 قدر دان رہنا واجب ہے اس میں بھی اختلاف ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دو قول ہیں صحیح ہے

حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ کر حضرت اس حدیث کی فضیلت پلانے کی ثابت ہوئی اور پلانے والوں کی تعریف نکلی اور آخر میں جو ابن عباس نے فرمایا کہ ہم بدلتا نہیں جاہتے کج استقامت ہوا اصل مذہب صحابہ کا کہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ تغیر کریں کسی امر میں خواہ تغیر صفات کا ہو مثلاً کسی طاعت کے اعتداد یا اوقات یا تعینات میں تغیر کریں یا کسی عبادت کے کاموں میں کوئی صفت یا عدد یا اپنی طرف سے بڑا دین یا گھٹا دین کہ کچھ سبب خصلہ احداث ہیں اور یہی مذہب ہر اہل سنت کا اور طریقہ جماعت اصحاب کا اور اس سے روہ گئے تمام مورخین اور اوامروں نے اپنی معتبرہ ذوالمقصود کیا کہ

الضَّحَّةُ قَدْ يَجُوزُ الْهَدَايَا وَجُلُوهَا دَجَلًا لَهَا وَلَا يُعْطَى الْجَزَاءُ مِنْهَا شَيْئًا وَجَوَازُهَا لَا يَسْتَدَانِ فِي الْقِيَامِ عَلَيْهَا قَرِيبًا يَتَوَلَّى كَرِهُتٍ أَوْ كَهَالِيْنِ أَوْ جَوَلِينَ صَدَقَ كَرِهُتٍ كَابِيَانِ أَوْ قَصَابِ كَوْنِ مِّنْ كَچْچِ نَدِينِ كَاذِرِ أَوْ رَسُوْلِيْنِ كَبِيْءِ نَابِ كَرِيْكَ جَوَازِ مَسْجِدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمْرٌ رَّسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَقْوَمَ عَلَى بَدَنَةٍ دَانُ الْبَصَدِ فِي الْحَوْمِهَا وَجَلُودِهَا وَاجْلُوهَا وَأَنَّ لَا أُعْطِيَ الْجَزَاءُ مِنْهَا قَالُوا لَكُنْ نَعْتِيهِ مِنْ عَيْنِدُنَا حَضْرَتِ عَلِيٍّ نَے فرمایا کہ

مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں آپ کے قربان کی ادھون پر کڑا ہوں اور ان کا گوشت اور کھالیں اور جوبلین خیرات کر دوں اور قصاب کی مزدوری اس میں سے لادوں اور حضرت علی نے فرمایا کہ مزدوری قصاب کی ہم اپنے پاس ہو دینگے **عَلِيٌّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** الْجَزَاءُ فِي بَدَنِ الْأَسْكَادِ وَثَلَاكِهِ وَهِيَ مَضْمُونِ اس سند سے آیا ہے **عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** وَلَكِنْ فِي حَدِيثٍ يَنْبَغِي أَنْ يُجْزَى الْجَزَاءُ حَضْرَتِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے ہی مضمون مروی ہوا مگر اس میں قصاب کی مزدوری کا ذکر نہیں ہے **عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** ابْنِ طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقْوَمَ عَلَى بَدَنِهِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ بَدَنَهُ كَمَا كَلَّهَا كَلَّهَا وَجَلُودَهَا دَجَلًا لَهَا فِي الْمَسَاكِينِ وَلَا يُعْطَى فِي جَزَائِهَا كَمَنْ شَيْئًا حَضْرَتِ عَلِيٍّ بِنِ ابْنِ طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کہ فرمادیتا ہوں کہ ہم نے آپ کے قربان کے ادھون پر اور حکم دیا کہ اس کا گوشت اور جوبلین انکی خیرات کر دیں مکیون کہ اور قصاب کی مزدوری اس میں سے کچھ ندریں **عَلِيٌّ بِنِ ابْنِ طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ وَثَلَاكِهِ وَهِيَ مَضْمُونِ

ہے۔ **ف**ائدہ نکاہت مال اکثر حدیث اور کتب فقہ میں اونٹ پر آتا ہے مگر اہل لغت نے گاؤ اور
 بکری پر بھی اطلاق کیا ہے اور اس حدیث کو کئی مسکن ثابت ہوئے اول معلوم ہوا کہ قربانی کو نے جانا
 مستحب ہے دوسرے اس کے ذبح اور بکھرنے کے لیے کسی کو ناب کرنا درست ہے تیسرے خود بخود بکھرنے کرنا
 مستحب ہے چوتھی گوشت اور کھال اور چھول سب تقسیم و خیرات کرنا ضرور ہے پانچویں اجرت نصاب
 کی اور میں سے مذینا چاہیے چھٹے ثابت ہوئے کہ اجرت نصاب کی حلال اور درست ہے اور مذہب
 شافعیہ کا یہ ہے کہ فروخت کرنا کھال کا درست نہیں نہ گوشت وغیرہ کا اور نہ اُس سے گھڑ میں نفع
 لینا خواہ وہ قربانی واجب ہو یا مستحب اور یہی قول ہے عطا اور نخعی اور مالک اور احمد اور اسحاق
 کا اور ابن منذر ابن عمر اور اسحاق اور احمد سر راوی ہیں کہ اس میں کچھ حرج نہیں کہ کھال اور سکی
 بیج ڈالیں اور سکی قیمت خیرات کر دیں اور ابو ثور نے بھی اجازت دی ہے بیچنے کی اور نخعی اور
 اور اسی نے بھی کہا ہے کہ اس کے عوض میں کچھ مضائقہ نہیں اگر چہ لبنی اور سوپ اور تر از و وغیرہ
 خرید لیں اور حسن بصری نے کہا ہے کہ اجرت خیرات میں کھال دینا روا ہے مگر کچھ خلاف سنت ہے اور یہ
 قول حسن بصری کا خلاف حدیث ہے اس لیے مردود ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ جھول ڈالنا خالص
 اونٹ پر ہے اور سنت ہے اور سلف سے مرفوع ہے اور مالک اور شافعی وغیرہ نے کہا ہے کہ بعد کو
 چیرنے کے جھول ڈالنا جاوے کہ خون نہ بہے اور کہا ہے کہ قیمت جھول کی بھی اونٹ کی حیثیت
 کے موافق ہو یعنی جیسی قیمت کا قربانی کا اونٹ ہو اس کے مناسب جھول بھی ہو جیسے
 مثل شہر ہے غلہ بمقدار علم **باب** جواز الکلیہ فی القیدی قربانی میں شریک
 ہونے کا بیان **حدیث** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: سُرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي بَيْتِ كَعْبٍ فَكَانَ الْكَافِرُ يَتْلُو آيَاتِ الْقُرْآنِ وَكَانَ النَّبِيُّ يَتْلُو آيَاتِ الْقُرْآنِ وَكَانَ النَّبِيُّ يَتْلُو آيَاتِ الْقُرْآنِ
 جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بکھر گیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے
 سال اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور پہل سات آدمیوں کی طرف سے **حدیث** جابر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ
 بِالْحِجْرِ سَامِيًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تَفَرُّكًا فِي الْإِيلَاءِ وَالْبَقِيَّةِ كُلِّ
 سَبْعَةٍ مِثْلًا فِي بَيْتِ كَعْبٍ جابر نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام

باندہ کر نکلا اور آپؐ ہم کو حکم دیا کہ شریک ہو جاویں اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی ہم میں سے کھیں
 جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال اُشْتُرْکُنَا مَعَ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
 الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كُلِّ سَبْعَةٍ فِي بَكَّةٍ فَقَالَ رَجُلٌ لِحَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ائْتِ بِشُرْكَ
 فِي الْبَكَّةِ مَا لَيْشُرْكَ فِي الْحَبَرِ وَقَالَ مَا هِيَ إِلَّا مِنَ الْبُكْدِ وَحَضَرَ جَابِرٌ حُدَيْبِيَّةً قَالَ
 خَرَرْنَا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ بَكَّةً اُشْتُرْکُنَا كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَكَّةٍ جَابِرٌ بَعَثَ كُفْرًا شُرْكَ
 ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج اور عمرہ میں سات سات آدمی ایک بدن میں ایک شخص نے
 جابر سے کہا کہ کیا بدن میں بھی اتنے ہی آدمی شریک ہو سکتے ہیں جتنے جزور میں ہوتے ہیں تو جابر نے کہا
 کہ بدن اور جزور تو ایک ہی چیز ہے (یعنی دونوں کو کہتے ہیں) اور حاضر ہوئے جابر حدیبیہ میں
 اونہوں نے کہا کہ بخیر! ہم نے شراوت اور ہراوت میں سات آدمی شریک تھے **عمرہ جابر بن**
 عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما جحدت عمرہ بحبۃ الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم قال
 فَاَمَرْنَا اِذَا اَحْلَلْنَا اَنْ نُحْضِلِيَ وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ مِثْلًا فِي الْحَدِيَّةِ وَذَلِكَ حِينَ اَمَرَهُمْ اَنْ
 يَحْلُلُوْا مِنْ حَجَّتِهِمْ فِي هَذِهِ الْحَدِيَّةِ ثُمَّ حَمَّ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بَيَانَ كَرْتِ تَبَعِ نَبِيِّ صَلي اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 کے حج کا حال تو کہا کہ حکم کیا ہم کو آپؐ کے جب ہم احرام کو لہ الین تو قربانی کر لیں اور چند آدمی ہم میں سے
 ایک قربانی میں شریک ہو جاویں اور جب ہوا کہ آپؐ حجۃ الوداع میں جب احرام حج کا عمرہ کر داکے کہلا
 دیا تھا **ف** ان حدیثوں سے شراکت قربانی میں ثابت ہوئی اور اس میں علماء کا اختلاف ہے
 مذہب شافعی یہی ہے کہ شراکت روا ہے خواہ قربانی واجب ہو خواہ عقیقہ برابر ہے کہ بعض شریکوں
 پر واجب ہو اور بعض کی نیت صرف قربانگی ہو اور بعض صرف گوشت کھانے کا ارادہ رکھتے ہوں
 غرض سب کی شراکت درست ہو اور دلیل ان کی یہی حدیثیں ہیں اور امام احمد اور جبہ و اور داؤد
 ظاہری کا قول ہے کہ شراکت ہمدی تطوع میں روا ہے نہ وجہ میں اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور
 مالکیہ نے کہا کہ سطلین شراکت روا نہیں مگر یہ قول بالکل خلاف احادیث صحیحہ ہے لہذا مسموع نہیں
 اور اگرچہ حنیفہ نے کہا ہے کہ شراکت جب درست ہو کہ سب کی نیت بقرب الی اللہ کی ہو اور نہیں تو
 نہیں (یعنی کوئی گوشت کھانے کی نیت اور نہیں نہ کہنا ہو) اور شراکت بکری میں جائز نہیں ہے
 اسمین سب کا اتفاق ہے اور ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی شریک

ہو سکتے ہیں اور ہر ایک جائز آن میں سے گویا سات بکریوں کے برابر ہے یہاں تک کہ اگر کسی پر سات قربانیاں
 ہوں تو ایک اونٹ کرنا اُسکو سب کو کافی ہو جاوے گا اور جابر کی اخیر روایت سے معلوم ہوا کہ شتیع پر بھی
 قربانی واجب ہے اور واجب قربانی میں یہی شرکت درست ہے اور اس سے امام مالک کا قول اور داؤد
 ظاہری وغیرہ کا رد ہو گیا اور اسی روایت سے بھی معلوم ہوا کہ شتیع کی قربانی بعد عمرہ کے فوج کر ڈالے
 اور قبل احرام حج کے اور اس میں اختلاف یہی ہے مگر صحیح یہی ہے کہ بعد عمرہ کے فوج کرے **عَنْ**
حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَمْتَعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالْعُمُرَةِ فَتَذَنُجُ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةِ كَشَاشِيرٍ فِيهَا مَرَحْمَةٌ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
سَ مَرُورٍ بِهِ كَمَنْ مَتَعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَاحَةِ مِنْ أَيْكٍ كَا مَرٍ مِنْ سَاتِ أَدْمَى فَبُكِرَ
بِهِ جَاتِي تَبِي عَنِ حَابِرِ بْنِ كَذِبٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بِقَرَّةٍ يَوْمَ الْخَيْبِ مَرَحْمَةٌ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَسَلَّمَ نَجَابَ عَائِشَةَ صَدِيقَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَاحَةِ مِنْ أَيْكٍ كَا مَرٍ مِنْ سَاتِ أَدْمَى فَبُكِرَ
بِهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَمْتَعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ كَسَاحَةِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ بِقَرَّةٍ فِي حَجَّةٍ مَرَحْمَةٌ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 مہا کہ اپنے اپنی سب بیبیوں کی طرے اور ابن بکر کی روایت میں حضرت عائشہ کی طرے سے ایک گاؤں فوج
 کی اپنے حرمین **بَابُ اسْتِحْبَابِ خَيْبِ الْأَيْلِ قِيَامًا مَعَ قَوْلِهِ** اونٹ کو کھڑے رکھ کر بخر کرنے
 کا بیان **عَنْ** **يَا دُرَيْنَ بْنَ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَقْبَلَ رَجُلًا وَهُوَ يَخْدُمُ بَنِي سُلَيْمَانَ بَارِكَةَ**
فَقَالَ ابْنُهُمَا كَيْفَا مَأْمُودَةً سَنَةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَحْمَةٌ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 اسد تعالیٰ عنہ نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ کو بٹھا کر بخر کرتا ہے تو کہا کہ اوسکو
 اٹھا لو اور پیر باندہ دو اور بخر کر دینا سنت ہے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی **فَانْطَلَهُ اس**
 معلوم ہوا کہ اونٹ کو بائیں پیر اوس کے آگے کا باندہ کر کھڑا کر کے بخر کرنا سنت ہے کہ وہ تین پیروں پر کھڑا
 ہو اور لیٹر اور بکری کو ٹکڑے فوج کرنا چاہیے اور تین پیر گائے کے ہی باندہ دینا چاہیے اور ایک دھنیا
 کھلا رہے اور یہی مذہب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے کہ اونٹ کو کھڑے کر کے بخر کریں اور مالک اور احمد اور
 جہاد کا اور ابو حنیفہ اور ثوری کے نزدیک کھڑے بیٹھے دو برابر ہے اور یہ خلاف امتدادیث ہے لہذا مذہب

باب انجذاب بعثت الہدیٰ الی الحرم لئلا یزید الذہاب بفسادہ فاستحب
 تعلیمہ و قتل الفلانیہ فان باعثہ لایمین محرمًا ولا یحرم علیہ شئ فی سببہ ذلک
 قربانی کے حرم میں بھیجنے کا بیان **ع** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحییٰ من المذنبین فاقبل فلاید ہدیہ ثم لایحکب شیئاً
 مما یحکب الحرم ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 مدینہ سے قربانی روانہ کر دیتے تھے اور میں ان کے گلوں کے ہار بٹیا کرتی تھی۔ پھر وہ کسی چیز سے
 پہن نہیں کیا کرتے تھے جیسے محرم پہن کرنا ہے **ع** ابن عباس رضی اللہ عنہما قال سنا و میثکہ
 ترجمہ ابن شہاب سہمی مروی ہوا **ع** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت
 کان فی النفل ایضاً قتل فلاید ہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحییٰ
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں کہ میں بٹا کرتی تھی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے ہار کے وہی مضمون ہے جو اوپر گذر **ع** عائشہ رضی اللہ
 عنہا قالت قتلت فلاید ہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سیدتی ہاتھیں شکر لایعزل شیئاً ولا یترکہ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی
 ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے ہار بٹا کرتی تھی اپنے ہاتھوں سے پھر آپ کوئی
 چیز نہ چھوٹتے تھے **ع** عائشہ قالت قتلت فلاید ہدی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سیدتی شکر استعرجھا و قتلھا شکر بعثت الی الیہ لیت اقام بالمدینۃ
 فمأخروم علیہ شئ کان لہ حلاً ترجمہ وہی مضمون ہے **ع** عائشہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبعث الیہدی فقیل فلاید
 سیدتی شکر لایمیک عن شئ لایمیک عنہ لکال ترجمہ وہی مضمون ہے **ع** ام المومنین
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت انا قتلت ذلک الفلانیہ من عین کان عندک کاناً مہجہ
 فیما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلا لایاتی ما یاتی الحلال من اہلہ و یاتی
 ما یاتی الزجل من اہلہ ترجمہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ہار بٹے
 میں ان سے جو رنگی ہوئی تھی ہارے پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہارے درمیان حلال

رہے فرمائی بھیج کر اور اپنی بی بیوں سے صحبت کرتے تھے جس پر حلال لوگ کرتے ہیں۔ یہی حکم احرام نہیں
 ہوتا۔ **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَقْبِلُ الْقَلَادِيْدَ لِرَسُولِ**
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَمِ فَبِعِثْتُ بِهِ ثُمَّ يُعِيْنُ فَيُسَاحِلُهَا ثُمَّ
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے کو دیکھ چکی ہوں کہ عتیقی تھی ہمارے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی قربانی کی بکریوں کے لیے اور آپ ان کو بھیج کر پھر حلال رہتی تھی۔ یہی محرم نہ ہو کر تھی
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ رُبَّمَا قَاتَلْتُ الْقَلَادِيْدَ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقْلُدُهَا بِهٖ ثُمَّ يَبْعُثُ بِهٖ ثُمَّ يُعِيْنُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِّمَّا
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کئی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑائی لڑی اور
 وہ مجھے قتل کرنے کے لیے بھیجتے تھے۔ میں اس سے بچنے کے لیے کچھ نہ کرتی تھی۔
يَجْتَنِبُ الْحَرَمَ وَهِيَ مُضْمُونٌ فِي عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَهْدَى
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے ایک بار بکریاں بھیجیں بیت اللہ کو اور
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً أَلَيْسَتْ غَمًّا فَقُلْتُ هَا جَنَابُ عَائِشَةَ صَدِيقَةٌ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار بکریاں بھیجیں بیت اللہ کو اور
 اُن کے گرمین مار ڈالا۔ **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نَقْلُدُ الشَّاةَ فَتَقْلُدُ**
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لڑائی لڑتے تھے۔
بِهَادٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَالَ كُنَّا نَقْلُدُ الشَّاةَ ثُمَّ يَبْعُثُ بِهٖ ثُمَّ يُعِيْنُ
 سے معلوم ہو گا کہ **عَنْ عَمْرَةَ رَأَتْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ أَخْبَرَتْ أَنَّ ابْنَ زَيْدٍ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ مَنْ أَهْدَى
 ہدیہ یا حرم علیہ ما یحرم علی الحاکم حتی یخیر الھدی وقد بعثت بھدی لکشی
إِلَى مَازِلٍ قَالَتْ عَمْرُو قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا لَيْسَ بِكَ مَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَا قَاتَلْتُ قَلَادِيْدَ هَدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي ثُمَّ
قُلْتُ هَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعُثُ بِهٖ ثُمَّ يَبْعُثُ بِهٖ ثُمَّ يَبْعُثُ بِهٖ ثُمَّ يَبْعُثُ بِهٖ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ حَتَّى يَخِيرَ الْهَدْيُ عَمْرَةَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ
 کی بیٹی نے کہا کہ ابن زید نے جناب عائشہ صدیقہ کو لکھا کہ عبد اللہ بن عباس کہتے ہیں کہ جس نے قربانی
 اور حرام ہو چکیں وہ چیزیں جو حاکمی پر حرام ہوں ہیں جب تک کہ قربانی کو بچہ نہ ہو اور میں نے قربانی
 روانہ کی ہے سو جو حکم ہو چکے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ ابن عباس نے جیسا کہا
 دیا نہیں ہے میں نے خود ہی اپنے ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے اور آپ اُن کے

لکے میں ڈال کر میرے باپ کے ساتھ قربانی روانہ کر دی اور کوئی چیز آپ پر حرام نہ ہوئی اوس کے ذبح تک جو اللہ
 تعالیٰ نے آپ پر حلال کی تھی حکم میں مسرور و شاکل سمیع عا لیتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 وہی مروت اور ایجاب تصدیق و تقویٰ کنت اقل تلافیک ہدی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم و ما یسبک عن شئی و ما یسبک عنہ و ما یسبک عنہ و ما یسبک عنہ
 ترجمہ مسروق نے کہا کہ میں نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سنا کہ وہ پردی کی اڑھین
 دیکھتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ میں بیکرتی تھی مار قربانی کے اپنے ہاتھوں سے اور جناب رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو روانہ کر دیتی تھے اور پھر اوس کے فوج تک کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے
 تھے حکم میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عنہما عن الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم و صلی
 مصنون اسی سند سے یہی مروی ہوا **باب** ان رب وایتوں سے کسی کے معلوم ہو گئے
 قربانی بھیجنا حرم میں مستحب ہو دوسرے جو غزوہ جابک کے دوسرے کے ہاتھ روانہ کر دے
 تیسرے قربانی کے گلہ بین مار ڈال کر کمان چیرنا مستحب ہو چوتھے مار ڈال کر بکری اور اونٹ
 اور گائے سب میں مستحب ہو پانچویں مار ڈالنا مستحب ہے چھٹے جو قربانی روانہ کرے محرم
 نہیں ہوتا کافہ علماء کے نزدیک اور یہی مذہب صحیح ہے اور جس نے خلاف کیا اسکا قول بسبب لغت
 حدیث کے سمجھو نہیں سنا تو میں مالک اور ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مار ڈال کر صرف اونٹ
 اور گائے میں مستحب ہے اور کچھ تفصیل یہی حضرت عائشہ کی روایت سے باطل ہے کہ اوس میں بکری بھی
 مذکور ہے **ابو ہریرہ** اور ابن زیاد جو ادب کی روایت میں وارد ہوا ہے غلطی ہے صحیح زیاد بن ابی
 سفیان ہے اور ایسا ہی بخاری اور موطا اور سنن ابی داؤد وغیرہ میں ہے اور ابن زیاد نے حضرت
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا زمانہ نہیں پایا (نوی) **باب** جواز رکوع البکتر
 المحدث اذ یلین احتیاجاً لکھا قربانی کے اونٹ پر بوقت ضرورت سوار ہونا روا ہے حکم
 ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راى رجلاً یسوق
 بدنته فقال ارکبها فقال لا رسول الله ارکبها بدنته فقال ارکبها وایک فی الثانی
 اکوفی الثانی ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
 شخص کو دیکھا کہ قربانی کا اونٹ کہیں چر رہا ہے آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ سو عرض کی قربانی

کہ اس سب پر ایسی طرح سوار ہو کہ تکلیف نہ دو اور جب یہ ضرورت ہو اور اسواری نہ ملے
 اَبی الدُّبَّيْنِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ ذُكْوَانَ الْهَدْيِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا وَهِيَ صُغْرٌ
 سَبَّابُ مَا يَقَعُ بِالْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ فِي الطَّرِيقِ حَبُّ قُرْبَانٍ كَالْجَانِزِ رَاهٍ مِنْ جِلِّ
 نَرَسْكَ تَوَكَّمَا كَرَى عَنِ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ الْهَدْيِ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَسَيِّدَانِ بَنُو سَلَمَةَ
 مُعَمَّرَيْنِ قَالَ وَانْطَلَقْنَا سَيِّدَانِ مَعَهُ بِيَدَيْهِ يَتَوَقَّعَانِ فَارْتَحَفَتْ عَلَيْهِ بِالطَّرِيقِ نَفْسِي
 بِشَارِبِيكَ إِنْ هِيَ أَنْبَدَعَتْ كَيْفَ يَأْتِي بِهَا فَتُكَلِّمُكَ لَمْ تَمُتِ الْبَكْدَ لَا سَمْعَيْنِ
 عَنْ ذِيكَ قَالَ حَيْثُ فَكَلَّمَا تَزَلَّتِ الْبَطْلَى قَالَ انْطَلَقْنَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمَا فَتَحَدَّثْتُ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ كَلَّ شَأْنُكَ نَتَيْهِ فَقَالَ عَنِ الْخَبَرِ سَقَطَتْ
 بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتَّةِ عَشَرَ بَكْدَةً مَعَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ فِيهَا قَالَ
 مَضَى ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا أَتَدْبِعُ عَلَيْكَ مِنْهَا قَالَ اخْرُجْهَا
 ثُمَّ اصْنَعْ لَعَلَّهَا فِي دَمِهَا لَمْ أَجْعَلْهُ عَلَى صَفْحَةٍ وَلَا تَأْكُلُ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ
 مِنَ أَهْلِ رَفِيقَتِكَ ثُمَّ حَمَلَهُ مُوسَى بْنُ سَلَمَةَ فِيهَا مِثْلَ دُونَ عَمْرٍو كَوَاجِلِ أَوْرَسَانِ
 سَابِقَهُ أَيْ قُرْبَانٍ كَالْجَانِزِ تَهَاكَ أَوْ سَبْعِينَ تَهَاكَ أَوْ دُونَ رَاهٍ مِنْ تَهَاكَ كَمَا أَوْ سَبْعِينَ
 كَرَاهٍ مِنْ تَهَاكَ أَوْ سَبْعِينَ تَهَاكَ أَوْ دُونَ رَاهٍ مِنْ تَهَاكَ كَمَا أَوْ سَبْعِينَ تَهَاكَ
 سَبْجِي وَرِيفَتِ كَرُونِ كَا بِهَرِاسْتِنِ مِثْلَ بَرُونِ جَرُونِ أَوْ سَبْعِينَ تَهَاكَ أَوْ سَبْعِينَ
 كَمَا هَارِي سَابِقَهُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَمَا بِسَبْعِينَ تَهَاكَ أَوْ سَبْعِينَ
 أَوْ سَبْعِينَ تَهَاكَ خَيْرٌ مِنْ شَخْصٍ كَوَاجِلِ ابْنِ سَلَمَةَ كَجَنَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبْعِينَ تَهَاكَ
 كَمَا سَابِقَهُ رَوَانِ كَمَا أَوْ سَبْعِينَ تَهَاكَ أَوْ سَبْعِينَ تَهَاكَ أَوْ سَبْعِينَ تَهَاكَ
 تَوَكَّمَا كَرَى عَنِ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ الْهَدْيِ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَسَيِّدَانِ بَنُو سَلَمَةَ
 مُعَمَّرَيْنِ قَالَ وَانْطَلَقْنَا سَيِّدَانِ مَعَهُ بِيَدَيْهِ يَتَوَقَّعَانِ فَارْتَحَفَتْ عَلَيْهِ بِالطَّرِيقِ نَفْسِي
 بِشَارِبِيكَ إِنْ هِيَ أَنْبَدَعَتْ كَيْفَ يَأْتِي بِهَا فَتُكَلِّمُكَ لَمْ تَمُتِ الْبَكْدَ لَا سَمْعَيْنِ
 عَنْ ذِيكَ قَالَ حَيْثُ فَكَلَّمَا تَزَلَّتِ الْبَطْلَى قَالَ انْطَلَقْنَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمَا فَتَحَدَّثْتُ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ كَلَّ شَأْنُكَ نَتَيْهِ فَقَالَ عَنِ الْخَبَرِ سَقَطَتْ
 بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتَّةِ عَشَرَ بَكْدَةً مَعَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ فِيهَا قَالَ
 مَضَى ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا أَتَدْبِعُ عَلَيْكَ مِنْهَا قَالَ اخْرُجْهَا
 ثُمَّ اصْنَعْ لَعَلَّهَا فِي دَمِهَا لَمْ أَجْعَلْهُ عَلَى صَفْحَةٍ وَلَا تَأْكُلُ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ
 مِنَ أَهْلِ رَفِيقَتِكَ ثُمَّ حَمَلَهُ مُوسَى بْنُ سَلَمَةَ فِيهَا مِثْلَ دُونَ عَمْرٍو كَوَاجِلِ أَوْرَسَانِ
 سَابِقَهُ أَيْ قُرْبَانٍ كَالْجَانِزِ تَهَاكَ أَوْ سَبْعِينَ تَهَاكَ أَوْ دُونَ رَاهٍ مِنْ تَهَاكَ كَمَا أَوْ سَبْعِينَ
 كَرَاهٍ مِنْ تَهَاكَ أَوْ سَبْعِينَ تَهَاكَ أَوْ دُونَ رَاهٍ مِنْ تَهَاكَ كَمَا أَوْ سَبْعِينَ تَهَاكَ
 سَبْجِي وَرِيفَتِ كَرُونِ كَا بِهَرِاسْتِنِ مِثْلَ بَرُونِ جَرُونِ أَوْ سَبْعِينَ تَهَاكَ أَوْ سَبْعِينَ
 كَمَا هَارِي سَابِقَهُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَمَا بِسَبْعِينَ تَهَاكَ أَوْ سَبْعِينَ
 أَوْ سَبْعِينَ تَهَاكَ خَيْرٌ مِنْ شَخْصٍ كَوَاجِلِ ابْنِ سَلَمَةَ كَجَنَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبْعِينَ تَهَاكَ

لَكَرَاهَةُ لِحَافِضِ بْنِ عَبَّاسٍ كَمَا كَرِهَ لَوْ كُنَ كَوْنُ حَكْمٍ يُوَافِقُ مَا كَرِهَ بَيْنَ بَيْتِ امِّهِ كَيْ يَأْسَرَ بِهِ كَرَاهَةُ
 رَسِيْنِ طَوَاتٍ كَرِهَ (اور حالِ تَصْبِيحِ بَرِّ خَفِيفِ مَوَكِّي) (بِفَتْحِ طَوَاتٍ دَوَاعِ مَعَاتٍ هِيَ) اس کے معام
 ہو کہ طواف دواع واجب ہے اور اگر اس کو ترک کر دے تو دوم لازم آتا ہے اور یہی صحیح ہے نہ ہی شافعیہ کا
 اور اکثر علماء کا اور یہی قول ہے حسن بصری اور حکم اور حماد اور ثوری اور ابو حنیفہ اور احمد اور
 اسحاق اور ابو ثور کا اور مالک اور داؤد اور ابن منذر نے کہا کہ وہ سنت ہے اور اسکی ترک سب کچھ لازم
 نہیں آتا اور مجاہد سے دونوں روایتیں آئیں ہیں اور حالِ تَصْبِيحِ عورت کو معاف ہے **سُحُنْ** کاؤں
 قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا إِذْ قَالَ زَيْدُ بْنُ كَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ لَقَدْ تَقَرَّرْتُ أَنْ تَصَدَّقَ الْحَافِضُ وَقَبْلَ أَنْ يَكُونَ الْخُرُوجُ هَذَا بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ
 ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا إِنَّمَا كَانَتْ لَكَ الْفَضْلُ وَالْأَنْصَارُ هَلْ أَمَرَهُ بِذَلِكَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ زَيْدُ بْنُ كَيْسٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمَا يَقُولُ مَا أَرَاكَ إِلَّا قَدْ صَدَّقْتَ طَوَاتٍ **سُحُنْ** نے کہا کہ میں ابن عباس
 کے ساتھ تھا اور زید بن ثابت ثوی میتے تھے کہ حالِ تَصْبِيحِ عورت بکھنوں سے پیشتر گویا حیض کے پہلے طواف
 حضرت کرے سو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ اگر تم نہیں مانتے ہو تو فلا فی انصار کی
 بی بی سے پوچھو کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی اسکا حکم دیا ہے یا نہیں سو زید بن ثابت
 ابن عباس کے پاس لوٹ کر آئے اور بولے کہ میں جانتا ہوں کہ آپ ہی سچ کہتے تھے **سُحُنْ**
 غرض یہ کہ ضرور نہیں کہ پہلے سے طواف کر کہ قبل چلنے کے کہ شاید چلتے وقت حیض آجاوے بلکہ
 حکم یہ ہے کہ چلتے وقت اگر حیض نہ ہو طواف کرے اور ہو تو معاف ہے **سُحُنْ** ابی سلمہ کا
 وَخُرُوجُهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهَا بَعْدَ مَا أَكَاظَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّكَ كَرِهْتَ حَيْضَهَا
 لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَابَتْهَا هِيَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ كَرِهْتَ
 كَانَتْ أَكَاظَتْ وَكَافَتْ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ الْفَضْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقْنِي ثُمَّ حَضَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا لَمْ يَرْوَاهُ كَرِهَتْ كَرِهَتْ
 اور میں نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ ہم کو روکنے والی ہے

میں نے عرض کی کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں تب عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے فرمایا تو کب کر رہی۔
عَنْ أَبِي خَبَابٍ يَهْدِي الْأَسْنَادَ قَالَتْ سَمِعْتُ صَفِيَّةَ بِنْتُ حُيَيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
 رَفَعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَجْبَةِ الْوُدَّاجِ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ طَاهِرًا بِشَيْءٍ حَدَّثَنَا
 الَّذِينَ مَضَمُونُ هِيَ هِيَ **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ لِرَسُولِ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَدْ حَاضَتْ بِعَنَى حَدِيثِ
الزُّهْرِيِّ تَرْجُمُهُ هِيَ مَضَمُونُ هِيَ **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا**
نَتَوَقَّعُ أَنْ يَخْفِضَ صَفِيَّةَ فَبَكَى أَنْ يُخْفِضَ قَالَتْ فَجَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَحَابِسُنَا صَفِيَّةَ فَلَمَّا قَدْ أَفَاضَتْ قَالَ فَلَا أَرَادُ وَهِيَ مَضَمُونُ جَوَادُ مَرْجَبُ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى
رَسُولُ اللَّهِ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتُ حُيَيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدُنْهَا تَحْبِسُنَا أَلَمْ تَكُنْ كَانَتْ مَعَكُمْ بِالْبَيْتِ قَالُوا بَلَى قَالَ
فَاخْرُجْنَ تَرْجُمُهُ هِيَ مَضَمُونُ هِيَ صَفِيَّةَ **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ**
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ مِنْ صَفِيَّةَ بَعْضَ مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ
فَقَالُوا إِنَّهَا خَالِصٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّهَا كَالْبَيْتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ رَأَتْ
يَوْمَ الْخَيْسِ قَالَ فَلْتَقِينَ مَعَكُمْ تَرْجُمُهُ جَنَابُ عَائِشَةَ صَدِيقَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نَعْنَى فَرَمَا يَكُ
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ ارادہ ہوا جو مرد کو اپنی بی بی سے ہونا ہے تو عرض ہوئی کہ وہ
 حاضر ہیں آپ نے فرمایا تو کم کرو گا جو بہتی ہیں عرض کی کہ وہ سحر کے دن طواف افاضہ کر چکی ہیں
 تب فرمایا تمہارے ساتھ کب کر رہیں **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَرَادَ**
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ إِذَا صَفِيَّةَ عَلَى بَابِ خِيَابِهَا كَتَبَتْ بِحَزْنَةٍ
فَقَالَ عَقْرَاءُ حَلَفَى إِنَّكَ تَحَابِسُنَا ثُمَّ قَالَ لَهَا أَكُنْتِ أَفْضَلَتِ يَوْمَ الْخَيْسِ قَالَتْ نَعَمْ
قَالَ فَانْفِرِي تَرْجُمُهُ جَنَابُ عَائِشَةَ صَدِيقَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نَعْنَى فَرَمَا يَكُ
 کبج کا ارادہ کیا صفیہ اپنے خیمہ کے دروازے پر نگین اور ہر تہن آپ نے فرمایا بائیں ہر
 مؤثرین کیا ہم کو روکتی ہیں پھر اون سے فرمایا کیا تم سحر کے دن طواف افاضہ کیا ہے انہوں نے

عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا بلور اپنے طواف دو بار معاف **سُحُل** **الْأَسْوَدِ** **عَشْرَةَ** **رَضِيَ** **اللَّهُ**
تَعَالَى **عَنْ** **الشَّيْءِ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَسَلَّمَ** **عَنْ** **حَدِيثِ** **أَحْمَدَ** **عَنْ** **عَبْدِ** **اللَّهِ** **مَا** **كَانَ** **يَكُونُ**
کعبہ حَزَنَتُهُ مضمون وہی ہے مگر اس میں غمگین اور اس کا لفظ نہیں **وَ** **إِنْ** **وَأَيُّ** **مَنْ** **مَعْلُومٌ**
کہ طواف دو بار تو حالفہ کو معاف ہو اور طواف اناضہ رکن ہے کہ بغیر اس کے ادا کیے حالفہ روا نہیں
ہو سکتی اور اگر وہ اپنے وطن چلی گئی بغیر طواف اناضہ کے تو محرم رہے گی اور معلوم ہو کہ طواف اناضہ
کو طواف زیارت بھی کہنا روا ہے اور مالک نے کہا ہے کہ مکروہ ہے مگر ادوں کی کوئی دلیل مستبر نہیں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ حَوْلِ الْكَعْبَةِ **كَعْبَةِ** **الْبَيْتِ** **عَنْ** **أَبِي** **عُمَرَ** **رَضِيَ** **اللَّهُ**
تَعَالَى **عَنْهُمَا** **إِنَّ** **رَسُولَ** **اللَّهِ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَسَلَّمَ** **دَخَلَ** **الْكَعْبَةَ** **هَهُوَ** **وَأَسَامَةُ** **وَيَلَالُ**
وَعُثْمَانُ بْنُ **حَكِيمَةَ** **الْحِمْيَرِيِّ** **رَضِيَ** **اللَّهُ** **تَعَالَى** **عَنْهُمُ** **فَاعْلَمُوا** **عَلَيْهِ** **شَرَّ** **مَرَكَاتٍ**
فِيهَا **قَالَ** **أَبْنُ** **عُمَرَ** **رَضِيَ** **اللَّهُ** **تَعَالَى** **عَنْهُمَا** **فَسَأَلْتُ** **بِلَالًا** **وَأَحْمَدَ** **خَبَرَ** **مَا** **صَنَعَ** **رَسُولُ** **اللَّهِ**
صَلَّى **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَسَلَّمَ** **قَالَ** **جَعَلَ** **عَمُودَيْنِ** **عَنْ** **بَيْتِهِ** **وَعَمُودَ** **أَعْرَافَيْنِ** **وَقَالَ** **قَدْ** **أَعْمَدَ**
وَرَأَاهُ **وَكَانَ** **الْبَيْتُ** **يَوْمَئِذٍ** **عَلَى** **سِتَّةِ** **أَعْمِدَةٍ** **شَرَّ** **صَلَّى** **مُرَجَّحُهُ** **ابْنُ** **عُمَرَ** **رَضِيَ** **اللَّهُ** **تَعَالَى** **عَنْهُمَا**
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسامہ اور بلال اور عثمان بن طلحہ داخل ہوئے کعبہ میں اور
دروازہ بند کر لیا اور آپ پھیرے پھر ابن عمر نے بلال سے پوچھا جب تک کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے تو انہوں نے کہا کہ تین کہیں اپنے بائیں کیے اور ایک دائیں اور تین پیچھے اور کعبہ کے
اندر ان دنوں جب کہ ہے پھر نماز پڑھی **سُحُل** **أَبْنُ** **عُمَرَ** **رَضِيَ** **اللَّهُ** **تَعَالَى** **عَنْهُمَا** **قَالَ** **قَدِمَ**
رَسُولُ **اللَّهِ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَسَلَّمَ** **يَوْمَ** **الْعَتَمَةِ** **فَنَزَلَ** **بِفَنَاءِ** **الْكَعْبَةِ** **وَأَرْسَلَ** **إِلَى** **عُثْمَانَ** **بْنِ**
حَكِيمَةَ **رَضِيَ** **اللَّهُ** **تَعَالَى** **عَنْهُمَا** **فَجَاءَ** **بِالْعَتَمَةِ** **فَفَتَحَ** **الْبَابَ** **شَرَّ** **قَالَ** **دَخَلَ** **الشَّيْءُ** **صَلَّى**
اللَّهُ **عَلَيْهِ** **وَسَلَّمَ** **وَيَلَالُ** **وَأَسَامَةُ** **بْنُ** **يَدٍ** **وَعُثْمَانُ** **بْنُ** **حَكِيمَةَ** **رَضِيَ** **اللَّهُ** **عَنْهُمُ** **وَأَمِينُ**
فَاتَّخَذُوا **فَلْيَتَوَافُوا** **مِلَّةً** **فَفَتَحَ** **الْبَابَ** **فَقَالَ** **عَبْدُ** **اللَّهِ** **فَبَادَرَتْ** **النَّاسَ** **فَتَكَلَّمَتْ**
رَسُولُ **اللَّهِ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَسَلَّمَ** **خَارِجًا** **وَيَلَالُ** **عَلَى** **أَكْبَرِهِ** **فَقُلْتُ** **لِبِلَالٍ** **هَلْ** **صَلَّى** **فِيهِ**
رَسُولُ **اللَّهِ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَسَلَّمَ** **قَالَ** **نَعَمْ** **قُلْتُ** **أَيْنَ** **قَالَ** **بَيْنَ** **الْعَمُودَيْنِ** **تِلْكَ** **وَجِجِهِ**
قَالَ **وَلَيْدَتْ** **إِنْ** **أَسَأَلَهُ** **كُنْتُ** **صَلَّى** **مُرَجَّحُهُ** **حَضَرَتْ** **عُمَرَ** **رَضِيَ** **اللَّهُ** **تَعَالَى** **عَنْهُ** **نَعَمْ** **قَالَ** **رَسُولُ** **اللَّهِ**

امیر علیہ السلام آئے فتح مکہ کے دن اور کعبہ کے میدان میں اور اسے اور عثمان بن طلحہ کے پاس کہلا بیٹھا اور
 وہ کنبی ملائے اور دروازہ کھولا اور آپ اور بلال اور اسامہ اور عثمان بن طلحہ اندر گئے اور دروازے کو
 حکم دیا کہ بند کر دیا اور تھوڑی دیر ٹھہرے پھر دروازہ کھولا سو میں سب لوگوں سے پہلے آپ سے ملا کہ
 باہر اور بلال آپ کے پیچھے تھے سو بلال سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور انہوں نے کہا
 مان میں نے کہا کہ ان انہوں نے کہا کہ دو کہہ دیں کہ پیچ میں اپنے موٹے کے سامنے اور میں بہول گیا کہ
 بوجہ میں کتنی پڑھی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْنَا وَاسْتَمَامَ الْفَجْرَ عَلَيْنَا فَكَلَّمَ سَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حَتَّى أَتَانَا بِفَنَاءِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ دَعَا
 عُثْمَانَ بْنَ مَظْلُومٍ فَقَالَ أُنْتَبِئْ بِالْمُتَقَالِمِ فَذَهَبَ إِلَى الْأَمِيرِ كَاتِبًا أَنْ تُطِيبَهُ فَقَالَ وَاللَّهِ
 لَتُطِيبَهُ أَوْ لَيُخْرِجَنَّ هَذَا السَّيْفَ مِنْ صُلْبِي قَالَ فَاعْطَتْهُ إِيَّاهُ نَجَاحًا بِرِ الْإِلَهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ فَغَا إِلَيْهِ فَفَتَحَ الْبَابَ فَخَرَّ دُكْنًا يَمُوتُ حَتَّى حَمَلْنَا دُبْنَ زَيْدٍ مَرَجِمِهِ
 عبد الرحمن بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا اسامہ کی اٹھنی
 پر سوار کعبہ کے آگے میں آئے اور اٹھنی کو ہٹایا اور عثمان کو بلایا اور فرمایا کنبی لاؤ وہ اپنی مان کے پاس گئے
 اور انہوں نے مذی بہر عثمان نے کہا کہ تم کنبی دیدو نہیں تو یہ تلواری میری پٹختے سے باز نہ جاوے گی تب دی
 اور وہ نیکر حضرت باس حاضر ہوئے اور آپ کو دی آپ نے دروازہ کھولا آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا
 حماد کی روایت میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْنَا وَاسْتَمَامَ الْفَجْرَ عَلَيْنَا فَكَلَّمَ سَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حَتَّى أَتَانَا بِفَنَاءِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ دَعَا
 عُثْمَانَ بْنَ مَظْلُومٍ فَقَالَ أُنْتَبِئْ بِالْمُتَقَالِمِ فَذَهَبَ إِلَى الْأَمِيرِ كَاتِبًا أَنْ تُطِيبَهُ فَقَالَ وَاللَّهِ
 لَتُطِيبَهُ أَوْ لَيُخْرِجَنَّ هَذَا السَّيْفَ مِنْ صُلْبِي قَالَ فَاعْطَتْهُ إِيَّاهُ نَجَاحًا بِرِ الْإِلَهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ فَغَا إِلَيْهِ فَفَتَحَ الْبَابَ فَخَرَّ دُكْنًا يَمُوتُ حَتَّى حَمَلْنَا دُبْنَ زَيْدٍ مَرَجِمِهِ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے کہا کہ دو کہہ دیں کہ پیچ میں
 جہاں کے ہیں اور کہا کہ انہوں نے کہا کہ دو کہہ دیں کہ پیچ میں اپنے موٹے کے سامنے اور میں بہول گیا کہ
 جہاں کے ہیں اور کہا کہ انہوں نے کہا کہ دو کہہ دیں کہ پیچ میں اپنے موٹے کے سامنے اور میں بہول گیا کہ

الْكُعبَةِ وَقَدْ دَخَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَالَ رَأْسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 وَاحْبَاتٍ عَلَيْهِمَا عُمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا الْبَابُ قَالَ فَمَكَثُوا فِيهِ مِيلًا
 ثُمَّ فُتِحَ الْبَابُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَقِيتُ الدَّرَجَةَ فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ فَقُلْتُ
 أَيُّكُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُوهْمَا قَالَ وَكُنَيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُمْ كَيْفَ صَلَّيْتُ
 ثُمَّ رَجَعْتُ وَهِيَ مَضْنُونٌ فِي سَكَنِ سَالِمِ بْنِ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ رَأْسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبَلَالُ وَعُمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَأَعْلَقُوا عَلَيْهِمْ كُلُّهُمْ أَكْبُتُ فِي أَوَّلِ مَنْ وَجَّعَ كُنُفَيْتُ بِلَاكَا
 فَسَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّيْتُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ
 الْيَمَانِيَيْنِ ثُمَّ رَجَعْتُ وَهِيَ مَضْنُونٌ فِي رَأْسِ مَنَازِلٍ أَبِي آبِ يَسْمَانٍ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكُعبَةَ هُوَ رَأْسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبَلَالُ وَعُمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وَلَمْ يَدْخُلْهَا مَعَهُمْ أَحَدٌ ثُمَّ أُعْلِقْتُ عَلَيْهِمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَأَخْبَرَنِي بَلَالُ أَوْ عُمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي جُوفِ الْكُعبَةِ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ
 سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّرِّيُّ أَتَى بَابَ رِوَايَتِ كِي كَادَاهِرُونَ نَعَمْ كَمَا مِينُ نَعَمْ دِيكَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُعبَةِ مِينُ كَعْبَةٍ أَدْرَاسَامَةَ أَوْ بَلَالَ أَوْ عُمَانُ بْنُ طَلْحَةَ أَوْ كَعْبَةُ مِينُ كَعْبَةٍ
 وَرَوَاهُ بَنُو كُعبَةِ مِينُ كَعْبَةٍ كَعْبَةُ كَعْبَةُ كَعْبَةُ كَعْبَةُ كَعْبَةُ كَعْبَةُ كَعْبَةُ كَعْبَةُ كَعْبَةُ كَعْبَةُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ كَعْبَةُ مِينُ كَعْبَةٍ كَعْبَةُ كَعْبَةُ كَعْبَةُ كَعْبَةُ كَعْبَةُ كَعْبَةُ كَعْبَةُ كَعْبَةُ كَعْبَةُ
 بَنُو عَمَارِيقُ يَقُولُونَ إِنَّمَا أَمْرٌ شَرٌّ بِالطَّوَاتِ وَلَمْ تَوْمَرُوا بِدُخُولِهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ يَنْهَى عَنْ دُخُولِهِ
 وَلَكِنِّي سَمِعْتُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي رَأْسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَانِي لِتَوَاجُعِهِ كَلِمًا كَلِمًا يُصَلِّي فِيهِ حَتَّى خَرَجَ كُلُّ مَا خَرَجَ
 رَكَعَ فِي قُبُلِ الْبَيْتِ رَكَعَتَيْنِ وَقَالَ صَلَّيْهِ الْقَبْلَةَ فَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَا تَوَاجُعَهَا آتِي دَوَايَاهَا قَالَ
 بَلَى فِي كُلِّ قَبْلَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ ابْنُ جَرِيمٍ كَعْبَةُ كَعْبَةُ كَعْبَةُ كَعْبَةُ كَعْبَةُ كَعْبَةُ كَعْبَةُ كَعْبَةُ كَعْبَةُ

کہ وہ فرماتے تھے کہ تم کو حکم ہوا ہے طواف کا اور نہیں حکم ہوا ہے کعبہ کے اندر جانے کا کہا غلط ہے کہ وہ منع نہیں کرتے تھے اس کے اندر جانے سے مگر میں نے اور نکو سنا کہ کہتے تھے خبر دی ہو چکا اور اسامہ بن زید نے کبھی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوئے کعبہ میں تو ہر طرف اُس میں دعا کی اور نماز نہیں پڑی یہی پہر جیسا نکو تو دو رکعت پڑھی قبلہ کے آگے اور فرمایا کہ بھی قبلہ ہے میں نے اون کو کہا کہ کیا حکم ہے اس کے کناروں کا اور کیا حکم ہے اس کی کونوں میں نماز کا تو انہوں نے کھاتہ ہر طرف بیت اللہ شریف کے قبلہ ہے۔

فائدہ کہ یہی قبلہ ہے یعنی قیامت تک اسی کی طرف نماز ہوگی اور بھی مستسرخ نہ ہو گا جیسے بیت اللہ کی طرف نماز پڑھنا مستسرخ ہو چکا یا یہ مراد ہے کہ اپنے گویا امام کا کھڑے ہو یا کہا دیا کہ امام کو مسنون یہی ہے کہ کعبہ کے سامنے کھڑا ہو اور ہر طرف کو زون اور کناروں میں نہ کھڑا ہو اگرچہ نماز ہر طرف روا ہے مگر امام کی وہی جگہ مسنون ہو یا یہ مطلب ہے کہ قبلہ یہی کعبہ ہے نہ ساری مسجد جو اس کو گردنی ہے۔

فائدہ اور ان سب راویوں میں محدثین نے ہلال کی روایت کو مستکفے جس میں کعبہ کے اندر نماز کا ذکر ہے اور اسامہ کی روایت کو مستکفے نہیں کیا اس لیے کہ ہلال نے ایک امر ثابت کیا اور مثبت مقدم ہے مافی پہ اس لیے اس کو ترجیح ہوئی اور نماز سے مراد یہی نماز ہے جو وہ ہے حسین کعبہ اور سجدہ ہوتا ہے اور اسی لیے ابن عمر نے کہا کہ میں بہول گیا کہ ادن سے پوچھوں کہتی نماز پڑھی یعنی کتنی رکعات اور اسامہ کے نہ دیکھنے کا سبب شاید یہ ہو کہ یہ اور گوشہ میں ہوں اور عا میں مشغول ہوں اور حضرت کو دور ہوں بخلاف ہلال کے کہ وہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہوں اور دروازہ بند ہونے سے پہلے بھی ہوا اور نماز آپ کی وہاں ہلکی ہو اور علماء کا اختلاف ہے کہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے میں بعضوں نے کہا ہے کہ جب کسی دیوار کی جانب یا دروازہ کی جانب ادا کرے اور دروازہ بند ہو تو نماز روا ہے خواہ نماز ہو خواہ فرض اور یہ قول ہے شافعی اور ثوری اور ابو حنیفہ اور جہور اور احمد کا اور مالک نے کہا کہ نفل مطلق صحیح ہے اور فرض اور وتر اور سنتیں فجر کی اور دو رکعتیں طواف کی جائز نہیں اور بعض اہل ظاہر اور اصحاب مالکی کا قول ہے کہ کوئی نماز اس میں صحیح نہیں نہ نفل نہ فرض اور جہور کی دلیل یہی روایات ہلال رضی اللہ عنہ کی ہیں اور جب نفل روا ہو تو جائز ہے فرض بھی روا ہو پس نہ سب جہور تو یہ ہے اور عثمان بن طلحہ کو آپ نے کبھی لی اور پھر بنی طلحہ کے سپرد کی اور فرمایا کہ ہمیشہ تمہاری ہی پاس رہی غرض سدرنت کعبہ کی ادنیٰ کے خاندان میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ

سے اور جب تک ان میں کوئی لائق اور قابل ہو ورنہ کو دنیا و انہیں اور آپ کے اندر جانے کے بعد
کعبہ کا دروازہ بند کر دیا کہ ہجوم ظالم نہ ہو اور آپ کا دل مطمئن اور خاطر ٹھیکین میں ہے **ع**
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما **اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَبَايَسَتْهُ**
سَوَادٌ فَقَامَ عِنْدَ كُلِّ سَارِيَةٍ قَدْ عَادَ لَهُ جُحْلٌ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ میں اور اس میں چہرہ کہہ رہے تھے سو ہر کہے کے پاس کہہ
ہو کر دعا کی اور نماز نہیں پڑھی **ف** ان کی روایت نماز نہ پڑھنے کے باب میں کیونکہ مقبول
ہو سکتی ہے اس لیے کہ یہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھی کعبہ کے اندر سجائے رضی اللہ
عنہ کے کہ وہ ساتھ تھے **وَرُفِضَ** بلال کی روایت کو ترجیح ہے کہ وہ مثبت ہیں اور یہ نافی **ع**
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما **قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ صَاحِبِ سَوَّلِ**
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ فِي عُمْرِهِ قَبْلَ
اسْمَاعِيلَ نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوسے سے پوچھا جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہ کیا داخل ہوئے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں اپنے عمر کی حالت میں انہوں نے
فرمایا کہ نہیں **ف** مراد اس سے عمرہ قضا ہے کہ ساتویں سال ہجرت کے بعد قبل فتح مکہ کے اور یہ
اس وقت میں نہ جانے کا یہ تھا کہ کعبہ کے اندر بت کہہ رہے تھے اور قضا دیر تھے اور مشرک اور کوثران سے آہٹ
نہیں دیتے تھے ہر سال کفتح ہوا بت نکال دیے گئے اور آپ داخل ہوئے اور نماز پڑھی اور قضا
مٹا دیے گئے **بَابُ تَقْضِ الْكَعْبَةِ وَبَيَاظِهَا** کعبہ کو توڑ کر بنانے کا بیان **ع**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَتْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ أُمَّةٌ عَصَا
قَوْمٍ بِالْكَفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ وَجَعَلْتُهَا عَلَى أَسَاسٍ ابْرَاهِيمَ فَإِنْ قُدِّرَ لِشَاحِنٍ بَنَتْ
الْبَيْتَ اسْتَفْصَحَتْ وَجَعَلْتُ لَهَا جَنَابَ عَائِشَةَ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
کہا کہ مجھے سورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر منہاسی قوم نے دنیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں
کعبہ کو توڑتا اور اس کو ابراہیم علیہ السلام کی نیو پر بنا دیتا اس لیے کہ قریش نے جب بنایا کعبہ تو چھوڑا
کر دیا اور میں اس میں ایک دروازہ پیچھے ہی بناتا کہ ہا مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہم سے
یہی حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوبکر بن عبد الوہاب نے دونوں نے کہ ابی کی ابن نمیر کے انہوں نے

ہشام سے یہی حدیث اسی سند سے مروی ہے **عائشہ رضی اللہ عنہا** کہ **صلی اللہ علیہ وسلم** ان رسول اللہ **صلی اللہ علیہ وسلم** قال **اَلَمْ تَرَ اَنَّ قَوْمًا جَاءُوا الْكُفَّةَ اَقْتَصَرُوا اَعْلَاقَ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ صَلَّی اللہ علیہ وسلم** **قَالَتْ قَعْلَتُ یَا رَسُوْلَ اللہ** **اَنَّا لَا تَرُدُّهَا عَلٰی شَوْ اَعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ** **فَقَالَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلم** **لَوْ کَانَ بَيْنَ قَوْمٍ مِّنْکُمْ فَیَالِکُمْ فَیَقَالَ عَبْدُ اللہ بِنُ عَبْدِ مَرْصٰی اللہ تَعَالٰی اَعْتَمَدَ کُلٌّ مِّنْکُمْ کَانَ تَعَالٰی رَحْمٰی اللہ تَعَالٰی عَنِیْجًا سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلم** **مَا اَرٰی رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلم** **تَرَکَ اِسْتِیْلَامَ الرُّکْنِیْنِ الَّذِیْنِ بَیْنِیْمَا اِنَّ الْبَيْتَ لَمَ یَسْتَمِمْ عَلٰی شَوْ اَعِدِ اِبْرَاهِيْمَ** **مَرَّ حِجَابَ عَائِشَہ صَدِیْقَہ رَضِی اللہ تعالیٰ عنہا** **فَیَا کَ رَسُوْلَ اللہ علیہ وسلم** **لَیْ اَرِشَاؤِ کَمَا کَمْ نَمْنِ دِکَہَا کَ حَبِ مَہَارِی قَوْمِ نَمْنِ کَعِبَ بَنَا یَا قَوَابِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَیہِ السَّلَامُ** **کِی نِیوْنِ سَمَ کَمْ کَرِ دِیَا سَمِیْنِ نَمْنِ عَرْضِ کِ کَ اَسَ رَسُوْلِ اللہ کَ اَبِ کِیوْنِ نَمْنِ پَہِیْرِ دِیْتِ اُسَ کِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَیہِ السَّلَامُ کِی نِیوْنِ پَرِ سَوَابِ نَمْنِ فَرِیَا کَ اَکَرِ مَہَارِی قَوْمِ نَمْنِ نِیَا نِیَا کَعْرَہَ چوڑِ اِبْرَاهِیْمَ اَمِیْرِ** **الْبَیْتِ اِیَا کَرِ تَا عِبْدَ اللہ بِنِ عَمْرٍ نَمْنِ کَہَا کَ بَیْشِکَ یَہِ سَاہُو کَا حَبَابِ عَائِشَہ صَدِیْقَہ رَضِی اللہ عنہا** **سَمَ رَسُوْلِ اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلم** **سَمَ اَسِیو کَ مِیْنِ دِکَہَا ہُوْنِ کَ رَسُوْلِ اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلم** **نَمْنِ چوڑِ نَا اَوْنِ دُو کُوڑُوْنِ کَا اَسِیو اَطَرِ چوڑِ دِیَا کَ مِیْتِ اَسَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَیہِ السَّلَامُ کِی نِیوْنِ پَرِ نَمْنِ تَہَا** **فَسَ اِبْرَاہِیْمَ کِی جَانِبِ مِیْنِ ہِ طَوَاتِ سُوْرَہَ طٰہِی سَمَ** **عَائِشَہ رَضِی اللہ تعالیٰ عنہا** **کَرِجِہَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہ علیہ وسلم** **اَنَّا قَالَتْ سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلم** **یَقُوْلُ لَوْ کَانَ اِنَّ قَوْمًا جَاءُوا عَصِدِ بَیْجَاہِلِیَّۃٍ اَوْ قَالِ یَکْفُرُ کَا نَفَقَتْ کَثَرُ الْکُفْرِ فِی سَبِیْلِ اللہ رَجَعَتْ بَا بَیْجَاہِلِیَّۃٍ لَّحَرْنِ وَکَا دَخَلَتْ فِیْہَا مِنْ اَنْحِیْ حَبَابِ عَائِشَہ صَدِیْقَہ رَضِی اللہ عنہا** **نَمْنِ فَرِیَا کَ رَسُوْلِ اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلم** **سَمَ مِیْنِ نَمْنِ کَ اَکَرِ مَہَارِی قَوْمِ نَمْنِ نِیَا جَابِلِیْتِ کُوْنِہَ چوڑِی ہُوْنِ یَا کَفَرُ کُوْمِیْنِ کَعِبَ کَا خَزَانِہَ اَسَدِ کِی رَاہِ مِیْنِ صَرَفِ کَرِ دِیَا رِیْفِہَ چَاوِیْنِ اَوْرَ اَمِیْنِ مِیْنِ دُرُوْزِ مِیْنِ کَ رَاہِ بَنَاتَا اَوْرِ حَطِیْمِ کُوْمِیْنِ مَلَا دِیَا** **عَلٰی عَمْدِ اللہ بِنِ الرَّبِیْعِ رَضِی اللہ تعالیٰ عنہ** **یَقُوْلُ حَسْبُکُمُ النَّبِیُّ خَالِی سَمِعْتُ عَائِشَہ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہ**

عليه وسلم بأعاضته لولا أن قومك حديث عهد بشركك لهدمت الكعبة فالوقت
 بالارض وجعلت لها بابين بابا شرقيا وبابا غربيا وزدت فيها مئة اذرع من
 الحجر فان كذبتا افتخرتها حيث بنيت الكعبة وهي مضمون سبع مكرهه زياده هو كآب
 في فرياديه من كعبه لو كر ازمين سے اوس کے دروازے ملا دیتا اور دور دوازے رکھتا ایک شرق کی
 جانب دوسرا غرب کی طرف اور چہ ہاتھ حطیم میں سے زمین کعبہ میں ملا دیتا اسلیو کہ قریش نے حربیایا
 توجہ پڑا کر دیا **حکم عطاء** قال لما احترق البيت زمن يزيد بن معاوية حين
 غزاه اهل الشام فكان من امره ما كان تركه ابن الزبير رضي الله تعالى عنه
 حتى قدم الناس الموسم يريدون أن يحجروهم أو يجزئهم على اهل الشام ولما صد
 الناس قال يأيها الناس أشيروا علي في الكعبة القضاة لهم انبي بنائها أم أصله
 ما وهب بها قال ابن عباس فإني قد فرقت بين رأيي فيها أدنى أن تصلي ما رهي
 منها وقدع بيئتكم أسلم الناس على **و** وأجرا أسلم

الناس عليها وبعث عليها النبي صلى الله عليه وسلم فقال ابن الزبير لو كان حكمكم
 احترق بيئته ما رضى حتى يبدده فكيف بيئت ربكم ان **و** مستخبر ربي ثلاثا ثم
 عاد علي امرى فلما مضى الثلاث اجتمع رايه على أن يفضها فتأماه الناس
 أن ينزل يأول الناس يصعد فيه امر من السماء حتى يصعد له نجل قالوا من حجارة
 فلما لم يده الناس أصابه شئ تشابخوا فقصوه حتى بلغوا به الأرض فجعل ابن
 الزبير عمدة فسار عليها السور حتى ارتفع بناؤه وقال ابن الزبير فإني سمعت
 عائشة رضي الله تعالى عنها تقول إن النبي صلى الله عليه وسلم قال لولا أن
 الناس حديث عهد بهم يفتنوا وليس عندي من الفقهاء ما يقووني على بنائه لكنت
 أدخلت فيه من الحجر خمس اذرع ولجئت لها بابا يَدْخُلُ الناس منه وبابا يخرجون
 منه قال فانا اليوم اجبر ما اتفقتم وكسرت اخاف الناس قال فزاد فيه خمس اذرع
 من الحجر حتى اجبر ما اتفقتم واستقصوه فزادني طولهم عشر اذرع وجعل له بابين أحدهما
 عشر ذراعا فلما زاد فيه استقصوه فزادني طولهم عشر اذرع وجعل له بابين أحدهما

یَدْخُلُ مِنْهُ وَالْأَخَرُ مُخْرَجٌ مِنْهُ فَكَمَا أَفْئَلُ ابْنِ الْأَبِیْ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَتَبَ الْحَکَمُ إِلَى
 عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ مَرْوَانَ مُخْبِرُهُ بِذَلِكَ وَخَبَرَهُ أَنَّ ابْنَ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَدْ دَخَلَ
 الْبِلَادَ عَلَى أَمْرِ أَكْثَرِ الْبُلَدِ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِکِ أَنَا لَسْنَا مِنْ
 تَلِیْقِ ابْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي شَيْءٍ أَنَا مَا أَدْرِي طَوْلَهُ قَائِدُهُ وَأَمَّا مَا أَدْرَاكَ
 فِيهِ مِنَ الْحَبَرِ فَذَلِكَ رَأْسُ الْبَابِ الَّذِي فَتَحَهُ فَتَفَقَّهَ وَأَعَادَهُ إِلَى سَائِلِهِ -
 ثم جمیعہ عطائے کہا کہ جب کعبہ حبل گیارہ یزید بن معاویہ کے زمانہ میں جبکہ مکہ میں آن کر شام والے
 رٹے سے اور جو حال ہوا اُسکا وہ ہوا اور ابن زبیر نے کعبہ شریف کو دیسا ہی رہی دیا یہاں تک کہ کوک
 موسم حج میں جمع ہوئے اور ابن زبیر کا ار وہ تھا کہ لوگوں کو فائدہ کعبہ دکھا کر حرات دلا دین اور ان کو اہل
 شام کی لڑائی پر یاد کو تجربہ کریں کہ اونہی کچھ سمیت دین پر یا نہیں پر جب لوگ آگئے تو اونہوں نے
 کہا اے لوگو مشورہ دو مجھے خانہ متبرکہ کعبہ کے لیے کہ میں اسے توڑ کر نئے سرے سے بناؤں یا جو اُس
 میں بودا ہو گیا ہے اس کو درست کر دوں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ مجھے ایک رائے
 سوچی ہے اور میں تو یہ جانتا ہوں کہ تم صرف جو ادین میں بودا ہو گیا ہے اس کی مرست کرو اور خانہ
 کعبہ کو دیسا ہی رہنے دو جیسا لوگوں کے وقت ہوتا اور اونہی پتھروں کو رہی دو جبکہ اوپر لوگ مسلمان
 ہوئے ہیں اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں تو ابن زبیر نے کہا کہ اگر تم میرے
 کسی کا گھر جل جاوے تو اُسکا دل کہی نہ جاتا ہے جب تک میانہ بناوے پھر پتھار کو رب کا گھر تو اس سے
 کہیں مختلف ہے اُسکا کیا حال ہو اور میں اپنے رب کے استخارہ کرتا ہوں میں بارہ ہر قسم ارادہ کرتا ہوں اپنے کام
 کا پر جب میں بارہ استخارہ ہو چکا تو ان کی رائے میں آیا کہ خانہ مبارک کو توڑ کر بنا دین اور لوگ خوف کرنے
 لگے کہ ایسا نہ ہو جو شخص پہلے خانہ کعبہ کے اوپر توڑنے کو چڑھے اس پر کوئی بلائے آسمانی نازل نہ ہو اس سے
 معلوم ہوا کہ مالک اُس گھر کا اوپر ہے اور مقام صحابہ کا یہی عقیدہ تھا ایسا ہاں تک کہ ایک شخص چڑھتا اور اُس
 میں سے ایک پتھر گر دیا یا پھر جب لوگوں نے دیکھا کہ اس پر کوئی بلا نہ آتی تو ایک دوسرے پر گرنے لگے اور
 خانہ مبارک کو ڈھک کر زمین تک پہنچا دیا اور ابن زبیر نے چند ستون کھڑے کر کے ادین پر پردہ ڈال دیا -
 (تاکہ لوگ اس پر پردہ کی طرف نماز پڑھتے رہیں اور مقام کعبہ کو جانے رہیں اور وہ پردے پڑے رہے)
 یہاں تک کہ دیوین اس کی ادبھی ہو گئیں اور ابن زبیر نے کہا کہ میں نے جناب عائشہ صدیقہ سے سنا ہے

کہ فرمائی تھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ نئے نئے کفر نہ چھوڑے تو اور میرے پاس اتنا
 خراج بھی نہیں ہے کہ اسکو بنا سکوں در نہ میں باپچ کر چھوڑوں کعبہ کے اندر داخل کر دیتا اور ایک دروازہ تو اس میں
 ایسا نہ دیتا کہ لوگ اوس میں سے داخل ہوتے اور دوسرا ایسا بنا تاکہ لوگ اُس سے باہر جاتے پھر ان میں
 نے کہا کہ ہم آج کے دن اتنا خرچ بھی کر سکتے ہیں کہ اوس صرف کریں اور لوگوں کا خوف بھی نہیں کہا رادی
 نے کہ پھر ابن الزبیر نے باپچ کر اوس کی دیوار میں زیادہ کر دین حطیم کی جانب سے یہاں تک کہ کھلے دہان پر
 ایک بنو کہ لوگوں نے اوس خوب دیکھا اور وہ یوحنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپہر اسی بنو پر سے
 دیوار اٹھانا شروع کی اور طول کعبہ کا اٹھارہ ذراع تھا پھر حبشہ میں زیادہ کیا تو چھوڑ کر نظر آنے لگا
 دینے چوڑاں زیادہ ہو گئی اور لبناں کہ نظر آنے لگی اسوا کی لبناں میں بھی دس ذراع زیادہ کیو اور
 اسکو دور دروازے رکھو کہ ایک میں سے اندر جا دین دوسرے سے باہر آ دین پھر حبیب عبداللہ بن زبیر شہید
 ہوئے تو حجاج نے عبدالملک بن مروان کو بھی خبر لکھ بھیجی اور کہا کہ ابن زبیر نے جو بنا کی وہ انہی بنو پر
 پر کی جسکو معتبر لوگ کہہ کے دیکھ چکے ہیں (یعنی بنو ابراہیم پر کی) سو عبدالملک نے اسکو جواب لکھا
 کہ ہم کو ابن زبیر کی کشت پست سے کچھ کام نہیں اور تم ایسا کر دو کہ جو ابھوں نے طول میں زیادہ کر دیا ہے اسکو
 تو رہنمو دو اور جو حطیم کی طرف زیادہ کیا ہے اسکو نکال ڈالو اور بہر حال اولی پر بنا دو اور وہ دروازہ
 چھو پ دو جو کہ اوہوں نے بنایا ہوا ہے غرض حجاج نے اوسکو توڑ کر بنائے اہل پر بنا دیا **عَنِ الْحَارِثِ**
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثَيْبٍ وَذَكَرَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى عَبْدِ
الْمَلِكِ بْنِ زُرَّانٍ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ مَا أَظُنُّ أَبَا حُبَيْبٍ يَخْفَى ابْنُ الْأُبَيْسِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْهُ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مَا كَانَ يُرْعَمُ أَكْثَرُ سَمِعْتُ مِنْهَا تَقُولُ
الْحَارِثُ بْنُ أَبِي الْأُبَيْسِ سَمِعْتُ مِنْهَا تَقُولُ مَا أَظُنُّ أَبَا حُبَيْبٍ يَخْفَى ابْنُ الْأُبَيْسِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْهُ سَمِعْتُ مِنْهَا تَقُولُ مَا أَظُنُّ أَبَا حُبَيْبٍ يَخْفَى ابْنُ الْأُبَيْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَوْمَكَ اسْتَقْصَرُوا مِنْ بَنِيَانِ الْبَيْتِ وَلَوْ لَاحَدٌ أَنَّهُ عَهْدَ هُمْ بِالْإِثْرِ لَأَعَدْتُ
مَأْرُكًا وَمِنْهُ فَإِنْ بَدَأَ الْقَوْمُ مِنْ بَعْدِي أَنْ يَلْبُوهُ فَهَلْ لِي إِلَّا رَيْكَ مَا تَرَكْتُ أَمْنَهُ فَإِنْ
قَدِمَا مِنْ سَبْعِ أَذْرُعٍ هَذَا أَحَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبٍ وَذَكَرَ عَلَيْهِ الْوَلِيدُ بْنُ عَطَاءٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَرِّ مَوْعَيْنِ
فِي الْأَرْضِ شَرْفِيًّا وَغَرْبِيًّا وَهَلْ تَذَرِينَ لَمْ كَانَ قَوْمُكَ رَعَوْا بِأَبْجَا قَالَتْ قُلْتُ لَا كَأَل

تَعَزَّزًا اِنَّ كَلَامَكَ خُلِعَ اَيَّامًا اَدْوَاكَ كَانَ الرَّجُلُ اِذَا هُوَ ارَادَ اَنْ يَدَّ حُلَّكَ كَيْدَ عَوْنِكَ يَرْتَعِنُ
حَتَّى اِذَا كَانَ اَنْ يَدَّ حُلَّ دَنَعُوهُ نَسَقَطَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِيَا رَيْثَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
اَنْتَ سَمِعْتَهَا تَقُولُ هَذَا اَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُنْتُ سَاعَةً بِعَصَايَ شَعْرًا قَالَ وَدِدْتُ اَنْ تَكُنْ
وَاَتَحْتَمِلُ فَرَجْمَهُ حَارِثُ سَے روایت ہے کہ عبداللہ بن عبید نے کہا جو قاصد ہے حارث کے عبداللہ کو
پاس جب عبداللہ غلیفہ پہا غرض کہ عبداللہ کو عبداللہ کو کہا کہ مجھے گمان ہے کہ ابو جہیب یعنی عبداللہ
بن زبیر جو دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہ حدیث سنی ہے
(یعنی جہین بنا جو کعبہ کا ذکر ہے) تو وہ جو بڑا کہتے ہیں انہوں نے کچھ نہیں سنا ہے حارث کو کہا کہ نہیں
بلکہ اصل یہ بات ہے کہ میں نے بھی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہ حدیث سنی ہے عبداللہ
نے کہا کہ تم نے کیا سنا ہے اون سے حارث نے کہا کہ وہ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تمہاری قوم نے کعبہ کی بنا کو چھوڑا کر دیا اور اگر تمہاری قوم نے نیا شکر چھوڑا ہوتا تو میں جتنا اونہوں نے
چھوڑ دیا ہے اسکو بنا دیتا سو اگر تمہاری قوم کا ارادہ ہو کہ دوسرا بنا دیں (یعنی جیسا میں چاہتا ہوں)
میرے بعد تو آؤ میں دکھا دوں جو انہوں نے چھوڑ دیا ہے سو آپ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کو دکھایا کہ وہ قریب سات فتنہ کے تھے (یعنی حطیم کی طرف سے) یہ تو عبید اللہ بن عبید کی روایت
ہوئی اور ولید بن عطاء نے بھی مضمون اور زیادہ کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس میں
دو دروازے زمین سے ملے ہوئے رکھتا ایک مشرق کی طرف اور دوسرا مغرب کی طرف اور تم جانتے
ہو کہ تمہاری قوم نے دو دروازے اس کا اونچا کیوں کر دیا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ نے عرض
کی کہ میں نہیں جانتی آپ نے فرمایا تکبر کی راہ سے اور اس لیے کہ کوئی اندر جائے مگر جسو وہ چاہیں
اور حال اون کا یہ تھا کہ جب کوئی اندر جانے کا ارادہ کرتا تو اسکو جانے دیتے جب اندر جانے لگا تو
اوسو ڈھکیل دیتے کہ گڑ بڑتا پھر عبداللہ نے حارث کو کہا کہ تم نے جناب عائشہ صدیقہ سے خود سنا ہے کہ
وہ ایسا فرماتی تھیں انہوں نے کہا ہاں تب وہ اپنی چھڑی سے زمین کو پکڑنے لگا (جیسا کہ کئی شہر
اور شہر ہو جاتا ہے) اور پھر کہا کہ میں آؤ کر تا ہوں کہ اوسے طرح چھوڑ دیتا اور جو کچھ وہاں ہے
کھٹا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی ہے یہ حدیث محمد بن عمر نے اون سے ابو عاصم نے اور کہا مسلم
نے کہ روایت کی ہے عبید بن حمید نے اون سے عبدالرزاق نے اور اندرون نے زوایت کی ابن جریر نے

عن

اسی اسناد ابن کبر کی حدیث کی مانند یعنی جابر بن عبد اللہ بن
 مروان بن ابیہ کہ وہ یطوف بالبعیت اذ قال قاتل اللہ بن الدبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث
 یکنی علی ابن المؤمنین یقول سمعنا نقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا
 عائشہ کہ لو کلا حدنا ان قومک یا کفر لفقضت البیت حتی ان ید فیہ من الحیس فان
 قومک قصر فی البیت فقال الحارث بن عبد اللہ بن ابی ذبیحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 لا تقبل ہذا یا امیر المؤمنین یا کما سمعت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا حدیث
 ہذا قال لو کنت سمعته فیکل ان اھد مکر لکونک علی ما بنی ابن الدبیر رحمہ
 ابی قرعہ روایت ہے کہ عبد الملک بن مروان طواف کر رہا تھا بیت ام کا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ ہلاک
 کرے ابن زبیر کو کہ وہ جہوت باز نہ تھا تھا ام المؤمنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر اور کہتا
 تھا کہ میں نے ان سے سنا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ اگر تمہاری قوم
 نے بنایا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں کعبہ کو توڑ کر حجر کعبہ کی طرف زیادہ کرتا اس لیے کہ تمہاری قوم نے بنائے
 کعبہ کم کر دی سو حارث نے کہا کہ اے امیر المؤمنین ایسا نہ فرمائیے کہ میں نے ہی ام المؤمنین سے سنا ہے کہ وہ یہی
 حدیث بیان فرماتی تھیں تو عبد الملک نے کہا کہ اگر کعبہ گرائے کہ قبل میں یہ حدیث سنا تو ابن زبیر ہی بنا کو قائم
 رکھتا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے معلوم ہوا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے مفسدہ قوم کے خوف سے کعبہ کی تعمیر روانہ رکھی اس سے ثابت ہوا کہ بعض امور شرعیہ میں
 منظر تعلیمات شرعیہ تاخیر روا ہے اور علماء نے کہا ہے کہ کعبہ ہانچ بار طیار ہوا ایک بار فرشتوں
 نے بنایا پھر آپ اہم علیہ السلام نے پھر قریش نے قابلیت میں اور پھر شیری بنا بھی اور پھر حضرت کریم
 ہوئی اور آپ کی عمر مبارک اور وقت پیشیں برس کی تھی یا چھپیں گئے اور اس میں جب آپ کی تہمت
 گری ہے پھر جو تہمتیں بار ابن زبیر نے بنایا اور پھر جو تہمتیں حجاج بن یوسف اور ابی تک حجاج کی بنا موجود
 ہے اور بعضوں نے کہا ہے جو دوبارہ اوتنا ہے یا تین بار اور مارون رشید نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ
 سے پوچھا کہ میں اسے توڑ کر ابن زبیر کی بنا پر بنا دوں تو انہوں نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین میرا
 آپ کو قسم دیتا ہوں کہ اسکو بادشاہوں کا کہلوانا نہ بنائے اور یہ جو ادب کی روایت میں آیا ہے
 کہ بین خرج کر دیا خزانہ کعبہ کا اللہ تعالیٰ راہ میں اس کے معلوم ہوا کہ خزانہ کعبہ کا صرف کرنا اس کی

راہ میں درست ہو مگر منظر مصلحت آپ اس میں درست انداز میں نہ فرمائی کہ لوگ طعن نہ فرماویں اور ان
 روایتوں کو معلوم ہو کہ حطیم سے چہ ذراع بیت اسد کی طرف بیت اسد ہی میں داخل ہو بلا خلاف اور اگر
 سے زائد کہ میں اختلاف ہو اور اگر حطیم میں سے چہ ذراع بیت اسد ہو چوڑ کر طواف کیا تو اس میں دو قول
 ہیں ایک تو یہ ہے کہ روا ہے حسب ظواہر ان حدیثوں کے اور دوسرے یہ کہ حجر کے اندر اور اس کی دیوار
 پر یہی اگر طواف کیا جب یہی طواف صحیح نہ ہوا جب تک حجر کے باہر سے طواف نہ کرے اور یہی صحیح ہے
 اور اسی کی تفسیر فرمائی ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اور اس کی کو قائل ہیں جمیع علماء مسلمین کے
 اور خلاف کیا ہے ان سب کا ابو حنیفہ نے اور انہوں نے کہا ہے کہ اگر حطیم کے اندر کسی نے طواف
 کیا اور مکہ میں ہے تو دوبارہ طواف کرے اور اگر جلا گیا تو ایک قربانی دے اور طواف اسکا کافی
 ہو گیا اور چہرہ علماء کی سند یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر کے باہر سے طواف کیا
 اور فرمایا کہ حجر سے لومنا سکا پھر حجر کے پس قول ابو حنیفہ کا مخالف حدیث ہو اس لیے مردود ہے اور
 ابن زبیر جب تک دیوار میں اونچی نہیں پہنچیں تو پردے ڈال دیے اور مذہب امام مالک کا یہی ہے
 کہ مقصود استقبال قبلہ سے بناے قبلہ ہے نہ زمین اور قاضی عیاض نے اسی سے مشک کیا ہے
 اور کہا ہے ابن عباس نے انکو لینے ابن زبیر کو پردہ ڈالنے کا مشورہ دیا تھا اور ان سے کہا تھا
 کہ اگر تم اسکو گراتے ہو تو لوگوں کو بغیر قبلہ کے سمت چوڑ دیکھ پردہ ڈال دو اور جابر نے کہا کہ پردہ
 کی ضرورت نہیں بلکہ زمین کعبہ یہی قبلہ ہے اور مذہب شافعی وغیرہ کا یہی ہے کہ نماز زمین
 کعبہ کی طرف روا ہے بلا خلاف خواہ دیوار وغیرہ اس کی اونچی ہو یا نہ ہو **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ**
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْجِدَارِ مِنَ الْبَيْتِ هُوَ
قَالَ تَكْرُمُ قُلْتُمْ فَلِمَ لَمْ يَدْخُلُوهُ الْبَيْتُ قَالَ إِنَّ قَوْمَكَ قَصُرَتْ بِهِمُ النُّفُوقُ قُلْتُمْ
فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مَرْتَفِعًا قَالَ كَعَلٌ ذَلِكَ قَوْمُكَ لِيَدْخُلُوا مِنْ شَأْنٍ وَأَوْفَيْتَهُمْ مَنْ شَاءُوا
وَلَوْ لَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُ عَصَى هُجْرٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَأَخَافُ أَنْ تَكُنْ قُلُوبُكُمْ
لَتَنَظَّرْتُ أَنْ أَدْخُلَ الْجِدَارَ فِي الْبَيْتِ وَأَنَّ الْوُجُوهَ بَابُهُ لَا لُجْنٍ تَرْتَجِمُهُ حِجَابُ عَائِشَةَ رَضِيَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَامٌ عَلَى رَجُلٍ دَخَلَ دِيَارَ حِمْيَرَ
 داخل ہو آپ نے فرمایا ان (اس کی ہی رو ہو گیا مذہب ابی حنیفہ کا اور سب جائز ہو طواف حطیم کے اندر

اسلئے کہ وہ داخل بیت ہوا میں نے بہر عرض کی کہ اسکو بیت السدین کیوں نہ داخل کیا آپ نے فرمایا یہ تمہاری
 قدم کی حرکت ہو کہ ان کے پاس خرچ کم ہو گیا بہر میں نے عرض کی کہ دروازہ اسکا کیوں اونچا ہے آپ نے
 فرمایا یہ بھی تمہاری قوم کا کیا ہوا ہے تاکہ جبکو چاہیں اسکو جانے دیں اور جبکو چاہیں بچانے دیں اور اگر
 تمہاری قوم نے نئی نئی جاہلیت نہ چھوڑی ہو تو اچھے پر خیال نہ ہو تاکہ انکے دل بدل جائیں گے تو میں
 ارادہ کرتا کہ داخل کروں دیواروں کو لینے حکیم کی بیت السدین اور دروازہ اس کا زمین کو لگا دیتا
 کہا مسلم نے اور روایت کی ہے یہی حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ نے اون سے عبد اللہ بن مسعود سے
 نے اون سے کہ بیان نے اون سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ انہوں نے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج کو اور بیان کیا حدیث الحسن بن علی
 کہم معنی اور اس میں یون ہے کہ کہا انہوں نے کہ دروازہ اسکا اتنا اونچا کیوں ہے کہ بغیر ستر ہی کے
 اوپر نہیں جا سکتی اور حضرت کے جواب میں یون ہے کہ میں ڈرتا ہوں کہ ان کے دل نفرت نہ کر جائیں
باب فی بیان عن عبد اللہ بن عباس انہ قال کان الفضل بن عباس یرتد فیفت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاءہ امّا اذہ تین ختم یتفتتہ فجل الفضل
 رعی اللہ کما اعنہ یظہر الیہ و یظہر الیہ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یصرف وجہ الفضل الی الشیخ الاخری قالت یا رسول اللہ ان فدیختہ اللہ علی عبدہ
 فی الحج اذ رکت اذ سجدت کیا لا یستطیع ان یمتبت علی الزاجلہ انا حججہ عنہ قال
 نعم وذلک فی حجة الوداع ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے فرمایا کہ فضل بن عباس رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسا پیڑا رہے پیچے سو ایک عورت آئی ختم کے قبیلہ کی اور
 وہ پوچھنے لگی اور فضل اس کی طرف دیکھ کر گئے اور وہ فضل کو دیکھنے لگی اور رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فضل کا منہ دوسری طرف پھیر دیتے تھے غرض اس عورت نے عرض کی کہ اے رسول
 اللہ کے اللہ نے جو اپنے بندوں پر حج فرض کیا تمہارے باپ پر بھی ہوا اور وہ بوڑھے ہیں کہ سوار
 پر سوار نہیں ہو سکتی کیا میں اسکی طرف سو حج کروں آپ نے فرمایا کہ ہن اور یہ ذکر حجۃ الوداع کا
 ہے **ف** اس حدیث کی کوئی مسئلہ معلوم ہے ایک سواری پر دو آدمی کا بیٹھنا

روا ہے کہ اجنبی عورت کی آواز عند الحاحت سنا روا ہے ^۱ اور اس کی طرف نظر کرنا حرام ہے
 ۱۔ امر معروف نہ تہہ نہ کرنا کہ اپنے ہاتھ سے فضل کا موہ نہ بہہ دیا ^۲ عاخرہ ایس کی طرف غیبت
 کے طرح کرنا درست ہے اور سب طرح میت کی طرف ^۳ مرد کی طرف عورت کو حج کرنا درست ہے ^۴
 اور والدین کی خدمت کرنا اور کافر قرض ادا کرنا یا ادا نہ کرنا کی طرف حج یا انکار نفقہ دینا موجب سعادت مندی
 ہے ^۵ واجب ہونا حج کا ایسے شخص پر جو خود قدرت سفر کی نہیں رکھتا مگر دوسرے حج کر سکتا ہے
 اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا ^۶ اور روا ہے عورت کو حج کا بلا محرم حب وہ اپنی جان سے
 مطمئن ہو اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور جائز ہے ان سب کو نزدیک حج کرنا عاخرہ یا سب کی طرف
 اور مالک اور لیث اور حنبل کا قول ہے کہ حج نہ میت کی طرف سے اور نہ کسی اور کی طرف سے درست
 ہے اور اگر پیچھے وصیت بھی کی ہو اور یہی روایت ہے امام مالک کی طرف ^۷ مگر یہ حدیث ان سب پر حجت
 ہے ^۸ اِنَّ اِيَّيْكُمْ كَيْفَ تَرَىٰ فِي رُفِيقِهِ ^۹ اِنَّ اَمْرًا مِّنْ خُتْبِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 بَعْضُهُمْ فَعَالَ التَّيْبُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَنْهُ فَضَّلَ رَوَيْتُ عَنْ اَبِيهِ كَمَا اِيك عَزَتْ قَبْلَ
 خُتْمِ كِي اَوْسِي كَمَا يَارَسُوْلُ اَسْمَاءُ ابْنُ بَرْزَسَہ اور اس پر حج اسد نقالی کا فرض کیا تو اسے اور
 وہ سواروں کے پیٹ پر بچھ کر نہیں بیٹھ سکتا تو آپ نے فرمایا کہ تم اس کی طرف سے حج کرو ^{۱۰} اِنَّ عَائِشَہ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَقَرْنِ كَمَا يَالرَّحْمَاءِ فَقَالَ مِّنَ الْقَوْمِ كَالْوَالِدَيْنِ فَقَالَ كَالْوَالِدَيْنِ
 اَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْرَعَتِ اِلَيْهِ اَمَوْرُكُ صَدِيقًا لِّمَا فَكَانَتْ اِلَى الْخَدَّ
 سَجَّ كَمَا كَقَرْنِ كَمَا يَالرَّحْمَاءِ ثُمَّ رَحِمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَيْتُ
 كِي كَأَبِ كَو كَبْرَ اَوْثَمُونَ كَسَ سَوَارِ لُؤْكَ لَ رَوَّاحِينَ اور اپنے بچہ کو کون کون لوگ ہو اور انہوں نے کہا کہ سنا
 آپ اور لوگوں نے بچہ کو آپ کون ہیں آپ نے فرمایا کہ اس باک کا رسول ہیں تو ایک عورت نے ایک رٹ کے
 کو ہاتھوں سے بلند کیا اور عرض کیا کہ کیا اس کا حج صحیح ہے آپ نے فرمایا کہ مان صحیح ہے اور تو اب اس کا کھڑ
 ہے (یعنی مان باپ کو) ^{۱۱} اس حدیث سے کسی مسئلہ معلوم ہوئے اول یہ کہ لقب اصلی اور صحیح اور
 مستنون ہم لوگوں کا مسلمان ہے اور اس کے سوا احوال القاب یا پہلو ہوئے ہیں جیسے حنفی شافعی حنبلی وغیرہ
 یہ سب مشجلہ بدعات و محدثات میں ہیں پس مومن کو لازم ہے کہ اسی لقب مستنون کو پسند کریں اور القاب محدثہ

اس حدیث میں بڑے فوائد ہیں اور مروی ہے کہ یہ سائل اقرع بن حابس ہے اور اصولیوں نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ اگر مقتضی تکرار کا ہے یا نہیں لیکن ہم میں نہیں اول یہ کہ مقتضی تکرار ہے ثانی یہ کہ نہیں ثالث یہ کہ محل توقف ہے اور جو قائل توقف میں وہ اسی حدیث ہی استدلال کرتے ہیں کہ اگر مقتضی توقف ہے جب ہی سائل نے سوال کیا اور باقی بحث اس کی کتاب اصول میں ہے اور یہ جو فرمایا کہ مجھے اتنی ہی بات پر چوڑا دلچ اس سے ثابت ہوا کہ اصل یہ ہے کہ بدرون پر کوئی چیز واجب نہیں جب تک شائع کی طرف سے کوئی حکم نہ پہنچے اور یہی سچا مذہب ہے اصولیوں کا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَكَانَ مُحَمَّدٌ مِنْ خُصَّةِ رُسُلِهِ اور اس سے ثابت ہوا کہ سلف نے جس کے بارہ میں سکوت کیا ہے اس میں ساکت رہنا جائز ہے نہ وجہ ہے یا مسائل کمزور اور بڑے یاقین مسئلہ تقدیر یا اور بہت سے غرضات اور خبر عبدیات ہیں کہ بچوں میں دنوں کی طویل یا طویل یا بجا ہے ہر ہی میں ایسی لائینی بالون اور بیودہ تقریرون سے دور رہنا اور احکام میں اپنے فرمایا کہ جب ہو سکے بچاؤ وہ مفہوم نما کہ احکام جب فرض ہوتے ہیں کہ انکی استعانت ہو اور منہا ہی میں آپ نے یہ فتیہ نہیں لگائی کہ اگر سے بہر حال بچنا ضرور ہے اس لیے کہ جلیب منہضت ہو دفع مصرتز بادہ اہم ہے غرض یہ فرمایا آپ کا کہ جب میں حکم کروں تو کہو اے اللہ جو ام الکرم میں سے ہے کہ نہ اس کے مسائل کو شامل ہے مثلاً نماز و وضو میں سے قضا ممکن ہو بچاؤ اور جب قدرت نہ ہو مثلاً قیام یا استعمال یا ن کا وہ معاون ہو اور یہ طریقہ سے ازالہ منکرات میں جہاں تک ہو سکے بچاؤ اور یہ حدیث موافق ہے اس قول اللہ تعالیٰ وَكَانَ مُحَمَّدٌ مِنْ خُصَّةِ رُسُلِهِ

باب سفر للزوجة من غير حرج الى الحج عورت حج وغیرہ میں ہے حرم کے سفر نہ کرے **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ امْرَأَةٍ تَسَافِرُ امْرَأَةً فَتَلْبَسُ ثِيَابَ رَجُلٍ وَتُحْجُّ بِهَا** اس نے پوچھا کہ اگر ایک عورت کسی مرد کے لباس پہنے اور حج کرے تو کیا جائز ہے؟

اور روایت میں ہے کہ ان کے باپ نے کہا کہ میں دن گراؤں کہ اس کے ساتھ کوئی ذو حرم ہو **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ امْرَأَةٍ تَسَافِرُ امْرَأَةً فَتَلْبَسُ ثِيَابَ رَجُلٍ وَتُحْجُّ بِهَا** اس نے پوچھا کہ اگر ایک عورت کسی مرد کے لباس پہنے اور حج کرے تو کیا جائز ہے؟

وَالْأَمْرُ بِالْإِخْرَاجِ كَمَا فِي مَسِيرَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِذَا دَخَلَ مَدِينَةً فَخَرَّ سَاجِدًا لِرَبِّهِهَا
 صلى الله عليه وسلم نے فرمایا خلال نہیں کی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اس پر اور بچہ پل دن بچہ کہ سفر کرے
 تین رات کا اگر اس کو ساتھ کوئی محرم ہو **ف** ابو داؤد کی روایت ہے کہ ایک بڑے کا سفر نہ کرے اور
 بیدار ہے دن کی مسافت ہو اور یہ اختلاف پر سبب اختلاف سائلین کے ہے کہ جیسا جس نے سوال کیا
 ویسا جواب پایا اور یہ راوی نہیں کہ جہان تین دن کی نہیں نہ کرے دن ایک دن کا سفر جائز ہے یا
 ایک بڑے کا چنانچہ بیعتی سے بھی تصریح کی ہے کہ مثلاً کسی نے کہا کہ ایک دن کا سفر عورت کو ہے
 اگر فرمایا نہیں پھر کسی نے کہا دو دن کا کرے آپ نے فرمایا نہیں اور جس نے جیسا شمار روایت کر دیا اور سب
 روایتیں صحیح ہیں اور مطلب سب کا یہی ہے کہ مطلق جبر سفر کا نام آوے خواہ بہت ہو یا تھوڑا ہے
 محرم کے روایتیں ہیں اور یہی مضمون ہے ابن عباس کی روایت کا جو مسلم میں وارد ہے کہ اس میں
 مطلق سفر کی نہیں آئی ہے اور سب پر اجاب ہے امت کا کہ عورت پر حج فرض ہے جب استطاعت ہو تو
 مرد پر ایسا کہ اللہ تعالیٰ نے عام حکم دیا ہے **عَلَى النَّاسِ حُجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ الْكَبِيرُ سَبِيلًا مَكْرُمًا**
 اس میں اختلاف ہے کہ محرم شرط ہے یا نہیں سو ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ حج کے وجہ سے محرم شرط
 ہے مگر اس وقت کہ مکہ کے اور اس کے بیچ میں تین منزل کی مسافت کم ہو اور ایک جماعت محدثین
 کی ادن کے موافق ہے اور اصحاب رباعی اور یہی حسن بصری اور بخاری اور ابو داؤد کی مشہور روایت
 ہے اس میں اور عطا اور سعید بن جبیر اور ابن سیرین اور مالک اور اوزاعی اور شافعی کی مشہور روایت
 ہے کہ محرم شرط نہیں بلکہ یہ شرط ہے کہ ایسا کہ امن اور اطمینان جو اپنی ذات کا اور اصحاب
 شافعیہ سے کہہ رہے کہ امن حاصل ہوتا ہے تین چیزوں سے یا خوب ہو یا اور کوئی محرم ہو یا چند عورتیں
 معتبر قابل اطمینان ہوں اور جب مالک ایک تینوں میں سے نہ ہو تو حج واجب نہیں اور اگر ایک عورت
 معتبر ہو تو حج واجب نہیں مگر جائز ہے اور یہی صحیح ہے اور بعضوں نے حج نقل اور سفر
 تجارت وغیرہ کو بھی روایت ہے جب کسی عورت میں فقہ ساتھ ہوں اور جمہور کا مذہب یہ ہو کہ جائز نہیں
 جب تک شوہر یا محرم نہ ہو اور یہی صحیح ہے احادیث صحیحہ کے روئے اور استدلال کیا ہے اصحاب
 اہل بیت نے اس روایت کو جس میں تین دن کا ذکر ہے کہ ایسا کہ ادن کے یہاں قصر ہی اتنی ہے سفر
 میں روایت ہے اور یہ استدلال فاسد اور متعلق کا مسدود اس لیے کہ روایات اس بارہ میں مختلف

اتنی میں اور سب کا مطلب ہم اور بیان کر چکے ہیں اور ایک ہی ہے غیر مطلق سفر منوع ہے تو وہاں وہ خواہ بہت
 اور سفر کا اطلاق ایک برید سے لگا کر زیادہ تک سب پر آتا ہے اور انکو شہر و نگر کا جواب و نذران شکن میں نے
 خوب دیا ہے مگر مہذب میں ایسا کہا نام لڑوی نے مگر صحیح مسلم میں **مَنْ قَرَّبَ عَمَلًا إِلَى سَعِيدٍ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَجْعَلُونِي مِثْلَ هَذَا امْرَأَةٍ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَجْعَلُونِي مِثْلَ هَذَا امْرَأَةٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَجْعَلُونِي
مِثْلَ هَذَا امْرَأَةٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَجْعَلُونِي مِثْلَ هَذَا امْرَأَةٍ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَجْعَلُونِي مِثْلَ هَذَا امْرَأَةٍ
 بہت پسند آئی اور میں نے اون سے کہا کہ آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنی ہے انہوں
 نے کہا کہ جو میں نے اون کو نہ سنی ہوئی تو میں کیوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرتا ہوں
 بات کی جو آپ کو نہیں بنی اب اسنو کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ باندھو تم کو باندھو
 کو (یعنی سفر نہ کرو) مگر تین مسجدوں کی طرف ایک میری یہ مسجد اور دوسری مسجد الحرام اور تیسری مسجد
 اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) اور ستائیس میں نے آپ کو فرماتے تھے کوئی عورت سفر نہ کرے دو دن
 کا زمانہ میں سے مگر اور کے ساتھ ذو محرم ہو یا دس کا شوہر ہو **ف** اس میں بڑی فضیلت ہے
 ان تین مسجدوں کی اس لیے کہ یہ انبیاء علیہم السلام کی بنائی ہوئی ہیں اور افضل ہیں ان مساجد
 سے جو اور لوگوں نے بنائی ہیں اور اگر نذر کی کسی نے مسجد الحرام کی تو وہ نذر لازم ہو گئی اور ضرور ہے
 اسکو کہ قصد کرے وہاں کا حج اور عمرہ کے لیے اور ان کے سوا دوسرے مسجدیں یعنی مسجد بنوی اور مسجد قضی
 کی اگر نذر کرے تو اس میں امام شافعی علیہ الرحمۃ کے دو قول ہیں اصح یہ ہے کہ قصد ان کا بھی مستحب ہے
 اور واجب نہیں اور دوسرا قول ہے کہ واجب ہے اور یہی قول ہے اکثر علما کا اور رسوا ان کے باقی
 حجتی مساجد میں ساری دنیا کی نہ انکا قصد نذر سے واجب ہوتا ہے نہ نذر انکی زیارت کی منفعت ہوتی
 ہے یہی مذہب ہے ہمارا اور کافہ علما کا مگر محمد بن مسلمہ مالکی نے کہا ہے کہ جب نذر کرے مسجد تبا کے
 جانے کی تو واجب ہو جاتا ہے قصد اسکا اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہر جگہ میں وہاں جا
 تھے کبھی سوار اور کبھی پیادہ اور مذہب جمہور کا یہ ہے کہ اگر مسجدوں میں رسوا ان تین مسجدوں کے

ان نذر رکست تو مستفید ہی نہیں ہوئی اور نہ اوس پر کچھ لازم آتا ہے اور امام احمد نے کہا ہے کہ کفار و یسین بنو
قسم اوس پر واجب ہوتا ہے اور علما کا اختلاف ہے ان تین مسجدوں کے سوا اور جگہ کے سفر میں جس پر قبور صالحین
کی زیارت کو یا اور موضع فاضلہ کے دیکھنے کو تو شیخ ابو محمد جوینی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ وہ
حرام ہے اور اسپر طرقت اشارہ کیا ہے فاضلی عیاض نے (نودی) بہتر حکم کہتا ہے یہی قول حدیث سے
مناسبت رکھتا ہے اس لیے کہ جب اور مساجد کی طرف سوا ان مسجدوں کے کفر درست نہ ہو اور نذر ان
کی صحیح ہوئی حالانکہ وہ خداوند تعالیٰ کے نام مبارک پر بنا کی گئی ہیں اور ان کی طرف جانے کے
فتائل ہی سے شمار صدقوں میں وارد ہوئے ہیں کہ ہر قدم پر نیکی لکھی جاتی ہے اور گناہ معاف ہوتا
ہے اور بشارت دی ہے جناب رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور نام کی مساجد کی طرف انہیں
میں جانے والا رکھ کر اور اعتکاف کیا جاتا ہے ان میں خالص اسلام پاک کے واسطے اور ثواب پاتا ہے
اوس کا صاف رکھنے والا اور جہاں دینے والا اور بشارت جنت کی ہے اوس کے بنانے والے کو اور
خاندان اکہلاتا ہے ہر قبور صالحین وغیرہ کی طرف کیونکر جائز ہو گا کہ ان کے پختہ کرے اور گنبد
بنانے والے پر لعن و طعن شائع کی طرف سر مروی ہوا ہے اور حبیب سجد نبوی اور سجد انصاری کی نذر
میں شافعی کے اور محدثین کے دو قول ہوئے تو اور کسی جگہ کی نذر کب صحیح ہو سکتی ہے اور جب مسجد نبی
کی نذر کے صحیح دھونے میں تمام علما کا اتفاق ہوا سوا محمد بن سلیمان کے اور کوئی مقام متبرکہ کی
نذر کب صحیح ہو سکتی ہے غرض سفر کرنا قبور اولیاء کی زیارت کے لیے ناجائز ہے اور جن لوگوں نے اس
کا خلاف کیا ہے ان کے پاس کوئی دلیل قوی نہیں جیسے امام الحرمین وغیرہ میں علی الخصوص اس
وقت میں کہ مقابر اولیاء اذنان اور اصنام کا حکم پیدا کریں بیٹے دنان نذر میں مالی جاوین دوانے
چڑھائے جاوین اور مسجد کے جاوین طواف کیا جاوے معاذ اللہ من ذلک اس وقت وہ حکم اذنان
میں ہیں اور نہ مکین ان امور کے بت پرست اور شریکین کے حکم میں اور وہ مقابر اور جہاں بڑھانے
اور منہدم کرنے کے قابل ہیں ایسا شخصیت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہنا یدفک یا اللہ میری قبر کو بت نہ بناؤ کہ بوجہ جاوے ہر جب قبر مبارک مشرکوں کے حق میں
بت ہو جاوے انحال شریک کے ازکاب سے تو بد موٹھ پیدا اور مشکلوں سے کہ ساتھ تیرا اعتقاد
ہے پناہ اللہ تعالیٰ کی ان مشرکوں کو اور پرستوں کے عقائد باطل سے جنہوں نے سفر مقابر کو حرج

پھر فرمایا کہ اگر تم اس کے کلمات کا جلدانا تو انہیں مہات سے ہو اور احب واجب
 اور افرین حضور یا تبارک ہے **قَدْ خَلَقَ قَالِ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا نَافِلَةً وَاقْتَنَى بَاقِي الْحِكْمِ نَيْتٍ قَوْمَهُ نِيَّةً كَمَا كَرِهَ
مَسِيرَةَ يَوْمَيْهِ رَاكِبًا وَمَعَهَا رُجُوعًا اَوْ ذُو حَكْمٍ وَاقْتَنَى بَاقِي الْحِكْمِ نَيْتٍ قَوْمَهُ نِيَّةً كَمَا كَرِهَ
 ابی سعید خدری سے سنا کہ انہوں نے کہا فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار باتوں کو
 سوچ کر پسندائیں اور اچھی معلوم ہوئیں منہم کیا آپ نے اس سے کہ سفر کرے عورت و دون کا اگر جب
 اس کے ساتھ اور کا شوہر ہو یا ناستے والا اور بیان کی باقی حدیث **ابن سَعِيدٍ**
الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَسْأَلُوا الْمَرْءَ ثَلَاثًا اِلَّا مَاتَ ذِي حَكْمٍ وَهِيَ جَوَابُ بَرِّكَدَرٍ
سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثَلَاثٌ
كَيْلَ اِلَّا مَاتَ ذِي حَكْمٍ وَهِيَ جَوَابُ بَرِّكَدَرٍ
 کیا یا اِلا و ممت ذی حاکم و چھم وہی جواب برکدرا **ثَلَاثٌ**
 سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اسی اسناد و وہی مضمون مروی ہے **ابن سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
اَللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ مُسْلِمَةٍ تَسْأَلُ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا بَعْلٌ
ذُو صَوْمَةٍ مِثْلِهَا وَهِيَ مَضْمُونٌ فِي سَمْعِ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَسْأَلُ
مَسِيرَةَ يَوْمٍ اِلَّا مَاتَ ذِي حَكْمٍ وَهِيَ جَوَابُ بَرِّكَدَرٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ
تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَسْأَلُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ اِلَّا مَاتَ ذِي حَكْمٍ وَهِيَ جَوَابُ بَرِّكَدَرٍ
 وہی مضمون ہے **ابن سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
اَللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَسْأَلُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ اِلَّا وَمَعَهَا بَعْلٌ
 مضمون ہے **ابن سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ بِالْمَرْأَةِ قَوْمٌ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تَسَافِرَ سَفَرًا
 يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ نَصَاحَةً أَوْ مَعَهَا أَبَوَاهَا أَوْ ابْنُهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ أَخُوهَا أَوْ ذُو حُرْمَةٍ
 مَعَهَا ترجمہ البوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں
 نہیں اور مسورت کہ جو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن کا سفر کرے یا زیادہ
 کا مگر حب اس کے ساتھ اور کا باپ ہو یا فرزند یا شوہر یا بیٹی یا اور کوئی نامی دار کہ جس سے پردہ
 نہ ہو **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْأَسْنَادِ عَنْ شَيْءٍ مِثْلَ أَسَى مَرُودِي هُوَ **عَنْ** ابْنِ عَجَلَانَ
 رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَنْحَبِرُ فِي قَوْلِ لَا
 يَحِلُّ لَنَ كُجَلٍ بِمَرْأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو حُرْمَةٍ وَلَا تَسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي حُرْمَةٍ نَقَامُ
 رَجُلٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَةً وَإِنِّي أَكْتَبْتُ فِي غَيْرِ وَهٍ
 كَذَا أَوْ كَذَا فَقَالَ انْطَلِقِي مَعَ امْرَأَتِكَ ترجمہ ابن عباس فرماتے تھے کہ جناب رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ کوئی مرد کسی عورت کو ساتھ ایک مکان میں اکیلا نہ ہو اور نہ
 عورت سفر کرے مگر نامی دار کے ساتھ سو ایک شخص کھڑا ہو اور جس سے عرض کی کہ یا رسول اللہ
 میری عورت توجھ کو جاتی ہے اور میں فلاں لشکر میں کہا گیا ہوں جو فلاں طرف جاتا ہے تو آپ
 نے فرمایا کہ تو جا اپنی عورت کو ساتھ حج کر **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جب دو چیزیں باہم جمع ہو
 جاویں اور دونوں ادانہ ہو سکین تو اذن میں سے جو ضرور زیادہ ہو اس کو سجالا دین اس لیے کہ مغزوہ
 میں دوسرا شخص بھی جا سکتا ہے بخلاف حج کے کہ دوسرا اس کی عورت کو ساتھ نہیں جا سکتا ۔
عَنْ عَمْرِو بْنِ هَذَا الْأَسْنَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ
 الْأَسْنَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ كُرْدٍ وَلَا يَحِلُّ لَنَ كُجَلٍ بِمَرْأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو حُرْمَةٍ **عَنْ** ابْنِ جَبْرِ
 اسے اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہے اور اس سے مراد خلوت کا ذکر نہیں ۔
بَابُ اسْتِحْبَابِ الْتَكْرِارِ ذَا رَكْبَةٍ وَابْتِهَاجِ مَتْرُجِهَا لِسَفَرِهَا وَغَيْرِهِ وَهِيَ
الْأَقْصَلُ مِنْ ذَلِكَ جب جاؤ پر سوار ہو تو کیا ذکر کے **عَنْ** ابْنِ عَمْرٍو رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَوْعَلَ بَعِيرَهُ خَارِجًا
 رَأْسَ سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ إِلَهِی سَخَّرَ لَنَا هَذَا أَوْ مَا كُنَّا أَلَمُقِرِّينَ

وَأَنَا إِلَيْكُمْ مُنْقَلِبُونَ اللَّهُمَّ شَاكِلْ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبَرَّ وَالْقَوِي وَهَرِ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى
اللَّهُمَّ كَرِّهْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَارْطُوعَنَا بَعْدَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ
وَالْحَالِيْنَةُ فِي الْكَهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ السَّفَرِ الْكَاسِبِ الْمُنْقَلِبِ وَسُوءِ الْمُنْقَلِبِ
فِي الْمَالِ وَالْكَهْلِ وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَرَدَّ فِيهِنَّ السُّبُوحُ فَأَيُّهُنَّ عَابِدٌ وَكَانَ لِي سَاحِلٌ وَدَى

شمس محمد عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب انچوٹ پر سوار ہوتے کہیں سفر میں
جائے کہ تو تین بار اللہ اکبر فرماتے پھر یہ دعا پڑھتے سُبْحَانَ سَے دُآ اَلْ اَلْ تک پڑھا کر پھر وہ پروردگار
جس نے ہمارا ویل کر دیا اس جانور کو اور ہم اوس کو دیا نہ سکتے تھے اور ہم اپنے پروردگار کے پاس
لوٹ جانے والے ہیں یا اللہ ہم مانگتے ہیں تجھ کو اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری اور ایسے کام
جسے تو پسند کرے یا اللہ آسان کر دے ہمیں اس سفر کو اور اوس کے نشان کو ہمیں ہموار کر دے یا اللہ
تو رفیق ہے سفر میں اور تو خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے سفر کی تکلیفوں اور رنج
اور غم سے اور بڑے حال میں لوٹ کر آنے سے مال میں اور گھر والوں میں یہ تو جاتے وقت پڑھتے اور جب
لوٹ کر آتے جب ہی مگر اوس میں اتنا زیادہ کہتے آہوں سے اخیر تک جیسے ہم لوٹنے والے ہیں اور توبہ
کر نیوالے خاص اپنے رب کو پوچھنے والے اور سبکی تعریف کرنے والے **فائدہ** اس میں ہوا کہ

جو سفر کو جادے سنت ہو کہ یہ دعا پڑھے تاکہ اوس کو گھر میں اور سفر میں اللہ کی حمایت و ضمانت ہو کہ
نہ دوسرا کرے جیسے مشرکان بے دین کلمہ گو یاں مبتدعین کرتے ہیں کہ چلتے وقت امام ضامن کی ضمانتی
پولتے ہیں اور ان کے نام کا پیسہ دہیہ اشرفی بازو پر پناہ دیتے ہیں پھر ان بے دم بصورت مرد بھی
نہیں سمجھتے کہ ایک امام کس کس کی ضمانتی کریں گے ہر روز لا کھنڈن آدمی سفر کرتے ہیں اور یہ طریقہ انہوں
نے مشرکان کے سے سیکھا ہے کہ وہ ہر جگہ ہیں جب اترتے کہتے کہ اس جگہ کے جنگی پناہ میں آئے غرض
غیر خدا کی حمایت میں آئے ہیں یہ اور وہ دونوں برابر ہیں بخود یا اللہ میں بولا رو بولا **معوذہ**
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْحَبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
سَافَرَ يَتَعَوَّذُ بِمِنْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ السَّفَرِ الْكَاسِبِ الْمُنْقَلِبِ الْخَوْرِ بَعْدَ الْكَلْبِ دَعْوَةَ الْمُطَلِّكِ وَدَعْوَةَ
الْمُنْظَرِ فِي الْكَهْلِ **العمر بن سرحس** نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو
اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے سفر کی مشقتوں سے اور غمگین ہوا کر لوٹنے سے اور پہلا ہی کے بعد پہلی

کیطرت لٹو سے اور اہل دمال میں برای و کپینے سے **ف** ہبلای کے بعد برائی کیطرت لٹنا ہے
 کہ طاعت ہو معصیت کیطرت یا ایمان سے کفر کیطرت یا سنت ہو بدعت کی یا توحید سے شر کیطرت
 آجنا پناہ اسد تعالیٰ کی ایسی حالت سے **ع** عا جیم بخدا کہ لا سنا دمیتکہ غیب ان فی حدیث
 عبد الواحد فی المال والاکھل و فی ردایہ محمد بن حازم وقال یبک ایا لاکھل اذ ارجع
 و فی روایتہما جمیعاً اللہ عز و جل اعوذ بک من قحطک الشفین عا جیم سے اسی سناد سے
 وہی و عائد کہ روایت ہوئی مگر عبد الواحد کی روایت میں نے المال والاکھل ہے اور محمد بن حازم کی روایت
 میں یہ کہ اہل کا لفظ پہلے بولتے جب لڑتے اور دونوں کی روایتوں میں یہ لفظ ہے اللہم سے آخر
 یعنی یا اسد پناہ مانگنا ہوں میں سفر کی مشقتوں سے **ب** باب مایقال اذا رجع من سفیر الحج
 وغیرہ سفر حج وغیرہ سے لوٹنے کا بیان **ع** عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم اذا قتل من الحیوین او اللہ رایا او الحج او العقیق اذا اوتی علی نسیۃ او قد خد
 کے سیر قلنا ثم قال لا اله الا الله وحده لا شریک لہ کہ لہ الملک وهو علی کل شیء
 قدیر اربون قایبون عایدون ساجدون لیونکاحا مدون صدق اللہ وعدہ و ذکر
 عبدہ و ذکرہم الکحزاب وحده ترجمہ عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب طہر
 لشکرون سے یا چوٹی جماعت سے لشکر کی یا حج و عمرہ سے توجہ پہنچ جاتے کسی ٹیلہ پر یا اونچی زمین
 لشکر کی بپوتین بار لالہ سے آخر تک پہنچ کوئی معبود الا حق عبادت کے نہیں ہے سوا اسد تعالیٰ کے
 اور کوئی شریک نہیں اور کا اوسیکلی ہے سلطنت اور سیکر لے ہے سب تعریف اور وہ سب کچھ کر سکتا
 ہے ہم لوٹنے والے رجوع ہونے والے عبادت کرنے والے سجدہ کر لے والے اپنے رب کی خاص حمد
 کرنے والے میں سچا کیا اسد پاک نے وعدہ دینا اور مدد کی اپنے غلام کی اور شکست دی لشکرون کو اکبر
ع ابن عساکر عنی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ یقول لا اله الا الله
 ایوب کان فیہ الذکبین مکرین ترجمہ وہی مضمون نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی
 ہو اگر ایوب کی روایت میں مکبر و بار مذکور ہے **ع** ابن کثیر قال کان فیہ الذکبین مکرین
 اقبلنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اننا اذ اقبلنا وصفتہ و رؤیتہ علی ناقصہ
 حتی اذا کنا بکھیر المدیۃ قال ایوب کان فیہ الذکبین مکرین ایوب کان فیہ الذکبین مکرین

يَقُولُ ذَلِكَ حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ النَّبِيُّ كَمَا كَرِهَ اَوْ رَابِطًا اَوْ رَسُولًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرًا
 اَوْ مَضِيًّا اَيُّهُ اَوْ مَنًى بِرَأْسِهِ سَوَاءً بَنِي نَبَاتٍ كَرِهَ مَدِينَةَ يَثْرِبَ اَوْ مَدِينَةَ يَثْرِبَ اَوْ مَدِينَةَ يَثْرِبَ
 حَامِدُونَ تَكْرُغُضُ مَدِينَةَ تَكْرُغُضُ مَدِينَةَ تَكْرُغُضُ مَدِينَةَ تَكْرُغُضُ مَدِينَةَ تَكْرُغُضُ مَدِينَةَ تَكْرُغُضُ
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ مَضْنُونَةٌ بِكَابٍ اسْتِخْبَابُ الدُّوَلِ بِطَيَّاتٍ
 ذِي الْحَلِيفَةِ وَالصَّلَوةِ بِهَا اِذَا صَدَرَ مِنَ الْحِجَّةِ وَالْعُمْرَةِ وَغَيْرِهَا كَتَبَ بِهَا بِطَيَّاتٍ
 الْحَلِيفَةِ مِنْ اَوْتَرَةِ كَابِيَانِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ
 اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَاجَ بِالْبَطَاءِ الَّتِي يَدِي الْحَلِيفَةِ فَصَلَّى بِهَا قَالُوكَانَ عَبْدُ اللهِ
 ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 اَوْثَرُ بَنِي نَبَاتٍ كَرِهَ مَدِينَةَ يَثْرِبَ اَوْ مَدِينَةَ يَثْرِبَ اَوْ مَدِينَةَ يَثْرِبَ اَوْ مَدِينَةَ يَثْرِبَ
 عَنْ تَابِعٍ قَالُوكَانَ اَبُو عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَدِي الْحَلِيفَةِ بِالْبَطَاءِ الَّتِي يَدِي الْحَلِيفَةِ
 الَّتِي كَانَتْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ بِهَا وَفَصَلَّى بِهَا نَافِعُ بْنُ كَبْرِ بْنِ عُمَرَ
 اَوْثَرُ بَطْنِ ذِي الْحَلِيفَةِ مِنْ بَنِي ثَبَاتٍ اَوْ مَدِينَةَ يَثْرِبَ اَوْ مَدِينَةَ يَثْرِبَ اَوْ مَدِينَةَ يَثْرِبَ
 هِيَ اَيُّهَا بَنِي كَبْرِ اَوْ مَدِينَةَ يَثْرِبَ هِيَ عَنْ تَابِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللهِ قَالُوكَانَ اِذَا صَدَرَ مِنَ الْحِجَّةِ
 اَوْ الْعُمْرَةِ اَنَاجَ بِالْبَطَاءِ الَّتِي يَدِي الْحَلِيفَةِ الَّتِي كَانَتْ يَخْرُجُ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَافِعُ بْنُ كَبْرِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا هِيَ اَوْثَرُ بَطْنِ ذِي
 الْحَلِيفَةِ مِنْ جَبَانَ حَضْرَتِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَاتِهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
 عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْتَفَعَ فِي مَعْرَسَةِ يَدِي الْحَلِيفَةِ فَقِيلَ لَهُ اِنَّكَ بِطَيَّاتٍ
 مُبَارَكَةٍ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَ مِنْ ذِي
 الْحَلِيفَةِ مِنْ اَوْتَرَةِ كَابِيَانِ كَرِهَ مَدِينَةَ يَثْرِبَ اَوْ مَدِينَةَ يَثْرِبَ اَوْ مَدِينَةَ يَثْرِبَ
 اَبُو عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْتَفَعَ فِي
 مَعْرَسَةِ يَدِي الْحَلِيفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي فَقِيلَ لَكَ بِطَيَّاتٍ مُبَارَكَةٍ قَالُوكَانَ مَوْسَى وَ
 قَدْ اَنَاجَ بِهَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَسْأَلُ مِنَ السَّيِّدِ الْوَادِي بِطَيَّاتٍ الْوَادِي بَنِيهِ وَ

بَيْنَ الْقَبِيلَةِ وَتَسْكَتُ قَرْنٌ ذَلِكَ سَأَلَهُمْ لَمْ يَنْزِلَ عَلَيْهِمْ عَمْرٌ مِنْ رِوَايَةِ كِي كُنْهِ صَلَّيَ اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ كُوفِي فَرَشْتَهُ أَيَا أَرَبَ أَخْرَاشَ بَيْنَ ذِي الْحَلِيفَةِ مِينَ اَوْزَرَ سِرْكَ تَجْهَ سِيدَانِ كَيْ
 بِيحْ مِينَ سَوَاطِجِ أَسْ لَمْ كَمَا كَيْسَ مَبَارَكِ سِيدَانِ مِينَ مِينَ اَوْزَرَ مَوْسَى رَاوِي لَمْ كَيْسَ سَاهِدِ سَالِمِ
 بِنِ عَبْدِ اللَّهِ لَمْ اَوْثَ ثَهْمَا كَيْ اَوْسَ جَلْبَهْ مِينَ مَنَازِكِي جِيَانِ عَبْدِ اللَّهِ ثَهْمَا دِي تَهْ اَوْرَ اسْكَو جَانِزِ
 اَوْرَ خِيَالِ كَرْتَنِ تَهْ كَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ اَوْزَرَ كِي جَلْبَهْ تَهْ اَوْرَ وَهْ اُسْ سَجْدَ سَيْ نِيحْ
 هِ جَو لَطْنِ رَاوِي مِينَ بَنِي مَهْرِي تَهْ اَوْرَ سَجْدَ اَوْرَ قَبْلَ كَيْ سَجْ مِينَ وَهْ مَقَامِ دَاقِقَهْ هُوَا هِ فَ
 اِنْ سَبْ حَذِثُونَ كَيْ رَسْمَ قَاضِي عِيَاضِ نَمْ كَمَا هِ كَا اُتْرَ تَا بَطْحَا كَيْ ذِي الْحَلِيفَةِ مِينَ اَكْرَجْ مَنَازِكِ
 حَجَّ مِينَ نَهْنِ هِ مَكْرَا كَيْ اَصْلُ هِ جَنَابِ رَسُولِ خُدَا صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَا اَوْرَ عَمَلِ هِ اَوْرَ سَبْرِ اِبْلِ مَدِينَا
 حَوْرُ بَرَكْتِ اَوْرَ ثَهْمَا مِينَ اَنَامَرِ سَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ اَوْرَ اسْلِيهِ كَيْ وَهْ سِيدَانِ مَبَارَكِ
 اَوْرَ اِمَامِ مَالِكِ نَهْنِ اَسْ سَجْدَ اَهْمَا اَوْرَ وَجْهِ مَنَازِكِ اَدَا كَرْتَنِ كُو هِي اَوْرَ تَحْبِ هِ كَيْ دِيَانِ سَيْ اَكْرَ اَوْرَ جَاوِ
 حَيْثُ مَنَازِكِ اَدَا كَرْتَنِ اَوْرَ اَكْرَ اَسْ وَهْ مَنَازِكِ اَدَا كَرْتَنِ مَوْزَنَ اَرْبَعِ اَرْبَعِ اَدَا كَرْتَنِ اَوْرَ مَنَازِ
 اَدَا كَرْتَنِ اَوْرَ بَحْرِ عَلِي **بَابُ** كَيْسَ اَلْبَيْتِ مُشْرِكٌ وَكَأَيُّوْتُ بِالْبَيْتِ عُمَرِيَانِ وَبِيَا
 يَوْمَ الْاَكْبَرِ سَبْ مُشْرِكِ كَيْ حَجَّ اَوْرَ طَوَافِ رِيَهْ كِي اَهِي اَوْرَ حَجَّ اَكْبَرِ كَيْ دِنِ كَا بَيَانِ **عَنْ**
 اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي اُمُّ بَكْرِ الصُّدَيْقُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 فِي الْحَجَّةِ الْاُتَى اُمُّهُ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهَا اَلْوَدَاعُ فِي هَذِهِ اَيُّوْتُ وَفِي
 فِي النَّاسِ يَوْمَ الْاَكْبَرِ كَيْسَ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَكَأَيُّوْتُ بِالْبَيْتِ عُمَرِيَانِ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ
 ذَكَرَ اَنْ حُمَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ يَقُولُ يَوْمَ الْاَكْبَرِ يَوْمَ الْاَكْبَرِ كَيْسَ اَكْبَرِ مِينَ اَجَلِ حَدِيثِ
 اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَلْبُو هُرَيْرَةُ نَمْ كَمَا كَيْسَ اَبُو بَكْرٍ صَدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَوْسَرِ
 حَجَّ مِينَ دَاوَدَ فَرَا يَا جِسْ مِينَ رَسُولِ لَمْ اَوْنِ كَا اَسِيرِ كَيْ حَجَّ اَلْوَدَاعِ كَيْ قَبْلِ اَوْرَ مَجْهَ رَوَاةُ كَيْ اُسْ حَاجَتِ
 مِينَ كَيْ جَو بَكَارْتَنِ تَهْ مَنَازِكِ دِنِ كَا اَسْ سَالِ سَيْ عِدَا بَ كُوِي مُشْرِكِ حَجَّ كَا اَوْسَ اَوْرَ مَنَازِكِ بَيْتِ
 اَسْ كَا نَزْكَ سَبْ كَرَطَا كَيْ سَيْسَ مُشْرِكِ لَوَكْ اَيَامِ جَاهِلِيَّتِ مِينَ كَرْتَنِ تَهْ اَبْنِ ثَهْمَا بِيَهْرِي لَمْ
 كَمَا كَيْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَيْ فَرْزَنْدِ حَمِيدِ يَهِي كَهْتَنِ تَهْ كَيْ اَكْبَرِ كَا دِنِ اَوْسِي كَرَا دِنِ هِ اَسِي اَبُو هُرَيْرَةَ كِي حَدِيثِ
 كَيْ سَبْ **فَ** اَيْنِ اَسْ بَاكِ جَلْ جَلَالِ لَمْ كَرْمَ فَرَا يَا تَهَادَا اَذَانُ مِينَ اَللَّهُ وَرَسُولُهُ اَلِي النَّاسِ

عبدالرزاق نے اپنی سند میں ابن عمر سے یہ حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس میں یون کہ اسد پاک اور تہا ہے
آسمان دنیا اور بندوں کا فخر کرتا ہے فرشتوں پر اور فرماتا ہے کہ ہر میرے بند و مہین کہ میرے پاس جانتے ہو
میں پریشان بال اگر گرد آؤ جو ہر دن سے اور میری رحمت کی امید رکھو مہین اور میرے عذاب سے ڈرو
میں حالانکہ مجھے انہوں نے دیکھا نہیں اور کیا حال ہو ان کا اگر مجھے دیکھیں پھر باقی حدیث ذکر کی اور
اس سے اور تا خدا پاک کا آسمان دنیا پر ثابت ہوا اور اس کے ظاہر پر ہم ایمان لائے ہیں اور کیفیت
اوسکی پروردگار کو سہیتے ہیں اور نہیں تاویل کرتے اور یہی مسلک ہر صحابہ کرام اور تابعین اور
تمامی اہل انبیا و صالحین کا ہے **باب فضل الحجۃ و العمرة** حج اور عمرے کی فضیلت کا بیان -
سُئِلَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَأَلْحَجَّ الْمَرْءُ وَلَمْ يَزِدْ لَيْسَ لَهُ جُزَاءُ إِلَّا الْجَنَّةُ ترجمہ ابو ہریرہ سے
اسہ تعالیٰ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عمرے سے دوسرے عمرہ کفارہ ہے
یہ سچے گناہوں کا اور حج مقبول کا بدلہ جنت کر سوا اور کچھ نہیں ہے **سُئِلَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ**
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْسَةَ ترجمہ ابو ہریرہ سے
وہی روایت مروی ہوئی **سُئِلَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَزِدْ فَتَحَجَّ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ ترجمہ
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس گھر میں آئے اور یہ وہ
شہوت رانی کی باتیں نہ کہیں نہ گناہ کیا وہ ایسا میرا کہ گویا اسے مان نے ابھی جنار سے گناہوں کو
پاک ہو گیا **سُئِلَ عَنْ مَنُصُّورٍ بِحَدَّثِ الْأَسْنَادِ فِي حَجِّهِمْ جَمِيعًا مَنَ حَجَّ فَلَمْ يَزِدْ فَتَحَجَّ**
يُقَسِّقُ ترجمہ مفسد و مفسدہ ہی مضمون مروی ہے مگر اس میں یون ہے کہ جس نے حج کیا اور شہوت
کی باتیں اور گناہ نہ کیا باقی وہی مضمون ہے **سُئِلَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ**
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وہی مضمون ہر **ف** حدیث اول ہر سبب کے استدلال
کی ہے جمہور نے اور ثانی نے کہ عمرہ کو مکرر کرنا ایک سال میں بجالانا مستحب ہے اور ماکانے اور اکثر
ادوں کے شکار و دن نے کہا ہے کہ ہر سال میں ایک عمرے سے زیادہ کرنا مکروہ ہے اور قاضی عیاض
اور دیگر عالموں نے کہا کہ ہر ماہ میں ایک عمرہ سے زیادہ نہ لادے اور جانا چاہیے کہ سال بھر عمرہ

دارش جوئے جیسا قاعدہ تھا ایام جاہلیت کا اور یہی گمان ہے کہ شاید عقیل نے سب گھر چھوڑا ہے
 ہوں اور اپنے ملک کے لٹکا کر دیے ہوں جیسو ابوسفیان وغیرہ نے مہاجرین کے گھر تمام بچہ ڈالے چھوڑ
 دے اودی نے ایسا ہی کچھ کہا ہے اور یہ جو فرمایا کہ عقیل نے ہمارے لیے کوئی ایچ اس کو ہند لال کیا
 ہے شافعی نے اور اودن کے موافقین نے کہ مکہ صلی الفتح ہوا ہے اور مکان اور ملک میں مکان
 والون کے جیسے اور شہر دن کے مکان میں اور اودن میں میراث وغیرہ جاری ہوتی ہے اور بیع اور
 رہن اور اجارہ اون مکانوں کا رد ہے مثل اور تصرفات کی اور مالک اور ابو حنیفہ اور ادراعی اور
 دوسری فقہاء کا قول ہے کہ وہ جبراً اور فخر کی راہ سے فتح ہوا ہے اور یہ تصرفات کوئی وطن کے مالک
 کو اپنے ملک ان پر روا نہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور یہ
 تمام علماء کا مذہب ہے **عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلَدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ
 تَنْزِيلُ عَدَاكَ فِي حَجَّتِهِ حِينَ دَنَوْكَ مِنْ مَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكْنَا عَقِيلَ مَكَّةَ
 تَرَجِّمُ بِهِ مَضْمُونٌ هُوَ بِالْإِخْصَارِ حَكْمٌ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَنْزِيلُ عَدَاكَ إِذَا تَشَاءَ اللَّهُ تَعَالَى ذَلِكَ تَمَنَّى الْفَتْحَ قَالَ وَهَلْ تَرَكْنَا
 عَقِيلَ مَكَّةَ مِنْ تَنْزِيلِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ عُمَرَ بْنِ الْوَلَدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ عُمَرَ بْنِ الْوَلَدِ بْنِ زَيْدٍ**
 اوترین گے اور یہ بات فتح مکہ کے دنوں میں کہی تو اپنے فرمایا کہ عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا
 ہے **باب إقامة المهاجرين بمكة** مہاجر کو مکہ میں رہنے کا بیان **عَنْ عُمَرَ بْنِ
 الْوَلَدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَنْزِيلُ عَدَاكَ إِذَا تَشَاءَ اللَّهُ تَعَالَى ذَلِكَ تَمَنَّى الْفَتْحَ قَالَ وَهَلْ تَرَكْنَا
 عَقِيلَ مَكَّةَ مِنْ تَنْزِيلِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ عُمَرَ بْنِ الْوَلَدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ عُمَرَ بْنِ الْوَلَدِ بْنِ زَيْدٍ**
 عمر بن عبد العزیز بن ابی بن زید سے پوچھتے تھے کہ تم کو مکہ میں رہنے کے باب میں کون سا
 تو انہوں نے کہا کہ میں نے علامہ ابن حزمی سے سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرماتے تھے کہ مہاجر کو اجازت ہے حج کی بعد لوٹنے کے پیچھے تین روز تک مکہ میں رہنے کی مراد یہ تھی کہ
 اس سے زیادہ نہ رہے **باب** مراد اس سے یہ ہے کہ جو لوگ مکہ میں رہتے تھے اور پھر اسلام کی وجہ
 سے انہوں نے فتح مکہ سے پہلے مکہ سے ہجرت کی تھی وہ اگر حج کو آئیں یا عمرہ کو تو بعد فراغ کے تین روز

سے زیادہ مکہ میں نہیں اور اس کے ثنائیہ نے استدلال کیا ہے کہ تین دن کی افاست حقیقت میں افاست
میں داخل نہیں بلکہ تین دن کا رہنوالا مسافر ہے اور اگر کوئی مسافر تین روز تک افاست کی نیت
کرے سوار و زخروج کے اور روز و دخل کے قودہ مقیم نہیں اور حکم مسافر میں ہو اور مضتین مسافر کی
سب اسکو روا ہیں جیسے قصر نماز کا اور افطار و روزہ کا **عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ لَيْسَ بَيْنَ**
مَا بَيْنَهُمْ فِي مَكَّةَ فَقَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ الْمَلَاءَ
أَنَّهُمْ قَالَ الْعَلَاءُ بْنُ الْحَضَرَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُهِمُّ الْمُحَاجُّ بِمَكَّةَ بَعْدَ فَضْلٍ مُنْكَ تِلْكَ أَوْ هِيَ مَضْمُونٌ بَعْدَ عَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
يَسْأَلُ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ فَقَالَ السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضَرَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثٌ لِبَالٍ يَمُكُّنُ الْمُحَاجُّ بِمَكَّةَ
بَعْدَ الصُّدْرِ وَهِيَ مَضْمُونٌ بَعْدَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضَرَمِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَكَتُ الْمُحَاجُّ بِمَكَّةَ بَعْدَ فَضْلٍ مُنْكَ تِلْكَ أَوْ وَحْدَتَيْنِ
حُجَّاجُ بْنُ الثَّاعِدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَلٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ يَهْدِي الْإِسْلَامَ
مِثْلَهُ وَهِيَ مَضْمُونٌ دُونَ سَدْرٍ مَرَكُورٍ **بَابُ خُرُوجِ صَيْدٍ سَكَّةَ وَغَيْرِهِ**
بِمَكَّةَ وَغَيْرِهِ كَأَحْرَامِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ نَجَّيْكُمْ مَكَّةَ لَا هَيْبَةَ وَلَا كِبْرَ وَلَا جَبْدَ وَلَا ذِيكَةَ وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ
كَافِرُوا وَقَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتَحْتُ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْمَلِكَ حَكَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ حَكَمَ النَّبِيُّ أَمْرَهُ
الْأَرْضِ فَوَحَّاهُمْ حُجْرَتُهُ اللَّهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَإِنَّكُمْ لَمِنْ خِلَ الْقِتَالِ نَبِيٍّ لَا حَرْبَ بَيْنِي
وَلَمْ يَكُنْ لِي إِلَّا سَاعَةٌ مِنْ نَجَارٍ فَوَحَّاهُمْ حُجْرَتُهُ اللَّهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ لَا يُعْصَدُ شَوْكُهُ
وَلَا يَنْفَرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْقُطُ لُقْطَتُهُ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا وَلَا يَحْتَلِكُ أَحَدُهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْكَذِبُ فَإِنَّهُ لَقَيْنِي بِهِ وَلِيُؤْتِيَنِي فَقَالَ لَا الْإِنْفِخَ
ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيَّ فَرَّاجٍ مِنْ مَكَّةَ فَتَحَهُ هُوَ أَجْرُ
سے کہی ہجرت نہیں ہی اگر حجام اور نیت باقی ہے اور جب تک حکام جہاد کو بلا میں تو نکلے اور جہاد اور فرمایا
کہ یہ شہر ایسا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے اسکو ادب کی جگہ قرار دیا ہے جس دن سے آسمان زمین بنایا

سے غرض وہ اس کے مقرر کرنے سے حرمت و ادب کی جگہ ٹھہرایا گیا ہے قیامت تک اگر کسی کو اس میں
 قتال و دانیہ نہیں ہوا چہ سے بیشتر اور بچے بھی ایک دن کی صرف ایک گھڑی اجازت ہوئی تھی (یعنی
 ٹرائی کی) اور وہ پھر ویسا ہی حرام ہو گیا اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے سے قیامت تک کہ نہ اس کا نہ
 اوکھاڑا جاوے اور نہ اس کا شکار ہوگا یا جاوے اور نہ اس کی گری بڑی چیز اٹھائی جاوے مگر وہ اس کا
 جواوہ کو بچھڑائی (کہ جس کی ہوا و سکودیدے) اور نہ اس کی سری گھاس اور کھاڑی جاوے سو عباس
 اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر یعنی اس کی اجازت دیجو (کہ وہ ساروں پہاڑوں کا کام آتی
 ہے اور اس گھڑی جاتے جاتے ہیں آپ نے فرمایا مگر اذخر یعنی اس کو توڑنے کاٹنے کی اجازت ہو۔
ف علمائے کرام نے لکھا ہے کہ ہجرت دار حریم دار اسلام کی طرف قیامت تک باقی ہے اور اس حدیث
 کی تاویل میں دو قول ہیں اول یہ کہ مراد یہ ہے کہ مکہ کی ہجرت اب نہیں رہی اس لیے کہ وہ دار الاسلام
 ہو گیا بعد فتح کے اور ہجرت ثور دار حریم ہوتی ہے اور اس میں بیشین گوئی اور سحزہ ہے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ ہمیشہ یہ دار اسلام رہیگا اور ایسا ہی ہوا اور دوسری یہ کہ جو ثواب ہجرت کا قبل
 مکہ کے تھا وہ ثواب اب نہیں رہا گو کہ ہجرت باقی ہو جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا لا تکتوی منکم من الفتح
 قبل الفتح و قائل یعنی جس نے بعد فتح کے جہاد کیا اور مال خرچ کیا وہ ادن کے برابر نہیں ہیں جنہوں نے
 قبل فتح یہ کام کیے مگر جہاد و نہایت ہے بغیر تخیل ثواب کا ذریعہ یہ ہے کہ جہاد کرتے رہو اور نیک نیتی سے
 اعمال صالحہ بجالاؤ کہ اس سے ثواب حاصل ہوگا جیسے ہجرت و حاصل ہوتا تھا بیشک اللہ تعالیٰ نے اس کو
 ادب کی جگہ مقرر کیا ہے جس دن و آسمان و زمین بنایا ہے یعنی اہل حرمت تو اس میدان سے ہے مگر وہ پورے
 ہو گئی تھی پھر حضرت ابراہیم کے وقت سے ظاہر ہو گئی اس لیے کہ اگے مسلمین مروی ہوا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام
 نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے اور اس معنی میں دو فوہمیں تطبیق ہو جاتی ہے اور روایات باب ثابت ہوا
 کہ قتال کفرین حرام ہے چنانچہ ابوالحسن باوردی نے احکام سلطانہ میں لکھا ہے کہ فضائل حرمین کے ہے
 کہ وہ ان کے لوگوں سے لڑائی نہ کی جاوے پھر اگر سلطان عادل صاحب عدل و ایمان کے لوگ بناوٹ
 کریں تو ان کو تنگ کیا جاوے کہ اطاعت قبول کریں نہ جنگ کی جاوے اور جبہ و فقہانے کہا ہے کہ اگر
 وہ اپنے نبی سے باز نہ آویں اور احکام شریعہ جو موافق عدل ہوں قبول نہ کریں تو البتہ ان سے لڑائی
 کیجاوے اس لیے کہ باغیوں سے لڑنا بھی اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے ہے اور یہی قول قرین ثواب ہر

اور سچے تفسیر کی ہے امام شافعی نے کتاب اختلاف الحدیث میں کتب امام سے اور قتال مروزی نے اسباب
 شافعیہ سے کہا ہے کہ اگر ایک جماعت کفار کی یہی قلعہ نشین ہو جاوے مگر میں تو ہم کو اس سے لڑنا ہی ہوا
 نہیں جب تک وہ کہیں ہوں اور یہ قول قتال کا محض غلط ہے اور ہرگز قابل قبول نہیں اور مجوزین قتال ان
 احادیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ مراد ان حدیثوں کی جو تحریر قتال میں وارد ہوئی ہیں یہ ہے کہ جب تک
 بغیر قتال کے کام نہ لکھے جب تک اپنی جانب سواہل مکر سے لڑائی شروع نہ کرے اور جب مجبور ہو جاوے
 تو پھر وہ اسے بخلان اور شہر ہن کے قتال و ناہن طور روا ہے **عَنْ** تَنْصُوفٍ فِي هَذَا الْأِسْكَادِ
 بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ خَلْقِ التَّمُوزِ مِنَ الْأَرْضِ وَقَالَ بَدَلُ الْقِتَالِ الْقِتْلُ فَقَالَ يَلْقُوطُ
 لِقَطْتَهُ الْأَمْرَ عَوْفًا **ترجمہ** مفسر یہی مضمون مروی ہے اور اس میں یہ ذکر نہیں کہ جس دن پڑا
 کہا آسمان و زمین کو اور کچھ لفظوں میں فرق ہو باقی مضمون وہی ہے **عَنْ** أَبِي شُرَيْبَةَ الْعَدَنِيِّ
 أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِئِ بْنِ سَعِيدٍ دَهْوِيٍّ بَعَثَ الْبَعُوثُ إِلَيْكَ تَرَاثِيمَ الْإِنْدَانِ لِي أَبْهَأَ الْأَمِيرَ أَحْمَدَ بْنَ
 قُؤْلَةَ قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَدَمِ يَوْمَ الْفَتْحِ سَمِعْتُهُ أَدْنَاهُ وَدَعَاهُ
 قَلْبِي وَابْتَصَرْتُهُ عَيْنَايَ حِينَ فَكَّكُمْ بِرَأْسِ أَهْلِ حِمَاةِ اللَّهِ وَأَنْتَ عَلَيْهِ شَرٌّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ
 حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمَهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِأَمْرِئٍ مِّنْ يَوْمِي بِاللَّهِ وَالْيَعْلَمُ الْآخِرُ أَنَّ لَيْسَ بِهَا
 دِمَاءٌ وَلَا يَحْتَدُّ بِهَا شَجَرَةٌ فَإِنْ أَحَدٌ رَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيحًا
 فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْذُنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ
 لِرِجَالِهِ سَاعَةً مِّنْ نَّهَايَا وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا يَوْمَ الْأَمْسِ وَلَيْسَ بِلَاغِي
 الشَّهِيدَ الْعَلَاءِيَّ فَقِيلَ لَاخِي شُرَيْبَةُ مَا قَالَ لَكَ عَمْرُوٌّ وَقَالَ أَنَا أَتَاكُمْ بِذَلِكَ مِنْكُمْ
 يَا أَبَا شُرَيْبَةَ إِنَّ الْحَرَّمَ لَا يُحْيِي عَاجِيًا وَلَا قَائِمًا أَبَدًا وَلَا تَأْخُذُ بِحُرْمَتِهِ **ترجمہ** ابو شریح
 عدوی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن سعد سے کہا جو وقت وہ لشکر دن کو روایا کرتا تھا کہ اسے اوپر رہنے عبد البز
 زبیر کے قتل کو کہ اجازت دو مجھ سے اسے میرے کہ میں ایک حدیث یاد کروں کہ جو خطبہ کے طور سے کھڑے ہو کر
 فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن کہ کی فتح کے اور میرے کا لڑن نے سنی اور دل
 نے یاد رکھا اور میری آنکھوں نے دیکھا آپ کو جب آپ نے وہ بیان فرمائی پہلے تو آپ نے اس کی حمد و ثنا
 کی پھر فرمایا کہ کہہ کہ اس نے حرام کیا ہے اور لوگوں نے نہیں جرات کسی شخص کو رد انہیں جواب دے

بچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو کہ اس میں کسی کا خون بہا ہو اور یہ حلال ہے کہ اس میں کوئی دھرت
 کاٹے پہر اگر میرے قتال کی سند سے قتال کی اجازت کوئی شخص نکالے تو اس سے کہہ دینا کہ اللہ تعالیٰ نے
 ان پر رسول کو اجازت دی اس کی اور حکم اجازت نہیں ہی اور مجھ پر ہی دن میں ایک گھنٹی کے لیے اجازت
 دی اور پہر اس کی حرمت آج ویسے ہی لوٹ آئی جیسے کل تھی اور ضرور ہے کہ جو حاضر ہو غائبوں کو پہر
 حدیث پہنچا دے لوگوں نے ابو بکر سے کہا کہ پہر عمر نے آپ کو کیا جواب دیا اور انہوں نے فرمایا کہ اس
 نے کہا کہ اے ابو بکر میں اسے تم سے زیادہ جانتا ہوں (مے ظالم) حرم پناہ نہیں دیتا نافرمان کو زہیہ
 عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا سعد اللہ بن ذکوان اور نہ اس کو جو خون کر کے بہا گا ہو اور
 نہ اس کو جو چوری اور سزا دکر کے بہا گا ہو **ف** قولہ روا نہیں ہے جو اس پر اور بچھلے دن پر ایمان
 رکھتا ہو پھر اس سے استدلال کیا ہے اور لوگوں نے جو کہتے ہیں کہ کفار فرود اسلام کے مخاطب نہیں
 امین اور صحیح مذہب شافعیہ اور دوسرے فقہاء کا یہ ہے کہ وہ مخاطب ہیں فرود کے یہی جیسے مخاطب ہیں
 اصول کے اور آپ نے یہ سلیقہ فرمایا کہ پچاسوں کو وہی ہے جو متبع فرمان ہو اور محرمات شرعیہ سے بچنے والا
 ہو اور پھر مراد نہیں کہ جو مومن ہو وہ مخاطب ہی نہیں قولہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اجازت دی ہے
 اس معلوم ہوا کہ کہ نصیر قہر اور قتال فتح ہوا ہے نہ صلوات اور جو کہتے ہیں صلوات فتح ہوا ہے وہ اس
 تاویل میں کرتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ آپ قتال کو طیار تھے مگر ضرورت نہ پڑی پس طیار ہی سبب
 جواز قتال کے تھی گو اتفاق قتال نہ ہو **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَاتَلَ
 اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَنَحِمُوا اللَّهَ وَأَنشَى عَلَيْهِ شِعْرًا قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَكِيمٌ عَزِيزٌ
 مَكَّةَ أُنْقِلْ رَسُلُكَ عَلَيْهِمْ رَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ وَارْتَمَاكَ الْفُلُ وَاحِدٌ كَانَتْ قَبْلِي وَارْتَمَا الْجَلَدُ
 لِي سَاعَةً مِّنْ بَیْنِي وَارْتَمَاكَ الْفُلُ وَاحِدٌ بَعْدِي فَلَا يَنْفَعُ صَيْدُهُمْ وَلَا يَنْفَعُ شَوْكُهُمْ
 وَلَا يَنْفَعُ سَاقِطُهُمْ أَلَا يَنْتَدِبُ وَمَنْ فُتِلَ لَهُ قَبِيلٌ فَهُوَ خَيْرٌ النَّظَرِينَ إِنَّمَا أَنْ يُفْلِدَ
 وَرَمَا أَنْ يُفْتَلَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَلَا لَا دُخَانَ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّا
 بَعَثْنَا فِي قُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا دُخَانَ نَقَامُ أَبُوشَا
 نَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَكُنْتُ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَكُنْتُ لِي سَاهٍ قَالَ الْوَلِيدُ فَقُلْتُ لِلْأَوْدَعِيِّ مَا قَوْلُهُ أَكُنْتُ لِي يَا رَسُولَ

اللَّهُ قَالَ هَٰذَا خُطْبَةُ الْأَمِيْنِ سَمِعَ مَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو سَهْرٍ رَدَّ عَنْهُمَا
 جب اسہ تعالیٰ نے مکہ کی فتح دی اپنے رسول کو تو آپ لوگوں میں کھڑے ہوئے تو اسہ کی حمد و ثناء پھر فرمایا کہ
 اسہ پاک بنے اصحاب فیل کو مکہ سے روک دیا اور اپنے رسول کو اور مسلمانوں کو اسکا حاکم بنایا اور اس میں
 ٹٹا کسی کو حلال نہیں ہوا مگر پہلے اور پھر بھی ایک گھڑی کی اجازت ملی دن سے اور اب کہی حلال
 نہ ہوگا میرے بعد کسی کو پھر اسکا شکار پہنکا یا نہ جاوے اسکا کاٹا توڑا نہ جاوے اسکی پٹی گر جی اٹھاوے
 سجاوے مگر وہ شخص اٹھاوے جو بتا پھرے کہ جس کی ہوا سے دیکھ اور جس کا کوئی شخص مارا گیا ہو
 و دبا توں کا اختیار ہے خواہ مذہب لے لے یعنی خون پہنچا خواہ قاتل کو قصاص میں مردا ڈالے سو عباس
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ مگر اذخر یا رسول اللہ کہ ہم اسکو اپنی قبروں میں ڈالتے ہیں اور
 گمہ روں کو اس سے چہاتے ہیں تو اپنے فرمایا کہ خیر اذخر توڑ دو گہا سن کو اذخر کہا پھر ابو شاہ ایک شخص
 میں کا اٹھا اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ مجھ کو کہہ دو اپنے فرمایا کہہ دو ابو شاہ کو ولید نے کہا کہ
 میں نے اوزاعی سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب یا رسول اللہ یہ مجھ کو کہہ دو ادنیوں نے کہا یہی خطبہ جو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینے اسکو ابو شاہ نے لکھ لیا کہ پڑھے نفع کی بات بھی
 اس حدیث کو امام شافعی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے کہ مقتول کے ولی کو اختیار ہے کہ چاہے قصاص لے
 اور چاہے خون بہا لے اور یہی قول ہے سعید بن سبیب اور ابن سیرین اور احمد اور اسحاق اور ابو ذر
 کا اور امام مالک نے کہا کہ ولی کو اختیار نہیں مگر قتل کا یا بخش دینے کا اور میت کا اختیار نہیں مگر
 برصائے قاتل اور بھی حدیث کے خلاف ہے اور ابو شاہ کا یہ نہیں معلوم سوا کفایت کو اور اپنے جو حدیث
 لکھوادی اس سے علم کا لکھنا اور حدیثوں کا قلمبند کرنا اور کتب کا تصنیف کرنا روا ہو گیا اور اس
 کا جواز اور یہی روایتوں سے بوجہا جاتا ہے اور اب تو ہمت کا اجماع ہے اسکو استحباب پر
 اِنْ هُوَ يَدْعُوهُ فَاُخْرِجْهُ فَقَاتِلْهُ اِنْ خَدَعْتَهُ فَقَاتِلْهُ اَوْ لَوْ كُنْتُمْ بَيْنَهُ لِكَيْتَ عَامِلًا
 مَكَةَ يَقْتُلُ مَنْ يَخْرُجُ فَاُخْرِجْهُ فَقَاتِلْهُ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَوْكَبُ
 رَاجِلَتُهُ فَخُتَبَ فَقَالَ اِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَهُ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِينَ اَكْثَرًا مِنْهُمْ اَكْثَرًا لَمْ يَحْلُ لَاحِدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحْلُ لَاحِدٍ بَعْدِي اَكْثَرًا
 اُحِلَّتْ لِي سَاعَةٌ مِنَ النَّجَارِ اَكْثَرًا مِنْ سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ كَالْحَبْطِ شَوْكُهَُا وَلَا يُصْنَدُ

شجرہ اودھا ولا یقطع ساقطہما الا مشدوم فی کل کہ قبیل کہو حیر التشرین امان یقطع
 یعنی الدیۃ واما ان یقاد اهل القبیل قال فجاء رجل من اهل الیمین یقال کہ ابو شامہ فقال
 اکتب لربنا رسول اللہ فقال اکتبوا لربنا شامہ فقال رجل من قریبین انا الا ذبحہ
 کانا نجعلہ فی موضعنا ونبوہرنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا الا ذبحہ
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ خزانہ والدن نے ایک شخص کو مار ڈالا قبیلہ بنی سبت جو ہر سال
 کمر قح ہوا اپنے ایک بھائی کے بدل جس کو بنی سبت مار ڈالا تھا اور اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی
 اور آپ اپنی اڈھنی پر سوار ہو کر اذغیبہ بڑا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مکہ سے اصحاب فیل کو رد کا اور اپنے
 رسول اور مومنون کو ادھر حکم کیا اور وہ مجھ سے پہلے کسی کو حلال نہیں ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کو
 ہوگا اور مجھے بھی ایک گٹھی کے لیے حلال ہوا تھا اور اب اس گٹھی میں بہرہ و بیاباں بھی مجھ پر ہی حرام
 ہو گیا (یعنی جیسا پہلے تھا) سو اسکا کانٹا نہ اڑکھاڑا جاوے اور درخت نہ کاٹا جاوے اور پڑی چیز نہ
 اٹھائی جاوے مگر تباہی والا اٹھا دے اور جس کا کوئی شخص مارا جاوے اور سکود و چیز دن کا اختیار ہے
 خواہ دیت لے لے خواہ قصاص لے لے پہر ایک شخص میں کا آیا کہ اوسو ابو شامہ کہتے تھے اور اُس نے کہا یہ
 مجھے لکھا دیجیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے یاروں کو فرمایا کہ اسکو لکھ دو پہر ایک شخص نے فریاد
 میں سے کہا کہ مگر اذخر کہ وہ ہمارے گہروں اور قبروں میں کام آتی ہے آپ فرمایا کہ خیر مگر اذخر **باب**
 النبی عن جابر السخاکہ یومئذ من عنہ یحاج بہ ہتیار اوٹھا مکہ میں بے ضرورت منع ہے -
 عن جابر رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یجوز لک ان یقول
 انا یقول یومئذ من عنہ جابر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے
 حلال نہیں کسی کو کہ مکہ میں ہتیار اٹھاوے **ف** یعنی بجا حجت کو اور یہی مذہب ہر شافعی کا
 اور جہاں ہر قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اہل علم کے نزدیک یہ نہیں محمول ہے اس پر کہ بلا ضرورت ہتیار اٹھاوے
 اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور عطاء کا اور حسن بصری نے مطلق ہتیار باندھنا مکہ وہ کہا ہے
 نہ بلکہ ظاہر اسی حدیث کے اور جہاں نے استدلال کیا ہے اس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عہد قضا میں
 نہ شرط کیے تھے کہ ہتیار لا دین گے میان میں اور اٹھانے سے مراد ہتیار باندھنا ہے **باب**
 جواز دخول مکتبہ بغیر احکام مکہ میں بغیر احکام کے داخل ہونا روا ہے **عن**

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطِبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ عَمْرُو بْنُ رَبِيعٍ رَوَى
 ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ بْنِ خُرَيْشٍ
 عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ كَاتِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْبَرِ عَلَيْهِ
 عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرَى حَظِيصًا كَيْدَنَ كَنَفِيهِ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ عَلَى الْمَنْبَرِ -
 ترجمہ جعفر نے اپنے باپ کو روایت کی کہ میں گویا دیکھ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر کے
 اوپر اور اپنے اوپر سیاہ عمامہ ہے کہ آپ نے اس کو دو لون کنا روٹ کر اپنے شانوں کے پیر میں
 لٹکا دیا ہے اور ابوبکر کی روایت میں منبر کا ذکر نہیں ہے **ف** ان روایتوں سے سیاہ کپڑے
 پہننے کا جواز معلوم ہو گیا خواہ خطبہ کے وقت ہو یا سوا اوس کے اور اگرچہ سفید کپڑا افضل ہے جیسا
 حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے **بَابُ** فَضْلِ الْمَدِينَةِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِيهَا بِالْبُرْكَ وَدِيَّانٍ تَحْدِيهَا وَتَحْرِيْمُ حَيْدٍ هَاكِيَانِ حُلْدٍ وَحَرَمِهَا -
 مدینہ کی فضیلت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اور رکعتی نماز حرم ہے اور حرم کی حد کا بیان ہے
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ بْنُ عَاصِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ إِنَّ أَيْرَاهِمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدُعَاؤَ أَهْلِهَا وَإِيَّيْ حَرَّمَ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ أَيْرَاهِمَ
 مَكَّةَ وَإِيَّيْ دَعَوْتُ فِي مَسَاعِيحِهِمْ وَمَلَّهَا عِمَامَتِي مَا دَعَا بِهِ أَيْرَاهِمُ كَأَهْلِ مَكَّةَ -
 ترجمہ عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم نے مکہ کا حرم مقرر کیا یعنی
 حرمت اوس کی ظاہر کی ورنہ حرمت اوس کی آسمان و زمین کے بننے کے لڑا
 ہے تھی اور اوس کو لوگوں کی دعا کی اور میں نے مدینہ کو حرام کیا جیسے ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا اور
 میں نے دعا کی مدینہ کے صلاخ اور مکہ کے لیے اُس سے دو حصہ برابر جیسو ابراہیم نے کی تھی اہل مکہ کے
 لیے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْأَسَدِ أَنَّ أَحَدَ نِسَاءِ فَكْرٍ وَآيَةَ اللَّهِ رَوَدَتْ
 مِثْلَ دُعَايِهِ أَيْرَاهِمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَأَنَا سَيِّدُ بَنِي إِسْرَافِيلَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ
 الْمُخْتَارَةِ فَفَرَّوْا يَتَّهِمُونَهُ مِثْلَ مَا دَعَا بِهِ أَيْرَاهِمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ترجمہ عمر سے
 اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہو اور وہی کی روایت میں تو درود کی کی مثل یہی ہے کہ میں
 دعا کی ابراہیم علیہ السلام کے دو حصہ برابر اور سلیمان بن بلال اور عبد العزیز کی روایت میں یہ

کہ دعا کی سنت ابراہیم علیہ السلام کو کیا برحق ہے؟ رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ان ابراہیم علیہ السلام صلاۃ و السکون و حرم مکہ و ان احرم ما بین لا یتحایر یزید
 المذینۃ ترجمہ رافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ حرم
 قرار دیا اور میں و دونوں کا نہ پہرہ والے میدانوں کے بیچ میں حرم قرار دیا ہوں اور ابھی مدینہ ہے حرم
 تا فتح نبی صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطب الناس فان کن مکہ و
 اھلھا و حرمتمھا فناداہ رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال مال انی فعل ذکرک
 مکہ و اھلھا و حرمتمھا و کہتہ ان کذلک ینتہ و اھلھا و حرمتمھا قد حرم رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین لا یتحایر و ذلک عندنا و انی یسجد لانی ان شئت
 اخرتک قال نسکت مردان نے کہا کہ سنئے کہ فیصلہ ذلک مافی رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ نے کہا کہ مردان خطبہ پڑھا اور ذکر کیا مکہ کا اور اس کے رہنے والوں کا سب کا اس کو رافع بن خدیج
 صحابی نے اور کہا کہ یہ کیا سنت ہوں میں تجھ سے کہ تو نے ذکر کیا مکہ کا اور اس کے لوگوں کا اور اس کو حرم ہو گیا
 اور نہ ذکر کیا مدینہ کا اور نہ وہاں کے لوگوں کا اور نہ اس کو حرم ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و سلم حرم شیرایہ و دونوں کا رہنے والے میدانوں کے بیچ میں اور مدینہ حرم ہو گیا ہر ایک ہر ایک کو
 چکر بچھی ہوئی جو اگر تم جاہلوین کو پڑھاؤں اوی کہتا کہ وہاں چکر پڑھاؤ کہ میں ہی نہیں کہتا ہر صحابہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابراہیم علیہ السلام
 و ان احرم ما بین لا یتحایر لا یقطع عضاھا و لا یصاد صیدھا ترجمہ جابر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے حرم قرار کیا مکہ
 کا اور میں حرم مقرر کرنا ہوں مدینہ کا کہ دونوں کا لے پہرہ والے میدانوں کے بیچ میں (یعنی جو مدینہ
 کے دونوں طرف واقع ہیں) کوئی کانٹے دار درخت لگا جاوے اور نہ کوئی جانور شکار کیا جاوے
 حرم عامر بن سعید عن ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ان احرم ما بین لا یتحایر ان یقطع عضاھا و ان یقتل صیدھا و قال للذین
 خیر لکم لو کانوا یعلمون لا یدعوھا احد و غبہ عنھا الا ابدل اللہ ذینھا منہ و خیر
 منہ و لا ینتہ احد علی لا و انھا و جہدھا الا کنت لہ شیعا او شیدا ایوم القیمہ ترجمہ

عامر بن سعد نے اپنی باپ کی روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے حرم مقرر کر دیا اور میانہ
 اور نو میدان کے لئے بیہون والے کے کہ نہ کاٹا جاوے گا نٹے دار درخت و دان کا اور نہ مارا جاوے و نہ شکار
 و دان کا اور فرمایا کہ مدینہ ان لوگوں کے لیے بہتر ہوگا شرمہ اسکو سمجھو (بیخطاب ہو ان لوگوں کو جو مدینہ
 پہنچ کر اور جگہ چلے جائیں یا تمام مسلمانوں کو) اور نہیں چوڑا کوئی مدینہ کو مگر اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کوئی
 آدمی اس میں پہنچا دیتا ہے اور نہیں صبر کرتا ہے کوئی اسکی بہو کی پیاس پر اور محنت و مشقت پر مگر
 میں اسکا شفیق یا گواہ ہوتا ہوں قیامت کو دن **ف** ان حدیثوں سے استدلال کیا ہے ایک
 جماعت نے مدینہ کے حرم ہونے پر اور دان کے فحرام ہونے پر اور درخت نہ توڑنے پر اور یہی مذہب
 ہے امام شافعی اور امام مالک اور ان کے موافقین کا ابو حنیفہ نے ان حدیثوں کا خلاف کیا ہے پس
 قدرت علم حدیث کو اور احتجاج کیا ہے حلال ہونے پر شکار مدینہ کے حدیث یا بالاعمال یا بالاعتبار سے اور بغیر
 ایک چیز یا ہے کہ وہ کسی صحابی کے پاس تھی آپ نے ان سے بوجہ کہ وہ کیا ہوئے حالانکہ احمدیہ ہی استدلال
 ان کا محض لنگڑا اور پایہ جو میں ہے اس لیے کہ احتمال ہے کہ وہ چڑیا قبل ان حدیثوں کے پکڑی گئی تو
 جب تک حرام نہ ہوا ہو ورنہ یہ احتمال ہے کہ اسکو حل مدینہ سے یعنی حرم کے باہر سے پکڑ کر لائے ہوں اور یہ
 احتمال ثانی حنفیہ کے مذہب پر درست نہیں ہوتا اسلیو کہ ان کا مذہب ہے کہ حل میں سے جو شکار پکڑ کر حرم
 میں لاوین اور اسکا بھی چوڑا دینا واجب ہے اس لیے کہ اس کا بھی حکم صید حرم کا ہے اور یہ اصل مذہب
 بھی محض بے اصل اور ضعیف و مستہ ہے اور جب حدیث بغیر میں احتمال ہوا تو قابل استدلال نہیں ہوتا
 ان احادیث صحیحہ متصل الاسناد کے رو برو جس میں صاف نص یہ ہے کہ مدینہ کے حرم ہونے پر اور مشہور
 مذہب مالک اور شافعی یہ ہے کہ صید مدینہ میں اور اس کے درخت اکھاڑنے میں صنان نہیں ہے اگرچہ
 حرم ہے اور ابن ابی ذئب اور ابن ابی لیلیٰ نے کہا کہ اوس میں بھی جزا واجب ہوتی ہے جب حرم کہ صید
 و قطع اشجار میں اور یہی قول ہے بغض مالکیہ کا اور شافعی کا قول قدیم یہ ہے کہ اوس کے کپڑے اور سامان
 چھین لیا جاوے یعنی جو مدینہ کا درخت کاٹے یا شکار کرے اسلیو کہ سعد بن ابی وقاص کی روایت
 میں جسکو مسلم نے ذکر کیا ہے ایسا ہی وارد ہوا ہے اور قاضی عیاض نے کہا کہ بعد صحابہ کے کوئی ارس کا
 قائل نہیں ہوا اسوا امام شافعی کے کہ ان کا قول قدیم ہی ہے اور قاضی عیاض نے ذکر کیا ہے
 کہ مدینہ والوں کے لیے یہ جو فرمایا کہ میں شفیق ہوں یا گواہ مراد اس سے یہ ہے کہ اطاعت کرنے والوں کے

لیے گواہ ہوں گا اور اہل معاصی کے لیے شفیع ہو گا اور اس میں مزید فضیلت اور زیادت خصوصیت نکلی مدینہ
 والوں کے لیے جیسے آپ شہداء اور اہل حق کے لیے فرمایا کہ میں اوں لوگوں پر گواہ ہوں اور اس سے فضیلت ثابت
 ہوئی مدینہ کی اور بزرگی نکلی دہان کی سکونت کی اسد تعالیٰ اس خادم حدیث کو مع اقارب و موئین و احباب
 مخلصین کے دہان سکونت اور موت عنایت فرماوے آمین یا رب العالمین **سُحُلٌ عَامِلٌ مِنْ سَعْدِ**
بْنِ الْوَقَّاصِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ
ذُكْرٌ مَثَلُ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ وَكَانَ يُرِيدُ أَحَدًا أَحَدُ الْمَدِينَةِ يُسَوِّدُ الرَّاكِبَ
أَذَاكَ اللَّهُ فِي الرَّاكِبِ رُذُوبُ الرَّصَاصِ أَوْ ذُوبُ الْمَلِكِ فِي الْمَلِكِ ترجمہ عامر نے وہی روایت
 بیان کی اور ابن نمبر نے اس میں زیادہ کیا کہ آپ فرمایا نہیں ارادہ کرتا ہے کوئی اہل مدینہ کے ساتھ
 برائی کا اگر اسد تعالیٰ اوسکو گہلا دیتا ہے ایسا جیسے سیسہ گل جاتا ہے آگ میں یا نیک گل جاتا ہے پانی
 میں **سُحُلٌ عَامِلٌ مِنْ سَعْدِ ابْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا كَتَبَ إِلَى أَبِيهِ بِالْعَقِيقَةِ كُوفَةً عَبْدًا يَنْقُطُ شَجَاكُ ابْنِ**
يُحْيِيهِ كَسَلَبَهُ فَلَكَ رَجَعَهُ سَعْدًا جَاءَهُ أَهْلُ الْعَبْدِ فَكَفَّمُوهُ أَنْ يُزْدَ عَلَ لَاحِظٌ لَمْ يَحْضُرْ أَنْ
عَلَيْهِمْ مَنَّا أَخَذَ مِنْ عَمَلٍ لَمْ يَحْضُرْ فَقَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ أُرْدَ شَيْئًا أَنْفَلِكِيئَةً رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى أَنْ يُزْدَ عَلَيْهِمْ ترجمہ عامر بن سعد نے کہا کہ سعد اپنے رکان کو چلے جو بوقت
 میں ہمارا وہ میں ایک غلام کو دیکھا کہ وہ ایک رخت کا ٹر رہے ہے یا بچے ٹر رہے ہے سواد سکر کپڑے لے
 چیں اپنے اور اسکر گھر والے آئے اور انہوں نے کہا آپ وہ اسکو پہیر دیجیے یا ہم کو عنایت کیجیو انہوں
 نے فرمایا کہ اس کی پناہ اس سے کہ میں وہ چیز پہیر دوں جو مجھے بطریق انعام کے عنایت کی ہے رسول اسد
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر گز نہ پہیرا انہوں نے سامان اسکا **ف** غرض ان سب حادیث صحیحہ
 متواتر اپنی سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ حرم مدینہ کا حکم دبا ہی ہے جب حرم مکہ کا اور ابو حنیفہ کو شاید یکھ
 احادیث پہنچیں سو ان کا غور مقبول ہے مگر مستغنیان حنفیہ کو جبکہ بخوبی اوں کے آواز میں کان ٹھونک
 چکین اوں کا معلوم نہیں کیا حال ہو گا کہ پس سبب انتصاب اور تقلید کے امام ہی کے قول
 مردود کو لیے جاتے ہیں امام ابن قیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ روکر و پاسنت صحیحہ صریحہ کی کہ جسے
 بیس پر کسی صحابیوں روایت کیا ہے کہ نہ حرم ہے اور دہان کا شکار حرام ہے اور دعویٰ کیا کہ یہ احمدی
 کے خلاف ہے اور مدار حد کیا اسکا ایک منشا بہ قول سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ فرمایا اے

ابا سنیہ ہے کیا حال ہو تغیر کا اور بڑے تعجب کی بات ہو یا اسودہ کون سا اصول ہو جو ان سنن صحیحہ کا مقابل ہو سکے حالانکہ سنت عظم اصول ہے اور لازم تھا کہ حدیث ابو نعیم کو ان روایتوں کے رد میں جو شہرت اور نصیح میں بدرجہا اوس کے زیادہ نہیں ہو کیا جاتا اور ہم تو اسد پاک کی پناہ مانگتے ہیں اس کے کہ روکریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی سنت صحیحہ کو جب تک اوس کا نسخہ معلوم ہو جاوے حالانکہ حدیث ابی نعیم میں چار احتمال ہو سکتے ہیں کہ ہر طرف ایک جماعت گئی ہے اول یہ کہ احادیث مخیرم میں سے مقدم ہو اور ان حدیثوں نے اوسے منسوخ کر دیا دوسرے یہ کہ اون سے متاخر ہو اور ان حدیثوں کو منسوخ کر دیا تیسری یہ کہ تغیر مدینہ کے حرم سے باہر پکڑی گئی ہو اور پھر حرم میں لائی گئی تھو چیسے اکثر شکاری جانوروں میں ایسا ہوتا ہے کہ شہر کے باہر پکڑے جاتے ہیں جو تھے یہ کہ خاص اوس ٹرکے کے لیے اجازت دی گئی دوسرے دن کہ نہیں جیسے ابی بردہ کو عنانی کی قربانی کی اجازت دی گئی غرض ان چاروں احتمال کی وجہ سے یہ حدیث تغیر متناہیہ جوئی اور ان لصوص ہر یک کے روکے قابل نہ رہی جو صراحتہ بلا اشتباہ دلالت کرتی ہیں جرم ہونے پر مدینہ کے کذا فی روش السیار یہ اور امام نووی نے فرمایا ہے کہ حنان واجب ہونا اوس شخص پر جو بیت توڑتا یا درخت کاٹتا ہے مدینہ کو یہ قول قدیم ہے شافعی کا اور بخاری سعدی ہی بی بیٹ ہوتا ہے اور حدیث کا کوئی معارض نہیں ہے نہ اس کی کیفیت میں جو وہ نہیں کیا تو یہ کہ وہ ترکہ جاوے یا نہ اور وہ درخت یا گھاس جو کاٹی ہے اوس کی حنات او سپر آئی ہے یعنی قیمت اوس کی لازم ہوئی ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ اوس شخص کے اشیاء جس نے یہ حرکت کی ہے سلب کی جاوے اور اس پر دو قول ہیں اول یہ کہ فقط کپڑے اوس کو چھین لیے جاوے اور جمہور کا یہ قول ہے کہ اس کا سب مان سلب کر لیا جاوے جیسے کافر مقتول کا سب سامان غازی فانی لے لیتا ہے کہ اوس میں گھوٹا اور ہتیار اور نفقہ اوس کا سب افضل ہے اور یہی قول صحیح ہے اور وہ سب سلب کا ہے جس سے اوس سے سلب کیا ہے اور یہی موافق حدیث ہے **عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ مَا فِي بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ لَأَخَذْتُمْ مِنْهُ مَا يَحِلُّ لَكُمْ** **وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَأَهُ أَحَدًا قَالَ هَذَا جَبَلٌ مِثْلُكُمْ وَجَبَلُكُمْ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ أَحَدُكُمْ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهِمَا مِثْلُ مَا حَرَّمَ بَيْنَ آبَائِهِمْ عَلَيْكُمْ**

الْحَلَاوَةُ وَالسَّكَاةُ مَكَةَ الْاَلَا حُتُّ بَارِكُ لِحُتُّ فِي مَلَا هِتْمَ وَصَا عِصْمَ
 ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے فرمایا
 کہ ایک لڑکا ڈھونڈو جو ہماری خدمت کرے سو ابو طلحہ مجھے لیکر گئے اپنی سواری پر بیچے بیٹھا کہ اور میں سوا
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا جب آپ اُترتے تھے اور بچہ اسے باتوں میں کہا کہ پہر آپ تشریف
 لائے یہاں تک کہ جب کوہ احد آپ کو دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا احدم کو دوست رکھتا ہے ہم اس کو دوست
 رکھتے ہیں پھر جب مدینہ کے قریب آکر تو فرمایا کہ یا امیہ بن جراح میں جراح کو دوست رکھتا ہوں ان دونوں پہاڑوں کے درمیان
 کو جیسا امیہ بن جراح نے حرام کیا کہ کوہ احد اور برکت دو گنواؤں کے مدار صلح میں کہا امام مسلم
 علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث سعید اور قتیبہ نے اور ابو یوسف نے اور ابو عمرو
 بن ابی عمرو نے اور انس نے ابوہریرہ نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی جو اوپر
 گذری مگر اس میں کچھ نہیں ہے کہ آپ نے فرمایا میں جراح نہیں کرتا ہوں درمیان دو دن کا ہے بہرہ دونوں
 میدانوں کے پھر میں صحیح عاصم قال قُلْتُ لَا تَنْتَرِجُ مَا لَكَ احْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهِمْ أَحَدًا ثَا قَالَ حُتُّ
 قَالَ فِي هَذِهِ شِدْدَتُهُ مَنْ أَحْدَثَ فِيهِمْ أَحَدًا ثَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَكُ كَرِهَ وَالنَّاسُ
 أَجْمَعِينَ لَا يَسْبِقُ اللَّهُ وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْقِيَمَةِ حَرَقًا وَكَأَنَّكَ قَالَ فَقَالَ ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ
 حُتُّ ثَا عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے انس بن مالک سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے حرم ٹھہرایا مدینہ کو فلاں فلاں مقام سے فلاں تاکہ سو جو اس میں کوئی نئی بات آگیا
 یعنی گناہ کی تو اس پر لعنت ہو اللہ تعالیٰ کے اور فرشتوں اور لوگوں کی نہ قبول کرے گا اس سے
 قیامت کے دن نہ فرض نہ نفل اور انس کے بیٹے نے کہا یا جلیہ دی کسی نو گناہ کی بات کو
 صحیح عاصم الاحول قال سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ هِيَ حَرَامٌ لَا يَحْتَلِ أَحَدٌ مِنْهُمْ فَعَلَى ذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ
 اللَّهِ وَالْمَلَكُ كَرِهَ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ ترجمہ عاصم احول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے
 انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مدینہ کو حرم ٹھہرایا
 ہے اور انہوں نے فرمایا کہ وہ حرم ہے نہ توڑا جاوے نہ دھکا دے اور جو ایسا کرے اس پر اللہ

کہ اور سپر لعنت ہے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی مذہبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے کوئی نفع
 نیست اور امان دینا ہر مسلمان کا برابر ہے کہ اعتبار کیا جاتا ہے اور نے مسلمان کی پناہ دینے کا بھی
 اور جس نے اپنے کو اپنے باپ کے سوا غیر کا فرزند نہیں پایا یا اپنے آقا و ان کے سوا کسی آدمی کو شکر کا مقام
 اپنے کو قرار دیا اور سپر لعنت ہے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اور مذہبول کرے گا
 اس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ فرض نہ سنت معلوم علیہ الرحمتہ ہے کہ کہ روایت ابوبکر
 زہیر کی تو وہیں تک ہر جگہ کہ انہوں نے مسلمان کی پناہ دینے کا بھی اعتبار ہے اور ان دونوں کی
 روایت میں مذکور نہیں کہ صحیفہ تبار کے میان میں لٹکا ہوا تھا **حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ**
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي كَرِيمٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَنْبَغُ لِمَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّبِعَ
لَا حُدُودَ وَلَا لِكَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا مَنْ أَتَى عَلَى الْخَيْرِ بِأَيِّهِ وَلَكِنْ فِي رِوَايَةٍ وَكَيْفَ
يَكُونُ السَّيِّئَةُ اسٹش ہے اسی اسناد میں بھی مضمون مثل ابی کریم کی روایت کا جو ابی ہمام و یہ
 مروی ہے اختصار بیان فرمایا اور اتنا زیادہ کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ جو پناہ توڑے کسی مسلمان کی اور سپر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی
 مذہبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے قیامت کے دن نہ فرض نہ سنت اور ان کی حدیثوں میں یہ
 مضمون نہیں ہے کہ جو اپنے کو باپ کے سوا کسی غیر کا فرزند بنا دے اور وکیع کی روایت میں تو یہ
 کا دن مذکور نہیں **حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي كَرِيمٍ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَنْبَغُ لِمَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّبِعَ
لَا حُدُودَ وَلَا لِكَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا مَنْ أَتَى عَلَى الْخَيْرِ بِأَيِّهِ وَلَكِنْ فِي رِوَايَةٍ وَكَيْفَ
 مروی ہے مثل حدیث ابن مسعود کی اور وکیع کی مگر اس میں یہ مضمون نہیں ہے کہ جو مولے بنا دے
 اپنے مولیٰ کے سوا اور دن کو اور نہ اور سپر لعنت کا **فَاتَّكَلْنَا** حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جو
 خطبہ میں فرمادیا کہ ہمارے پاس کتاب اللہ اور سوا اس صحیفہ کے اور کچھ نہیں الخ اس میں مذکور یا نعم
 باطل کو را فضیون اور شیعوں کے اور جو باکر دیا ان کے اس قول کو جو کہتے ہیں کہ حضرت علی
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی وصیتیں کیں ہیں اور اسرار معلوم اور قلم
 دین اور غوامض شریعت تھے تھے اور اپنا وصی قرار دیا تھا اور اہل بیت کو بعض استیاء ایسی تعلیم

کیے تھے کہ اون کے سوا اور کوئی آپ پر مطلع نہیں ہوا عرض اس سے بخوبی معلوم ہوا کہ یہ سب دعادی باطل
 اور خیالات فاسد میں اور انکی کوئی اصل نہیں اور ان دعادی کے ابطال کے لیے صرف حضرت علی
 رضی اللہ عنہ کا قول کافی ہے اور اس سے جائز ہوا لکھنا علم کا اور کچھ جو فرمایا کہ مدینہ حرم ہے غیر اور
 ثور کے چچ میں ثور کا لفظ غالباً بیان غلط ہے راوی سے بہول ہو گئی اس لیے کہ جیل ثور تو
 مکہ کے قریب ہے اور صحیح یہ ہے کہ مدینہ حرم ہے غیر اور احد کے چچ میں چنانچہ مازری اور بعض علمائے
 اسپر ہی کہا ہے اور شاید یہ بھی احتمال ہے کہ احد یا اوس کے سوا ثور کسی اور پہاڑ کا نام نہ ہو نواح
 مدینہ میں اور اب وہ نام مخفی ہو گیا اور اوپر کی روایتوں میں جو وارد ہوا کہ درمیان دو دکالے پتھر
 والے میدانوں کے حد ہے حرم مدینہ کی یہ بیان ہے اوسکی حد کا جو مشرق سے مغرب تک ہو اور اس
 روایت میں جو وارد ہوا کہ حد اوسکی درمیان دونوں پہاڑوں کے ہے یہ جنوب و شمال کی حد ہے
 اور امان دینا ہر مسلمان کا برابر ہے مراد اسکی یہ ہے کہ اُن سے اعلیٰ تک جو مسلمان کسی کا فر
 کو پناہ دیدے وہ سب مسلمانوں کی پناہ میں آگیا اور کسی مسلمان کو روانہ نہیں کہ اب اس کو ایذا دے اور
 یہی مذہب ہے شافعی کا اور ان کے موافقین متبعین ہدنت کا کہ اگر غلام اور عورت ہی کسی کا فر لانا
 دے تو امان دینا اسکا صحیح ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام ہے اپنے باپ کے سوا کسی کی اولاد
 کہلانا یا جس نے اپنے کو آزاد کیا اوس کے سوا کسی کو سولا ٹھہرانا اور دعبہ ہے اس میں اون لوگوں کو جو
 اپنی ذات بدل میتہ میں لینے بیچنے سے سید ہو جائے میں یا دوسروں کا غلام اپنے کو غلط سلط ٹھہرا
 لیتے ہیں مثلاً نام رکھ لیتے ہیں غلام مھے الدین یا غلام علی یا غلام نبی قولہ اور جس نے پناہ توڑی
 کسی مسلمان کی لینے ایک مسلمان نے کسی کا فر کو پناہ دی اب جو اس کو ایذا دے اوس نے پناہ توڑی اور
 وہ موزی ملعون ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مَا كَانَ الْمَدِينَةُ جَدْرًا فَمنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدًّا أَوْ دَوَّى مُحْدَثًا تَعْلَبُ لَعْنَةُ اللَّهِ
وَاللَّعْنَةُ عَلَى وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَذْلٌ وَلَا صَرْفٌ الْبُوسَةُ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ نبی صلو اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ حرم ہے پھر جو اوس میں کوئی
 گناہ کرے یا گناہ کرنے والے کو مجاہد دے اوپر اس کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو
 اور نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن نہ فرض نہ نفل **عَنْ الْأَعْمَشِ بِضَلَّ**

الْأَسْنَادُ مِنْكُمْ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزَادَ وَنِعْمَ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ تَسْمَعُ بِهَا أَدْنَاهُمْ
فَمَنْ أَخْلَصَ مُسْلِمًا فَلَيْكِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَلَا حَرْفٌ ترجمہ اعرش سے یہی صندوق مروی ہے اور اس میں قیامت کا لفظ

نہیں ہے اور صندوق ناپہ درپے اور ٹوٹنے کا زیادہ ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَوْ رَأَيْتُ الظُّلُمَاتُ تَرْجِعُ بِأَلْمَدِينَةِ مَا دَعَرْتُهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا جَدَّامُ الْبُوسَرِيَّةِ كَيْتَيْ تَبِي كَأَكْرَمِينَ كَيْ سِرْنِ كَوِ مَدِينَةٍ جَرِيَادُ كِيهُونِ تَو

کبھی نہ ڈراؤن اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دونوں کالے تہرون والے
سید انون کے بیچ میں حرم ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْأَبْيَةِ الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَوْ وَجَدْتُ الظُّلُمَاتُ مَا بَيْنَ
لَا بَدِيحًا مَا دَعَرْتُهَا وَجَعَلَ ابْنُ عَسَمَرٍ مِيلًا لَحَوْلَ الْمَدِينَةِ حَيْثُ الْبُوسَرِيَّةِ نَعْنِي كَمَا كُنْ تَبَا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم قرار دیا در میان دونوں کالے تہرون والے سید انون کے جو مدینہ
کے مشرق اور مغرب کی طرف واقع ہیں ابوسریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر میں کسی سیرن کو
پاؤن جو ان کے بیچ میں جرتا ہوں تو کبھی نہ ڈراؤن اور نہ یہ گادوں اوسکو اور اپنے بارہ میل کر مدینہ کے
گزدار درمنہ مفر کو یا **ف** رمنہ اوس میں کو کہتے ہیں جن میں حکام و امرا حکم کر دیتے ہیں

کہ سوا ہمارے جانور دن کے اور کوئی نہ چرے تو حرم کو یا اللہ تعالیٰ کے کارمنہ ہے کہ سوا جگلی جانورو
کے جو دن کے باشندے ہیں اور کوئی نہ چرے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
أَنَّهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا سَأَلُوا أَوَّلَ الْمُحَرِّجِ جَاءُوا أَبَا السَّيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُؤَادُوا

اخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَرْنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي
مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَرْنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي
الضَّلَاةِ وَالشَّلَاةِ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ وَرَاقِي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَرَاقِي عَبْدُكَ وَرَاقِي عَبْدُكَ
لَكَ وَاقِي عَبْدُكَ لَكَ لَكَ وَاقِي عَبْدُكَ لَكَ لَكَ وَاقِي عَبْدُكَ لَكَ لَكَ وَاقِي عَبْدُكَ لَكَ لَكَ وَاقِي عَبْدُكَ لَكَ لَكَ

اصغر ولید لہ فیعطیہ ذلک التمس ابوسریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ کوئی کی عادت
تھی کہ جب نیا کوئی پہل دیکھتے تو چڑھتے تھے فصل کا ترجیب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے

اور آپ جب اسکو لے لیتے تو دعا کرتے کہ یا اے برکت دی ہمارے پہلوں میں اور برکت دی ہمارے
 شخص میں اور برکت دی ہمارے صاع میں اور برکت دے ہمارے مہین میں یا اے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام
 خبرے غلام اتر کر دست ادر تیرے نبی تھے اور میں میرا غلام اور نبی ہوں اور اونہوں نے دعا کی
 تجھ کو مکہ کے لیے اور میں دعا کرتا ہوں تجھ کو مدینہ کے لیے اوس کے برابر جو اونہوں نے مکہ کے لیے کی
 اور مثل اوسکی اور بھی اوس کے ساتھ پہر ملاتے آپ کسی چوڑے ٹکے کو اپنے اور وہیل کے
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوَدِّعُ
 بِأَوَّلِ النَّهْيِ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَفِيْ رَقْعَارِنا وَفِيْ مِلْكِنَا وَفِيْ صَاعِنَا
 بَرَكَةً تَرْمَعُ بِكَرَّةٍ خَيْرٌ بِطَيِّبَةِ اصْغَرٍ مِنْ خَيْرِ الْوَلَدَانِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
 تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہلا پہل آتا اور آپ دعا کرتے کہ یا اے
 برکت دی ہمارے مہین میں اور ہمارے پہلوں میں اور ہمارے مہین میں اور ہمارے صاع میں برکت برکت
 پہرہ پہل و دیدیتے کسی چوڑے ٹکے کو جو اسوقت حاضر ہوتا **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 وہ پہل اسی لیے لاتے تھے کہ آپ کی دعا کے خیر کا ثمرہ پا دین اور موجب برکات ہو اور مدد ایک سیر
 اور صاع چار سیر کے قریب اور لین دین غنوں اور حبوب کا انہی سے ہوتا ہے اسلیو ان میں برکت
 کی دعا فرماتے اور چوڑے بچن کا دل خوش کرنا مکارم اطلاق و محبت و دشمنی کا باعث ہے
عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ مَوْلَى الْجَعْفَرِ بْنِ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ
 سَعِيْدُ الْجَدِّي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ لَهُ اِنَّكَ فَيُّ الْعِيَالِ وَقَدْ اَصَابَتْكَ شِدَّةٌ
 فَاَرَدْتُ اَنْ اُنْقِلَ عِيَالِيْ اِلَى بَعْضِ الرِّيفِ فَقَالَ اَبُو سَعِيْدٍ لَا تَفْعَلْ اِلَّا نَزِعَ الْمَدِيْنَةَ فَاَنَا خَرَجْتُ
 مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْلُقْ اَنْتَ قَالَ حَقَّقْتُ دُرُسًا عُسْفَانَ فَاَنَا مِ بَهَا لِيَا لِي فَقَالَ
 النَّاسُ وَاللَّهِ مَا خَرَجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْبَلَدِ وَانْ عِيَالُنَا كَالْخُوفِ مَا نَأْمَنُ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَٰذَا الَّذِي يَكْلُفُنِي مِنْ خَدَّيْكَ كَمَا اَدْرِي
 كَيْفَ قَالَ وَالَّذِي اَخْلَقْتُ بِهِ اَوْ الَّذِي نَفَسْتُ بِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْ اَنْ يَنْقُلَ
 لَا اَدْرِي اَيْتُهَا مَا قَالَ لَا مَوْنٌ يَنْفِقُنِي رُوْحٌ وَشَعْرٌ لَا اَحِلُّ لَهَا عَقْدَةً حَتَّى اَقْدَمَ الْمَدِيْنَةَ
 وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا رَاٰهُمْ عَلَيَّهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حَمْدُكَ مَكَلَةً لِّجَعْلِهَا حَرَمًا وَاِنِّيْ رَاٰهُمْ

اوس سے درخت کا چندان نقصان نہیں ہوتا) یا امد برکت دی ہمارے شہر مین یا امد برکت دے ہماری
 جو سیری مین یا امد برکت دی ہمارے سیر مین یا امد برکت دی ہماری جو سیری مین یا امد برکت دی ہمارے سیر
 مین یا امد برکت دے ہمارے شہر مین یا امد ایک برکت کے ساتھ دو برکتیں اور دے اور فرمایا قسم ہے
 اوس پروردگار کی کہ میری جان اوس کے ہاتھ مین ہے کہ کوئی گھائی اور کوئی ناکہ مدینہ کا ایسا نہیں ہے
 جس پر دو فرشتے نگاہبان نہ ہوں جب تک کہ تم وہاں نہ پہنچو گے (یعنی جب تک وہ نگہبان ہنگو) پھر فرمایا
 آپ کو چمکے کہ وہاں کو چمکے کیا اور مدینہ مین آئے سو ہم قسم کہاتے ہیں اس پروردگار کی جسکی ہمیشہ قسم
 کہا جا کرتے ہیں یا کہنا جسکی قسم کہا ہی جاتی ہے غرض حماد کو اس مین شک ہوا غرض جب ہم مدینہ
 پہنچے تو ہم نے ابھی کجاوے اونٹن پر سے نہیں اوتارے تھے کہ بنو عبد اسد بن عطفان نے
 ہم پر ڈاکہ ڈالا اور اس سے پہلے انکی محبت نہ ہوئی کہ وہاں آسکین یہ تصدیق ہوئی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے فرمانے کی کہ فرشتے وہاں نگہبان ہیں **عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ**
اَللّٰهُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ اَللّٰهُ بَارِكٌ فِیْ مَدِیْنَتَا وَ
صَلَّیْنَا وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرِّکَ قِرْنَ کَثِیْرَتِیْنِ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا امد برکت دی ہمارے مدین اور ہمارے صناع مین اور ایک برکت
 پر دو برکتیں **عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ اَنَّہُ جَاءَ سَعِیْدَ الْخُدْرِیَّ لَمَّا لَمَسَ اَلْمَدِیْنَةَ فَاَسْتَدَاہُ فِی**
اَلْمَدِیْنَةِ اَلْمَدِیْنَةُ وَشَکَّلَ اِلَیْہِ اَسْعَادُہَا وَکَثُرَ عِیَالُہُ وَخَبَرَہُ اَنَّ لَہٗ بَرَکَۃً عَلَیْہِ اَلْمَدِیْنَةُ وَکَثُرَ اَوَّلَیَّہَا فَقَالَ لَہٗ
وَجِیْکَ لَا اَمْرَکَ بِذٰلِکَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُوْلُ لَا یَصِیْرُ اَحَدُکُمْ عَلٰی اَوَّلَیِّہِ سَلَامًا اِلَّا کُنْتُ
لَہٗ شَفِیْعًا اَوْ شَفِیْعًا اِیَّوْمَ الْقِیٰمَةِ اِذَا کَانَ مُسْلِمًا ابو سعید مولے مہری سے روایت ہے کہ وہ
 ابو سعید خدری کے پاس آئے حرہ کی راتوں مین (یعنی جن دنوں مدینہ طیبہ مین ایک نقتہ شہر
 ہوا ہے اور ظالموں نے مدینہ طیبہ کو لوٹا ہے) تندرست پہنچے مین اور مشورہ کیا اون سے کہ
 مدینہ سے کہیں اور چلے جاویں اور شکایت کی اون سے وہاں کی گرائی نرخ کی اور کثرت عیال
 کی اور خبر دی اون کو کہ مجھے صبر نہیں آسکتا مدینہ کی محبت اور ہنگو کہ تو ابو سعید خدری نے فرمایا
 کہ خرابی ہوتی ہے مین بچے تھوڑے یہاں رہنے کا حکم کہتا ہوں بلکہ مین نے جناب رسول مقبول صلی
 اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ صبر نہیں کرنا ہے کوئی یہاں کی تکلیفوں پر اور بھیر

مرجعاً ہے مگر میں اسکا شفع یا کوہ ہوتا ہوں قیامت دن حبیہ و مسلمان ہو سکتی اے سَعِيدُ رَحِمَی اللہ تَعَالٰی
 عَنْهُ اِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُولُ اِنَّ حَبِیْبَیَّ لَا بَیَّ لَیْسَ بَیْنَکُمَا حَرَمٌ
 اَبْرَہِیْمٌ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ مَلَکَةٌ قَالَتْ لَمْ تَرَ کَانَ اَبُو سَعِیْدٍ یَاخُذُ وَقَالَ اَبُو بَکْرٍ یُحَدِّثُ
 اَحَدُنَا فِیْہِہُ الْکَیْنُ فِیْعَکَہُ مِنْ یَدِیْہِہُ ثُمَّ یُرْسِلُہُ اَبُو سَعِیْدٌ نے سنا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 سے کہ فرماتے تھے میں نے حرم مقرر کیا ہے درمیان کالے پتھر دن کے میدانوں میں مدینہ کے جیسے حرم
 قرار دیتا ہوں اب ہم نے یہاں تک کہ ایک ہم میں کا بانا تھا یا لیتا تھا اپنے ہاتھ میں چڑیا اور اسکو جبراً کر دیتا تھا
 پھر چوڑو دیتا تھا سَعْدُ بْنُ حُنَیْفٍ قَالَ اَھْوٰی رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سَیِّدَہُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ
 فَقَالَ اِنَّہَا حَرَمٌ اَمِنْ سَهْلِ حَنِیْفٌ کہے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دست
 مبارک مدینہ کی طرف چمکایا اور فرمایا کہ وہ حرم ہے اور اس کی جگہ سے سَعْدُ بْنُ حُنَیْفٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
 عَنْہُ قَالَتْ قَدِیْمًا الْمَدِیْنَةُ وَھِیَ بَیْتٌ لَّکُمْ اَنْتُمْ کُلُّی اَبُو بَکْرٍ قَالَتْ لَکُمْ اَنْتُمْ لَکُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ
 اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شَکْوٰی اَصْحَابِہُ قَالَ اَلْمُحَرَّمُ حَبِیْبُ الْکِنَا الْمَدِیْنَةُ کَمَا
 حَبِیْبَتُ سَکَّةً اَوْ اَسَدٌ وَحَبِیْبٌ اَوْ بَارِکٌ لَنَا فِی صَاعِیْہَا وَمِلْہَا وَحَوْلَ حُمَاہَا اِلَی الْحَفَیْہِ
 سَعْدُ بْنُ حُنَیْفٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ
 فرمایا کہ جب ہم مدینہ تشریف لائے تو وہاں دو بات تھی اور ابو بکر اور بلال بیمار ہوئے پھر حبیب رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 اس علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی بیماری دیکھی تو دعا کی کہ یا اللہ دوست کر دے ہمارا مدینہ کو جسیر دوست
 کیا تھا تو نے مکہ کو یا اور سے بھی زیادہ اور صحت عطا کر اوس کے رہنے والوں کو اور برکت دے ہم کو اور کو
 جو سبیری اور سیرین اور اوسکو بخار کو جحفہ کی طرف پہنچ دے اور شام میں عروہ سے بھی یہی مصنفین ہر دو
 ہے جحفہ اول دن و نون وطن تھا یہود کا غرض اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ دعا کرنا کافروں
 پر بیماری اور ہلاکت اور خسار کے ساتھ درست ہو اور اس میں دعائے خیر جو کئی مسلمانوں کے ساتھ
 صحت اور تندرستی کے لیے اور یہی اندیشہ ہو کافہ علماء کا کہ بددعا کافروں پر درست ہو اور قول بعض
 جہلاء سے صدیقیہ کا مقبول نہیں جو اسکو منع کرتے ہیں اور موافقت کی ہے ان جہلاء سے متصفون نے
 متحرک کی کہ وہ بھی ایسی دعا کو کہیے نا مذہب جانتے ہیں غرض دونوں قول اس حدیث کو مردود ہو گئے اور اس
 حدیث میں بڑا معجزہ ہے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کہ آج تک جحفہ کا پال چھپتا ہے اور سونا چھپتا

[illegible]

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصِيرُ أَحَدٌ عَلَى كَذِبٍ أَوْ كَيْدٍ يَنْتَهِي بِهِ فِيهِ وَهِيَ مَضْمُونَةٌ

بَابُ صِيَانَةِ الْمَدِينَةِ مِنْ دُخُولِ الطَّاغُوتِ وَاللَّجَالِ إِلَيْهَا طَاعُونَ أَوْ رُجَالُ حَرْبٍ
طَبِيبٌ كَمَا مَحْضُورٌ بِهَا سَكَنُ **أَبْنِ** هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْتَابِ الْمَدِينَةِ صَلَاحُكُمْ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاغُوتُ وَلَا اللَّجَالُ الْبُغْهَرُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے ناکور پر فترت میں کہ اوس میں
طاعون اور روجال نہیں آسکتا **ف** اس حدیث کی فضیلت مدینہ کی اور ثواب دہان کی سکونت کا
اور روجال دہان کے رہائین کا معلوم ہوا سکن **أَبْنِ** هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قِيلَ لَكَ تَنْزِيلُ دُبُرِ أَحَدٍ ثُمَّ تَصْرُفُ

الْمَلَكُكَ مُرْجِعُهُ تَرَى الشَّامَ وَهَذَا لَكَ بَعْلُكَ **أَبُو** هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلِمَ لِي فَرِيَا مَسْجِدَ دَجَالٍ أَوْ دَعَا لِي شَرْقَ كَيْطِ مَسْجِدٍ أَوْ دَعَا لِي مَدِينَةَ كَاهُكَ بِيَا تَنَاسَكَ أَوْ تَرَى كَا
كُوهَ الْحَرَّةِ بِيَجْجِ أَوْ فَرَفَرْتِ أَوْ كَلَّ سَوْبَهُ دَمِينٍ سَ شَامَ كَيْطِ بِيَدِيْكَ أَوْ دَرَوِيْنِ تَبَاهُ بَوَجَا دُكَ -

ف سَجَّ كَالْفَرْجِ جَنَابِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَ وَهَطُّ كُوبَا جَاتَا بِهْ أَوْ دَرَجَالِ كَ وَهَطُّ أَوْ رَاسِ كَ دُو
مَعْنِي مِيْنِ اِيْكَ چُونِے والا اس معنی کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اطلاق آتا ہے کہ وہ جب کو چودیتے تھے
اچھا ہو جاتا تھا اور مسیح کے معنی مسوح بھی ہیں یعنی ملا ہوا دبا ہوا اوس کی ایک آنکھ چو کہ آنکھ ہی ہے

اس لیے اوسے بھی سچ کہا یا اس نظر سے کہ وہ بھی دعوے کرے گا کہ میں نبی ہوں اور لو کہ اوس حدیث
کے دہو کے اور فریب میں آجاوین گے **بَابُ** الْمَدِينَةِ سَبْعُ خَبَائِدٍ وَكُنْتُ طَابَتْ وَطِيبَةً
مَدِينَةُ طَابَتْ أَوْ طَبِيبَةً نَامُ بِهَا أَوْ بَرِيْ جَزِيرُونَ كُوبَانِے سَ دُور كَرْنَا سَكَنُ **أَبْنِ** هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قِيلَ لَكَ تَنْزِيلُ دُبُرِ أَحَدٍ ثُمَّ تَصْرُفُ

الْمَلَكُكَ مُرْجِعُهُ تَرَى الشَّامَ وَهَذَا لَكَ بَعْلُكَ **أَبُو** هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قِيلَ لَكَ تَنْزِيلُ دُبُرِ أَحَدٍ ثُمَّ تَصْرُفُ
الْمَلَكُكَ مُرْجِعُهُ تَرَى الشَّامَ وَهَذَا لَكَ بَعْلُكَ **أَبُو** هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قِيلَ لَكَ تَنْزِيلُ دُبُرِ أَحَدٍ ثُمَّ تَصْرُفُ

الْمَلَكُكَ مُرْجِعُهُ تَرَى الشَّامَ وَهَذَا لَكَ بَعْلُكَ **أَبُو** هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قِيلَ لَكَ تَنْزِيلُ دُبُرِ أَحَدٍ ثُمَّ تَصْرُفُ
الْمَلَكُكَ مُرْجِعُهُ تَرَى الشَّامَ وَهَذَا لَكَ بَعْلُكَ **أَبُو** هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قِيلَ لَكَ تَنْزِيلُ دُبُرِ أَحَدٍ ثُمَّ تَصْرُفُ

میں آؤ ارزان کے ملک میں اور مدینہ آنکے لیے بہتر ہوگا کاشکے وہ جانتے ہوتے اور قسم ہے اوس پروردگار
 کی کہ میری جان اوس کے ہاتھ میں ہے کہ کوئی شخص مدینہ سے بیزار ہو کر نہیں نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اوس سے
 بہتر دوسرا شخص نہیں بھیجتا مدینہ میں آگاہ ہو کہ مدینہ ایسا ہے جیسو لوہار کی ہٹھی کہ نکال دینا ہے میل کو اور
 قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ مدینہ نکال نہ دیگا اپنے شہر پر لوگوں کو جسیکیہ ہٹھی نکال دیتی ہے لوہے کی میل کو
ف شادی یہ بات دجال کی وقت ہوگی کہ حارث میں آیا ہے کہ دجال حبیب مدینہ کے قریب پہنچا تو مدینہ
 میں تین بار زلزلہ آئے گا اور اللہ تعالیٰ اوس کے سب سے ہر کا فر و منافق کو نکال دیگا یا ہمیشہ مدینہ میں ایسا
 ہوتا ہو **سُحَن** **إِنِّي هَدِيَّةٌ رَحْمَتِي** **اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **أَدْرَأَمُ**
يَفْكِيهِ تَأْكُلُ الْفَرَسُ يَقُولُونَ يَتَرَبُّهُ هُوَ الْكَذِيبُ تَنْفَعُ الْكَلْبُ خَبَثُ الْكَلْبِ يَدِينُ ترجمہ البوسیرہ
 اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مجھے حکم ہوا ہے (یعنی ہجرت کا) البوسیرہ
 کی طرف جو سب قریوں کو کہا جاوے گا لوگ اوس سے شیرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ سے اور لوگوں کو ایسا چاہتا
 ہے جیسو ہٹھی لوہے کی میل چاٹتی ہے **ف** سب قریوں کو کہا جاوے گا سینہ و مہین لشکر اسلام جمع
 ہو کر جبار و ظفر پہلیگا اور تمام بلاد کو مسخر اور فرمانبردار بناوے گا یاسب طرفو سوال غنیمت اوس میں
 اگر جمع ہونگے اور وہ ان کے لوگوں کے صرف میں آویں گے اور یہ بھی فرمایا کہ شیرب اوس لوگ کہتے ہیں اور
 شیرب کو آپ نے مکہ وہ جانا اسلیم کہ وہ شیرب ہو متفق ہے اور شریکے معنی جٹرکنا اور ملاحتی اور سدا
 احمد میں ایک روایت آئی ہے کہ ارباب میں شیرب کہنے کے اور قرآن مجید میں جو شیرب واقع ہوا ہے وہ
 بھی مفہولہ کھاتا ہے یا منافقین کا اور مدینہ ہی جو قرآن مجید میں وارد ہوا ہے وہ منافقون کا قول ہے
 غزن اس سے معذوم ہوا کہ اچھی چیز کا نام برا کہنا یہ بھی ایک نفاق کا شعبہ کا ہے اور مسلک نبوی کے
 خلاف ہے جیسے محبت الہی کو شراب اسے تعبیر کرنا یا عشق الہی کو جنون سے یا خداوند تعالیٰ کو معاذ اللہ
 صنم یا معشوق یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا غیرت جو اکثر شرک و زبان زد میں وہ سب بد و اور مذموم ہیں اور
 سنجیدہ محرمات اور شر امور میں ان سے پرہیز کرنا ضروری ہے **سُحَن** **حَيْثُ بَنِي سَعِيدٍ يَهْدِيهِمْ أَكْثَرُ**
وَقَالَ كَمَا يُفِيكَ مِنْ الْحَبْتِ وَكَذَلِكَ كَلِّدُ الْكَلْبِ ترجمہ سو ہی مضمون مروی ہے مگر
 اور میں نے یہ الفاظ نہیں **سُحَن** **حَيْثُ بَنِي سَعِيدٍ يَهْدِيهِمْ أَكْثَرُ** **اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** **أَنْ أَعْلَمَ شَيْئًا بِكَلِمَةٍ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَابَ الْأَعْرَابُ وَعَنْكَ بِالْمَدِينَةِ فَكَانَ الشَّيْءُ

رَابِعُ عَبْدِ اللَّهِ كَمَا نَشَأَ أَنْ أَبَاهُ دِرَّةَ رَحِمَى اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَنَا ذَلِكَ أَنْ نَسْتَبِيتَ أَبَاهُ دِرَّةَ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ نَحْنُ إِذَا
 تَوَضَّعْنَا أَبَاهُ دِرَّةَ رَحِمَى اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ تَدَاكَرْنَا ذَلِكَ وَتَلَاوَمْنَا أَنْ لَا نَكُونَ كَمَا
 أَبَاهُ دِرَّةَ فِي ذَلِكَ حَتَّى يُسَيِّدَهُ الرَّسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ
 نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ ذَلِكَ جَالَسًا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَارِظَةَ فَكَرْنَا ذَلِكَ
 الْحَدِيثَ وَالَّذِي فَطَرْنَا فَبِهِ مِنْ نَفْسِ أَبِي دِرَّةَ رَحِمَى اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ لَنَا
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَارِظَةَ أَتَسْمَعُونَ أَبَاهُ دِرَّةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَجِدُ الْإِسْلَامَ وَإِنِّي أَجِدُ الْمَسْجِدَ مَرَّجَمٍ أَبُو هُرَيْرَةَ
 كَيْتَ تَبِيءَ كَرَامِيكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي فَضْلُ تَبِيءَ تَبِيءَ تَبِيءَ تَبِيءَ تَبِيءَ
 سَوَاحِدِ الْحَرَامِ كِي سَلِيمٍ كِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَأَ نَبِيَّائِي وَأَبِي كِي مَسْجِدِ أَخْرَأَ جَمِيءَ رِيءِ جَو
 نَبِيَّوْنِ نِيءَ بَنِيءِ مِيْنِ) أَوْرَ الْإِسْلَامِ أَوْرَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ نِيءَ كَمَا كِي تَبَا شَاكِ أَبُو هُرَيْرَةَ نِيءَ جَوِيءَ بَاتِ كِي تَوْرَ
 خَدَا صِلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي حَدِيثِ كِي كِي هُوَ كِي (سَلِيمٍ كِي اِيءِ بَاتِ كِي قِيَّاسِ سِيءِ نَبِيْنِ كِي سَكَنِ) أَوْرَ
 مِيءِ سَعْدِ كِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سِيءِ كِي طَرِءِ سِيءِ دِرَافَتِ نَبِيْنِ كِي تَوْرَ سِيءِ جَوِيءَ كِي كِي أَهْلُ
 نِيءِ حَضْرَتِ صِلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِيءِ كِي هُوَ كِي كِي تَوْرَ كِي كِي بَاتِ كِي كِي وَفَاتِ مَوْدِيءِ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ كِي تَوْرَ نِيءِ أَيْبِ مِيْنِ أَسْكَأَ كِي كِي أَوْرَ اِيءِ دُوسَرِءِ كِي كِي كِي دُنِءِ نِيءِ بُو جَوِيءِ لِيءِ نِيءِ
 أَبُو هُرَيْرَةَ سِيءِ أَسْكَأَ كِي وَهْ نَبِيءِ كِي تَوْرَ سَعْدِ كِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكِ اِغْرَ كِي سُنِيءِ هُوَ
 غَرَضِ مِيءِ سِيءِ حِيءِ مِيْنِ كِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمِءِ كِي بَاسِءِ اِغْرَ كِي سِيءِ اِغْرَ كِي سِيءِ اِغْرَ كِي اِغْرَ
 وَجِيءِ هِيءِ بِيَانِ كِي جِيءِ كِي سَبَبِ سِيءِ مِيءِ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سِيءِ اِغْرَ كِي بَاتِ نَبِيْنِ كِي
 تَبَاتِ عَبْدَ اللَّهِ نِيءِ هِيءِ كِي كِي اِغْرَ كِي دِيءِ اِغْرَ كِي مِيْنِ نِيءِ حَضْرَتِ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 سِيءِ كِي كِي تَبِيءَ كِي كِي فَرَمَا يَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي كِي نَبِيءِ اِغْرَ كِي اِغْرَ كِي اِغْرَ
 أَوْرَ مِيءِ سِيءِ أَخْرَأَ مَجْدِيءِ مُحَمَّدِيءِ نَبِيءِ سَعِيْدِيءِ كِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَأَلْتُ
 أَبَا صَالِحٍ هَلْ سَمِعْتَ أَبَاهُ دِرَّةَ رَحِمَى اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ يَدُ كِي فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

اراد کی خبر دی تو انہوں نے فرمایا کہ جو تم نے ترغیب دیا رکھنا ہے وہاں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 مسجد مبارک میں نماز پڑھو اس لیے کہ میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے ہیں
 ایک نماز اس میں ادا کرنا افضل ہے ہزار نمازوں کی اور مسجدوں کے سوا مسجد کعبہ کے **باب**
فَصْلُ الْمَسَاجِدِ الَّتِي لَا تَقْرَأُ فِيهَا قُرْآنٌ باب تین مسجدوں کی فضیلت میں **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّجَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ
 مَسْجِدِي هَذَا وَمَسْجِدِ الْكَعْبَةِ وَمَسْجِدِ بَيْتِ الْمَسْكِينِ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کجاوی
 دو جگہ جاویں مگر تین مسجدوں کی طرف ایک مہری یہ مسجد یعنی جو مدینہ میں ہے اور مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ
 (یعنی بیت المقدس) **عَنْ** الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ثَلَاثَةُ مَسَاجِدَ مِثْرَةٍ سَبْعِينَ مِثْرَةً مَسْجِدِي هَذَا وَمَسْجِدِ الْكَعْبَةِ وَمَسْجِدِ بَيْتِ الْمَسْكِينِ
 تین مسجدوں کی طرف **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّمَا كَيْسَ ثَلَاثَةُ مَسَاجِدَ مَسْجِدِي هَذَا وَمَسْجِدِ الْكَعْبَةِ وَمَسْجِدِ بَيْتِ الْمَسْكِينِ
 دو مسجد ایللیا ترجمہ ابو ہریرہ خبر دیتے ہیں کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 سفر نہ کرے کوئی مگر تین مسجدوں کی طرف مسجد کعبہ اور میری مسجد اور مسجد ایللیا یعنی بیت المقدس
ف جب کسی غار خدا کی طرف سفر درست نہ ہو اسوا ان تین کے تو قبروں کی زیارت کئے کیے درست
 ہوگا کہ وہ خانہ عباد میں اور اوپر اسکی شہرہم خوب کر آئے ہیں جہاں بیان ہے کہ عورت کو بغیر
 محرم کے سفر درست نہیں **باب** بَيَانُ الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَيْهِ التَّقْوَى فَقَدْ رُفِعَ
 مسجد کی بناء ہے **عَنْ** اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ
 الْحَدَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ سَمِعْتِ اَبَاكَ يَدُكُ رَفَعِ
 الْمَسْجِدَ الَّذِي أُسِّسَ عَلَيْهِ التَّقْوَى قَالَ قَالَ اَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتٍ بَعْضُ نِسَائِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْمَسْجِدِينَ الَّذِي
 أُسِّسَ عَلَيْهِ التَّقْوَى قَالَ فَاخْرَجَنِي خَصْبَاءٌ فَضَرَبَ بِهَا لَحْجَمًا ثُمَّ قَالَ هُوَ
 مَسْجِدُكُمْ هَذَا الْمَسْجِدُ الْمَدِينِيَّةُ قَالَ فَقُلْتُ اسْتَجِدُّ اِلَى سَمْعَتِ اَبَاكَ هَلْ كَانَ يَدُكَ
 ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہا کہ میرے پاس سے عبد الرحمن بن ابی سعید حدادی گزرے اور

میں نے وہ سن کر کہا کہ آپ نے ابو والد کو گمبھیر سنا کہ وہ بیان فرماتے تھے کہ وہ مسجد کون ہے جس کا
 نقوی پر بیوی ہے تو انہوں نے کہا کہ میرے باپ نے کہا کہ وہ اہل ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس آپ کی بیویوں سے کسی کے گھر میں اور میں نے عرض کی کہ اسے رسول اللہ کے
 وہ مسجد کو کہتے ہیں جسکو اللہ فرماتا ہے کہ نقوی پر پائی گئی ہے سو آپ نے ایک مٹھی کھنکھالیے اور فرمایا
 یہ بارے اور فرمایا کہ وہ بھی تمہاری مسجد ہے مدینہ کی مسجد سومین نے کہا کہ میں بھی گراہی دیتا ہوں
 کہ میں نے بھی تمہارے والد سے سنا ہے کہ ابابہ ہی ذکر کرتے تھے اس مسجد کا **عَنْ** ابی سعید
 عَدْنِی مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ سَمِعْتُ
 فِي الْمَدِينَةِ رَجُلًا مِمَّنْ يَرْوَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
ف اس روایت سے صاف کہل گیا ہے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جس مسجد کو فرمایا ہے
 کہ نقوی پر پائی گئی ہے وہ مسجد نبوی ہے نہ مسجد قبا اور وہ ہو گیا اور مفسرین کا قول جنہوں
 نے مسجد قبا کو کہا ہے اور آپ کا کھنکھانا کرنا تاکہ آپ کی راہ سے تہا کہ خوب یقین آ جاوے
 سامع کو کہ یہی مسجد ہے **بَابُ** فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَا وَفَضْلِ الصَّلَاةِ فِيهِ وَبَابُ
 قُبَا کی فضیلت اور وہاں نماز پڑھنے کی اور اس کی زیارت کرنے کا ذکر **عَنْ** ابْنِ عَجَلان
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُ قُبَاً وَكَانَ يَكْبِتُ رَأْسَهُ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کرتے تھے
 مسجد قبا کی سوار بھی اور پیادہ بھی **عَنْ** ابْنِ عَجَلان رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا الْمَسْجِدُ قُبَا رَأْسُكَ كَبِيرٌ وَفِيهِ
 رَكْعَتَانِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ عَجَلانٍ فَيُصَلِّي فِيهِ وَرَكْعَتَانِ رَجُلٌ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا کو شریف
 لاتے تھے سوار بھی اور پیادہ بھی اور اس میں دو رکعت ادا کرتے تھے **عَنْ** ابْنِ عَجَلان
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاً وَكَانَ يَكْبِتُ رَأْسَهُ
 اور اگر ذرا **عَنْ** ابْنِ عَجَلان رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِمَنْشِلِ حَدِيثٍ يَحْكِي الْفُطَّانِ وَهِيَ رِوَايَةُ **عَنْ** ابْنِ عَجَلان رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

۱۵۹

مجموعہ صفحہ ۱۸ ایکٹ ۴۵۶ ص ۱۶۷ جلد ۱۱

ردود و خاں کی تحریر کی گزشتہ کتاب کو ہمیں ایک نیا نسخہ بھیجا۔ یہ ایک نیا نسخہ ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي ثُبَاءً وَرَكْبًا وَمَاشِيًا رَحِمَهُ اِدْرِكَزُ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي
ثُبَاءً وَرَكْبًا وَمَاشِيًا رَحِمَهُ اِدْرِكَزُ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْنَارٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
كَانَ يَأْتِي ثُبَاءً كُلَّ سَبْعَةٍ وَكَانَ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[illegible]

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ قیسری جلد صحیح مسلم مترجم اردو شیخ محی الدین تبرکات رحمہم طبع صدیقی ساکن شہر لاہور بازار کشمیری کے اہتمام سے ۲۰ ماہ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ ہجری عین زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ مہر کار عالمان حدیث کے لیے فزودہ جان و ایمان ہوئی اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسکو قبول فرمادے اور اسکی جو خوبی جلد جو چینی شرف و برکتی ہے اسکو تمام کرنے کی توفیق بخشے آمین یا رب العالمین

[illegible]

صفحہ	خطا	صواب	صفحہ	خطا	صواب	صفحہ	خطا	صواب
۱۰۶۰	۱۸	مین	۱۱۰۵	۳	کہانے	۱۱۳۸	۱۰	خطا
۱۰۶۲	۱۹	کس کس	۱۱۰۶	۱۴	رکھتے تھے	۱۱۴۱	۱۳	صواب
۱۰۶۴	۲۲	الحمد	۱۱۰۷	۱۵	ہیں	۱۱۴۲	۱	خطا
۱۰۶۵	۱۹	ہوتا ہے	۱۱۰۸	۱۱	تھے	۱۱۴۳	۶	صواب
۱۰۶۶	۱۳	دینے	۱۱۰۹	۱۸	یہ	۱۱۴۴	۶	خطا
۱۰۶۷	۱۳	پہننے	۱۱۱۰	۴	فدیہ	۱۱۴۵	۷	صواب
۱۰۶۸	۱۴	رہتے	۱۱۱۱	۲۱	چھ	۱۱۴۶	۲۳	خطا
۱۰۶۹	۱۴	لوٹے	۱۱۱۲	۶	خود	۱۱۴۷	۱	صواب
۱۰۷۰	۹	اور یہ قول	۱۱۱۳	۱۳	التین	۱۱۴۸	۲	خطا
۱۰۷۱	۲۰	دور دور ہو	۱۱۱۴	۱۰	سک	۱۱۴۹	۲	صواب
۱۰۷۲	۱۳	بیب	۱۱۱۵	۴	”	۱۱۵۰	۵	خطا
۱۰۷۳	۲	حد سے	۱۱۱۶	”	”	۱۱۵۱	۶	صواب
۱۰۷۴	۲۲	عبدالرحمن	۱۱۱۷	۱۰	”	۱۱۵۲	۷	خطا
۱۰۷۵	۱۴	سیونہ	۱۱۱۸	۱۴	عزو	۱۱۵۳	۶	صواب
۱۰۷۶	۱	جس سے	۱۱۱۹	۲۱	اجماع	۱۱۵۴	۱۱	خطا
۱۰۷۷	”	جسے	۱۱۲۰	۸	اور جب	۱۱۵۵	”	صواب
۱۰۷۸	۱۳	وسلم	۱۱۲۱	۲۲	بنی	۱۱۵۶	۱۴	خطا
۱۰۷۹	۸	انناد	۱۱۲۲	”	آخر	۱۱۵۷	۱۵	صواب
۱۰۸۰	۲۲	ہوتی	۱۱۲۳	۵	بیجا یا	۱۱۵۸	۱	خطا
۱۰۸۱	۱۴	اور وہ ہی	۱۱۲۴	۱۹	توفیق	۱۱۵۹	۱۵	صواب
۱۰۸۲	۱۰	آپ	۱۱۲۵	۳	بیارہ	۱۱۶۰	۲۳	خطا
۱۰۸۳	۵	کے	۱۱۲۶	۱۶	آپ	۱۱۶۱	۱	صواب
۱۰۸۴	۱۹	وسلم	۱۱۲۷	”	مین	۱۱۶۲	۸	خطا
۱۰۸۵	۱	اس کے	۱۱۲۸	۱۴	تھے	۱۱۶۳	۱۰	صواب
۱۰۸۶	۲	کہ ایک	۱۱۲۹	۱۶	اور کہنے	۱۱۶۴	۳	خطا
۱۰۸۷	۱۳	کو	۱۱۳۰	۱	مین	۱۱۶۵	۵	صواب
۱۰۸۸	۱۶	عمر	۱۱۳۱	۱۶	موجود	۱۱۶۶	۹	خطا
۱۰۸۹	۳۴	لگاتار	۱۱۳۲	۲۱	احدیث	۱۱۶۷	۱۵	صواب
۱۰۹۰	۶	ہوئے	۱۱۳۳	۱	ہوا اور	۱۱۶۸	”	خطا
۱۰۹۱	۲	ضنیف	۱۱۳۴	۴	انصاری	۱۱۶۹	۲۱	صواب
۱۰۹۲	۳	مردمی	۱۱۳۵	۱۰	ملکا	۱۱۷۰	۳۴	خطا
۱۰۹۳	۱۲	اور اچی	۱۱۳۶	۱۶	مین	۱۱۷۱	۴	صواب
۱۰۹۴	۱	انکی	۱۱۳۷	”	تلاسن	۱۱۷۲	۵	خطا
۱۰۹۵	۸	انکی	۱۱۳۸	”	یوں	۱۱۷۳	۸	صواب